عرفانِ حج

مولانا سید محمد عون نقوی

تاریخِ حج، مناسکِ حج، زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ
زیاراتِ معصومینؑ و بزرگانِ دین و مجموعہ دعا

—— از قلم ——

مولانا سید محمد عون نقوی

ناشر

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان

فون: 6621221

کتاب کا نام ــــــــــ عرفانِ حج

مؤلف ــــــــــ مولانا سید محمد عون نقوی

طبع اول ــــــــــ 2006ء

طبع دوم ــــــــــ 2006ء

طبع سوم ــــــــــ 2008ء

تعداد ــــــــــ دو ہزار

قیمت ــــــــــ 212روپے

کمپوزنگ ــــــــــ شیراز کمپوزنگ سینٹر
0333-3274064

پرنٹنگ ــــــــــ سید حسن عباس
(فون):0300-9277474

ملنے کا پتہ

دفتر ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی کمرہ نمبر 5 امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی کراچی

دفتر الحرمین سانجی ٹاور، ایم اے جناح روڈ کراچی

محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ کراچی

احمد بکڈپو، رضویہ سوسائٹی کراچی

رحمت علی بک ایجنسی، کھارادر کراچی

حسن علی بکڈپو بڑا امام باڑہ، کھارادر کراچی

افتخار بکڈپو، اسلام پورہ لاہور

معصومین بک ڈپو، بنگلہ چوک خیر پور میرس

عرضِ ناشر

"عرفانِ حج" اربابِ شعور و دانش و عازمینِ حج کے لئے ایک تحفہ ہے جو ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان کے سربراہ ثقتہ الاسلام مولانا سید محمد عون نقوی صاحب قبلہ کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ جو سرزمین انبیاء کی سیر کرنے والوں، ندائے ابراہیمی پر لبیک کہنے والوں اور بارگاہ سرکار مدینہ پر جبیں رسائی کرنے والوں کی رہنمائی کے لئے ایک مفید اور منفرد کتاب ہے۔ جس میں فضائل حج، تاریخ حج، فلسفہ حج، احکامِ حج، آدابِ حج، تاریخِ مکہ و مدینہ، تاریخِ عرب، زیارات مکہ و مدینہ کا اجمالی جائزہ اور مکہ و مدینہ کی معروف مساجد کی تفصیل کے علاوہ حج کے تمام ضروری مسائل پیش کیے گئے ہیں اب عازمین حج کو مناسک، دعا کی کتابوں اور زیارات وغیرہ کی کتابیں لے جانے کی علیحدہ علیحدہ ضرورت پیش نہیں آئے گی "عرفان حج" میں وہ تمام دعائیں، زیارات اور احکامات حج موجود ہیں جس کی ضرورت ہمیں میقات احرام سے حرم تک پیش آتی ہے۔ عرفان حج جس کی اشاعت کی سعادت ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی نے حاصل کی ہے ایک مربوط و مکمل کتاب ہے، ہمارا ادارہ گزشتہ چوبیس سال سے تعلیمات محمد و آل محمد علیہم السلام کی تبلیغ و ترویج میں بڑی دلجمعی، لگن، خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ مصروف ہے اور اب تک مختلف موضوعات پر بے شمار کتابیں شائع کر چکا ہے اور آئندہ بھی دینی حوالے سے پرورش لوح و قلم کرتا رہے گا۔ ہم ادارہ کے سربراہ ثقتہ الاسلام مولانا سید محمد عون نقوی کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری فرمائش پر اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود عرفانِ حج تحریر فرمائی۔

بندہ ابوطالب
سید محمد آصف شاہ حسینی
جنرل سیکریٹری
ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان

انتساب

میں اپنی اس ناچیز تالیف کو بہ ہزار عجز و بصد عقیدت و ادب خاتم النبیین، سید المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت الطاہرین علیہم السلام کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سید محمد عون نقوی

فہرست

پیش لفظ

حج عمرہ اور زیارات کی اہمیت فضیلت اور ضرورت کس حد تک خوشنودی خدا کا ذریعہ ہے اس کا اندازہ اس کتاب میں درج عنوانات سے لگایا جاسکتا ہے بندہ حقیر نے علماء، بزرگوں اور اساتذہ سے جو فیض حاصل کیا وہ اس کتاب میں حج سے متعلق قلمبند کیا ہے۔

عازمین حج سے گزارش یہ ہے کہ وہ حج کے ہر پہلو کو گہری نظر سے دیکھیں، اخلاص عقیدت اور روحانیت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر مناسک حج ادا کریں پھر دیکھیں کہ فضل خدا پوری زندگی پر کیسے جاری وساری ہوتا ہے۔ گزشتہ سات سال سے دلی تمنا تھی کہ حج سے متعلق ایک انتہائی جامع اور مدلل کتاب ترتیب دی جائے بفضل خدا یہ خواہش محقق دوراں ادیب فاضل اور میرے مشفق بزرگ الحاج جناب سید آل محمد رزمی کی تشویق پر اس سال پوری ہوئی۔ بلا شبہ آل محمد رزمی صاحب حج کو معنوی اعتبار سے دیکھتے ہیں اور قلبی لگاؤ سے حرم خدا کی زیارت کرتے ہیں اور عازمین حج کو ذکرِ آل محمد علیہم السلام سے فیض پہنچاتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر ان کا معترف اور معتقد ہوں۔ اس کتاب پر تقاریظ لکھنے پر خطیب اکبر حضرت مرزا محمد اطہر صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام مولانا رضی جعفر نقوی صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام علامہ حسن رضا غدیری صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام مولانا حسن ظفر نقوی صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام مولانا احتشام عباس صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام مولانا استاد وحنی بخش صاحب قبلہ، حجتہ

الاسلام مولانا شہنشاہ حسین صاحب نقوی اور محقق ادیب اور شاعر آل محمد رزمی صاحب کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں۔ جنہوں نے حقیر پر لطف و کرم فرما کر اس کتاب کے مندرجات پر بہترین تحریریں عنایت فرمائیں جو کہ خود ایک دستاویز کا درجہ رکھتی ہیں اور بندہ حقیر کے لئے سند سے کم نہیں۔ اس موقع پر بندہ حقیر اگر اپنے محسن مولانا حسن ظفر نقوی صاحب کا ذکر اس حوالے سے نہ کرے تو کم ظرفی ہوگی کہ مولانا حسن ظفر صاحب قبلہ نے کاروان الحرمین کے روح رواں معروف، قومی شخصیت اور ماہر امور حج سید نوازش رضا رضوی کو چھ سال قبل مشورہ دیا کہ وہ مجھ حقیر سے رابطہ کریں اور بحیثیت مُعلّم (خادم) حج پر ساتھ لے جائیں اور نوازش رضا صاحب نے اس مشورے پر عمل کرتے ہوئے بندہ حقیر کو الحرمین میں خدمت کا موقع دیا جبکہ پہلا حج کاروان ابوطالبؑ میں، مولانا احمد عباس نجفی صاحب کے ساتھ محترمہ انجم صاحبہ (والدہ توقیر زیدی صاحب) کی طرف سے سرانجام دیا اور یہ حج مشاہداتی حج تھا جس میں بہت سے تلخ و شیریں تجربات ہوئے۔ دوسرا حج اور اب تمام حج الحرمین ہی کے پلیٹ فارم سے سرانجام دیئے۔ حج کے مسائل حل کرانے کے لئے حج عمرہ اور زیارات کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں مولانا اکرام حسین ترمذی صاحب، مولانا شہنشاہ حسین نقوی، مولانا غلام علی عارفی، مولانا اکبر علی ناصری، مولانا سخاوت حسین حیدری، جناب آصف شاہ حسینی، جناب وقار حسن نقوی، جناب آل محمد رزمی، جناب مشاق حسین شبر، جناب محمد علی رضوی، جناب زوار حسین نوید، جناب علی جان، جناب ملک اظہار، جناب آغا نادر رضوی، جناب ساغر نقوی، جناب ہادی رضوی (زین العابدینؑ امام بارگاہ)، جناب حاجی خوجہ دلاور حسین، جناب سجاد شبیر رضوی، جناب انوار علی جعفری اور جناب ریاض حسین زیدی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی عازمین حج اور زائرین کے مسائل حل کرانے میں معاون ثابت ہو رہی ہے اور حج و زیارات کو آسان بنانے میں مومنین کی دعاؤں کے حقدار بن رہے ہیں۔ دراصل نیکی ہی آئندہ کام آنے والی نعمت ہے اور نیکی کے بعد شکر خدا بجالانا خود بڑی نیکی ہے۔ بندہ حقیر

ربِ جلیل کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے جس نے انتہائی مشفق عزادار اور خدا ترس باپ قبلہ سید عابد حسین نقوی کی صورت میں اور انتہائی رحم دل چھپ چھپ کر دعائیں دینے والی ماں سیدہ فلک ناز نقوی کی صورت میں بندۂ حقیر کو عطا فرمائے۔ اس موقع پر اپنے دادا اور نانی کو کسی صورت فراموش نہیں کرسکتا جنہوں نے بچپن میں درسِ ولایت سے سرفراز کیا۔ بندۂ حقیر ایک مرتبہ پھر تمام حجاج کرام، زائرین ذوی الاحترام، محبّت کا اظہار فرمانے والے علماء کرام، ذاکرین عظام کا ممنون ہے جو کہ ہر لمحہ بندۂ حقیر کے معاون و مددگار رہتے ہیں۔ اپنے فاضل ترین بھائی مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی کی محبتوں کا مقروض رہوں گا جس کی مشاورت ہر لمحہ شاملِ حال رہتی ہے۔ اپنے بھائی سید منظر مہدی اور ساجد حسین نقوی (بادشاہ) کی اُلفت اور محبت کا بدلہ نہیں دے سکتا جو کہ میرے ساتھ ہر مسئلے میں معاون و مددگار رہتے ہیں۔ حجاج کرام کی خدمت، روحانیت، ذاکری، بیرون ملک دورے، کثرتِ پروگرامز، میڈیا اور اخبارات کے حوالے سے بعض احباب حسد کا شکار رہتے ہیں جن کے لئے حرم خدا، روضہ رسولؐ اور ہر مقدس مقام پر دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم بحق آل یٰسینؑ میرے حاسدوں کو دوستوں میں تبدیل فرمادے۔ آمین

اس موقع پر اگر ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان کے کارکنوں خصوصاً جناب سید آصف شاہ حسینی کا ذکر نہ کیا جائے تو ظلم ہوگا جنہوں نے گزشتہ 25 سال سے بندہ حقیر کے ساتھ دامے درمے سخنے تعاون کیا۔ ان کے بھائی اکبر عباس زیدی جو کہ صحافت میں میرے استاد رہے۔ خداوند عالم سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ آمین

اس کتاب عرفانِ حج کو زمانے کے امام ولیِ دوراں حجتِ خدا امید عالمین حضرت اُولی الامر زمانہ امام مہدی عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل ہو جائے تو ذریعہ نجات بن جائے گی۔ مجھے اپنی علمی اور قلمی بے مائیگی کا احساس ہے میں نے جو کچھ پڑھا اور جو دیکھا اس مطالعہ اور مشاہدہ کو اپنی بساط کے مطابق اس کتاب میں تحریر کردیا ہے۔

میں اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ ارباب شعور ودانش فرمائیں گے یا وہ عازمین حج جنہیں پروردگار نے حج کی سعادت بخشی کہ میں اپنی کاوش وکوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ پروف ریڈنگ میں سہواً غلطیاں رہ گئی ہوں، آپ اسے میری عدیم الفرصتی پر محمول فرما کر معاف فرمائیں گے اور اپنے نقد ونظر اور گراں قدر آراء سے آگاہ فرما کر بندہ پروری اور عون نوازی فرمائیں گے تا کہ دوسرے ایڈیشن میں ان اغلاط کا ازالہ کرلیا جائے۔ میں اس کتاب کے کمپوزر جناب امتیاز آف شیراز کمپوزنگ سینٹر نارتھ کراچی اور جناب غلام اکبر آف حیدری پرنٹنگ سروسز کا بھی ممنون ومشکور ہوں جن کی معاونت میرے شامل حال رہی۔

ناچیز و محتاج دعا

سید محمد عون نقوی

خطابت سے سعادتِ حج تک

خطیب اکبر مولانا مرزا محمد اطہر مدظلہ العالی
3-شاہ گنج لکھنؤ-انڈیا

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پہلا اور قدیم طریقہ ہے۔اس میں مالی، روحانی اور جسمانی عبادات شامل ہیں۔حج کے لفظی معنی "ارادہ" کے ہیں اور مذہبی نقطۂ نگاہ سے اس سے مراد مقدس مقامات کا سفر ہے۔لیکن شریعت کے لحاظ سے مکہ مکرمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کی ہوئی عمارت خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور مکہ معظمہ کے مختلف مقدس مقامات یعنی منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں مقررہ دنوں اور مقررہ اوقات میں حاضر ہو کر احرام باندھ کر افعال و مناسک بجالانے کا نام حج ہے۔حج زندگی میں ایک بار ادا کرنا ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔۔۔

"وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا"

(اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو کہ وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں) ۔

یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کے لئے مختلف دائروں سے بخط مستقیم اس مقدس سرزمین پر تشریف لاتے ہیں۔لیکن بہت کم لوگ ایسے

ہوتے ہیں جو فلسفۂ حج، مناسک حج اور حج کے آداب مسنونہ اور تفصیلی احکامات سے واقف ہوتے ہیں بلکہ بہت سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ مناسک کی زیادہ تر کتابیں عربی و فارسی زبان میں ہیں لہٰذا عموماً اردو داں طبقہ اس سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتا۔ ایک عرصہ سے ضرورت اس امر کی تھی کہ اردو زبان میں حج کو آسان لفظوں اور روزمرہ کی زبان میں بیان کیا جائے۔ پاکستان کے مولانا سید محمد عون نقوی نے اس کام کو بڑے سلیقے سے انجام دیا۔ مولانا موصوف پاکستان کے جانے پہچانے خطیب ہیں اور مسلسل حج سے مشرف ہونے کی وجہ سے حج کے معاملات و مسائل سے خاصی شدھ بدھ رکھتے ہیں۔ انہوں نے حجاز مقدس کو کھلی آنکھ سے دیکھا، مناسک پر غور کیا اور اپنی کتاب ''عرفان حج'' میں حج کو پوری معلومات اور آگہی کے ساتھ پیش کر دیا، جس سے اہل ضرورت حسب ضرورت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس میں مولانا کے عقائد، جذبات، احساسات، مشاہدات، قلبی کیفیات اور روحانی تاثرات موجود ہیں۔

خیر اندیش

مرزا محمد اطہر

لکھنؤ

عرفان حج

حجتہ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ

"حج" انسانی زندگی کی اہم ترین سعادت بھی ہے اور مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک عظیم الشان دینی فریضہ بھی۔

جس کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ سرکار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت طاہرین علیہم السلام نے اس فریضہ کا انکار کرنے والے کو دین کا منکر اور اس سے پہلوتہی کرنے والے کی موت کو یہود و نصاریٰ کی موت قرار دیا۔

چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان ہماری معتبر کتابوں کے اندر موجود ہے کہ:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحِجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ حَاجَةٌ تَجْحَفُ بِهٖ اَوْ مَرَضٌ لَا يُطِيْقُ الْحَجَّ مِنْ اَجْلِهٖ ، اَوْ سُلْطَانٌ يَمْنَعُهُ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًا .

اگر کسی شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کا اسلامی فریضہ ادا نہیں کیا، جبکہ نہ کوئی ایسا ضروری کام درپیش تھا جو اس کے لئے رکاوٹ بنے، نہ ایسا بیمار تھا کہ جس کی وجہ سے وہ حج کر ہی نہ سکے اور نہ (حاکم وقت)

کسی جابر سلطان نے اسے منع کیا تھا۔ تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرجائے یا عیسائی)۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ باعظمت عبادت ہے جس کے بارے میں خالقِ دو جہاں نے آج سے تقریباً پونے پانچ ہزار برس قبل، اپنے عظیم المرتبت پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ:

لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کریں اور انہیں اس عبادت کی انجام دہی کی دعوت دیں تاکہ لوگ دور دراز کے علاقوں اور دنیا کے مختلف گوشہ وکنار سے اس سرزمین پر آئیں، اپنے پروردگار کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ حاضری کی سعادت بھی حاصل کریں کچھ خاص دنوں میں۔ ایک نئے انداز سے خدا کا ذکر کریں اور اس عبادت کے فیوض وبرکات سے اپنے دامن کو مالا مال کریں۔

یہ وہ جلیل القدر عبادت ہے جس کا آغاز احرام باندھنے کے بعد، اللہ کے اس مخصوص گھر کے طواف سے ہوتا ہے جسے اس نے زمین پر انسانوں کے لئے بنائے جانے والے گھروں میں سب سے مقدس قرار دیا اور اسے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا۔ اور جس کے بارے میں مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

"حج بیت اللہ کو خداوند عالم نے اپنی عظمت کے آگے جھکنے کی علامت اور اپنی عزت کے ایقان کی نشانی قرار دیا ہے (جس کے لئے) اس نے مخلوقات میں سے ان بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس کے کلام کی تصدیق کرنے والے ہیں۔" (نہج البلاغہ خطبہ نمبر 1)

اور امام چہارم سید الساجدین حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

حُجُّوا وَ اعْتَمِرُوا وَتَصِحَّ اَجْسَامُكُمْ وَ تَتَّسِعْ اَرْزَاقُكُمْ وَ

يُصْلِحُ اِيْمَانَكُمْ وَ تَكْفُوْا مَؤُوْنَةَ عِيَالِكُمْ.

حج وعمرہ بجالایا کرو، جسمانی طور پر تندرست رہو گے، تمہارے رزق میں کشائش (اور وسعت) پیدا ہوگی، تمہارے ایمان کی اصلاح ہوگی اور اپنے اہل وعیال کے اخراجات کی (اچھی طرح) کفایت کرسکو گے۔

خوش نصیب ہیں وہ افراد جنہیں بار بار یہ سعادت نصیب ہوتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اس عملِ خیر کی دنیاوی واُخروی برکتوں کے حقدار قرار پاتے ہیں۔

اور زہے نصیب ان لوگوں کے، جو ہر سال سینکڑوں حجاج کرام کے اس خالص عبادی عمل میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

برادرم عزیز ومحترم عالی جناب مولانا سید محمد عون نقوی صاحب دام مجدہ برسہابرس سے اس عظیم الشان سعادت کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ، ہر سال کاروان الحرمین کے سینکڑوں عازمینِ حج کو اپنے ساتھ ان مقدس مقامات پر لے جاتے ہیں جہاں فرشتے اپنی جبین نیاز کو ادب واحترام سے خم رکھتے ہیں۔

آپ نے ''عرفانِ حج'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب فرما کر ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔

یہ سفر جس قدر عظیم ہے اس کے دوران پیش آنے والے مسائل بھی گوناگوں ہیں، اور ایسی کتابوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے جو عازمینِ حج کی قدم قدم پر رہنمائی کرتی رہیں۔

پروردگار عالم برادر محترم مولانا سید محمد عون نقوی صاحب دام مجدہ کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور عازمینِ حج کو پیش آنے والی مشکلات میں اس کتاب سے مسلسل رہنمائی ملتی رہے۔ آمین

احقر

سید رضی جعفر نقوی

کاروانِ الحرمین (کراچی)

انبیاء و مرسلین کی سرزمین ارض جلال و جمال کے سفر میں کاروان الحرمین کے ساتھ حج کرنے والے اس حقیر کی خدمات سے آشنا ہیں۔ میرے برادر خورد حجتہ الاسلام مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی، الحاج نوازش رضا، محمد علی رضوی، الحاج زوار نوید حسین، موسیٰ رضا، ملک اظہار، علی جان۔ جس طرح حجاج کی خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں اور جس طرح حجاج کی رہبری اور رہنمائی کرتے ہیں اس کا اندازہ قافلۂ الحرمین میں آنے والی درخواستوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ ذات واجب ہماری اور ہمارے ساتھیوں کی سعی کو قبول و مقبول اور حجاج کرام کا حج مشکور و مسرور فرمائے۔

کاروان الحرمین کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : الحرمین

کاروان کا پتہ : الحرمین ٹریولز ساچی ٹاورز، ایم اے جناح روڈ کراچی

فون نمبر : 2782500-2784500 فیکس نمبر : 2789581

موبائل نمبر 0321-9202922 لائسنس نمبر: 4137

قافلہ سالار کا اسم گرامی : الحاج نوازش رضا

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا سید محمد عون نقوی (2) مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام : محمد علی رضوی، نوید حسین زوار، علی جان، آل محمد رزمی، موسیٰ رضا رضوی، ملک اظہار۔

عظیم مجموعہ

حضرت علامہ حسن رضا غدیری

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا و نبیّنا مُحمّد وّآلہِ الطّاھرین

عمل حج درحقیقت اطاعتِ الٰہی میں زندگی بھر ایک بار انجام دی جانے والی وہ پاکیزہ عبادت ہے جس کا ہر پہلو خدا سے وابستگی و پیوستگی کے رشتے کو مضبوط و مستحکم کرتا ہے۔ بیت اللہ کی زیارت وطواف سے الوداعی دعا تک ہر حوالہ عبدیت کی معراج اپنے مُقدس دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ گھر سے نکلتے وقت لبیک اللّٰھُمّ لبّیک کہنے والا خوش نصیب انسان جب اپنی منزل آرزو کو پالیتا ہے تو اس کی زبان پر تکبیر کی صدا اور دل میں لقاءاللہ کی تمنا موجزن دکھائی دیتی ہے۔ ہر سال لاکھوں فرزندان توحید اپنے پروردگار کی دعوت پر مکہ مکرمہ حاضر ہو کر اپنے مطلق اور قوی حاکم و معبود کی ضیافت سے سرفراز ہو کر معنوی و روحانی غذا حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت کی سعادت و فلاح اور صلاح و نجات کو یقینی بناتے ہیں۔ اس مقدس فریضہ خداوندی کے حوالے سے اربابِ دانش اور اہلِ فکر و فہم نے مختلف اور متعدد زاویوں سے بحث کی اور اعمال حج کی بابت گوناگوں مسائل پر اظہارِ خیال کیا، حج کے بارے میں مناسک و فضائل کے کثیر مجموعے اور سفرنامے لکھے گئے، دانشمند گرامی قدر جناب مستطاب مولانا سید محمد عون نقوی دام توفیقہٗ کی کتاب عرفانِ حج کی

سرسری طور پر متوانی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ کتاب حج کی تاریخ پر مشتمل ہے یا اعمال ومناسک کی تفصیل پر، فضائل وآداب کے بیان پر مبنی ہے یا اخلاقی ضابطوں کی تشریح پر، اس سلسلے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ علامہ موصوف نے اسے ہر حوالے سے امین بنادیا ہے۔ فقہی، تاریخی، ادبی، اخلاقی، روحانی، اور دیگر تمام حوالے اس میں موجود ہیں۔ اس کی جامعیت ہی اس کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس کے مندرجات ہی اس کی افادیت کو واضح کرتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد وآلِ محمد علیہم السلام ان کی اس عبادتی کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے شائقین و عاملین سب کو اس عظیم مجموعہ سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ اس کے ساتھ ساتھ فاضل مؤلف کے لئے اس پاکیزہ عمل کو توشۂ آخرت قرار دے۔ آمین

العبد سید حسن رضا غدیری (لندن)

18-8-2006ء کراچی

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں

حجۃ الاسلام مولانا سید احتشام عباس زیدی دام مجدہ
قم المقدسہ۔ ایران

حج ایک جامع عبادت ہے اس میں انفرادیت اور اجتماعیت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ اس میں انسان اللہ تعالیٰ کے راستے میں مصائب و تکالیف برداشت کرتا ہے، بہت سی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ترک کر دیتا ہے۔ ہر وقت تسبیح و تہلیل اور ذکر و اذکار میں مشغول رہتا ہے اور لبیک لبیک کی پکار سے اپنی عبادت و اطاعت شعاری کا عہد کرتا ہے۔ حج کا مقصد صرف مقامات مقدسہ کی زیارت ہی نہیں بلکہ عجز و نیاز میں ڈوب کر رب کعبہ کے حضور میں پیش ہونا اور روح ابراہیمی کو زندہ کرنا اور تسلیم و رضا کے سانچے میں ڈھل جانا ہے۔ اسی فلسفے کو فاضل مؤلف نے اپنی کتاب "عرفانِ حج" میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فاضل مؤلف مولانا سید محمد عون نقوی صاحب زادشرفہ پاکستان کے شناسا خطیب ہیں اور میڈیا کے حوالے سے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی پہچانے جاتے ہیں۔ ہر سال حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہیں اور قافلہ الحرمین پاکستان کی مذہبی امور میں قیادت کرتے ہیں۔ حجاز مقدس کے متواتر سفر نے انہیں یہ احساس دلایا کہ عازمین حج کی رہبری کے لئے ایک ایسی آسان کتاب ترتیب دی جائے جس میں مناسک حج کو سہل کر کے پیش کیا جائے اور اس کتاب "عرفان حج" میں مناسک کے ساتھ ساتھ سرزمین حجاز کے مقدس

مقامات کا تحقیقی تذکرہ بھی ہو اور دعائیں اور زیارات بھی موجود ہوں تا کہ زائرین کو اس سلسلے میں کوئی علیحدہ کتاب رکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ مولانائے محترم سے گاہ گاہ امریکہ میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ خلیق و منکسر المزاج انسان ہیں۔ 2005ء عیسوی کو جب وہ اور میں حج پر ایک ساتھ تھے تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بزرگ علماء سے استفادہ کا عمیق جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ تاریخ کے ایک ذہین طالب علم کی حیثیت سے بڑی ژرف بینی و بالغ نظری کے ساتھ مقامات مقدسہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ انہوں نے مناسک حج کے ساتھ ساتھ حرم پاک کی تاریخ، حرم نبویؐ، جنت البقیع، مسجد قباء، مسجد قبلتین، احد و خندق، سبع مساجد و مدینہ کی دیگر زیارتیں، مزدلفہ و منیٰ، عرفات و جبلِ رحمت وغیرہ کی رُوداد سفر کو محبت رسول کی روشنی میں لکھا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ قلمبند کرتے ہوئے جزئیات نگاری کے ساتھ ساتھ فکر کو حج کی ابدی روح و سرمدی پیغام پر مرکوز رکھا۔ مزید برآں ان تمام ادعیہ مسنونہ اور زیارات مکہ و مدینہ کو پورے ترجمے کے ساتھ تحریر کیا ہے تا کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد اس کا قاری مختلف کتابوں سے بے نیاز ہو جائے جو ان مقامات پر پڑھی جاتی ہیں۔

دعا گو

سید احتشام عباس زیدی

قم مقدس

حج ایک عبادت

مولانا سید حسن ظفر نقوی

یہ حقیقت ہے کہ عصر جدید کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر جہاں زندگی کے اور شعبوں میں اجتہاد جاری ہے۔ یعنی قرآن واہلبیتؑ کے معین کردہ قواعد وضوابط کی روشنی میں موجودہ دور میں سامنے آنے والے مسائل اور مشکلات کا حل تلاش کرنا۔ ایسا ہی معاملہ حج جیسی عظیم عبادت کے ساتھ بھی ہے۔ حج کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں پیش آنے والی مشقتوں کے پیشِ نظر اسے زندگی میں صرف ایک بار واجب قرار دیا گیا ہے۔ (اور بھی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن میں نے اغلب خیال پیش کیا ہے) اور یہ بات وہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں جو پہلی بار حج کی عبادت انجام دیتے ہیں۔ یا زندگی میں صرف ایک ہی بار حج انجام دے کر دوبارہ حج ادا کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔

ظاہر ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں آبادی کی کمی، سفر کی مشکلات، معاشی مجبوریاں، فاصلوں کا دشوار گزار ہونا ایک ایسا عنصر تھا کہ حج کے موقع پر ہجوم کی وہ کیفیت نہیں ہوتی تھی جو آج ہوتی ہے۔ اگر چہ یہ بات بھی تاریخی حقیقت ہے کہ اس زمانے میں مسجد الحرام اور مسجد النبوی کی حدود بھی آج کے مقابلے میں بہت کم تھیں۔ مگر پھر بھی اس دور کا انسان آج کے انسان کے مقابلے میں بہت زیادہ جفاکش تھا۔ جبکہ آج سہولتوں کی فراوانی کے ساتھ

اب اتنا جفاکش اور جسمانی طور پر مضبوط نہیں رہ گیا بلکہ مشینوں سے کام لینا سیکھ گیا ہے۔ اور سفری سہولیات اور آسانیوں کی فراوانی نے حاجیوں کی تعداد کو لاکھوں کی تعداد تک پہنچا دیا ہے اور جس طرح مناسک حج آج سے پچاس سال پہلے انجام دیئے جاتے تھے وہ سارا نقشہ بدل چکا ہے۔ ہمارے سامنے ہی سامنے نا معلوم کتنی شیطان کی قد وقامت اور ہیئت میں تبدیلی آچکی ہے۔ حدود منٰی و مزدلفہ میں تغیر آچکا ہے، مطاف (وہ حصہ جس میں طواف کیا جاتا ہے یعنی مقام ابراہیمؑ کے اندر اور مقام اسمٰعیلؑ کے باہر) کی حدود سے باہر نکل کر طواف کرنے کی فقہاء اجازت دے چکے ہیں۔ صفا و مروہ کا صرف نشان باقی رہ گیا ہے۔ احرام باندھنے کے مقامات میں بھی اکثر حاجیوں کو پہنچنے کا مسئلہ پیش آجاتا ہے۔ کھلی گاڑیوں کا میسر نہ آنا، رات یا دن کے سفر کا اپنے اختیار میں نہ ہونا، منٰی کی قربانی کا اپنے اختیار میں نہ ہونا، اور اسی طرح کے بے شمار مسائل جن میں موجودہ دور میں اجتہاد کی ضرورت تھی اور فقہاء نے اجتہاد کیا۔ اور یہ اجتہاد صرف شیعہ فقہاء نے نہیں بلکہ سعودی عرب کے علماء نے بھی اپنے فتووں کو تبدیل کیا۔ مثلاً رمی جمرات فقہ جعفری سے تعلق رکھنے والے حضرات 10 ذی الحج کو بعد از ظہر اور 11 اور 12 ذی الحج قبل از ظہر انجام دیتے ہیں اور ہمارے برادران اہلسنت کے فقہاء نے اپنے حاجیوں کو اجازت دیدی کہ وہ تینوں دن، دن کے جس وقت میں چاہیں شیطان کو کنکریاں ماریں۔

اتنی لمبی تمہید کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے علم میں یہ بات لے آئی جائے کہ اس چار پانچ روزہ عبادت میں قدم قدم پر راہنما کی ضرورت پیش آتی ہے۔ راہنما کے بغیر یا خود مسائل حج کو اچھی طرح یاد کئے بغیر قوی امکان ہے کہ لوگ اپنی اس عظیم عبادت کو صحیح طور پر انجام نہ دے پائیں۔ پھر ایک مشکل یہ ہوتی ہے کہ حجاج کرام مختلف مراجع کی تقلید کرتے ہیں۔ اگرچہ 95% مسائل سب کے ایک ہی جیسے ہیں مگر بعض جگہ معمولی اختلاف ہوتا ہے جو اجتہاد کا لازمہ ہے۔

اس لئے ہر قافلہ کے عالم یا راہنما کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جتنے مشہور مراجع تقلید موجود ہیں سب کے مسائل سے آگاہ ہوں یا سب کے مناسک حج اس کے ساتھ ہوں تا کہ وہ اپنے قافلے میں شامل تمام حجاج کرام کو صحیح طور پر حج کے مناسک ادا کروا سکے۔ نتیجتاً ہر راہنما یا عالم مناسک کی کتب کا انبار ساتھ لے کر جاتا ہے۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ بجائے اتنی ساری کتب مناسک ساتھ لے جانے کے ایک مناسک حج کی ایسی جامع کتاب ہو جو تمام مراجع کے مقلدین کو کفایت کرے۔ عربی اور فارسی میں یہ کتب موجود ہیں مگر اب تک اردو میں ایسی کوئی بھی جامع کتاب موجود نہیں ہیں۔ کچھ اداروں اور علماء نے مختصر مختصر کتابیں ضرور شائع کی ہیں یہاں میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بہرحال انہوں نے بہت بڑا کام کیا اور اس کام کی بنیاد ڈالی۔

ہمارے برادر عزیز و محترم مولانا محمد عون نقوی دامت افاضاتہ جو گزشتہ کئی برس سے حجاج کرام کی خدمت میں مشغول ہیں۔ اس کام کا بیڑا اٹھایا اور ایک ایسی کتاب تیار کر ڈالی ہے جو بہت حد تک جامع المسائل ہے (حج کے معاملے میں) مکمل میں نے اس لئے نہیں لکھا کہ حج ایک ایسی عبادت ہے جس میں مسلسل نئے مسائل سامنے آتے رہتے ہیں۔ کتاب کا حجم بتا رہا ہے کہ مولانا نے بہت ہی محنت اور خلوص سے یہ کتاب تیار کی ہے۔ لیکن بات وہی ہے کہ خطا سے پاک صرف اللہ اور معصوم کا کلام ہے۔ مجھے بظاہر کوئی غلط مسئلہ نظر نہیں آیا۔ مگر پھر بھی نقاد اپنا فریضہ ضرور انجام دیں گے۔ اگر نقاد نہ ہوتے تو علم آگے نہ بڑھتا۔ اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر محدودیت اجازت نہیں دیتی مگر ایک مسئلہ کی طرف ضرور اشارہ کروں گا کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ حجاج کرام کے سامنے اکثر راہنما خمس کے مسئلے کو واضح کر کے بیان نہیں کرتے بس اتنا فرما دیتے ہیں کہ خمس ادا کئے بغیر آپ کا حج نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس میں کئی شقیں ہیں جسے واضح کر کے بتانا چاہئے کہ جو لوگ اپنا خمس ادا کرنے کے عادی ہیں اور انہوں نے اپنے خمس کی تاریخ مقرر کر رکھی ہے۔ وہ اگر سال کے دوران حج واجب

کی ادائیگی کے لئے جا رہے ہیں تو ان کے حج کے اخراجات پر خمس واجب نہیں ہے کیونکہ وہ اپنا واجب ادا کر رہے ہیں۔ اور ابھی ان کے خمس کے دینے کی تاریخ نہیں آئی اور پچھلا خمس وہ ادا کر چکے ہیں۔ اس طرح حج کے اخراجات ان کے سال کے دوران کے اخراجات میں آجائیں گے اور ان پر خمس نہیں ہوتا۔ اسی طرح وہ افراد جنہیں کوئی دوسرا حج پر بھیج رہا ہے یا وہ نیابت میں حج کر رہے ہیں یا حج بدل کر رہے ہیں تو ان پر بھی خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ان مسائل کو واضح کر کے بیان کیا جائے۔

بہرحال میں اپنے برادر عزیز مولانا محمد عون نقوی صاحب کی توفیقات میں اضافہ کی دعا کرتا ہوں کہ کام جتنا مشکل ہوتا ہے اتنا ہی اجر و ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پروردگار عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ہم سب کو اپنے نفس کی پیروی سے محفوظ فرمائے۔ وہ نفس جو خواہشات کا غلام بنا دیتا ہے۔ بارالہا بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ دنیا میں جہاں کہیں بھی مومنین آباد ہیں ان کی حفاظت فرمائے۔ دشمنانِ اسلام و دشمنانِ اہلبیتؑ کو نابود فرمائے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن.

احقر

سید حسن ظفر نقوی

کاروں ولی العصر (لاہور)

دین اسلام میں "حج" وہ اہم اور عظیم فریضہ ہے جسے بہت بڑے دینی شعار، دین کے ستون اور خدا کے تقرب کا ایسا عظیم ترین عمل کہا گیا ہے جسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہی نہیں بلکہ وہ ملت اسلامی سے خروج اور کفر اختیار کرنے کا موجب بھی ہے۔ اراکین کارواں ولی العصر ایک مدت سے حج کی اہمیت و افادیت کی تبلیغ کررہے ہیں۔ یہ قافلہ اپنے حسن انتظام کی وجہ سے خاصا معروف و مقبول ہے۔ کارواں کے کوائف آپ کے مطالعہ کیلئے ہدیہ ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان ولی العصر

کاروان کا پتہ : جامعۃ المنتظر H بلاک ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون نمبر : 0300-4883887

قافلہ سالار کا اسم گرامی : مولانا محمد عباس نقوی صاحب

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی : جید علمائے کرام کی زیر نگرانی۔

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : مختلف خادمین حج

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

فلسفہ حج

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی قمی

حج ایک ایسا توحیدی اجتماع ہے جو حاجی کو اپنی ذات سے نکال کر ایسے ماحول میں منتقل کر دیتا ہے جہاں قومیت، لباس، زبان اور رنگ و نسل کا فرق مٹ چکا ہوتا ہے۔ یہ وہی فرق تھا جس نے اب سے کچھ دن پہلے ان حاجیوں کے علاقوں میں نفرت و فساد کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ یہ توحیدی اجتماع خود ساختہ اور مصنوعی جغرافیائی حدود کو توڑ کر تمام انسانوں کو چند دنوں کے لئے وہ ماحول یاد دلاتا ہے جو امام مہدی عج اللہ تعالیٰ فرجہ کی آمد پر دنیا کا ہوگا۔ یہ توحیدی اجتماع کفر و شرک سے علمی اور عملی مخالفت کا اجتماع ہے کہ جس میں لبیک کہہ کر دنیا کی تمام وابستگیوں سے دوری کا اعلان بھی کرتا ہے اور دشمنان خدا سے نمائشی طاقت رکھنے والے استعمارگروں سے اظہار برأت بھی کرتا ہے۔ یہ توحیدی اجتماع اسفل سے اعلیٰ کا تعلق، خاک سے افلاک کا ارتباط اور فرشیوں کی عرشیوں سے دوستی کا اجتماع ہے، کیونکہ جیسے اہل زمین کعبے کے گرد چکر لگاتے ہیں ایسے ہی فرشتے آسمان میں کعبے کے مقابل بیت المعمور کا چکر لگاتے ہیں۔ حج بندگیٔ خدا، تسلیم و رضا، عشق و پرستش اور اپنے اختیارات کو تابع فرمان الٰہی قرار دینے کا نام ہے۔ یہ عبادت اطاعت امر کے اور تعبّدِ پروردگار کے علاوہ کچھ بھی نہیں ورنہ قدم قدم پر سوالات ہوتے ہیں۔ کیوں کعبے کو گرم اور جلتی ہوئی سرزمین پر قرار دیا؟

کیوں لباس کو بدن سے اتروا دیا؟ کیوں سر کے بال منڈوانے کا حکم دیا؟ کیوں ایام حج میں دسیوں چیزوں کو ممنوع قرار دیا؟ اور اسی طرح بہت سے کیوں، کیوں اور کیوں؟ مگر ایک دوست دار عشق کے لئے یہی حج اس فرمان کے مطابق معراج بن جاتا ہے کہ جس میں حضرتؑ نے ارشاد فرمایا:

كَفٰى بِیْ فَخْراً اَنْ اَكُوْنَ لَكَ عَبْداً

میرے لئے یہی افتخار ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں۔

اور کبھی ارشاد فرمایا:

اخراجاً لِلتَّكَبُّرِ وَ اِسْكَانًا لِلتَّذَلُّلِ.

یہ حج غرور، تکبر، گھمنڈ، خود پسندی اور انانیت و نفس پرستی کے لباس کو اتارنے اور ذاتِ کبریا کے حضور ذلت و انکساری کا عنوان ہے۔

اور ہاں "اے حاجی! یہ حج وادیٔ غیر سے بہ سوئے خدا ہجرت کا نام ہے۔ امام سجادؑ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَ فِرَارٌ اِلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِكَ وَبِهِ قَبُوْلُ تَوْبَتِكَ

یہ حج اس کی جانب تیرے گناہوں سے فرار کا نام ہے اور تیری توبہ کی قبولیت کی نشانی ہے۔

"یہاں تک کہ حاجی کے تمام گناہ روزِ عرفہ بعد از غروب ایسے بخش دیے جاتے ہیں کہ اگر اس وقت حاجی یہ تصور کرے کہ وہ گناہگار ہے تو خود جرم و گناہ قرار پائے گا۔ (وافی ج 2، صفحہ 42 البتہ وہ گناہ جو حقوق الناس سے متعلق نہیں)

یہ حج حضرت ابراہیمؑ کے ہزاروں سال گزرنے کے بعد آج بھی کردار ابراہیمی کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جب مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی جائے تو قیام، جہاد، ایثار، قربانی اور باطل قوتوں سے ٹکرانے کی روش یاد رکھنا چاہیے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے

قرآن مجید میں

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ

کہہ کر لوگوں میں ایک تازہ روح پھونکی ہے۔ شاید اسی لئے امام حسینؑ نے بھی قیام کربلا سے پہلے کعبے کا طواف کیا اور وہاں سے اپنے آفاقی جہاد کا آغاز فرمایا۔

عمدة الخطباء، خلیقِ دوراں، حلالِ مسائل و مشکلات حج و عمرہ و زیارات، نباضِ مزاجِ حجاج کرام، اخ بزرگوار ثقۃ الاسلام الحاج مولانا سید محمد عون نقوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے عرفان حج کے موضوع پر جو کاوش پیش کی ہے وہ یقیناً جہاں حجاج کرام کے لئے ممد و معاون ثابت ہوگی، وہاں یقیناً صاحبانِ قلم و نگارش کے لئے تحقیق کی دنیا میں ایک نیا باب روشن کرے گی۔ اللہ برادر بزرگوار کی توفیقاتِ خیر میں اضافہ فرمائے اور ہمیں حقیقی اور سچا حاجی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

سید شہنشاہ حسین نقوی قمی

مسجد باب العلم نارتھ ناظم آباد کراچی

میرے لائق شاگرد

مولانا دھنی بخش پرنسپل سلطان المدارس خیر پور

صدیوں سے مختلف زمانوں میں گونا گوں شکلوں میں رائج رہنے والی عبادت حج نہ صرف بدنی بلکہ مالی روحانی اخلاقی معاشرتی اور معاشی عبادت ہے اور وہ پہلا گھر جس کی بنیاد لوگوں کی عبادت کے لئے ڈالی گئی وہ اولین مرکز ہے جو کہ اپنی طرف بلاتا ہے اور محور قرار پاتا ہے۔ حج ایک قدیم عبادت ہے خود حضرت آدمؑ نے تین سو حج کیے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت شعیبؑ کے درمیان آٹھ سالہ معاہدہ حج ہی سے متعلق تھا، حضرت ابراہیمؑ نے آبادی نہ ہونے کے باوجود حکم خدا پر عمل کر کے آواز دی اور لبیک کہنے والی ارواح قیامت تک حج پر جاتی رہیں گی۔ حج کے مسائل انتہائی اہم اور توجہ طلب ہیں ذرا سی غلطی حاجی کو کفارہ دینے یا حج سے ہاتھ دھونے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ جان کر انتہائی خوشی ہوئی کہ میرے لائق شاگرد ملت جعفریہ کے لئے باعث افتخار اور بہت جلد شہرت اور عروج پانے والے نوجوان برخوردار مولانا سید محمد عون نقوی سلمہ نے عمرہ اور حج سے متعلق جو کتاب ترتیب دی ہے وہ نہ صرف ایک ذخیرہ عملی ہے بلکہ علم کا خزانہ بھی ہے کتاب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ظاہری کوئی مسئلہ حج سے متعلق ایسا نہیں ہے جو کہ بیان نہ کیا گیا ہو۔ پھر بھی لغزش اور کتابت کی غلطی ہو سکتی ہے جبکہ مولانا موصوف نے بہت ہی تفصیل سے حج کو آسان اور عرفانی بنایا ہے

دراصل مولانا عون نقوی بچپن ہی سے علم وعمل روحانیت اور سیر وسلوک سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ استاد العلماء مولانا قبلہ محمد قاسم زیدی اعلیٰ اللہ مقامہ کے پاس یہ پڑھنے آئے انہوں نے پہلی گردان انہیں اپنے ہاتھ سے خود لکھ کر دی اور پھر یہ میرے پاس انتہائی دلچسپی سے فقہ کی کتب، عربی فارسی اور درسی اسباق پڑھتے رہے اور سکھر بورڈ سے عربک فاضل میں مدرسہ سلطان المدارس اورینٹل کالج کے ذریعے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اپنے اس لائق شاگرد کو نماز جماعت، عیدین، جمعہ، نکاح وجنازے اور شرعی امور کی انجام دہی کا پہلا اجازہ بھی راقم الحروف نے جاری کیا بعد میں تقریباً تمام مجتہدین کی جانب سے انہیں اجازہ ہائے خمس و نذورات حاصل ہوئے۔ برخوردار مولانا عون نقوی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ میڈیا اور اخبارات میں مذہب حقہ کا نام روشن کئے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب ان کے لئے اخروی نجات کا ذریعہ اور والدین بزرگوں مرحومین اور زندہ تمام کے لئے نجات کا سفینہ ثابت ہوگی اس کتاب میں موصوف نے ذاتی مشاہدات بھی خلوص سے تحریر کئے ہیں اور دعائیں، مناجات، مناسک زیارات اور سیر وسلوک کا عظیم مجموعہ بنایا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ان کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے اور ان کے والد ماجد معروف سوز خواں شاعر اور ادیب اور سلطان المدارس ہی کے منشی فاضل جناب سید عابد حسین ہاتف الوری کو صحت کاملہ عطا فرمائے جنہوں نے مولانا عون نقوی اور مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی فاضل قم جیسے فرزند ملت کو عطا کئے خداوند عالم مولانا موصوف کی والدہ صاحبہ اور بھائی بہنوں کو آباد و شاد رکھے اور مزید دین مبین کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مولوی دھنی بخش

پرنسپل سلطان المدارس

کچہری روڈ خیرپور

خطیب عرفانی کا عرفان حج

آل محمد زرمی
ایڈیٹر ماہنامہ اصلاح کراچی

حج دراصل اطاعت وتسلیم کا عزم اور ترک گناہ کا عہد ہے۔ ہر سال لاکھوں فرزندان توحید اور شمع رسالتؐ کے پروانے ننگے سر و بغیر سلی چادروں میں ملبوس عرفات ومنیٰ میں جمع ہو کر اپنے گناہوں پر شرمسار ہوتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں اور اپنے فرد گناہ کو اپنے آنسو سے دھونے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ سے رحم وکرم کی بھیک مانگتے ہیں۔ ساتھ ہی جب انہیں یہ خیال آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر آخری الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہزاروں انبیاء نے یہیں کھڑے ہو کر نوع انسانی کی فلاح کے لئے دعائیں مانگی تھیں تو نیاز وگداز کی روح پرور کیفیات طاری ہوتی ہیں۔

حج مختلف عبادات کا جامع ایک ایسا فریضہ ہے کہ جس میں اطاعت، سپردگی، عشق و محبت اور آہ وزاری کا بدرجہ اتم مظاہرہ ہوتا ہے جس سے روح کو بالیدگی ملتی ہے اور روحانیت کا ارتقاء ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عبادت سے کما حقہ واقفیت حاصل کی جائے اور اس کے اسرار ورموز کو پوری روح کے ساتھ سمجھا جائے۔ اس ضمن میں مولانا سید محمد عون

نقوی نے جو شعوری کوشش کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ وہ ایک دیدۂ بیدار رکھنے والے انسان ہیں۔ عرفان وسلوک کی راہوں کے مسافر ہیں، علم دوست اور اہل فکر ونظر کے مزاج داں اور قدر رواں ہیں، غلو کی حد تک خوش عقیدہ خطیب ہیں۔ یہ شاید مولانا موصوف کی پہلی یا دوسری تحریر ہے، جس کی آب وتاب یہ بتارہی ہے کہ انہیں لکھنے کا سلیقہ بھی آتا ہے۔ میری نظر سے ایسے کم لوگ گزرے ہیں جو تقدس الفاظ اور لب ولہجہ کی تطہیر کے ساتھ ساتھ وارفتگیٔ دل بے ساختگیٔ احساس اور حقیقت حال کے اظہار کی معصومیت کو برابر اور توازن سے رکھیں، یہ بہت مشکل کام ہے، شاعری کی طرح نثر نگاری بھی لفظوں کی جادوگری ہے۔ جب مولانا سید محمد عون نقوی کی یہ کتاب بساط قرطاس پر طلوع ہونا شروع ہوئی اور مولانا نے اس کا تذکرہ کیا تو میں نے ان کے یہ گوش گزار کردیا تھا کہ تحریر کی غلطی معاف نہیں ہوتی تقریر ہوا میں تحلیل ہوجاتی ہے۔ تحریر صدیوں باقی رہتی ہے لہٰذا لفظوں کی صحت کا امکانی حد تک خیال رکھیئے گا۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور میری گزارش کو مجذوب کی بڑ نہیں سمجھا اور ایک تجربہ کار وناصح کی حیثیت سے بھی اور بڑے بھائی کی حیثیت سے بھی مجھے مایوس نہیں کیا جس سے مستقبل میں ان سے بہت سی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں خدا کرے یہ تحریر ان کی پہلی اور آخری تحریر نہ ہو یہی کچھ نصیحت میں نے اپنے بھائی ثقۃ الاسلام مولانا سید شبیہ الرضا زیدی الحسینی اور حجۃ الاسلام مولانا سید حسن ظفر نقوی سے کی تھی الحمدللہ کے ان دونوں حضرات کی رشحات تواتر سے آرہی ہیں۔ امید ہے کہ مولانا سید محمد عون نقوی بھی تحریر کے میدان میں پیدا ہونے والے خلاء کا ادراک کریں گے اور اسے پُر کرنے کی کوشش کریں گے۔

مولانا سید محمد عون نقوی کی یہ کتاب جہاں مناسک حج کے حوالے سے معلومات کے باعث انفرادی حیثیت کی حامل ہے وہیں تاریخی معلومات اور ادبی معاملات میں بھی قابل ذکر ہے۔

مولانا نے مناسک حج کو قرآن، احادیث نبویہ اور فقہی مسائل کو بھی نہایت حسین وجمیل انداز میں بیان کیا ہے اور معصومینؑ کے ارشادات گرامی سے بھی اس کتاب کو مزین کیا ہے اور سعودی حکومت کے مسلکی تعصب نظریاتی تضاد اور انتظامی تغافل کے باعث جن مقامات مقدسہ کی عظمت مجروح ہو رہی ہے اور زائرین ان مقامات کی یہ زبوں حالی دیکھ کر دل خستہ واشکبار ہوتے ہیں۔ مولانائے محترم نے اس پر بھرپور تنقید کی ہے۔ اس کی مثال آپ کو جنت البقیع کے بیان میں ملتی ہے، ان کا ایمان افروز اور دردمندی کی لہجے میں ڈوبا ہوا انداز قابل تعریف ہے۔

مناسک حج یا حجاز مقدس کے بارے میں اردو سرمایہ کا دامن دیگر زبانوں سے بہت وسیع ہے اور ان کی کتابوں کی تعداد دوسری زبانوں سے نسبتاً زیادہ ہے اس کے عوامل کی نشاندہی بھی چنداں مشکل نہیں مگر بادی النظر میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہمارا مذہبی علمی مرکز نجف اور قم ہم سے بہت دور ہے اور پھر عربی وفارسی زبان کے جاننے والے ہندوستان و پاکستان میں برائے نام ہیں لہٰذا ان مناسک کی کتابوں کے تراجم کے ساتھ ساتھ حج سے متعلق معلومات پرمبنی کتابیں یا سفرناموں کی تعداد یوں بھی زیادہ ہے کہ ہم "حرم خدا" اور "سرکار دوعالمؐ کے آستانۂ پاک" سے باعتبار فاصلہ دوسرے اسلامی ملکوں کے مقابلے میں قدرے دور ہیں۔ بس یہی دوری کا احساس مجبوری کو تیز کرتا ہے اور اہل محبت اس مصدر کرم سے وابستگی کے آرزومند رہتے ہیں جسے گنبد خضریٰ کہا جاتا ہے بلکہ یہ کہنا مناسب نہ ہوگا کہ بارگاہ عنایت سے دور بسنے والوں پر سرکار دوعالمؐ اور ان کے اہل بیت کی چشم التفات نسبتاً زیادہ ہے اس کا فیض کہیں دردمندی کی شکل میں اور کہیں رشحات قلم کی صورت میں نمایاں ہے یعنی کہیں مناسک کی کتابیں، کہیں سرزمین حجاز کے تاریخی مقامات کا تذکرہ، کہیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مساجد کی تفصیلات، کہیں جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کی عظمت کا ذکر اور کہیں سفرناموں کی صورت میں عشق رسول کا اظہار ہے۔ یہ اردو زبان کی خوش بختی

ہے کہ اس کا دامن حضرت ختم مرتبت احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے نقوش سے مزین ہے۔ عشق و محبت کا یہ سلسلہ اس قدر دراز ہے کہ اس کا آخری گوشہ کہیں نظر نہیں آتا، جانثاران سرور کونین تا قیام قیامت حرمین شریفین کی جانب سفر کرتے رہیں گے، زائرین ہر سال بارگاہ معصومین میں خلوص دل کا خراج ادا کرتے رہیں گے عشق الٰہی اور عشق نبویؐ میں سرشار لوگ حج بیت اللہ، دیدار گنبد خضریٰ اور بقیع کے اجڑے ہوئے مزارات سے مثاب و مشرف ہوتے رہیں گے اور داستان عقیدت رقم کرتے رہیں گے۔

عرفان حج مولانا سید محمد عون نقوی کی عقیدت کی لازوال داستان ہے۔ جس میں شریعت کا بگھار بھی ہے اور طریقت کا نکھار بھی۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ زائرین جو ندائے ابراہیمی پر لبیک کہتے ہیں اور سرکار رسالت مآبؐ اور ان کے اہل بیتؑ کی محبت میں سرشار بھی ہیں۔ سرکار دو عالمؐ کے اصحاب اخیارؓ سے عقیدت بھی رکھتے ہیں ان ذوات مقدسہ کی بے پناہ محبت ان کی رگ و پے میں جاگزیں ہے بڑے عظیم ہیں وہ لوگ جن کے دل ان کریم ہستیوں کی محبت میں دھڑک رہے ہیں۔ اللہ جس پر اپنا کرم فرماتا ہے اس کے دل میں محبت حسینؑ ڈال دیتا ہے، حج بھی حسینؑ کی محبت کی لازوال داستان ہے۔ پچیس بار حج بیت اللہ سے مشرف ہونے والا حسینؑ حج کو عمرہ سے بدل کر مکہ معظمہ سے کربلائے معلیٰ کی طرف بڑھ جاتا ہے کہ کہیں نادان مسلمان میرا خون بہا کر حرمت کعبہ کو زائل نہ کردیں "بکہ" کو مکہ معظمہ حسینؑ نے کیا کربلا کو معلیٰ حسینؑ نے کیا، کربلا کی خاک کو خاک شفا حسینؑ نے کیا خانہ کعبہ تو قبلہ تھا ہی حسینؑ نے کربلا کو عاشقان توحید کا قبلہ بنا دیا کربلا میں تربت حسینؑ کیا سجدہ گاہ ملائکہ بن گئی۔ تربت حسینؑ میں حسینؑ کے خدا نے اجابت دعا رکھ دی۔ بیت اللہ میں اگر لاکھوں فرزندان توحید ہر سال آتے ہیں تو حسینؑ کے حرم میں کروڑوں لوگ ہر سال آتے ہیں۔ خدا قادر ہے کہ وہ اپنے مجتبیٰ بندوں کی تربتوں کو مرجع خاص و عام بنا دے۔ یہ حسینؑ ہی کی محبت ہے جو کبھی ان کے نانا کے مزار پہ لے جاتی ہے کبھی

ان کی مادر گرامی کی اجڑی قبر پر، کبھی ان کے بھائی شہزادہ سبز قبا امام حسن مجتبیٰؑ کے شکستہ مزار پر۔ کبھی ان کے لخت جگر سید الساجدین امام زین العابدینؑ کبھی ان کے لخت جگر کے نور نظر امام محمد باقرؑ اور کبھی ان کے فرزند امام جعفر صادقؑ کی شکستہ قبروں پر اشک افشانی اور سینہ کوبی کو لے جاتی ہے۔ حسینؑ کی محبت خانوادہ رسالتؐ کے ایک ایک اجڑے مزارات پر نگاہوں سے چومنے کا موقع فراہم کرتی ہے کیونکہ ہونٹوں اور ہاتھوں سے ان قبروں کو چومنا، چھونا اور بوسہ دینا مسلکِ بلانوشوں میں حرام اور بدعت ہے۔ حسینؑ کی محبت ہمارا سرمایہ ہے ہم نے حسینؑ کی عزاداری کے ماحول میں آنکھ کھولی اور ہمارے جنازے بھی علم کے سائے میں نکلتے ہیں۔

جس کو غم حسینؑ کی دولت ہوئی نصیب
وہ کیا کرے گا لے کے خوشی کائنات کی

میں نے مولانا سید محمد عون نقوی کی کتاب "عرفان حج" کو اول تا آخر تک پڑھا اس کا ہر جملہ حج کی روح کو ظاہر کر رہا ہے۔ اس کی ہر سطر ذوق وشوق اور سوز و گداز سے چھلک رہی ہے۔ وہ ذوق وشوق جس کا سرچشمہ حرم نبوی ہے اور وہ سوز و گداز جس کا منبع جنت البقیع سے روح کی وابستگی ہے۔

مؤلف نے تمام مقامات کی ہیئت، تاریخی پس منظر اور ان کی امتیازی شان عقیدت مندانہ انداز سے با ایں طور سپرد قلم کیا ہے کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے متشکل ہو جاتے ہیں اور ایک قاری کو یہ محسوس نہیں ہو پاتا کہ وہ اپنے دل و دماغ میں آثار سلف کے کتنے بڑے ذخائر جمع کر رہا ہے۔ بالعموم مناسک حج، مسائل کا بیان، بالعموم تاریخی مقامات کی تفصیل اپنے اعداد وشمار اور احوال وکوائف کے آئینے میں چنداں حسیں اور دلنشیں نہیں ہوتا مگر مولانا محمد عون نقوی نے انہیں بیان کرتے ہوئے دلچسپ پیرایہ اختیار کیا ہے اور اپنے انداز تحریر میں دردمندانہ روح پھونکی ہے کہ سنگ وخشت کی دیواریں زائر سے متکلم نظر آتی

ہیں۔ پھر یہ انداز بالکل متوازن ہے اور اس میں کسی قسم کی افراط و تفریط نہیں، کسی جملے کی دروبست اور کسی ترکیب کا لہجہ آدابِ معصومینؑ اور تہذیب اسلام سے متجاوز نہیں، ہر لفظ اور ہر سطر کا رخ جانب خدا یا بہ سمت رسولؐ اور طرف اہل بیتِ رسولؐ ہے۔ جذبات و محبت کی ایک رداہے جس کے دامن میں تاثر اسلامی درخشاں و تاباں نظر آتے ہیں۔

مولانا موصوف نے عمرہ مفردہ، عمرہ تمتع اور حج تمتع کو بڑے SYSTAMETIC انداز میں بیان کیا ہے اور اسی سفر کے ساتھ ساتھ اطراف کی زیارت کا بیان بالکل غیر محسوس طریقے سے کیا ہے۔

یہ مقدس سفر اور متبرک سفر ہر مسلمان کی منزل ہے۔ اس منزل تک پہنچنے کے لئے یہ کتاب اچھی رہنما ثابت ہوگی۔ اس کتاب میں قاری کو Educate کرنے کا عمل قطعی نامحسوس ہے اور مسائل حج کی صحیح عکاسی بھی کی گئی ہے جو حج کے سفر کے دوران پیش آتی ہیں۔ مولانا محمد عون نقوی نے قاری کی روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ قاری کی Information میں بھی بھرپور اضافہ کیا ہے ذات واجب مولانا کی علمی توفیق میں اضافہ فرمائے اور انہیں جادہ تحریر پر سنجیدگی سے گامزن و قائم رکھے۔

دعا گو

سید آل محمد رزمی

مدیر اصلاح رسالہ کراچی

فلسفۂ حج پر ایک نظر!

(صنعت توشیع میں)

ف = فریضۂ حج کا حکم اور اس کے اعمال و مناسک کی ترتیب عظمت کی نشانی بھی ہے اور رحمت کی علامت بھی اس شناخت و معرفت کے ذریعے مسجد الحرام میں کعبہ شریف دیکھنے کے بعد دل منقلب ہو جاتے ہیں اور راہ سے بھٹکے ہوئے صراط مستقیم سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور انسانوں کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔

ل = للّٰہیت و اخلاص کے عظیم ترین مظاہرے کا نام حج ہے۔

س = سرزمین مکہ مکرمہ میں حج کا جو عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی اور اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شریک افراد کے درمیان کسی قسم کا اختلاف نظر نہیں آتا کیونکہ مراتب، قومیت اور نسل کے روابط سے کہیں زیادہ مضبوط اور مستحکم رشتہ جو ان تمام افراد کو ایک دوسرے سے نزدیک کرتا ہے وہ خدائے وحدہ لاشریک پر ایمان ہے۔

ف = فریضۂ حج درحقیقت خالص بندگی اور اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ عبادت کے ساتھ ساتھ اپنی عبدیت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ سے قلبی ارتباط کا ذریعہ ہے۔

ہ = ہدایت انسانی کا دوسرا نام حج ہے۔ حج کی برکتیں انسانی حیات کے تمام پہلوؤں پر

محیط ہیں اور یہ لامتناہی بارانِ رحمت انسان کے قلب و دماغ کی خلوتوں سے لے کر سیاسی و اجتماعی میدانوں تک مسلمانوں کے قومی اقدار اور مسلمانوں کے درمیان تعاون و ہمدردی کے جذبے کو زندہ و بار آور اور زندگی کی رعنائیوں سے سرشار کر دیتا ہے لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان سب کی کلید "معرفت" ہے اور حج کا سب سے پہلا تحفہ ہر اس شخص کے لئے جو اپنی آنکھوں سے حقائق کا مشاہدہ کرنے اور موجودات کی شناخت کی خداداد صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے پر مائل و تیار ہو۔ یہ ہر شخص کی مخصوص شناخت و معرفت ہی ہے جو عام طور پر حج کے علاوہ مسلمان کے عظیم گروہ کو اور کہیں نصیب نہیں ہوتی اور کوئی بھی دوسرا مذہبی اجتماعی شناخت و معرفت کا وہ مجموعہ جو حج کے مراسم میں قابل حصول ہے ملت اسلامیہ یکجا شکل میں فراہم نہیں کر سکتا۔

ح = حج توحید پرستی، زندگی کی ترتیب و تنظیم اور مشق سے عبارت ہے یہ مسلمانوں کی مادی و معنوی (روحانی) طاقت اور ان کی صلاحیتوں کو جانچنے اور ان کے ظاہر کرنے کا مقام ہے۔

ج = جس دن سے حج وجود میں آیا ہے اس دن سے اس کے سیاسی پہلو کی اہمیت اس کے عبادی پہلو سے کم نہیں اور اس کے روحانی و عرفانی پہلو بھی اپنی معراج پر ہیں۔

پ = پرنور اجتماع، حج میں انسان ہی نہیں ملائکہ مقربین، خاصان خدا اور اپنے وقت کے ہادی امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف بھی شرکت فرماتے ہیں۔

ر = رشتۂ اخوت کو مضبوط کرنے کا مظہر اور مسلمانوں کی عظیم ترین سالانہ ملاقات کی خوشخبری ہے اور چہ معصومینؑ کی زیارت کا شرف و سعادت ہے۔

ا = اللہ تعالیٰ نے حج کو پرچم اسلام قرار دیا ہے چنانچہ جب تک خانہ کعبہ اپنی جگہ پر موجود ہے اور لوگ اس کا طواف کرتے رہیں گے اس وقت تک دین اور مکتب بھی اپنی جگہ برقرار رہیں گے اور جو کوئی بھی حرم الٰہی میں وارد ہوتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ ہر شے

کو بھول جائے یہاں تک وہ اپنے لباس، عادت واطوار، مال وزر، آرام وآسائش اور اولاد وغیرہ کو بھی نظر انداز کردے اور مکہ کے صحراؤں عرفات، مشعر الحرام اور منیٰ کی سرزمین پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادوں کو زندہ کرے۔

ی = یہ فریضۂ حج ہی تو ہے جو ہمیں توحید، ایثار وفدا کاری اور راہ حق میں ہر طرح کی تکالیف اور مشقتیں برداشت کرنے کا درس دیتا ہے۔

ک = کعبۃ اللہ کی حاضری بلندی درجات و داخل حسنات ہونے کا موجب اور اس کی زیارت ثواب ہے۔ یہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے برادر مومن کی زیارت و ملاقات ہوتی ہے۔

ن = نہ صرف یہ کہ حج معنویات اور تہذیب اخلاق کے لئے ایک بہترین وسیلہ نہیں بلکہ اسلامی ملکوں کے درمیان وحدت کلمہ کے فروغ اور ان کے درمیان اقتصادی وسیاسی صورتحال کو مزید مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے بھی ایک اہم ترین اور بنیادی عامل کی حیثیت رکھتا ہے۔

ظ = ظلم، زیادتی، دہشتگردی، تکبر، مفاد پرستی، ہوس، ناانصافی، واجبات سے چشم پوشی کے خلاف، مظلومیت، مہربانی، امن پسندی، انکساری، صلہ رحمی، قناعت، عدل اور واجبات کی ادائیگی کا جذبہ بیدار ہونے کا نام حج ہے۔

ر = راہ مستقیم پر چلنے، دیار تمنا، شہر طرب، جادۂ الفت، ارض جلال و جمال، دربار خداوندی اور بارگاہ رسولؐ میں حاضری کا نام حج ہے۔ اس روح پرور سفر میں زبان پر حمد وثناء اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ہوتا ہے، دل بخت رسا پر نازاں ہوتا ہے۔ اطراف و اکناف ارض سے مسلمان آتے ہیں، لاکھوں افراد، مختلف ملکوں، مختلف شہروں، مختلف بستیوں سے زیارت بیت اللہ کے لئے آتے ہیں۔ ایک دوسرے کی زبان نہیں جانتے، ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے ایک دوسرے کی بولی سے ناآشنا ہیں،

تکلّم سے عاری، کوائف سے بے خبر، حالات سے ناواقف مگر یہ بارگاہ ایسی ہے، مگر یہ عبادت ایسی ہے، مگر یہ شہر اتنا متبرک ہے۔ جہاں لی جانے والی ہر سانس عبادت ہے اور نہ جاننے کے باوجود ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ کوئی اجنبی نہیں اپنا ہی مسلمان بھائی ہے۔ سب کے دل ایک ہی کے لئے دھڑک رہے ہیں۔ سب کی زبانیں ایک ہی خدا کی حمد میں ہم زبان ہوتی ہیں۔ سب ایک ہی معبود کے آگے سر جھکائے ایک ہی بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ سب کا طریقہ ایک سا ہے، سب کی عبادت کا انداز ایک جیسا ہے سب کے اشک ایک ہی بارگاہ پر نچھاور ہو رہے ہیں، سب کی ندامت کا انداز ایک ہے، سب اپنے گناہوں پر نادم، سب اپنی کوتاہیوں پر پشیمان، سب اپنی خطاؤں پر شرمندہ ایک ہی معبود کے آگے رو رو کے معافی مانگتے ہیں یہاں سب دنیوی آداب ختم ہو جاتے ہیں۔ یہاں کسی کو اپنی بڑائی کا احساس نہیں ہوتا۔ یہاں سب دنیوی عظمتیں خاک بسر ہیں، یہاں تکبر و نخوت نے عجز و انکساری کا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ یہاں حضرت ختم مرتبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم مجسّم اور متشکّل ہو کر سامنے آتی ہے۔ یہاں ہر طرح کی تفریق مٹ جاتی ہے سب ایک ہی طرح سوچتے ہیں، سب ایک ہی طرح عمل کرتے ہیں، ایک ہی بیت اللہ کا چکر لگاتے ہیں، ایک ہی طرح کے لباس میں لپٹے ہوئے ہیں، سب کے سر ننگے ہیں، کسی کے سر پر وجاہت کا تاج نہیں، کلاہِ فخر کسی کے ماتھے پر نہیں، سب عجز کا اظہار کرتے ہیں۔ سب کی زبانوں پر ایک ہی کلمہ ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ تو عظیم ہے۔ اے اللہ تو کریم ہے کرم فرما۔ اے اللہ تو رحیم ہے رحم فرما۔ اے اللہ تو ستار ہے ہمارے عیوب پر پردہ پوشی فرما، روز حشر ہماری خطاؤں، ہماری لغزشوں، ہمارے گناہوں پر اپنی رحمت کی چادر ڈال دے۔ سب رو رو کر آہیں بھر بھر کر رب کعبہ کے حضور دعا مانگ رہے ہیں۔ اے اللہ قیامت کے روز رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہمیں رُسوا نہ کیجیو۔

حج ایک اہم فریضہ

دین اسلام میں "حج" وہ اہم اور عظیم فریضہ ہے جسے بہت بڑے دینی شعار دین کے ستون اور خدا کے تقرب کا ایک ایسا عظیم ترین عمل کہا گیا ہے جسے ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہی نہیں بلکہ وہ ملت اسلامی سے خروج اور کفر اختیار کرنے کا موجب بھی ہے۔ "حج" کی اہمیت و وقعت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے اگرچہ "لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ" کے ذریعے بنی نوع انسان پر جبر و اکراہ کی نفی کی ہے اور حکم دیا ہے کہ دین کے معاملے میں کسی پر جبر (زبردستی) نہ کی جائے تاہم حج ایک ایسا فریضہ ہے جس کے متعلق مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کا یہ ارشاد ملتا ہے کہ :

"حاکم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیت اللہ کے حج کے احیاء کیلئے عوام الناس کو (جو استطاعت رکھتے ہوں) اس کی بجا آوری کیلئے مجبور کرے۔"

فریضۂ حج کی اہمیت اور اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آزمانے اور انہیں امتحان کی منزل ابتلاء سے دوچار کرنے کے لئے سفر کی تکالیف و مشکلات کے علاوہ مال و دولت صرف کرنے اور اپنے آرام و سکون کو بالائے طاق رکھ کر اس خانۂ خدا کی زیارت کا حکم دیا جسے ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا اور جس کی

زیارت کے لئے انہوں نے لوگوں کو منادی دے کر پکارا تھا نیز جس بیت اللہ کی زیارت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے بھی ہزارہا سال قبل خدا کے ملائک بجالایا کرتے تھے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ محض ایک عام عمل، سیدھی سادی عبادت اور دکھاوے کی رسم ہے؟ اگر غور وفکر کیا جائے اور فریضۂ حج میں مضمر اسرار و رموز کا دقت سے جائزہ لیا جائے تو نہ صرف مذکورہ سوال کی نفی ہوگی بلکہ یہ حقیقت بھی سامنے آجائے گی کہ فریضۂ حج اپنے دامن میں ایسا گہرا فلسفہ، اسرار و رموز و حکمت اور ایسے گراں بہا نتائج و فوائد سمیٹے ہوئے ہے جو انسان کی مادی اور معنوی زندگی کے لئے ہی نہیں بلکہ اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے بھی دوررس اثرات رکھتے ہیں۔ جس کے حیات بخش ثمرات کو وہ اپنی عصری زندگی میں بھی محسوس کرتا ہے اور اُخروی زندگی میں بھی محسوس کرے گا۔

فلسفہ حج ہمیں کیا سبق دیتا ہے؟

یہ فلسفۂ حج کی معرفت ہی تو ہے جو ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہم حقیقتِ عبودیت سے عاری حج ظاہری یا مسخ شدہ اور زمانہ جاہلیت کے حج کے مقابلے میں یہ جان سکیں کہ کون سا حج حقیقی اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کی مانند ہے نیز یہی فلسفہ حج ہے جس نے ہمیں بتایا ہے کہ وہی حج صرف اور صرف حج اسلام سے تعبیر ہو سکتا ہے، جو اس عظیم روح اور گراں بہا آثار کا حامل ہو جس سے حج اسلام کے معین شدہ اہداف و مقاصد کا تحقق ہی نہیں بلکہ ان اعلیٰ اور ارفع نتائج تک امت مسلمہ اور افراد امت کی رسائی بھی یقینی ہو جو حقیقی اسلامی حج کا خاصہ ہیں۔

موجودہ دور میں اگرچہ ظاہری طور پر ہر سال اس فریضۂ حج کو زیادہ سے زیادہ پر شکوہ انداز میں بجالانے کی بڑے زور و شور سے نمائش کی جاتی ہے تاہم اصل حقیقت تو یہی ہے کہ اس طرح کا حج، حج اسلام کے حقیقی فلسفہ اور پاکیزہ روح سے عاری ہونے کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے مثبت اور تعمیری نتائج سے بھی تہی دامن ہوتا ہے بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ ایسا حج ہمیں اسلامی اہداف اور اصولوں کے منافی اس راہ پر گامزن کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ عالمی سامراجیت سے وابستگی اور اس اسلام حقیقی کے خدوخال کو مسخ کرنے کا موجب ہے، جو مظلوم کی حمایت اور ظلم کے خلاف اعلان جہاد کا درس دینے والا ہے۔

پیغمبر اسلامؐ اور حجۃ الوداع

(خودنمائی کا حج)

ابن عباس کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلاف کعبہ پکڑ کر فرمایا تھا کہ (ترجمہ) میری امت میں سے دولت مند طبقہ تفریح کے لئے، جبکہ متوسط طبقہ تجارت کی غرض سے اور غریب لوگ خودنمائی اور شہرت کے حصول کے قصد سے حج کیا کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تشویش اس بنا پر ظاہر فرمائی تھی کہ اس طرح کا حج اپنی اصل روح اور حقیقت کھو دینے کے بعد تعمیری نتائج کے بجائے پست ترین مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بن جائے گا۔

حج کے معنوی اور روحانی پہلو

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے اور بیوی کو مکہ کے صحرا میں لانے، حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے، غیبی آواز کے جواب میں خانہ کعبہ کی تعمیر اور اس کے بعد مسلمانوں کو حج کرنے کے لئے پکارنے کے علاوہ جس طرح سے حج کے اعمال کا تذکرہ کیا گیا ہے اگر ہم ان سب کا تحقیقی مطالعہ کریں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ اور حج کے مناسک و اعمال اس امر کی طرف متوجہ کرتے نظر آئیں گے کہ یہ وہ مناسک و اعمال ہیں جو نہ صرف یہ کہ ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں بلکہ ان سب کا ہدف و مقصد بھی ایک ہی ہے اور یہ ہدف واحد عارفین کی اصطلاح میں وہ روحانی راستہ ہے جس پر گامزن ہونے کے بعد انسان محبت، عشق اور اخلاص کے مراحل کو طے کرتا ہوا اس مقام تک رسائی حاصل کرتا ہے جہاں وہ اپنے آپ کو خودی کے جال سے نکال کر خالقِ دو جہاں کی ہستی بیکراں کے سمندر میں غرق کر دیتا ہے اس لئے کہ انسان سے خدا تک پہنچنے کے اس راستہ میں سب سے پہلی شرط یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس مادّی دنیا اور خودی کے قید خانہ سے آزاد کر کے "سالکین اِلَی اللّٰہ" کی صفت میں شامل کرے۔ حج کے بے شمار پہلو ہیں اور ہر پہلو کی وضاحت و تشریح کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ "ثقافتی ارتقا میں حج کا تعمیری کردار" حج کا سیاسی پہلو، حج عوام کے تحرک کا سبب، حج کا اقتصادی پہلو، حج کا عبادی پہلو، حج کا روحانی

وعرفانی پہلو یہ وہ موضوعات ہیں کہ ہر ایک موضوع پر ایک علیحدہ کتاب تحریر کی جاسکتی ہے لیکن چونکہ میری کتاب کا موضوع حج اور ارکان حج ہے لہٰذا میں اپنے موضوع کے دائرہ میں رہتے ہوئے حج کی اہمیت، افادیت، عظمت، عبادت اور روحانیت پر خامہ فرسائی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تا کہ مقدس سفر پر جانے والے عازمین حج، حج کو اس کی پوری روح کے ساتھ سمجھ کر جائیں اور اس کتاب کے مطالعہ سے ان پر ارکانِ حج پوری طرح واضح ہو جائیں۔ میں محمد وآل محمد علیہم السلام کے وسیلے سے اپنے رب کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ اے رب البیت مجھے اپنے مقصد میں کامیاب فرما تا کہ میں اپنے مافی الضمیر کی با آسانی وضاحت کر سکوں، لہٰذا میں سب سے پہلے حج کی اہمیت قرآن سے بیان کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اس کے بعد حج از روئے حدیث اور حج کے بارے میں آئمہ الطاھرین علیہم السلام کے ارشادات گرامی پیش کروں گا۔

حج اور قرآن کریم

حج کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم میں ایک مستقل سورہ "الحج" کے نام سے موجود ہے۔ اور مختلف آیات میں حج کا ذکر کیا گیا ہے۔

" وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ٥

(سورہ آل عمران۔ پارہ نمبر۴، سورۃ نمبر۳، آیت ۹۷)

"ترجمہ: لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس کے حکم سے انکار کرے تو (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) خداوند عالم تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

اس آیت کی تلاوت سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حج نہ کرنے کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چونکہ کسی عبادت کے ترک کرنے سے کوئی دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کافر ہو جائے یعنی جو اس فریضے کا انکار کرے۔

فروعِ دین میں حج :

ارکانِ دین میں (1) نماز (2) روزہ (3) حج (4) زکوٰۃ (5) خمس (6) جہاد (7) امر بالمعروف (8) نہی عن المنکر (9) تولا (10) تبرا۔

صلوٰۃ و صوم کے بعد حج ہے۔

کاروان بلال (کراچی)

حج ایک ایسی عظیم الشان عبادت ہے جس کے نتائج سے انسان صرف آخرت میں ہی فیضیاب نہیں ہوگا بلکہ دنیا میں بھی اس کے فوائد حاصل ہوں گے اس فوائد کے حصول کے لئے جناب دلنواز یوسف صاحب ہمیشہ کوشاں رہے اور گزشتہ پندرہ سال سے حجاج کرام کی بلا کسی مفاد و ستائش کے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ خورشید صاحب اور ڈاکٹر عارف نقوی بھی پیش پیش ہیں۔

اس قافلہ کی مذہبی قیادت حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ اور ثقۃ الاسلام مولانا غلام محمد امینی صاحب فرما رہے ہیں۔

کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان بلال

کاروان کا پتہ : مسجد نور ایمان، ناظم آباد کراچی

فون نمبر : 6608164 موبائل نمبر : 0300-2127793

قافلہ سالار کا اسم گرامی : جناب دلنواز یوسف

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی (2) ثقۃ الاسلام مولانا غلام محمد امینی صاحب

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ڈاکٹر عارف نقوی، انور خورشید صاحب، مصطفیٰ عباس صاحب

کاروان کی تشکیل کا سال : 1990ء حجاج کی تعداد : سال 2005-275

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

حج اور احادیث نبویؐ

پیغمبر اسلام حضرت ختم مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات گرامی میں مسلسل حج کے بارے میں تاکید ہے چونکہ ہمارے دین اسلام کا سرچشمہ سرکار دو عالمؐ کی ذات اقدس ہے اور ان کا حکم اور اُسوہ ہی ہمارے دین کی بنیاد ہے لہٰذا ہم حج کے بارے میں آپ کے احکامات وارشادات کی وساطت سے مسلمانوں پر حج کی اہمیت کی وضاحت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

" اما انہ لیس شیء افضل من الحج الا الصلوٰۃ و فی الحج ھنا صلوٰۃ و لیس فی الصلوٰۃ قبلکم حج."

ترجمہ: معلوم ہونا چاہئے کہ حج سے افضل کوئی عبادت نہیں ہے سوائے نماز کے مگر حج کا ایک جز نماز بھی ہے اور نماز کا جز حج نہیں ہے۔"

صاحب جواہر سے روایت ہے۔

" ما فیہ من اذلال النفس و اتعاب البدن و ھجران الاھل والتغرب عن الوطن و رفض العادات و ترک اللذات و الشھوات و تحمل للنا فرات و المکروھات وانفاق المال وشد الرحال و تحمل مشاق الحل الارتحال و مقاساۃ الاھوال و الابتلاء بمعاشرۃ السلفۃ والانذال و ھرج ریاضۃ

نفسانية و طاعة مالية و عبادة بدنية قولية و فعلية و جودية وعدمية و هذا الجمع من خواص الحج من الصلوٰة وهی لم يجتمع فيها ما اجتماع فی الحج من فنون الطاعت."

یہ اس وجہ سے ہے کہ اس میں اپنے نفس کو دبانا بھی ہے، جسم کو زحمت میں ڈالنا بھی ہے، عزیز و اقارب سے جدائی بھی ہے، غریب الوطنی بھی ہے، معمولات زندگی کا چھوڑنا بھی ہے لذائذ و خواہشات نفس کو ترک کرنا بھی ہے، ناگواریوں اور خلاف طبع حالات کا برداشت کرنا بھی ہے، پیسے کا خرچ بھی ہے، صعوبات سفر بھی ہیں، راہ کے خطروں کا مقابلہ بھی ہے، بہت مختلف قسم کے آدمیوں سے سابقہ بھی ہے، ان سب باتوں کے جمع ہونے کی وجہ سے وہ نفسانی ریاضت ہے مالی اطاعت بھی اور جسمانی عبادت بھی جو قولی بھی ہے فعلی بھی، از قسم وجود بھی اور از قسم عدم بھی اور ہمہ گیر نوعیت تمام عبادتوں میں جس میں سب سے زیادہ جامع نماز ہے حج کے ساتھ مخصوص ہے اور نماز میں بھی اتنی طرح کی عبادتیں یکجا نہیں ہیں جتنی حج میں یکجا طور پر موجود ہیں۔"

حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"كُلُّ نَعِيْمٍ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ صَاحِبُهٗ ، اِلَّا مَا كَانَ فِيْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ"

ترجمہ: "ہر نعمت کے بارے میں اس کے مالک سے (قیامت کے دن) بازپرس کی جائے گی (کہ کہاں خرچ کی) سوائے اس چیز کے جسے جہاد یا حج میں خرچ کیا ہو۔" (حوالہ: بحار الانوار جلد 96 صفحہ نمبر 15)

تمام مکاتب فکر کی کتابوں اور ہر مسلک کے محدثین نے حج کی اہمیت پر پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات گرامی تحریر کیے ہیں۔ صحیح بخاری نے

آپ کا ایک ارشاد گرامی اس طرح پیش کیا ہے۔ ''جو شخص زادِ راہ رکھتا ہو بیت اللہ تک پہنچنے کا اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس کا اس حالت میں مرنا یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا برابر ہے۔''

ایک اور جگہ سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج بیت اللہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے ''حج'' کے تمام اہم ارکان کی تفصیل اور بندگان خدا کو اس سے پہنچنے والے فوائد کا تذکرہ فرمایا ہے۔

" اِنَّکَ اِذَا اَنْتَ تَوَجَّھْتَ اِلٰی سَبِیْلِ الْحَجِّ ثُمَّ رَکِبْتَ رَاحِلَتَکَ وَ مَضَتْ بِکَ رَاحِلَتُکَ لَمْ تَضَعْ رَاحِلَتُکَ خُفًّا وَّلَمْ تَرْفَعْ خُفًّا اِلاَّ کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ حَسَنَۃً وَّ مَحَا عَنْکَ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ.

فَاِذَا طُفْتَ بِالْبَیْتِ اُسْبُوْعًا کَانَ لَکَ بِذٰلِکَ عِنْدَاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَھْدًا وَّ ذِکْرًا یَسْتَحْیِیْ مِنْکَ رَبُّکَ اَنْ یُّعَذِّبَکَ بَعْدَہٗ.

فَاِذَا صَلَّیْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ بِھِمَا اَلْفَیْ رَکْعَۃٍ مَّقْبُوْلَۃٍ.

فَاِذَا سَعَیْتَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ کَانَ لَکَ بِذٰلِکَ عِنْدَاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ حَجَّ مَا شِیًا مِنْ بِلَادِہٖ، وَمِثْلُ اَجْرِ مَنْ اَعْتَقَ سَبْعِیْنَ رَقَبَۃً مُّؤْمِنَۃً.

فَاِذَا وَقَفْتَ بِعَرَفَاتٍ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِنَ الذُّنُوْبِ قَدْرَ رَمْلٍ عَالِجٍ وَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرَھَا اللّٰہُ لَکَ.

فَاِذَا رَمَیْتَ الْجِمَارَ کَتَبَ اللّٰہُ بِکُلِّ حَصَاۃٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ تُکْتَبُ لَکَ لِمَا تَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِکَ.

فَاِذَا ذَبَحْتَ هَدْيَکَ اَوْ نَحَرْتَ بُدْنَتَکَ کَتَبَ اللّٰهُ لَکَ بِکُلِّ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا حَسَنَةً فَکَتَبَ لَکَ لِمَا تَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِکَ.

فَاِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لِلزِّيَارَةِ وَصَلَّيْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَيْنِ، ضَرَبَ مَلَکٌ کَرِيْمٌ عَلٰى کِتْفَيْکَ ثُمَّ قَالَ :

اَمَّا مَا مَضٰى فَقَدْ غُفِرَ لَکَ فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ فِيْمَا بَيْنَکَ وَ بَيْنَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةِ يَوْمٍ.

حوالہ : ''امالی'' شیخ صدوق علیہ الرحمہ صفحہ 549

(ترجمہ) ''حج بیت اللہ'' کے راستے کی طرف جب تم متوجہ ہو جاؤ اور سواری پر بیٹھ جاؤ اور سواری جب تمہیں لے کر چل پڑے تو جتنے قدم بھی وہ اٹھائے اور رکھے گی، ہر قدم اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نیکی میں شمار کرے گا اور تمہاری دس کوتاہیوں کو معاف کر دے گا۔

پھر جب بیت اللہ کا طواف یعنی سات چکر مکمل کرو گے تو پروردگار عالم کی بارگاہ میں تمہارا ایک عہد ہو گیا اور تمہارا نام ذکر کرنے والوں میں تحریر کر دیا گیا جس کے بعد پروردگار عالم کو یہ پسند نہیں ہوگا کہ (اس کے بعد) تمہیں عذاب میں مبتلا کرے پھر جب مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھو گے، تو خداوند عالم اس کے بدلے میں تمہارے نامۂ اعمال میں ایک ہزار رکعت (مقبول نمازیں) تحریر کر دے گا۔

اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو گے (سات چکر لگاؤ گے) تو تمہارے لئے پروردگار عالم کے نزدیک پیدل حج کرنے والے کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا۔ اور خدا کی راہ میں ستر مومن غلاموں کی آزادی

جیسی جزا مقرر کی جائے گی۔

اور جب تم عرفات کے میدان (9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے) غروبِ آفتاب تک وقوف کرو گے، تو تمہارے گناہ صحرا کی ریت یا سمندروں کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو خداوند عالم تمہارے سارے گناہ معاف کردے گا اور پھر جب (مشعر الحرام (مزدلفہ) میں اور منیٰ میں وقوف کرو گے اور رمی جمرات کرو گے) تم خدا کی راہ میں (گوسفند وغیرہ) قربانی دو گے یا اونٹ نحر کرو گے تو اس کے جسم سے جتنا خون بہے گا، اس کے ہر قطرے کے عوض خداوند کریم تمہارے نامۂ اعمال میں تمہاری باقی ماندہ زندگی میں (ایک ایک) نیکی لکھتا رہے گا۔

اور پھر جب (منیٰ کے واجبات ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف، زیارت، سات چکر (لگا کر مکمل) کرو گے اور مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھو گے تو ایک معزز فرشتہ تمہارے شانوں پر ہاتھ مار کر کہے گا کہ "ماضی میں جو کچھ (گناہ اور غلطی تم سے) سرزد ہوتا رہا ہے وہ سب معاف کردیا گیا۔ اب از سرِ نو زندگی کا آغاز کرو (اور اس بات کی کوشش کرو کہ اب ایسی زندگی گزارو جو گناہ، نافرمانی اور ہر قسم کی کوتاہیوں سے پاک ہو۔ کیونکہ حج سے قبل جو گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے، خداوند کریم نے وہ سب تو معاف کردیئے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ اپنی آئندہ زندگی کیسی بناتے ہو، (اور اس کا فیصلہ) ایک سو بیس دن کے اندر کرلیا۔

کاروانِ منہاج الحسین (لاہور)

جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیَاماً لِلنَّاسِ

یہ مقدس گھر لوگوں کے اتحاد کی علامت، دلوں کے مجتمع ہونے کا ایک وسیلہ اور مختلف رشتوں کے استحکام کے لئے ایک عظیم مرکز ہے۔ خوشا نصیب کہ علامہ محمد حسین اکبر خدا کے مہمانوں کو اس عظیم مرکز کی طرف لے جاتے ہیں اور گزشتہ گیارہ سال سے خدا کے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں۔ جو علامہ محمد حسین اکبر کی ذات و خدمات سے ناواقف ہے وہ بے بہرہ ہے۔ آپ کے قافلے کی تفصیلات پیش خدمت ہیں۔

کاروان کا نام : منہاج الحسینؑ لاہور

کاروان کا پتہ : 296 ایچ 3 فیز نمبر 2 جوہر ٹاؤن، لاہور

فون نمبر : 5313153 موبائل نمبر : 03004422545

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : 3169 کاروان کی تشکیل کا سال :1995ء

قافلہ سالار کا اسم گرامی : علامہ محمد حسین اکبر

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) علامہ رائے ظفر علی (2) علامہ محمد عباس قمی (3) مولانا مظہر حسین

(4) مولانا عمران عباس (5) مولانا جعفر عباس

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ملک محمد سبطین اکبر

حجاج کی تعداد : سال (1995ء۔ 120) سال (2005ء۔110)

سال (2006ء۔105)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

حج آئمہ الطاہرینؑ کی نگاہ میں

حج کے بارے میں حضرت علیؑ کا ارشادگرامی

مولائے متقیان حضرت علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادگرامی ہے کہ:

"وَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلْاَنَامِ يَرِدُوْنَهُ وُرُوْدَ الْاَنْعَامِ وَيَاْلَهُوْنَ اِلَيْهِ وَلُوْهَ الْحَمَامِ، جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ عَلَامَةً لِتَوَاضُعِهِمْ لِعَظَمَتِهِ ، وَ اِذْ عَانِهِمْ لِعِزَّتِهِ وَاخْتَارَ مِنْ خَلْقِهِ سُمَّاعاً اَجَابُوْا اِلَيْهِ دَعْوَتَهُ وَ صَدَّقُوْا كَلِمَتَهُ وَ وَقَفُوْا مَوَاقِفَ اَنْبِيَآئِهِ وَ تَشَبَّهُوْا بِمَلَآئِكَتِهِ الْمُطِيْفِيْنَ بِعَرْشِهِ يُحْرِزُوْنَ الْاَرْبَاحَ فِيْ مَتْجَرِ عِبَادَتِهِ وَ يَتَبَادَرُوْنَ عِنْدَهُ مَوْعِدَ مَغْفِرَتِهِ ، جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى لِلْاِسْلَامِ عَلَمًا وَ لِلْعَائِذِيْنَ حَرَمًا، فَرَضَ حَجَّهُ وَ اَوْجَبَ حَقَّهُ، وَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ، وِفَادَتَهُ فَقَالَ سُبْحَانَهُ : وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ."

ترجمہ : پروردگار عالم نے تم لوگوں پر اپنے اس محترم گھر کا حج فرض قرار دیا ہے جسے اس نے انسانوں کے لئے قبلہ قرار دیا ہے۔ جہاں لوگ پیاسے جانوروں کی طرح بے تابانہ انداز سے وارد ہوتے ہیں اور ایسا اُنس رکھتے

ہیں جیسا اُنس کبوترا اپنے آشیانے سے رکھتا ہے۔

حج بیت اللہ کو اللہ نے اپنی عظمت کے آگے جھکنے کی علامت اور اپنی عزت کے تعین کی نشانی قرار دیا ہے (جس کے لئے) اس نے اپنے بندوں میں سے ان بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس کے کلام کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ ان جگہوں پر وقوف کرتے ہیں جہاں انبیاء کرامؑ نے وقوف فرمایا تھا۔ اور عرش کا طواف کرنے والے فرشتوں جیسا ان لوگوں نے انداز اپنایا ہے۔ یہ لوگ اپنی عبادت کے معاملے میں برابر فائدے حاصل کر رہے ہیں۔ اور اپنی مغفرت کی وعدہ گاہ کی طرف تیزی سے سبقت حاصل کر رہے ہیں۔ خداوند عالم نے، خانہ کعبہ کو اسلام کی نشانی اور بے پناہ افراد کے لئے پناہ گاہ قرار دیا ہے۔ اس کے حج کو فرض کیا ہے اور اس کے حق کو واجب قرار دیا ہے، تمہارے اوپر اس گھر کی حاضری کو لکھ دیا ہے اور صاف اعلان کر دیا ہے کہ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ اس کے گھر کا "حج" کریں، جس کے لئے اس راہ کو (طے کرنے) کی استطاعت ہو اور جو کفر اختیار کرے، اسے یاد رکھنا چاہئے کہ) خداوند عالم تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں حج کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب مولاؑ حالت سجدہ میں 19 رمضان المبارک کو ابن ملجم لعین کے ہاتھوں زخمی ہوئے اور جب زہر کا اثر جسم مبارک میں پوری طرح اثر انداز کر گیا تو مولائے متقیان نے اپنی اولاد و اقارب کو جمع کر کے جو آخری وصیت فرمائی اس میں "حج" کی بھی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا "یہ میری وصیت ہر اس شخص کو ہے (قیامت تک) کہ جس تک یہ میری وصیت پہنچے اس میں نماز اور قرآن کے ساتھ عبادت الٰہی میں جس چیز کے متعلق انتباہ ضروری خیال فرمایا وہ حج ہے۔ فرمایا:

"اللہ اللہ فی بیت ربکم فانہ ان ترک لم ینظروا"

ترجمہ : دیکھو اللہ سے ڈرنا اپنے پروردگار کے گھر (خانہ کعبہ) کے بارے میں کہ اگر اس کا حج موقوف ہوجائے تو پھر خلق خدا کو عذاب الٰہی سے مہلت نہیں مل سکتی۔

اس فریضہ کی خاص اہمیت کا نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ نماز، روزہ وغیرہ ہر فریضہ کے ساتھ (استحقاق) معصیت ہی نہیں بلکہ کفر کا موجب ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ گناہان کبیرہ میں شرک وغیرہ کے ساتھ فہرست میں ذکر کیا گیا ہے۔

" الاستخفاف بالحج."

ترجمہ : فریضہ حج کو سبک سمجھنا۔

(منہاج الصالحین آیت اللہ خوئی اعلیٰ اللہ مقامہ مطبوعہ بیروت جلد اول صفحہ 11)

ایک اور جگہ مولائے متقیان علیہ السلام نے فرمایا :

" لَا تَتْرُكُوْا حَجَّ بَيْتِ رَبِّكُمْ، فَتَهْلِكُوْا

ترجمہ : دیکھو! اپنے پروردگار کے گھر (خانہ کعبہ) کا حج ترک نہ کرنا ورنہ ہلاکت سے دوچار ہوجاؤ گے۔ (ثواب الاعمال ص: 212)

ہمارے آقا و مولا حضرت علی علیہ السلام رسول اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو حج میں شریک تھے ہی اس کے علاوہ بھی آپ نے بکثرت حج فرمائے جیسا کہ شیخ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے۔

" اما علی بن ابی طالب رضی الله عنه کثیر الحج قبل ولایة للخلافة . " (محاضرۃ الابرار صفحہ 29)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت سے پہلے بکثرت حج کیے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام اور حج

حضرت امام حسن علیہ السلام کے بارے میں علاوہ ابن صباح مالکی، حافظ ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیا کے حوالے سے درج کرتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ نے مدینہ سے مکہ معظمہ بیس (20) حج پاپیادہ کیے۔ بعض روایات کے مطابق پچیس (25) پاپیادہ حج کیے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام اور حج

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے پچیس (25) حج پاپیادہ کیے اور تین بار آپ نے اپنا کل اثاثہ خدا کی راہ میں لٹا کر حج کیا۔

حج اور فرمان امام زین العابدین علیہ السلام

امامت کے چوتھے آفتاب عالمتاب حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَقُوْلُ :

"حِجُّوْا وَاعْتَمِرُوْا وَ تَصِحُّ أَجْسَامُكُمْ وَ تَتَّسِعُ أَرْزَاقُكُمْ، وَ يَصْلَحُ إِيْمَانُكُمْ وَ تَكْفُوْا مُؤْنَةَ عِيَالَاتِكُمْ."

ترجمہ : حج اور عمرہ بجالایا کرو، جسمانی طور پر تندرست رہو گے، رزق میں اضافہ اور برکت ہوگی، ایمان میں اصلاح ہوگی (تمہارے مال میں اتنی وسعت ہوگی کہ لوگوں کی ضرورت پوری کرسکو گے اور تمہارے گھر والوں کی بھی) کیونکہ حج دنیا و آخرت کی سعادتوں، مسرتوں اور کامیابیوں کا سرچشمہ ہے۔ (حوالہ : بحارالانوار علامہ مجلسیؒ)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے اس تاریخی حج سے کون واقف نہیں ہر مومن

نے مختلف علماء وذاکرین سے یہ واقعہ ضرور سنا ہوگا کہ جب اموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے حجر اسود کی طرف بڑھا اور مجمع کی وجہ سے وہ حجر اسود تک نہ پہنچ سکا پھر ہشام نے یہ حیرت ناک منظر اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ جب امام زین العابدینؑ حجر اسود کی طرف بڑھے تو مجمع کائی کی طرح چھٹ گیا اور جب ہشام نے امام زین العابدین علیہ السلام کی شخصیت سے لاعلمی کا اظہار کیا تو اسی کے دربار کے شاعر فرزدق نے اس کے تجاہل عارفانہ کے چہرے سے نقاب اٹھاتے ہوئے اپنا یادگار قصیدہ فی البدیہہ پڑھا جو تاریخ اور ادب دونوں کا شاہکار ہے۔

هذا الذی تعرف البطحاء و طاته

و البیت یعرفه و الحل والحرم

"یہ وہ ہے کہ سرزمین مکہ جس کے پیر کی چاپ کو پہچانتی ہے اور خانہ کعبہ اور حل وحرم سب اس سے واقف ہیں۔"

حج کیا ہے اس کا فلسفہ اور اس کی روح کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لئے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور شبلی کے تاریخی مکالمے کا مطالعہ ضروری ہے تا کہ عازمین حج یہ جان سکیں کہ وہ جس مقدس سفر پر جارہے ہیں اس کے رموز وعلائم کیا ہیں۔ پروردگار عالم حج بیت اللہ کے لئے آنے والے سے کیا چاہتا ہے اور اگر وہ ویسا ہی حج کرتا ہے جیسا اس کا خدا چاہتا ہے تو نہ صرف اس کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں چاہے وہ صحرا کی ریت کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور اس پر انعام واکرام کی بارش بھی کرتا ہے اس تاریخی مکالمہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں کس طرح حج کرنا چاہئے اور ہمارے امام ہم سے کس قسم کے حج کی توقع رکھتے ہیں۔ ہمارا یہ سفر محض دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ خدا کی اور محمدؐ وآل محمد علیہم السلام کی رضا وخوشنودی کے لئے ہوتا کہ ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائے۔

ایک بار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حج سے واپس تشریف لارہے تھے راہ

میں شبلی سے ملاقات ہوگئی، امام نے شبلی سے دریافت فرمایا کہ کیا تم حج سے واپس آرہے ہو۔ شبلی نے کہا جی ہاں اے فرزندِ رسولؐ۔ امام نے دریافت فرمایا کیا تم میقات میں اترے اور سلے ہوئے کپڑوں کو اتار کر غسل کیا؟ شبلی نے عرض کیا جی ہاں۔ امام نے فرمایا میقات میں پہنچنے کے وقت کیا اس بات کی نیت کی تھی کہ گناہ کے لبادے کو اتار کر اطاعت کی پوشاک پہنو گے؟ شبلی نے عرض کیا نہیں مولاؑ۔ امام نے فرمایا اپنے سلے ہوئے لباس کو اتارتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ اپنے آپ کو دھو کر لغزشوں اور گناہوں سے پاک کر رہے ہو؟ شبلی نے کہا نہیں۔ امام نے فرمایا تم نہ تو میقات میں اترے ہو اور نہ اپنے سلے ہوئے لباس سے آزاد ہوئے ہو اور نہ ہی تم نے غسل کیا ہے۔ امام، کیا تم نے صفائی کی، احرام پہنا اور حج کا عہد کیا۔ شبلی ہاں۔ امام، اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ خداوند تعالیٰ کے خالص توبہ کی دوا سے اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کر رہے ہو۔ شبلی نہیں۔ امامؑ نے فرمایا کیا مُحرِم بننے کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس چیز کو جسے خدائے عزوجل نے حرام کیا ہے، اپنے اوپر حرام کرو۔ شبلی نہیں۔ امامؑ، کیا حج کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ ہر غیرِ خدائی عہد کو ترک کر رہے ہو۔ شبلی نے عرض کیا نہیں مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا لہٰذا نہ تو تم نے صفائی کی نہ مُحرِم ہوئے اور نہ ہی تم نے حج کا عہد کیا ہے۔ امامؑ، کیا تم نے میقات میں داخل ہو کر دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کہا۔ شبلی۔ ہاں مولاؑ۔ امام نے دریافت فرمایا کیا میقات میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ زیارت کے لئے وہاں داخل ہوئے ہو۔ شبلی نے کہا نہیں مولاؑ۔ امام کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ بہترین عمل اور بندوں کی بہترین نیکی کے باعث جو کہ نماز ہے خدا کے نزدیک جا رہے ہو؟ شبلی نہیں مولاؑ۔ امام کیا لبیک کہتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر مسئلہ میں خدا کی اطاعت کے وعدے کے مطابق گفتگو کرو گے اور ہر گناہ سے پرہیز کرو گے اور خاموش رہو گے؟ شبلی نے عرض کی نہیں، مولاؑ۔ امامؑ لہٰذا نہ تو تم میقات میں داخل ہوئے اور نہ ہی تم نے نماز پڑھی اور نہ ہی لبیک کہا۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم

حرم میں داخل ہوئے کعبہ کو دیکھا اور نماز پڑھی؟ شبلی نے عرض کی ہاں مولاً ۔امام کیا حرم میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس غیبت کو جو تم نے آئین اسلام رکھنے والے مسلمانوں کے سلسلے میں کی ہے اپنے اوپر حرام کرتے ہو؟ شبلی نے کہا نہیں ۔امام، کیا مکہ پہنچتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اس سفر سے تمہارا مقصد صرف خدا ہے؟ شبلی نے کہا نہیں ۔امام؛ لہٰذا نہ تو تم حرم میں داخل ہوئے ،نہ تم نے مکہ دیکھا اور نہ نماز پڑھی ہے ۔امامؑ، کیا تم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور ارکان کو لمس کیا اور سعی کی؟ شبلی نے عرض کی ہاں مولاً ۔امام نے فرمایا کیا سعی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور نفس امارہ کے شر سے خدا کی پناہ میں جارہے ہو اور وہ جو رازوں کو جاننے والا ہے اس بات سے واقف ہے؟ شبلی نے کہا نہیں ۔امامؑ ،لہٰذا نہ تو تم نے طواف کیا ،نہ ارکان کو لمس کیا اور نہ سعی کی ۔امام ،کیا تم نے حجر اسود سے مصافحہ کیا اور کیا تم نے مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی ۔شبلی نے کہا ۔ہاں مولاً ۔اس موقع پر امام نے ایک چیخ ماری اور نزدیک تھا کہ دنیا سے رخصت ہو جائیں ۔امامؑ ،آہ آہ! جو شخص حجر اسود سے مصافحہ کرے در حقیقت خداوند تعالیٰ سے مصافحہ کرتا ہے ،پس اے بے چارہ دیکھ کہ اس کام کے اجر کو جس کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے برباد نہ کر اور گنہ گاروں کی طرح خدائی احکامات سے مخالفت اور ممنوع کام انجام دینے کے ذریعہ خدا سے مصافحہ (اور عہد بندگی) کی قدرت رکھو ۔امام کیا مقام ابراہیم پر توقف کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ مکمل اطاعت اور ہر گناہ سے مخالفت کے ارادے سے (اس مقام مقدس پر) توقف کر رہے ہو؟ شبلی نے عرض کی مولاً نہیں امامؑ ،کیا مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حضرت ابراہیمؑ کی نماز ادا کر کے ایسی نماز کے ذریعہ در حقیقت شیطان کی ناک کو زمین پر رگڑ رہے ہو ۔شبلی نہیں مولاً ۔امامؑ نے فرمایا پس نہ تم نے حجر اسود سے مصافحہ کیا ہے اور نہ مقام ابراہیم پر توقف کیا ہے اور نہ ہی وہاں کی دو رکعت نماز کو حقیقت میں ادا کیا ہے ۔امامؑ نے فرمایا ۔کیا تم زمزم کے کنوئیں پر گئے اور اس کا پانی پیا ۔

شبلی ہاں مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ طاعت حق کے قریب پہنچ رہے ہو اور گناہ سے پرہیز کر رہے ہو۔ شبلی نہیں مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ طاعت حق کے قریب پہنچ رہے ہو اور گناہ سے پرہیز کر رہے ہو۔ شبلی نہیں مولاؑ۔ امام نے فرمایا لہٰذا نہ تم زمزم کے کنوئیں کے قریب پہنچے اور نہ تم نے اس کا پانی پیا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم نے صفا مروہ کے مابین سعی کی؟ شبلی جی مولاؑ۔ امام نے فرمایا کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم خوف و رجاء کے مابین واقع ہوئے ہو۔ شبلی نے عرض کی نہیں مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا نہ تو تم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی نہ چلے اور نہ ہی آمد و رفت کی ہے۔ امامؑ نے فرمایا کیا (مکہ سے) منیٰ کی جانب نکلے۔ شبلی ہاں مولاؑ۔ امامؑ، کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان، فکر اور ہاتھ (کے شر) سے محفوظ رکھو گے۔ شبلی نہیں مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا لہٰذا تم (مکہ سے) منیٰ کی جانب نہیں نکلے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم نے عرفات میں توقف کیا اور جبلِ رحمت پر چڑھے اور وادی نمرہ کو پہچانا اور جمرات کے قریب خدا کو پکارا۔ شبلی جی مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا کیا عرفات میں توقف کے موقع پر تم نے خداوند عالم کی معرفت کا حق ادا کیا اور خدائی عزم و معارف کو سمجھا اور اس بات کو جانا کہ اپنے تمام وجود کے ساتھ قدرت خدا کے قبضے میں ہو اور تمہارے کام کے راز اور تمہاری دل کی گہرائیوں سے واقف ہے۔ شبلی نہیں مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم نے جبل رحمت پر چڑھتے وقت یہ نیت کی تھی کہ خدا ہر مومن مرد اور عورت پر رحمت کرتا ہے اور ہر مسلمان عورت اور مرد کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے۔ شبلی نہیں مولاؑ۔ امامؑ، جب تم نمرہ کے قریب تھے کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جب تم خود امر و نہی الٰہی کو قبول نہیں کرو گے تمہارا امر و نہی دوسروں پر اثر انداز نہیں ہوگا؟ شبلی نہیں مولاؑ۔ کیا علم اور نمرات (حرم کی نشانیاں جو کوہ نمرہ پر نصب ہیں) کے قریب توقف کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ وہ دونوں تمہاری طاعتوں کے شاہد ہیں اور خدا کے فرمان کے تابعدار اور فرشتوں کے ہمراہ تمہارے محافظ ہیں؟ شبلی نہیں مولاؑ۔ امامؑ نے فرمایا نہ تم نے عرفات میں

توقف کیا ہے نہ جبل رحمت پر چڑھے ہو، نہ نمرہ کو پہچانا ہے نہ نمرات کے قریب توقف کیا ہے اور نہ خدا کو پکارا ہے۔ اس کے بعد امامؑ نے مزید فرمایا کیا تم نے مشعر و عرفات کے مابین چلنے اور دائیں بائیں منحرف نہ ہونے کے خیال رکھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ دین حق سے دائیں یا بائیں جانب منحرف نہ ہونا، اپنے دل سے، نہ زبان سے اور نہ اپنے جسم کے اعضاء سے؟ شبلی نے عرض کی نہیں مولاؑ۔ امام نے فرمایا کیا مزدلفہ کی زمین پر چلتے وقت اور کنکریاں چنتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر گناہ اور نادانی کو اپنے سے دور کرو گے اور ہر علم و عمل کے لئے خود کو مستحکم بناؤ گے۔ شبلی نے کہا نہیں۔ امامؑ نے فرمایا۔ کیا مشعر الحرام سے گزرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنے دل کو تقویٰ اور خوف خدا کا بیان کرنے والا بنو گے۔ شبلی نے عرض کی نہیں مولا۔ امامؑ نے فرمایا نہ تو تم عرفات و مشعر سے گزرے نہ وہاں کی دو رکعت نماز پڑھی ، نہ مزدلفہ کی زمین پر چلے، نہ وہاں سے کوئی کنکری اٹھائی اس کے بعد امام نے مزید پوچھا کیا تم نے منیٰ پہنچ کر رمی جمرات کا فریضہ انجام دیا۔ سر کے بال کاٹے، قربانی کی؟ مسجد خیف میں نماز ادا کی اور طواف افاضہ بجالائے (حج ہی کا طواف ہے اسے طواف افاضہ اس لئے کہا گیا ہے کہ منیٰ سے مکہ لوٹتے اور افاضہ کے وقت انجام پاتا ہے) شبلی نے عرض کی ہاں مولاؑ۔ امام کیا منیٰ پہنچنے میں اور کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنی آرزو تک پہنچ گئے ہو اور خداوند عالم نے تمہاری ہر حاجت کو پورا کر دیا ہے؟ شبلی نے عرض کی نہیں مولاؑ۔ کیا کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم اپنے دشمن ابلیس کو مار رہے ہو اور تم نے اپنے قابل قدر حج کو ختم کر کے شیطان کی نافرمانی کی ہے۔ شبلی نہیں مولاؑ۔ امام کیا مسجد خیف میں نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ سوائے خدا اور اپنے گناہوں کے کسی سے نہ ڈرو گے اور خداوند عالم کی رحمت کے سوا کسی چیز سے آس نہ لگاؤ گے؟ شبلی نہیں مولاؑ۔ امام کیا قربانی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حقیقتِ پارسائی کا سہارا لے کر طمع و لالچ کا گلہ کاٹ رہے ہو اور ابراہیمؑ کی سنت پر عمل کر رہے ہو، جنہوں نے اپنے فرزند، میوۂ دل اور آرام جان کا سر

کاٹنے پر آمادہ ہو کر اپنے بعد کے لوگوں کے لئے خداوند عالم سے تقریب اور اس کی بندگی کی سنت کی بنیاد رکھی۔ شبلی نہیں مولا۔ امام کیا مکہ لوٹتے اور طواف افاضہ کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ خداوند تعالیٰ کی رحمت سے فائدہ اٹھا کر اب اس کی اطاعت و بندگی کے لئے لوٹ آئے ہو اور اس کی دوستی کا سہارا لیا ہے اور اس کے واجبات کو ادا کیا ہے اور خدا کے قریب پہنچ گئے ہو؟ شبلی نہیں مولا۔ امام نے فرمایا نہ تو تم منیٰ پہنچے نہ تم نے رمی جمرات کی، نہ سر کے بال کاٹے، نہ قربانی دی، نہ مسجد خیف میں نماز ادا کی، نہ طواف افاضہ انجام دیا اور نہ ہی خدا کے قریب پہنچے ہو۔ واپس جاؤ کہ حقیقت میں تم نے حج ادا نہیں کیا۔ شبلی حج اور ان کے مناسک پر عمل کی حقیقت کے سمجھنے میں اپنی کوتاہی سے سخت غمگین ہوئے اور بری طرح رونے لگے اس کے بعد انہوں نے حج کے رازوں کو سیکھا اور اگلے برس معرفت، شناخت اور یقین کے ساتھ حج کرنے میں کامیاب ہوئے۔

حج اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :

"اَلْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ سَئَلُوْهُ اَعْطَاهُمْ وَ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ، وَ اِنْ شَفَعُوْا شَفَّعَهُمْ، وَ اِنْ سَكَتُوْا اِبْتَدَاهُمْ وَيُعَوَّضُوْنَ بِالدِّرْهَمِ اَلْفَ اَلْفَ دِرْهَمٍ."

ترجمہ: حج اور عمرہ کرنے والے (حقیقت میں ایک ایسے وفد کی حیثیت رکھتے ہیں جو) خداوند عالم کی بارگاہ میں (حاضر ہوا) اگر یہ لوگ اس سے کچھ مانگیں تو عطا کرے گا، اگر اسے پکاریں تو جواب دے گا، کسی کی سفارش کریں تو اس کی سفارش کو قبول کرے گا، اگر خاموش رہیں تو وہ خود ابتدا کرے گا اور ہر درہم کے بدلے انہیں ہزار ہزار درہم دیئے جائیں گے۔

حج حضرت امام جعفر صادقؑ کی نگاہ میں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ حِجَّةَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ حَاجَةٌ تُجْحِفُ بِهِ أَوْ مَرَضٌ لَا يُطِيقُ الْحَجَّ مِنْ أَجْلِهِ، أَوْ سُلْطَانٌ يَمْنَعُهُ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَ إِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا."

ترجمہ: اگر کسی شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کا اسلامی فریضہ ادا نہیں کیا جبکہ نہ کوئی ایسا ضروری کام درپیش تھا جو اس کے لئے رکاوٹ بنے، نہ ایسا بیمار تھا کہ جس کی وجہ سے حج کر ہی نہ سکے اور نہ (حاکمِ وقت) کسی جابر سلطان نے اسے منع کیا تھا، تو وہ چاہے یہودی مرے یا عیسائی۔"

(حوالہ: بہ روایت عدۃ الداعی)

ایک اور جگہ امام صادقؑ نے فرمایا۔

"مَنْ حَجَّ يُرِيدُ بِهِ اللّٰهَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الْبَتَّةَ." (ثواب الاعمال صفحہ 62)

ترجمہ: جو شخص حج کرے اور اس کا مقصد صرف خداوند عالم (کی خوشنودی) ہو، نہ ریاکاری پیشِ نظر ہو، نہ شہرت (وغیرہ) تو خداوند عالم، یقیناً اس کی مغفرت فرمائے گا۔

ہم آپ کے مطالعہ کے لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک اور فرمان ہدیہ کررہے ہیں۔

ترجمہ: جب تو حج کا ارادہ کرے تجھے چاہئے کہ اپنے قلب کو خدائے بزرگ و برتر کے لئے ہر طرح کے خیالات و احساسات سے خالی

کردے۔ اس کے بعد مخلصانہ توبہ کے پانی سے اپنے گناہوں کو دھو ڈالو اور اس کے بعد دنیا، لوگوں اور عیش و آرام کو خدا حافظ کہہ دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فلسفہ حج کے بیان کے ضمن میں یوں واضح فرمایا ہے کہ:

ترجمہ : تا کہ ہر ملت اپنے تجارتی سامان میں سے کچھ کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جائے اور اس طریقے سے سواریوں والوں کو بھی اور مال بردار جانوروں کو بھی فائدہ (نفع) حاصل ہو۔

حج کے اقتصادی پہلو پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے علاوہ دیگر آئمہ الطاہرین علیہم السلام کے ارشادات گرامی بھی موجود ہیں۔ لہٰذا دنیائے اسلام کو اقتصادی میدان میں مضبوط اور خود کفیل بنانے اور اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو دوسروں کی محتاجی سے بے نیاز کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حج کی معنویت پر پوراز ور دیں اور آئمہ الطاہرین علیہم السلام کے فرمان پر عمل کریں۔

حج حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی نظر میں

امامت کے آٹھویں گوہر فرزند رسولؐ حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اِعْلَمْ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ، اِنَّ الْحَجَّ فَرِيْضَةٌ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ اللَّازِمَةِ الْوَاجِبَةِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً، وَقَدْ وَجَبَ فِي طُوْلِ الْعُمْرِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَ وَعَدَ عَلَيْهَا مِنَ الثَّوَابِ الْجَنَّةَ وَالْعَفْوَ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَ سُمِّيَ تَارِكُهُ كَافِرًا، وَ تَوَعَّدَ عَلٰى تَارِكِهٖ بِالنَّارِ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: یاد رکھو! خدا تم پر رحم کرے کہ "حج" خداوند عالم کے مقرر کردہ

فرائض میں سے ایک اہم، واجب ولازم فریضہ ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جس کو وہاں جانے کی استطاعت حاصل ہو۔ یہ پوری زندگی میں صرف ایک بار واجب ہے۔ خداوند عالم نے اس (کی ادائگی) پر گناہوں کی مغفرت اور اس کے ثواب کے طور پر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ اسے ترک کرنے والے کو کافر کے نام سے یاد کیا ہے اور حج نہ کرنے والے کو جہنم کے عذاب کی خبر دی ہے۔

ہم آتش جہنم سے خداوندِ عالم کی پناہ مانگتے ہیں۔ (لہٰذا ہمارے چاہنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ جس پر بھی حج واجب ہو، وہ لازمی طور پر اس فریضے کو ادا کرنے کی کوشش کرے، ہرگز لاپرواہی اور کوتاہی نہ کرے۔

حج کے سلسلے میں ہمارے آئمہ الطاہرین نے بڑی تاکید فرمائی ہے تا کہ ان کا کوئی شیعہ اس عبادت سے غافل نہ رہے اور اس کی عظمت واہمیت کو محسوس کرے۔ یہاں ہم ثامن الآئمہ حضرت علیؑ ابن موسیٰؑ رضا کا ایک اور ارشادِ گرامی پیش کرتے ہیں۔

"إِنَّمَا أُمِرُوْا بِالْحَجِّ لِعِلَّةِ الْوِفَادَةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ طَلَبِ الزِّيَادَةِ وَالْخُرُوْجَ مِنْ كُلِّ مَا اقْتَرَفَ الْعَبْدُ تَائِبًا مِمَّا مَضٰى، مُسْتَانِفًا لِمَا يَسْتَقْبِلُ، مَعَ مَافِيْهِ مِنْ اِخْرَاجِ الْاَمْوَالِ وَ تَعَبِ الْاَبْدَانِ، وَالْاِشْتِغَالِ عَنِ الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ، وَ حَظْرِ النَّفْسِ عَنِ اللَّذَّاتِ شَاخِصًا فِي الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ، ثَابِتًا عَلٰى ذٰلِكَ دَائِمًا مَعَ الْخُضُوْعِ وَالْاِسْتِكَانَةِ وَالتَّذَلُّلِ، مَعَ مَافِيْ ذٰلِكَ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنَ الْمَنَافِعِ لِجَمِيْعِ مَنْ فِيْ شَرْقِ الْاَرْضِ وَ غَرْبِهَا، وَمَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، مِمَّنْ يَحُجُّ وَ مِمَّنْ لَمْ يَحُجَّ، مِنْ بَيْنِ تَاجِرٍ وَ جَالِبٍ وَ بَائِعٍ وَ مُشْتَرِيْ، وَ كَاسِبٍ وَ مِسْكِيْنٍ وَ

مُکَارٍ وَ فَقِيْرٍ وَ قَضَاءِ حَوَائِجِ اَهْلِ الْاَطْرَافِ فِي الْمَوَاضِعِ الْمُمْكِنِ لَهُمُ الْاِجْتِمَاعُ فِيْهِ مَعَ مَافِيْهِ مِنَ التَّفَقُّهِ وَ نَقْلِ اَخْبَارِ الْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِلٰى كُلِّ صُقْعٍ وَ نَاحِيَةٍ، كَمَا قَالَ عَزَّوَجَلَّ.

"فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ.

وَ(كَمَا قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى)" وَلِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ "

ترجمہ : لوگوں کو حج کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر کے مقدس دربار) میں حاضری کا شرف حاصل کریں، اس سے (اپنی زندگی کی مسرتوں اور سعادتوں میں) اضافہ کی درخواست کریں۔

بندوں سے زمانہ گزشتہ میں جو گناہ سرزد ہوئے ہوں، ان سے توبہ واستغفار کر کے آزادی حاصل کریں، اور زمانہ آئندہ میں از سرِ نو کار خیر کی انجام دہی شروع کریں۔ اسی کے ساتھ (انسان راہ خدا میں اپنا) مال بھی خرچ کرتا ہے، جسمانی مشقت بھی برداشت کرتا ہے، اپنے اہل وعیال سے دوری بھی اختیار کرتا ہے۔ مختلف لذائذ سے خود کو محروم رکھتا ہے، سردی ہو یا گرمی (خوشنودی پروردگار کے لئے اپنے گھر سے نکل پڑتا ہے اور ہمیشہ اس پر ثابت قدم رہتا ہے۔ خشوع وخضوع، اور عاجزی وانکساری کا مظہر رہتا ہے۔ ان انفرادی خصوصیت کے ساتھ حج کے اجتماعی فوائد بھی ان گنت ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کو چاہے وہ مشرق میں رہتے ہوں یا مغرب میں، ان کا خشکی سے تعلق ہو یا تری سے، حج کر رہے ہوں یا نہ کر رہے ہوں، تجارت وکاروبار کرنے والے ہوں یا بالغ ہوں یا مشتری، کام کرنے والے ہوں یا تہی دست، کرایہ پر لوگوں کو لانے لے جانے والے ہوں یا تنگدست (دوران حج ان سب ہی لوگوں کو) انواع واقسام کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور جن

مقامات پر لوگوں کے جمع ہونے کا موقع ہوتا ہے، وہاں کے اطراف وجوانب کے لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ اسی کے ساتھ لوگوں کو دینی باتیں سمجھنے اور آئمۂ الطاہرین علیہم السلام کے ارشادات کو تمام اطراف اکناف تک پہنچانے کا موقع بھی نصیب ہوتا ہے۔ اور خداوند عالم کے نزدیک یہ بات بہت پسندیدہ ہے کہ لوگ علمی مراکز پر حاضر ہوں، وہاں دینی باتوں میں فہم وفراست حاصل کریں، پھر وہاں سے اپنے وطن واپس جا کر ان باتوں کی نشر واشاعت کریں تا کہ لوگوں کے اندر خوف خدا پیدا ہو اور وہ اپنی زندگی کی اصلاح کریں۔ لہٰذا ارشاد رب العزت ہے "تو ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر گروہ سے کچھ لوگ نکلیں (سفر کی صعوبتیں برداشت کریں اور صاحبان علم کے ذریعہ سے) دین میں فہم وفراست حاصل کریں، پھر جب اپنی قوم کی طرف واپس جائیں تو انہیں (عذاب کی باتوں سے) ڈرائیں، تا کہ ان لوگوں کے دلوں میں خوف خدا پیدا ہو۔" (اسی طرح سے حج کے بارے میں خداوند عالم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ لوگ ان مقدس مقامات پر جائیں اور دنیا وآخرت کے اعتبار سے) "اپنے فائدے کی باتوں کا (خود) مشاہدہ کریں۔

ہم یہاں اختصار کے پیش نظر تمام آئمۂ الطاہرین کے ارشادات گرامی کا حوالہ نقل نہیں کررہے ہیں یہ سب کے سب محمدؐ ہیں سب نے حج کے سلسلے میں تاکید کی ہے اور خود بھی پا پیادہ بے شمار حج کئے ہیں لہٰذا ان کے ماننے اور چاہنے والوں کو حج سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ متمول حضرات کو چاہئے کہ اپنے غریب اعزہ کو حج بدل پر بھیجیں تا کہ وہ بھی اس سعادت سے بہرہ مند ہو سکیں اور ان کے مرحومین جو اپنی بے خبری یا کسی وجہ سے اس عظیم عبادت سے محروم رہ گئے تھے ان کی عبادت حج پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔

ہمیں حج کیوں کرنا چاہیے؟

(1) حکم خداوندی ہے (2) فرمانِ رسولؐ ہے۔ (3) آئمہ الطاہرین علیہم السلام کے اس سلسلے میں ارشادات گرامی ہیں۔ (4) پھر ہر سال ہمارے زمانے کے امام حج پر تشریف لاتے ہیں اور حجاج کرام حضرت قائم آل محمد عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی زیارت سے بہت سے خوش نصیب حج کے موقع پر مشرف ہو چکے ہیں جس کا ذکر شیخ صدوق ابن بابویہ قمی طاب ثراہ نے اپنی مہتمم بالشان کتاب ''کمال الدین و اتمام النعمۃ'' میں فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں اس صدی میں بھی بے شمار افراد آپ کی ملاقات سے بہرہ یاب ہو چکے ہیں۔ (5) جہاں تک شیعان حیدر کرار کا تعلق ہے ہم حج کو دینی فریضہ سمجھنے کے ساتھ ساتھ ایمانی تقاضوں کے مطابق اس کے ساتھ جذباتی لگاؤ رکھتے ہیں اور حج کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ کعبہ بیت اللہ ہونے کے علاوہ ہمارے مولا امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا مولد بھی ہے اس لئے ہمیں اس کی زیارت کا شوق ہے۔ (6) کعبہ سے خصوصی تعلق ہمارے مولاؑ کا یہ بھی ہے کہ بتوں سے اسے پاک کرنے اور بت شکنی کا کارنامہ مولاؑ ہی کے ہاتھ سے انجام پایا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر آپ کے قدم پہنچے تھے۔ (7) ہمارے مولاؑ کی ولایت وخلافت کا اعلان حج سے واپسی کے موقع پر ہی ہوا

ہے۔اور حج کے فریضہ کی تکمیل سے اس کی یادوابستہ ہے۔ (8) علاوہ ازیں خانہ کعبہ سے ہماری عقیدت وارادت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مابین رکن ومقام خدا کی آخری حجت اور ہمارے بارھویں آقا حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور ہوگا۔ (9) ہمارے مظلوم امام سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی عبادت الٰہی میں جو تمنا پوری نہ ہوسکی وہ زندگی کا آخری حج تھا جسے ظلم ظالمین کے سبب آپ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ہم اس کی تکمیل کرکے امام حسینؑ کو راضی کرتے ہیں۔ (10) حج کے موقع پر ہی آقائے نامدار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (11) سرکار کی لاڈلی بیٹی بتول عذرا، حوراء انسیہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے اوران کے فرزندان حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام، حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علی ابن الحسین، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی قبور کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ (12) خانوادۂ رسالت، امہات المومنین، صحابہ کرام رضوان اللہ کے قبور کی زیارت کی سعادت بھی حاصل ہوتی ہے۔لہٰذا ہم زیارات کی سعادت اور حج کا شرف دونوں حاصل کرتے ہیں۔عبادت ومودّت کو بہم کرتے ہیں۔اس کتاب کا مقصد تحریر یہ ہے کہ عازمینِ حج "روحِ حج" پوری گہرائیوں کے ساتھ سمجھ لیں کیونکہ حج کی تربیتی کلاسوں میں صرف دو امور پر ہی بحث ہوتی ہے عازمین حج کو یا مناسک حج سمجھائے جاتے ہیں یا پھر انتظامی امور پر گفتگو ہوتی ہے۔حج کے روحانی معاملات پر نہ تو ان کلاسوں میں گفتگو ہوسکتی ہے اور نہ اس کا محل ہوتا ہے پھر ان میں شاذ ونادر ہی کوئی ایسا ہوتا ہے جسے "علم عرفان" سے دلچسپی ہو اور وہ سیر وسلوک کی منازل طے کرنے کا آرزومند ہو جبکہ زیارات و حج کا سفر صرف عبادت وسیاحت نہیں بلکہ بڑے بڑے علمائے کرام، اہل عرفان اور بزرگان دین نے اس سفر میں بہت کچھ پایا ہے۔اس سلسلے میں حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے شہاب الدین مرعشی نجفی اعلیٰ اللہ مقامہ کا نورانی وصیت نامہ قابلِ ذکر ہے آپ نے اپنے

فرزند اکبر آقائے محمود مرعشی کو وصیت کرتے ہوئے اپنے حج کی تائید کی اور فرمایا کہ انہوں نے کچھ پایا ہے۔ زیارت کے سفر میں پایا ہے لہٰذا آئمہ الطاھرین اور خانوادہ اہلبیت کی قبور کی حاضری ترک نہ کرنا یہ ایک علیحدہ موضوع ہے۔ ناچیز نے بھی جو کچھ پایا ہے یہ سب زیارات و حج کے اسفار کا مرہون منت ہے یہاں اس کا بیان مقصود نہیں تاہم میں آج کچھ بھی ہوں ان پاکیزہ ہستیوں کے در کی خاک نے اس عصیاں شعار کو بھی اپنے غلاموں میں شامل کر رکھا ہے۔ ان کے مدح خوانوں میں میرا بھی نام ہے۔ جسے اس در کی مدح خوانی و غلامی نصیب ہو جائے اسے اور کیا چاہیے۔ اس منصب، اس مقام، اس مرتبہ اور اس اوج کے آگے تاج و تخت کیا چیز ہے۔ حج اور زیارات کے روحانی فیوض و برکات مشاہدات اور تاثرات کو علیحدہ عنوان کے تحت آگے تحریر کیا جا رہا ہے۔

عرب پر ایک نگاہ

لفظ عرب کے کئی معنی ہیں۔ بعض کے نزدیک عرب اعراب سے نکلا ہے جس کے معنی زبان آوری کے ہیں اس لئے عرب اپنے سوا تمام دنیا کو عجم کہتے رہے یہ محض نکتہ آفرینی ہے۔ علمائے انساب کے نزدیک چونکہ اس ملک کا باشندہ "یعرب بن قحطان" تھا لہٰذا اسی کے نام پر ملک کا نام پڑ گیا۔ اہل جغرافیہ نے عرب کا پہلا نام "عربہ" لکھا ہے جو تحریفاً عرب ہو گیا اور یہی قوم کا نام قرار پایا سید سلیمان ندوی نے اسدین جاصل ابن معد ثوری، ابو سفیان کلبی اور حضرت ابوطالبؑ کے بعض اشعار کا حوالہ دے کر اس کی توثیق کی ہے اور یہ قرین حقیقت ہے کیونکہ تمام سامی زبانوں میں عربہ صحرا اور بادیہ کا مفہوم رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا نام عربہ اور پھر عرب ہو گیا۔ قرآن مجید میں عرب کا لفظ ملک عرب کے لئے کہیں نہیں بولا گیا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی سکونت کے وادی غیر ذی زرع یعنی وادی نا قابل کاشت بولا گیا ہے اور یہ لفظ عرب کا بعینہ لفظی ترجمہ ہے۔ حضرت مسیحؑ سے ایک ہزار برس پہلے حضرت سلیمانؑ کے عہد میں لفظ عرب کے استعمال کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ میری دیرینہ خواہش تھی کہ "حج" کے موضوع پر ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو نہ صرف مناسک کی کتاب ہو بلکہ فلسفہ حج پر بھی گفتگو اور حج سے متعلق تمام معلومات بھی تاریخی وروایتی تناظر میں موجود ہوں۔ لہٰذا اس سلسلے میں ہم عرب

پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں جہاں سعودی عرب واقع ہے اور یہی ہمارے ہادیان کرام کا وطن تھا جس سے ہماری عقیدت تعارف سے بے نیاز ہے اور یہیں ہم "حج" جیسی عظیم عبادت بجا لاتے ہیں۔ جنوب مغرب میں ایک بڑا ریگستانی جزیرہ نما جسے بحیرہ قلزم افریقہ سے جدا کرتا ہے۔ اس کے مشرق میں خلیج فارس، جنوب میں ہند اور خلیج عدن اور مغرب میں بحیرۂ قلزم واقع ہے اس میں سعودی عرب، یمن، عدن، مسقط، عمان، بحرین اور کویت وغیرہ شامل ہیں جو اپنی اپنی جگہ خودمختار علاقے ہیں، سخت گرم خطہ ہے، بارش کم ہوتی ہے، ریگستانوں میں کئی کئی میل تک پانی نہیں ملتا، بہت کم علاقے قابل کاشت ہیں۔ عموماً کھجور کے درخت پیدا ہوتے ہیں، ریگستانوں میں اونٹ بہت کارآمد جانور ہے، لوگ زیادہ تر خانہ بدوش ہیں اور بھیڑ بکریاں وغیرہ پالتے ہیں اس ملک کا گھوڑا جسے عربی گھوڑا کہتے ہیں دنیا میں بہترین گھوڑا سمجھا جاتا ہے۔

یہاں تیل کے چشمے دریافت ہوئے جو امریکن تیل کمپنی کے تصرف میں ہیں۔ مکہ اور مدینہ مسلمانوں کے بڑے متبرک مقامات ہیں۔ مکہ میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ یہیں سے اسلام کی تبلیغ شروع ہوئی، عرب کا زیادہ علاقہ سعودی عرب کہلاتا ہے جس پر سلطان ابن سعود نے 1925 عیسوی میں قبضہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں ابن سعود کو برطانوی حکومت کی مکمل آشیرباد حاصل تھی لیکن امریکہ نے اسے نظرانداز کر رکھا تھا۔ اکتوبر 1946ء میں امیر فیصل کی کوششوں سے امریکہ نے نگاہ کرم ڈالی اور امریکہ ایکسپورٹ بینک نے سعودی عرب کو ایک کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا۔

سعودی عرب

آج سے 81 سال قبل شاہ عبدالعزیز نے برطانوی حکومت کے ساتھ مل کر خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کردیا پہلے یہ صرف نجد اور الحسار کے حکمران تھے۔ ابن سعود برطانوی سیادت تسلیم کرکے پورے عرب کے حکمران بن بیٹھے۔ جبکہ ان کا قبضہ 1916ء تک جبل الشمر اور حائل کے علاقوں تک محدود تھا لیکن ابن سعود نے اخوان کو اپنے ساتھ ملا کر 1921ء میں رشیدیوں کو مکمل شکست دے کر 1925ء تک جدہ اور حجاز پر قبضہ کرلیا اور اپنے مقبوضہ جات کا نام مملکت نجد و حجاز رکھا۔ 22 ستمبر 1932ء کو اپنے مطلق العنان ہونے کا اعلان کرکے اس کا نام سعودی عرب رکھا۔ سعودی عرب کا کل رقبہ 1,960,582 کلومیٹر ہے اس طرح جزیرہ نمائے عرب کا تقریباً 10/9 حصہ سعودی عرب میں شامل ہے۔ اس کا صدر مقام "ریاض" ہے۔ سربراہ مملکت عبداللہ بن عبدالعزیز السعود ہے اور کراؤن پرنس کا نام سلطان بن عبدالعزیز السعود ہے۔ کل آبادی دو کروڑ چونسٹھ لاکھ سترہ ہزار پانچ سو ننانوے (2,64,17,599) ہے۔ اس کے 13 صوبے ہیں۔ اس کی کرنسی کا نام "ریال" ہے۔ اس کے مشہور شہر جدہ، مکہ، طائف، مدینہ، قطیف، ریاض اور دمام وغیرہ ہیں۔ اس ملک کے پرچم کا رنگ سبز ہے جس پر کلمہ طیبہ تحریر ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں مسلمانوں کی اکثریت، یہاں کے تمام لوگوں کی بول چال عربی زبان ہے۔ جدہ کو انتظامی دارالحکومت کا درجہ بھی حاصل ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس مقامات بھی اسی ملک میں شامل ہیں اسی لئے سعودی عرب کے بادشاہ خود کو خادم الحرمین الشریفین کہلاتے ہیں دنیا کے تقریباً ہر ملک سے ہر سال لاکھوں مسلمان یہاں آکر فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔ جن کے لئے حکومت عرب خصوصی انتظامات کرتی ہے، سعودی عرب کی معیشت کا دارومدار حج و عمرہ اور تیل و پٹرولیم کی مصنوعات پر ہے کیونکہ یہ تیل پیدا کرنے والا دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے یہاں سے

تیل اور پیٹرولیم کی مصنوعات بھاری مقدار میں دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاتی ہیں۔ تیل کی پیداوار کا نصف حصہ مغربی یورپ اور باقی نصف حصہ امریکہ اور ایشیا کو برآمد کیا جاتا ہے جس سے کھربوں ڈالر سالانہ کا زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ تیل کے علاوہ یہاں خام لوہا، تانبا، چاندی، سونا، جپسم اور نمک وغیرہ کے وسیع ذخائر موجود ہیں ان اشیاء کو بھی برآمد کیا جاتا ہے۔ اب سعودی عرب میں انڈسٹریل ڈیولپمنٹ ہو رہا ہے اور اسٹیل مل اور سیمنٹ وغیرہ کے کارخانے بھی پاکستان کے تعاون سے چل رہے ہیں، کھجور یہاں کی خاص پیداوار ہے۔

مکہ معظمہ کی تاریخ

مکہ کے قدیم ناموں میں بقول علامہ رزاقی "بیت العتیق، الحرم الراس، الحاتمہ، السلام، انقادس، معاذ ام الرحمۃ اور ام القریٰ ہیں۔ یہ شہر دنیا کا مقدس ترین اور قدیم ترین شہر ہے۔ اس شہر کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خالق کائنات نے اس شہر کی قسم کھائی ہے۔ یہ شہر عظمتوں کا شہر ہے مولود و مسکن محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مسلمانوں کو اس شہر سے ایک خصوصی وابستگی ہے یہاں بیت اللہ ہے جہاں لاکھوں مسلمان ہر سال اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن حج کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں۔ اس وقت اس شہر کی آبادی ایک ملین کے قریب ہے یہ شہر سعودی عرب کی مشہور بندرگاہ جدہ سے تقریباً 60 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کے مشرق میں طائف، مغرب میں جدہ، شمال کی طرف مدینہ منورہ اور جنوب کی طرف عمیر اور اس سے ذرا آگے یمن ہے۔ قدیم تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بیت اللہ کی عمارت اس مقام پر سب سے پہلے فرشتوں نے تعمیر کی اس کے بعد مختلف ادوار میں خانہ کعبہ کی تعمیر ہوتی رہی آبادی کے آثار کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے پتہ چلتا ہے۔ پہلے اس سرزمین کو وادی غیر ذی زرع

کہتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ خدا کے حکم سے اپنی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسمٰعیلؑ کو چھوڑ کر گئے "بنو جرہم" انہی دنوں یہاں آ کر آباد ہوئے۔ اس طرح یہاں آبادی کا سلسلہ شروع ہوا اسے بلد الامین اور وادی "ام القریٰ" اور ناف زمین بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا خاندان یہاں آباد ہوا اور دین ابراہیمؑ کے پیروکار مختلف مقامات سے زیارت خانہ کعبہ کے لئے مکہ مکرمہ آتے تھے اس لئے پیغمبر اسلامؐ کی بعثت تک تقریباً 2,500 سال تک کا عرصہ مکہ مکرمہ کو خانہ کعبہ کی وجہ سے عزت وتکریم کا مرتبہ حاصل رہا۔ بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاء اپنے اپنے زمانوں میں حج بیت اللہ کے لئے آتے رہے۔ قریش خاندان جو بنی اسمٰعیل میں سے ہے اُس کو خانہ کعبہ کی تولیت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے بہت طویل زمانہ قبل جزیرہ عرب کے علاقوں میں کافی عزت حاصل تھی، پھر اس شہر کی حشمت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور بعثت نے چار چاند لگا دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی پر جو کلام اتارا اس میں بھی اس شہر کا ذکر مختلف انداز سے کئی مقامات پر آیا تھا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے فہد بن مالک نے قریش کا لقب اختیار کر کے خاندانِ قریش کی بنیاد ڈالی۔ کچھ مدت تک یمن سے آئے ہوئے قبیلہ بنو خزاعہ نے مکہ پر اقتدار و تسلط قائم کیا لیکن قریش کے ایک باہمت سردار قصیٰ بن کلاب نے بنو خزاعہ کو مکہ سے نکال کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی قبیلہ قریش کے خاندان بنو ہاشم میں پیدا ہوئے۔

آقا رسول اللہؐ کی ولادت سے کچھ عرصہ پیشتر 570 عیسوی میں یمن کے عیسائی حاکم ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا اس کے پاس جنگی ہاتھی بھی تھے مگر قرآن کے مطابق ابابیل کے غول نے کنکریاں مار کے ابرہہ کی فوج کو ہلاک کر دیا۔ مغربی مستشرقین کا کہنا ہے کہ ابرہہ کی فوج میں چیچک کی وبا پھوٹ پڑی تھی جس سے اس کی فوج بھاگنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ خانہ کعبہ کے باعث زمانۂ قدیم سے مکہ کی عظمت عربوں میں مسلم تھی یہ لوگ بت پرست تھے، خانہ کعبہ

میں بت رکھے ہوئے تھے لیکن پھر بھی اس مقدس مقام کا بہت احترام تھا۔ یہاں خونریزی اور دنگا فساد کی ممانعت تھی۔ لوگ اس وقت بھی ہر سال حج کے لیئے آتے تھے مکہ کا پرانا نام "بکہ" تھا قرآن میں یہی نام آتا ہے۔ 629 عیسوی تک یہ شہر کفر و بت پرستی کا مرکز رہا۔ 630 عیسوی میں مسلمانوں نے اس شہر کو فتح کر کے بتوں سے پاک کر دیا۔ وسط شہر کو بطحیٰ بھی کہتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہیں اعلان نبوت کیا۔ اپنی زندگی کے چالیس متبرک سال یہیں بسر کیے۔ حضرت قصیٰ بن کلاب، حضرت ہاشم، حضرت عبدالمطلب، محسن اسلام و رسالتؐ حضرت ابوطالب علیہ السلام، ملیکۃ العرب، اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور رسولؐ کے ایک فرزند کے علاوہ خاندانِ رسالتؐ کی قبریں مکہ معظمہ کے ایک قبرستان جنت المعلیٰ میں ہیں۔ آپ نے بعثت کے 13 سال بعد تک مکہ مکرمہ میں ہی بسر کیے مگر قریش مکہ آپ کے دشمن ہو گئے کہ آپ بتوں کی پرستش کے مخالف ہیں اور ایک خدا کی عبادت کی تلقین فرماتے ہیں۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 622 عیسوی میں مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ چلے گئے۔ 627 عیسوی میں آپ حدیبیہ کے مقام پر قریش اور مسلمانوں کے مابین جو سمجھوتا ہوا اس کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ قبائل عرب جس سے چاہیں دوستی کا رشتہ استوار کریں اس طرح بنوخزاعہ مسلمانوں کے اور بنی بکر قریش کے حلیف بن گئے جن کا آپس میں قدیم تنازعہ چلا آتا تھا۔ بنوبکر نے قریش کی شہ پر بنوخزاعہ پر حملہ کر کے ان کو حرم کعبہ میں ہلاک کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ان واقعات کا علم ہوا چونکہ قریش نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی لہٰذا آپ دس ہزار مسلمانوں کا لشکر لے کر مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔ مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر آپ نے قیام فرمایا۔ قریش کو پتہ چلا تو انہوں نے ابوسفیان کو تحقیقات کے لئے بھیجا مگر یہ پکڑے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے لیکن حضرت عباس کی سفارش پر ان کو معاف کر دیا گیا۔ 20 رمضان المبارک 630 عیسوی کو لشکر اسلام فاتحانہ مکہ میں داخل ہوا اور بغیر کسی

خونریزی کے مسلمانوں نے مکہ پر قبضہ کرلیا۔ فتح مکہ تاریخ عالم میں اس حیثیت سے بہت ممتاز ہے کہ فتح مکہ کے بعد ان سب مکہ والوں کو جنہوں نے مسلمانوں کو اذیتیں دی تھیں خصوصاً ابوسفیان کی بیوی ھندہ جگر خوارہ جس نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ عم رسول کا جگر چبایا تھا اور خانوادہ ابوسفیان جو ہمیشہ رسول دشمنی پر آمادہ رہے انہیں طلقاء کہہ کر معاف کردیا۔ یزید اول کے عہد میں جب عبداللہ ابن زبیر نے مکہ میں اپنی خلافت کا اعلان کیا تو اموی افواج نے شہر کا محاصرہ کرلیا اور جنگ کے دوران خانہ کعبہ کو نذر آتش کردیا۔ حجاج ابن یوسف نے بغاوت کو سختی سے کچل دیا اور وہ ظلم ڈھائے کہ دنیا کے ظالمین میں حجاج ابن یوسف کا نام سرفہرست ہے غرضیکہ اسلام کے پورے دور میں وقتاً فوقتاً مکہ میں خونریزی ہوتی رہی اور وہ مکہ جسے امن کی جگہ قرار دیا گیا تھا اور وہ حرم خدا جہاں جوں مارنا اور گھاس اکھاڑنا بھی حرام تھا وہاں نہتے بے گناہ ایرانی حجاج کا خون بہایا گیا۔ ابن سعود کے مخالفین نے جب خانہ کعبہ پر قبضہ کیا تو کمانڈوز نے مخالفین کی لاشوں سے خانہ کعبہ کو پاٹ دیا تھا۔ یہ وہی مکہ ہے جہاں سے ہمارے امام عالی مقام حسین ابن علی علیہ السلام حج کو عمرہ میں بدل کر مکہ سے کربلا کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔ مکہ کی تاریخ بڑی طویل ہے میں نے اختصاراً بیان کی ہے تاکہ حجاج کرام اس شہر کی تاریخ سے واقف ہو سکیں۔ یہ وہی باعظمت شہر ہے جہاں سے ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے۔ یہ وہی مقدس شہر مکہ ہے جہاں خانہ کعبہ میں ہمارے مولا وآقا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آج دیوار کعبہ مسکرا رہی ہے اور حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کے لئے بننے والے در کا پتہ بتا رہی ہے۔ یہ وہی شہر مکہ ہے جہاں محسنِ اسلام و محسنِ رسالت حضرت ابوطالب علیہ السلام پیدا ہوئے اور جہاں انہوں نے رسولِ اسلامؐ کی کفالت، حفاظت، سرپرستی اور معاونت فرمائی۔ یہ مکہ ہے جہاں مقام محمود ہے جس کے عین اوپر بیت المعمور ہے جو ملائکہ کا مطاف ہے۔ جہاں نوری اپنے خدا کے حضور ہر آن طواف میں مصروف رہتے ہیں۔

کاروانِ پاکستان پلگرم (کراچی)

اس کاروان کا شمار پاکستان کے ممتاز کاروان میں ہوتا ہے جو اپنے حسن انتظام، تنظیم اور خدمات کے حوالے سے خاصا مقبول و معروف ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس قافلے کے روح رواں جناب غلام عباس بادامی صاحب ہیں جن کا نام قومی، سماجی اور عزائی حوالے سے تعارف سے بے نیاز ہے۔ اور پھر قبلہ مولانا مرزا صادق حسن صاحب اور مولانا محمد علی نقوی صاحب کی ذات بسحان اللہ۔ ذیل میں ہم اس قافلے کی تفصیلات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

کاروان کا نام : پاکستان پلگرم (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کاروان کا پتہ : 507 ٹریڈ ٹاور، عبداللہ ہارون روڈ، کراچی-75530

فون نمبر : 5689345-9348 موبائل نمبر : 0300-8265544

ای میل ایڈریس : pppvtltd@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : 4(3)2005-HP/4164

قافلہ سالار کا اسم گرامی : غلام عباس بادامی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا سید محمد علی نقوی (2) مولانا صادق حسن

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : غلام عباد لاکھانی

کاروان کی تشکیل کا سال : 1988ء

حجاج کی تعداد: سال (2004ء۔ 100) (2005ء۔ 150) (2006ء۔250)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

آغازِ حج

یہ ماوراء التاریخ کا باب ہے جس دور کے حالات کا انکشاف صرف ان مکتب اقدس کے تعلیم یافتہ حضرات کے ارشادات سے ہوسکتا ہے جنہیں اللہ کی طرف سے ہر دور کے مفسر علی بن ابراہیم قمی نے اس ذیل میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث درج کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اتارے گئے تو اپنے ترکِ اولیٰ کے احساس سے گریہ وزاری میں مصروف تھے تو اس وقت خالقِ کائنات نے اپنے لطف وعنایت سے جناب جبرئیلؑ کو بھیج کر اس مرکز کی بنیاد قائم کی جسے مرکزِ حج قرار دینا تھا اور پھر حضرت آدمؑ سے یکے بعد دیگرے تمام مناسکِ حج ادا کرائے گئے (اس کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا) جو آج تک قائم ہیں۔ اس کا مشاہدہ قرآن سے یہ ملتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ذریعہ سے اس مرکز کی دوبار بنیاد رکھی گئی تو خالق نے ان کی زبان سے اعلانِ حج کراتے ہوئے حج کا ذکر ایک جانی پہچانی چیز کی طرف کیا۔

"وَاَذِّن فی الناس بالحج"

ترجمہ: تمام خلق کے لئے اب حج کا اعلان کردو۔

یہاں یہ نہیں ہوا کہ فرشتہ آیا اور جناب ابراہیمؑ کو بتایا کہ حج کیا ہوتا ہے اور کیونکر ہوتا

ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جناب ابراہیمؑ کے دور تک وہ سنت جو آدمؑ سے قائم ہوئی تھی اب امتدادِ زمانہ سے عوام میں متروک ہو گئی تھی اور حضرت ابراہیمؑ سے خالق نے اس وعدے کے ساتھ کہ اب آج سے تمہارے اعلان کے بعد دنیا اس حکم پر عمل کرے گی۔

"یاتوک رجالا و علیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق"

ترجمہ : قیامت تک کے لئے عبادت کی انجام دہی کا سلسلہ قائم کرایا جو بحمد اللہ آج تک قائم ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

آغازِ حج اور دیگر مکاتبِ فکر کا نظریہ

معروف محدث جناب عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے:

جب خداوند عالم نے جناب آدمؑ کو جنت سے زمین کی طرف بھیجا تو انہوں نے بارگاہِ ایزدی میں التجا کی، پروردگار عالم مجھے فرشتوں کی آواز کیوں نہیں سنائی دیتی؟ پروردگار عالم نے فرمایا کہ تم سے جو قصور ہوا تھا، اس کی وجہ سے تم محروم ہو گئے ہو۔ پھر حکم ہوا ہے کہ جاؤ میرا ایک گھر تعمیر کرو، اس کے اردگرد طواف کرو اور مجھے یاد کرو جس طرح فرشتوں کو میرے عرش کے اردگرد طواف کرتے ہوئے تم دیکھ چکے ہو۔ یہ حکم سن کر حضرت آدمؑ فرمانِ خداوندی کی تعمیل کے لئے روانہ ہوئے (جن علاقوں سے آپ گزرتے وہاں کی صورتِ حال تبدیل ہو جاتی) جہاں جہاں قدم رکھتے وہ جگہ آباد ہو جاتی اور بابرکت بن جاتی تھی یہاں تک کہ آپ مکہ معظمہ پہنچے تو وہاں پر آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کی جس کے لئے جبرئیلؑ امین نے حکم خدا کے مطابق زمین کے نیچے سے بنیاد ظاہر کر دی تھی۔ جناب ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (اس طرح) سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیاد رکھی، اس میں نماز پڑھی اور طواف کیا۔

علامہ ارزقی تحریر کرتے ہیں کہ: جب حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے دور ہونے کی وجہ سے وحشت محسوس کی تو حکم ہوا کہ "حج کرو" چنانچہ آپ نے حج کیا تو فرشتوں نے آپ سے ملاقات کی اور بتایا کہ ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے، اس جگہ حج کیا ہے۔

صاحب دلائل النبوۃ تحریر کرتے ہیں۔ "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے جناب جبریلؑ کو حضرت آدمؑ وحوا کی طرف بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ میرا ایک گھر تیار کرو چنانچہ جناب جبریلؑ نے ایک لکیر کھینچی حضرت آدم کھدائی کرنے لگے اور جناب حوا نے مٹی اٹھا اٹھا کر باہر پھینکی پھر جب مکان بنا چکے تو خداوند عالم نے وحی کے ذریعے سے یہ فرمان بھیجا کہ "اس کا طواف کرو" پھر انہیں بتایا گیا کہ تم سب سے پہلے انسان ہو، اور یہ سب سے پہلا گھر ہے۔" روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ "خداوندا ہر مزدور کو مزدوری ملتی ہے کیا مجھے بھی مزدوری ملے گی، خداوند عالم نے فرمایا کہ ہاں تم بھی مجھ سے مزدوری طلب کرو۔ حضرت آدم نے دعا کی پالنے والے جس (جنت) سے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے وہاں دوبارہ جانے کی اجازت دے۔ جواب ملا، ہم نے تمہاری دعا قبول کرلی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر عرض کی۔ "اے پالنے والے میری اولاد میں سے جو شخص بھی اس گھر تک آئے، اور اپنے گناہوں کا اقرار کرے اسے بخش دینا۔" جواب ملا کہ تمہاری یہ دعا بھی قبول کی گئی۔

روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ تم لوگ بیت اللہ کے گرد (طواف کے دوران) کیا پڑھتے ہو؟ فرشتوں نے کہا ہم یہ پڑھتے ہیں۔

سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ ولا الہ الاّ اللّٰہ و اللّٰہ اکبر

یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا کہ اس میں یہ اور اضافہ کرلو۔

لاحول ولا قوۃ الاّ باللّٰہ

فرشتوں نے اس فقرے کا اضافہ کرلیا۔

عبداللہ بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ: حضرت آدم علیہ السلام جب آسمان سے زمین پر اترے تو انہوں نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے (سات طواف کئے) خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے دو رکعت نماز ادا کی پھر ملتزم کے پاس آئے اور یہ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ وَ عَلَا نِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَمَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ ،

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَنْ یُّصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَالرِّضَا بِمَا قَضَیْتَ لِیْ.

ترجمہ : اے اللہ تو میرے باطن سے واقف ہے اور ظاہر کو بھی تو میری معذرت قبول فرما میرے نفس اور میرے وجود کے اندر جو کچھ ہے اس سے تو باخبر ہے تو میرے گناہوں کو معاف فرما تو میری حاجتوں سے واقف ہے جن چیزوں کی میں درخواست کر رہا ہوں وہ عطا فرما۔

اے خدا میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں ایسے ایمان کی جو میرے قلب میں جگہ بنالے اور ایسے سچ کے یقین کا، کہ مجھے یہ بات (اچھی طرح) معلوم ہو جائے کہ جو کچھ تو نے میرے لئے مقرر کر دیا ہے وہی مجھ تک پہنچے گا اور تو نے میرے لئے جو فیصلہ کر دیا ہے میں اس پر راضی ہوں۔

پھر خداوند عالم نے ان کی طرف وحی کے ذریعے یہ پیغام بھیجا کہ اے آدمؑ تم نے مجھ سے کئی (باتوں کی) دعا کی اور میں نے تمہاری دعاؤں کو قبول کیا، تمہاری اولاد میں سے جو شخص بھی دعا مانگے گا میں اس کے رنج و غم کو دور کروں گا اس کی تنگی کے موقع پر کفایت کروں گا، اس کا فقر دور کردوں گا اور اسے غنی کردوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے

(بیت اللہ کا) طواف کیا تو اس وقت سے طواف کرنا مستحب قرار پایا گیا اور ''عروہ بن زبیر'' کی روایت ہے کہ جناب ''ہودؑ'' اور'' جناب صالحؑ'' کے سوا تمام انبیاء کرام نے حج کیا ہے اس کے بارے میں حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ اس سے مقصود اس مقام اور زمین کے اس ٹکڑے کا حج کرنا ہے، خواہ اس کی بنیاد قائم نہ ہوئی ہو۔

(حوالہ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم تفسیر روح المعانی جز 27 اخبار مکہ جلد اول بحوالہ تاریخ حرمین)

صاحب تفسیر عزیزی نے تاریخ ابن عساکر سے نقل کیا ہے کہ :

جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے زمین پر تشریف لائے تو بارگاہ معبود میں درخواست کی: خداوندا! میں یہاں، نہ تو ملائکہ کی تسبیح وتکبیر سنتا ہوں اور نہ کوئی عبادت گاہ دیکھتا ہوں۔ جیسا کہ آسمان میں بیت المعمور کو دیکھا کرتا تھا، جس کے گرد ملائکہ طواف کرتے تھے۔

خداوند عالم کی طرف سے جواب آیا۔ اے آدم! جہاں ہم نشان بنادیں وہاں پر میرا گھر بنا کر اس کے گرد طواف بھی کرلو اور اسی کی طرف رخ کرکے نماز بھی پڑھ لو۔

اس کے بعد جناب جبرئیلؑ رہنمائی کے لئے جناب آدمؑ کے ساتھ چلے اور انہیں وہاں لائے جہاں سے زمین کا فرش بچھایا گیا تھا، روئے زمین کا وہ حصہ جو اس کا نقطۂ آغاز قرار پایا تھا (یعنی مکہ کی سرزمین) پھر جناب جبرئیلؑ کی رہنمائی میں حضرت آدمؑ نے اس جگہ خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔ (حوالہ تفسیر نعیمی جلد اول صفحہ 578)

مکتبِ اہلبیتؑ اور روایتِ حج

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ سے روایت ہے :

خداوند عالم نے جناب جبرئیلؑ امین کو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس بھیجا جنہوں نے یہ پیغام سنایا کہ سلام ہو آپ پر اے آدمؑ اے ابتلاء مصیبت میں صبر کرنے والے اور توبہ (کی

درخواست) کرنے والے۔ خداوند عالم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو وہ مناسک حج بتادوں جن کے ذریعے (اور وسیلے سے) خداوند کریم آپ کی توبہ قبول کرنا چاہتا ہے۔ یہ درحقیقت اس بات کا اعلان تھا کہ حج قبولیت دعا اور مغفرت کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کی کتابوں میں یہ روایت موجود ہے کہ جو شخص حج کو اس کے آداب واحکام کے مطابق ادا کرتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی شکمِ مادر سے زمین پر آیا ہو یعنی جس طرح شکمِ مادر سے دنیا میں قدم رکھنے والے بچے کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا اسی طرح سے کامل طریقے سے حج کا فریضہ انجام دینے والے کے ذمے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا (سوائے اس کے کہ اس نے بندگانِ خدا کا کوئی حق غصب کیا ہو یا خدا کا کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس کی توبہ باقی ہو) جناب جبرئیلؑ امین نے حضرت آدم کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ساتھ اس جگہ کی طرف چلے جہاں اب خانہ کعبہ بنا ہوا ہے وہاں پر ایک خاص جگہ ابر کا سایہ تھا، حضرت جبرئیلؑ نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ جہاں بادل سایہ فگن ہیں یہیں اتر جائیے۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں حکم خدا کے مطابق حضرت آدمؑ نے خانہ خدا کی بنیاد رکھی اور حجرِ اسود جسے جنت سے اپنے ہمراہ لائے تھے اسے نصب کیا اور یہی وہ جگہ ہے جو بندگانِ خدا کے لئے مرکزِ عبادت قرار پائی، پھر طوفانِ نوحؑ کے زمانے میں اس کے کچھ آثار مٹ گئے۔ جناب ابراہیمؑ نے اپنے فرزند جناب اسمٰعیلؑ کے ساتھ اسی جگہ نئی عمارت تعمیر کردی جو اس وقت سے آج تک قائم ہے۔ حضرت آدمؑ دستور خداوندی کے مطابق اس جگہ پہنچ کر مراسمِ عبادت بجالائے اس کے بعد جناب جبرئیلؑ، حضرت آدمؑ کو اپنے ساتھ لے کر منیٰ پہنچے وہ جگہ انہیں دکھائی وہاں نشان کھینچے اور خانہ کعبہ کے حدود معین کرنے کے بعد حرم کی حدود معین کئے پھر ان کے ساتھ عرفات (کے میدان میں) پہنچے، وہاں (عرفات کی وادی کے اندر) "مُعَرِّف" نامی جگہ پر قیام کیا اور حضرت آدمؑ سے کہا کہ غروب آفتاب کے وقت اس جگہ سات مرتبہ استغفار کیجئے چنانچہ حضرت آدمؑ نے ایسا ہی کیا مُعرِّف

کی وجہ تسمیہ (کے سلسلے میں منقول) ہے کہ حضرت آدمؑ نے اسی جگہ (اپنی ترک اولیٰ) کا اعتراف کیا تھا اسی طرح سب لوگ یہاں اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کریں اور جس طرح حضرت آدمؑ نے اس جگہ خداوند عالم سے توبہ قبول کرنے کی درخواست کی تھی اسی طرح فرزندان آدمؑ اس جگہ پروردگار عالم سے یہ درخواست کریں کہ ان کی توبہ کو قبول فرمائے اور اس توبہ اور استغفار کی اس قدر اہمیت ہے کہ ہر سال لاکھوں فرزندانِ اسلام اس جگہ پر توبہ واستغفار کی تمنا لئے ہوئے سرزمینِ حجاز پر حاضری دیتے ہیں اور میدانِ عرفات میں دعا واستغفار، توبہ ومناجات، تسبیح وتحلیل اور بارگاہِ معبود میں عاجزانہ مناجات کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہیں کیونکہ میدانِ عرفات میں قبولیتِ دعا کے سلسلے میں زمان ومکان دونوں کا شرف نصیب ہوتا ہے۔ زمان یعنی 9 ذی الحجہ کا دن جو قبولیت دعا کے خاص دنوں میں سے ہے اور مکان یعنی عرفات کا میدان جسے مالک دو جہاں نے ان مراکز میں سے قرار دیا ہے جہاں دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ پھر (غروب آفتاب کے بعد) جناب جبرئیلؑ نے جناب آدمؑ سے کہا کہ اب یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ چنانچہ وہ عرفات (کے میدان) سے نکلے اور (درمیان کی) سات پہاڑیوں سے گزر ہوا جن میں سے ہر پہاڑی پر جناب جبرئیل نے سات سات مرتبہ تکبیر کہنے کو کہا اور حضرت آدمؑ نے اسی طرح کیا (پھر آگے چلتے رہے) یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد آپ مزدلفہ پہنچے (جسے) جہاں آپ نے مغرب کے بعد فوراً عشاء کی نماز پڑھی ان دونوں نمازوں کے درمیان کسی قسم کا وقفہ نہیں کیا اسی مناسبت سے اس جگہ کا نام جَمْع قرار پایا گیا۔

اور آج بھی دنیا کے تمام مکاتب فکر کے مسلمان مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ ہی پڑھتے ہیں یہاں تک۔ وہ لوگ بھی جو ساری دنیا میں ہم لوگوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم لوگ مغرب وعشاء کی نماز کے درمیان طویل وقفہ کیوں نہیں کرتے۔ نماز مغرب پڑھنے کے تھوڑی ہی دیر بعد عشاء کی نماز کیوں پڑھ لیتے ہیں وہ بھی جب اس سرزمین پر

پہنچتے ہیں تو مغرب وعشاء ایک ساتھ ہی بلا فاصلہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ شریعت میں اگر مغرب وعشاء کی نماز یا دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا منع ہوتا ہے تو حج جیسی عظیم الشان عبادت کے دوران جب تمام حجاج کرام حالت احرام میں ہوتے ہیں اس کا حکم نہ ہوتا کیونکہ خداوند عالم کسی ناجائز کام کا حکم نہیں دے سکتا پھر مزدلفہ پہنچنے کے بعد جناب جبریلؑ نے جناب آدمؑ سے کہا کہ اب صبح نمودار ہونے تک اسی وادی میں رہنا ہے جہاں آج بھی لاکھوں حجاج کرام 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی شب یعنی شب عید الاضحیٰ قیام کرتے ہیں اور اسی وادی سے کنکر چنتے ہیں جو منیٰ میں رمی جمرات کے دوران کام آتے ہیں پھر صبح صادق نمودار ہونے کے بعد وقوف کی نیت کرنے، نماز صبح ادا کرنے اور دعا و تسبیح کی سعادت حاصل کرنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ صبح صادق کے بعد جبریل امین نے حضرت آدمؑ کو مزدلفہ کے پہاڑ پر قدم رکھنے کو کہا اور یہ بھی فرمایا کہ جب آفتاب نکل آئے تو سات مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے قصور (ترک اولیٰ) کا اعتراف کریں، خداوند کریم سے توبہ کی درخواست کریں اور استغفار کریں اور حضرت آدمؑ نے اسی طرح عمل کیا جس طرح جناب جبریلؑ بتا رہے تھے اور دونوں مقدس مقامات پر اعتراف قصور کا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ ان کی اولاد کے درمیان یہ سنت برقرار رہے (اور لوگ میدان عرفات میں بھی توبہ و استغفار کریں اور مزدلفہ کی وادی میں بھی) پھر اگر کوئی شخص (کسی پریشانی میں مبتلا ہو جائے یا راستے میں اچانک کوئی رکاوٹ پیش آجانے کی وجہ سے) عرفات نہ پہنچ سکے اور مزدلفہ پہنچ کر وہاں کے اعمال بجا لائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ فقہی اعتبار سے میدان عرفات اور مزدلفہ دونوں کا وقوف حج کا عظیم الشان رکن ہے اور انسان جان بوجھ کر ان میں سے کسی بھی رکن کو ترک کرے تو اس کا حج فاسد ہو جائے گا۔ لیکن اگر کوئی ایسا حادثہ، کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ انسان کوشش کے باوجود عرفات نہ پہنچ سکے اور مزدلفہ پہنچ جائے تو اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا (جیسا کہ اس روایت میں بھی اس کی نشاندہی کی گئی ہے) پھر صبح

نمودار ہونے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام مزدلفہ سے منیٰ کی طرف چلے اور دھوپ تپنے کے بعد منیٰ کی سرزمین پر پہنچے جہاں جبرئیلؑ امین نے بتایا کہ منیٰ کی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ منیٰ کی مرکزی مسجد جو مسجد خیف کے نام سے مشہور ہے اس مسجد کے فضائل عالم اسلام کی معتبر کتابوں میں بہت زیادہ لکھے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کرام اس مسجد میں نماز پڑھنے کو اپنی زندگی کی اہم ترین سعادتوں میں سے سمجھتے ہوئے کوشش کرتے ہیں کہ جتنے دن منیٰ میں ٹھہریں مسجد خیف میں نماز ادا کرنے کا ثواب حاصل کریں۔ (منیٰ کے اندر) جناب جبرئیلؑ امین نے حضرت آدمؑ کو خداوند عالم کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنے کو کہا تا کہ اس کی قبولیت (کے ذریعے) سے یہ پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور پھر ان کی اولاد کے درمیان بھی یہ سنت جاری رہے کہ وہ لوگ (اس سرزمین پر اور اس تاریخ کو) خداوند عالم کی بارگاہ میں قربانی پیش کریں۔ چنانچہ حضرت آدمؑ نے قربانی پیش کی جسے اللہ بزرگ و برتر نے قبول فرمالیا اور قبولیت کی علامت کے طور پر پاک پروردگار نے آسمان سے آگ کا ایک گولہ بھیجا جس نے حضرت آدم کی پیش کردہ قربانی کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ جناب جبرئیلؑ امین نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ خداوند عالم نے آپ کے ساتھ احسان فرمایا آپ کو وہ مناسک و عبادات سکھائے جن کے ذریعے سے اس نے آپ کی توبہ قبول فرمائی اور آپ کی پیش کردہ قربانی کو بھی اس نے شرف قبولیت بخشا۔ اب اس قبولیت کے شکرانے کے طور پر اور اپنی عاجزی و انکساری کے اظہار کے لئے آپ سر منڈوایئے۔ چنانچہ حکم خدا بجالاتے ہوئے حضرت آدمؑ نے عاجزی و انکساری کے طور پر اپنا سر منڈوالیا۔ تعجب کی بات ہے کہ حضرت آدمؑ جو اللہ کے نبی پہلے ہادیؑ برحق، خلیفۃ اللہ اور زمین پر مالک دو جہاں کے اولین نمائندے ہیں انہوں نے تو بارگاہ معبود میں اپنی عاجزی و انکساری کے اظہار کے لئے دوران حج کسی تردد کے بغیر اپنا سر منڈوایا لیکن اولاد آدم میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی نظر آتی ہے جو حج کے تمام فرائض و

ارکان تو خوشی خوشی انجام دیتے ہیں مگر جب منیٰ میں سر منڈوانے کی باری آتی ہے تو یہ حکم ان پر بہت گراں گزرتا ہے اور مختلف بہانے کرتے ہیں کہ کسی طرح اس فریضے سے جان چھوٹ جائے کسی مجتہد کی کتاب میں یہ مل جائے کہ سر منڈوانے کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا لاکھوں شکریہ ادا کریں۔ پھر جناب جبریلؑ امین منیٰ سے حضرت آدمؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے تو جس جگہ آج جمرات ہے اس کے پاس ہی شیطان مردود سامنے آ گیا اور کہنے لگا اے آدمؑ کہاں کا ارادہ ہے؟ جناب جبریلؑ نے جناب آدمؑ سے کہا کہ اسے سات کنکریاں ماریئے اور ہر دفعہ کنکر مارتے وقت اللہ اکبر کہہ کر خداوند عالم کی کبریائی کا اعلان کیجئے۔ چنانچہ حضرت آدمؑ نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے ابلیس مردود وہاں سے بھاگ گیا۔ دوسرے دن بھی جناب جبریلؑ حضرت آدمؑ کے ساتھ جمرات کی طرف گئے تو پھر ابلیس سامنے آ گیا اور جناب جبریلؑ نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ اسے پھر سات کنکر ماریئے اور پھر ہر مرتبہ اللہ اکبر کہئے اور حضرت آدمؑ نے ایسا ہی کیا جس کے بعد ابلیس وہاں سے بھاگ گیا اور تیسرے اور چوتھے دن بھی ایسا ہی کیا (پہلا دن 10 ذی الحجہ دوسرا دن 11 ذی الحجہ تیسرا دن 12 ذی الحجہ اور چوتھا دن 13 ذی الحجہ کا ہے) البتہ حجاج کرام کو قرآن مجید میں اجازت دے دی گئی ہے کہ چاہیں تو 12 ذی الحجہ کو بھی مکہ واپس چلے جائیں یا 13 تک منیٰ میں ٹھہریں اور 13 کو کنکر مارنے کے بعد واپس آئیں۔ جب شیطان منیٰ کی سرزمین پر بار بار سامنے آیا اور ہر دفعہ حضرت آدمؑ نے اسے کنکر مارا تو جناب جبریلؑ نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ اب اس کے بعد یہ آپ کے پاس نہیں آئے گا۔ شیطان سے اظہار نفرت و بیزاری کے لئے دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کرام کا یہ فریضہ قرار دیا گیا ہے کہ منیٰ کی سرزمین پر جہاں شیطان نے اللہ کے نبیؑ کے سامنے آ کر ان کی عبادت میں حائل ہونا چاہا تھا وہاں بنے ہوئے ستونوں پر سات سات کنکر ماریں اور ہر کنکر مارتے وقت اللہ اکبر کہہ کر خداوند عالم کی عظمت و کبریائی کا اعلان کریں۔ جس طرح حضرت آدمؑ نے کیا تھا اور اپنے دل میں یہ جذبہ بیدار کریں کہ

پالنے والے جس طرح آج میں نے ظاہری طور پر اس شیطان کو کنکر مار کر اس سے اپنی نفرت کا اظہار کیا ہے اسی طرح مجھے ساری زندگی میں یہ توفیق عطا فرمانا کہ جب بھی کسی کار خیر میں شیطان حائل ہونے لگے میں اس سے اظہار نفرت کرتا ہوا حق اور خیر کی راہوں پر گامزن رہوں۔ جس جس موقع پر وہ مجھے کسی برائی کی ترغیب دے میں اس سے اپنا دامن بچا سکوں جن کاموں سے شیطان خوش ہوتا ہے ان سے دور رہوں۔ ظلم و نا انصافی جس کی طرف وہ تیرے بندوں کو ترغیب دیتا ہے اس سے مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار کروں اور فسق و فجور اور معصیت و نافرمانی کے وہ تمام کام جن کو وہ بندوں کی نگاہ میں خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے میں ان سے کامل اجتناب کروں تا کہ ان ہادیان برحق کے فرمانبرداروں میں شمار کیا جاؤں جن پر شیطان کا کوئی حملہ کارگر نہیں ہو سکتا تھا۔

(حوالہ : علل الشرائع شیخ صدوق و کتاب حج علامہ سید رضی جعفر نقوی)

اس کے بعد جناب جبریلؑ امین حضرت آدم کو اپنے ساتھ لے کر خانہ خدا تک پہنچے اور ان سے کہا کہ سات چکر لگا کر خانہ خدا کا طواف کریں اور جب حضرت آدم نے یہ عمل انجام دیا اور دیگر اعمال حج کو مکمل کر لیا تو جناب جبریلؑ امین نے کہا کہ اے آدم خداوند کریم نے آپ کو رحمت و مغفرت سے سرفراز فرمایا اور آپ کی توبہ قبول فرمائی اب جبکہ حج کے اعمال مکمل ہو گئے آپ کی شریک حیات آپ کے لئے حلال ہو گئی۔

(حوالہ : علل الشرائع صفحہ 400۔ بحار الانوار جلد 2-96 صفحہ 31 تا 29 علامہ مجلسی)

تفسیر علی بن ابراہیم سے روایت ہے کہ :

حضرت آدمؑ جنت سے نکلنے کے بعد تقریباً چالیس دن تک کوہ صفا پر رہے فراق جنت اور پروردگار عالم کے خصوصی تقرب سے دور ہونے کی وجہ سے روتے رہے۔ جناب جبریلؑ نے ان کے پاس آ کر دریافت کیا کہ اے آدمؑ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کیسے نہ روؤں جبکہ خدائے ذوالجلال کے خصوصی تقرب سے محروم ہو گیا ہوں اور دنیا کے

دارِ ابتلاء میں بھیج دیا گیا ہوں۔ جبریلؑ نے کہا اب آپ توبہ کر لیں اور گریہ کریں جناب آدمؑ نے دریافت کیا کہ توبہ کا طریقہ کیا ہے؟ اس پر خداوند کریم نے نور کا ایک قُبّہ اسی جگہ پر اتارا جہاں اس وقت خانہ کعبہ بنا ہوا ہے اس قُبّہ کی روشنی سے مکہ کے اطراف کی تمام پہاڑیاں روشن ہو گئیں اور جہاں جہاں تک روشنی پہنچی وہ پورا علاقہ حرم قرار پایا اور خداوند عالم نے جناب جبریلؑ امین کو حکم دیا کہ ان تمام جگہوں پر نشان لگا دیا جائے تا کہ حدودِ حرم معین ہو جائیں۔ اس کے بعد حضرت آدمؑ سے کہا کہ اٹھیے یہ 8 ذی الحجہ کا دن تھا جسے یوم ترویہ کہا جاتا ہے جبریلؑ امین نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔ احرام اور تلبیہ کا طریقہ بھی بتایا۔ حضرت آدمؑ جنت سے یکم ذی قعدہ کو نکل کر زمین پر آئے تھے اور اب 8 ذی الحجہ آ چکی تھی۔ جب غسل کر کے احرام باندھ چکے تو جناب جبریلِ انہیں منٰی لے گئے اور حضرت آدمؑ رات کو وہیں ٹھہرے۔ 9 ذی الحجہ کی صبح کو جبریلؑ امین انہیں عرفات لے گئے جب عرفہ کے دن ظہر کا وقت آ گیا تو حضرت آدمؑ نے تلبیہ کہنا موقوف کر دیا پھر جبریلؑ نے بتایا کہ اب آج کے دن کا غسل کر لیجیے۔ حضرت آدم نے غسل وغیرہ کیا اور مصروف عبادت ہو گئے جب آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی تو جناب جبریلؑ نے بتایا کہ اب آپ عرفات کے میدان میں کھڑے رہیں اور ان کو وہ دعا بھی بتائی جو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تعلیم فرمائی تھی اور وہ دعا یہ تھی۔

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ اَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۔

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.

غروب آفتاب کے وقت تک حضرت آدم اسی جگہ رہے۔ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے روتے اور گریہ وزاری کرتے رہے پھر جب اندھیرا چھا گیا تو مشعرالحرام پہنچے وہاں رات بسر کی اور صبح صادق کے بعد مشعرالحرام کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر خداوند عالم سے دعا مانگی اور توبہ کی قبولیت کی درخواست کی پھر جناب جبریلؑ نے انہیں منٰی پہنچایا جہاں انہوں نے دوسرے اعمال کی انجام دہی کے ساتھ سر بھی منڈوایا، منٰی سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے تین مقامات پر شیطان آپ کے سدِ راہ ہوا اور آپ نے حکم خدا کے مطابق اسے ہر جگہ سات سات کنکر مارے اور ہر دفعہ کنکر مارتے ہوئے اللہ اکبر کہا جس کے بعد شیطان بھاگ گیا۔ پھر حضرت آدم نے مکہ معظمہ پہنچ کر خانۂ خدا کا طواف وغیرہ کیا اور ارکان حج کو تکمیل تک پہنچایا۔ (حوالہ : تفسیر علی بن ابراہیم)

حج عہد جاہلیت میں

زمانۂ جاہلیت میں حج ایک میلہ تھا جو سال کے سال لگتا تھا تمام عرب کے چھوٹے بڑے قبائل اپنے سرداروں کے ساتھ آتے تھے الگ الگ پڑاؤ ڈالتے تھے پھر ہر قبیلے کا شاعر اپنے سردار اور قبیلے کی بہادری، سخاوت، ناموری، عزت، طاقت کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا تھا اور اپنے اپنے سرداروں کی ایسی ایسی محیرالعقول تعریفیں بیان کرتے تھے کہ جس سے وہ دیو مالائی شخصیت معلوم ہوں۔ ان شاعروں کے ساتھ ساتھ بھانڈ بھی آتے تھے جو شیخی خوری اور ڈینگیں مارنے میں دوسرے قبیلے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے اور نوبت ایک دوسرے کی جنگ تک پہنچ جاتی تھی۔ پھر فیاضی کا مقابلہ ہوتا تھا ہر سردار اپنی عظمت منوانے، شان جتانے اور فیاضی وسخاوت کا لوہا منوانے کے لئے اپنے پڑاؤ کے باہر دیگیں چڑھوا دیتا اور اونٹ پر اونٹ نحر کراتا اور جانور پہ جانور کاٹتا اور

دوسرے قبائل کو کھانے کی دعوت دیتا اور ڈھول بجا کر اعلان کیا جاتا کہ فلاں قبائل کے سردار کی طرف سے دعوت عام ہے فضول خرچی اپنے عروج پر ہوتی اس سے اس کا مقصد صرف اپنے قبیلے کی شہرت اور سردار کی ناموری تھا چونکہ حج کے موقع پر پورے عرب سے لوگ آتے تھے لہٰذا اس کی شہرت پورے عرب میں پھیل جاتی تھی۔ ان کی محفلوں میں راگ رنگ شراب خوری، زنا، رقص ہر قسم کی فحش کاری خوب دھڑلے سے ہوتی تھی اور خدا کا خیال مشکل ہی سے کسی کو آتا تھا۔ کعبہ کے گرد طواف ہوتا تھا مگر اس طرح کہ عورت مرد سب ننگے ہو کر خانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتے اور کہتے کہ ہم اس حالت میں خدا کے سامنے جائیں گے جس میں ہماری ماؤں نے ہمیں جنم دیا ہے۔ ابراہیمؑ کی مسجد میں جو عبادت ہوتی تھی وہ ایسی ہوتی تھی کہ تالیاں پیٹی جاتیں، سیٹیاں بجائی جاتیں اور سنکھے پھونکے جاتے، خدا کا نام بھی پکارا جاتا تھا مگر کس شان سے؟ کہتے تھے۔ میں حاضر ہوں، میرے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ جو تیرا ہونے کی وجہ سے تیرا شریک ہے تو اس کا بھی مالک ہے اور اس کی ملکیت کا بھی مالک ہے۔ خدا کے نام پر قربانیاں کرتے تھے مگر کس بدتمیزی کے ساتھ؟ قربانی کا خون کعبہ کی دیواروں پر ملا جاتا اور گوشت دروازوں پر لٹکایا جاتا اس خیال سے کہ نعوذ باللہ یہ خون اور گوشت خدا کو مطلوب ہے۔ ہر قبیلے کے علیحدہ علیحدہ اور اپنے اپنے بت ہوتے جن میں سے بعض تو پہلے سے خانہ کعبہ میں موجود ہوتے اور بعض بتوں کو اس کے قبیلے والے بڑی شان و شوکت سے خانہ کعبہ میں لاتے تھے، بت لاتے وقت دف اور ڈھول بجتا تھا عورتیں ناچتی گاتی اپنے بت کے ساتھ آتی تھیں۔ ہر قبیلے والا اپنے بت کی شان دکھانے اور بڑھانے کی کوشش میں وہ شور شرابا کرتا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی اس سے ایک مقصد یہ بھی ہوتا تھا کہ جب لوگ اپنے اپنے علاقوں میں واپس جائیں اور حج کا آنکھوں دیکھا حال بیان کریں تو وہ بھی بیان کریں کہ کس قبیلے کا بت کس شان سے کعبہ میں لایا گیا کس قبیلے کی تعداد اور شان زیادہ تھی۔ علاوہ ازیں ان بتوں میں مٹی سے لے کر مٹھائی تک

کے بت ہوتے تھے۔ حج کے موقع پر تیر اندازی اور تلوار بازی کے مقابلے ہوتے تا کہ اس قبیلے کے تیر انداز اور تلوار باز کا نام معہ قبیلے کے پورے عرب میں پہنچ جائے۔ ہر قسم کے سامان کے بازار لگتے، پورے عرب سے قافلے والے اپنے اپنے علاقے سے مال اور سوغات لاتے جس سے حج عکاظ کے میلے کا منظر پیش کرتا۔ جس قافلے کے شاعر کا کلام سب سے اچھا ہوتا لوگ اسے زبانی یاد کر لیتے اور اس شاعر کی شہرت چند دنوں میں پورے عرب میں پھیل جاتی۔ خانہ کعبہ کے پاس بہت سے خیموں میں جھنڈے لگے ہوتے تھے جو رقاصاؤں اور جسم فروش عورتوں کے ہوتے تھے غرضیکہ زمانہ جاہلیت میں حج کا تصور آج کے حج سے قطعی مختلف اور برعکس تھا۔ اسلام نے جاہلیت کے ان تمام طریقوں کی اصلاح کی اور انبیاء کے طریقہ پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

کاروان مسلم (کراچی)

بڑے خوش قسمت ہیں کاروان مسلم کے ارباب حل وعقد جو خدا کے مہمانوں کو سرزمین حجاز پر لے جانے کا انتظام وانصرام کرتے ہیں۔ عازمین حج جب حج کی تیاری شروع کرتا ہے تو اس راہ میں اس کے جسم کی تمام حرکات وسکنات پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں تو یقیناً جو حجاج کی خدمت کرتے ہیں ان کے مراتب میں تو اور اضافہ ہوتا ہوگا اس قافلے کے روح رواں مولانا غلام رضا روحانی فاضل قم اور مولانا سید موسیٰ رضا نقوی اور ولایت حسین صاحب قابل مبارکباد ہیں جو حسن انتظام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ قافلے کی تفصیلات پیش خدمت ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان مسلم (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کاروان کا پتہ : 1/5 نثار شہید پارک، ڈی۔ایچ۔اے، فیز IV، کراچی

فون نمبر : 5383825-6 موبائل نمبر : 0333-2214603

ای میل ایڈریس : carwanemuslim@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 1997

قافلہ سالار کا اسم گرامی : منصور مرچنٹ

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا غلام رضا روحانی (2) مولانا سید موسیٰ رضا نقوی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ولایت حسین، اعجاز حسین، علی حسین

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

خانہ کعبہ کی تاریخ

خانہ کعبہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ یہ بیت عتیق ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پیشتر ایک بتکدے میں تبدیل ہو چکا تھا۔

خانہ کعبہ یا بیت اللہ کی تاریخ انسانیت کے آغاز سے قبل کی تاریخ ہے اور اس عالم رنگ و بو کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت سے دو ہزار سال قبل بیت المعمور کے بالکل نیچے فرشتوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ یہ عمارت پیمائش میں بیت المعمور کے برابر تھی تاکہ آسمان کے فرشتے تو بیت المعمور کا طواف کیا کریں اور زمین کے فرشتے اور دیگر مخلوق خانہ کعبہ کا اور اس پوری مدت (دو ہزار سال) تک خانہ کعبہ کا طواف تو صرف زمینی فرشتے و مخلوق کرتے رہیں مگر اس عمارت کا سامان آسمانی سرخ یاقوت تھے زمین کے پتھر وغیرہ نہ تھے۔ پھر حضرت آدم نے زمین پر تشریف لانے کے بعد کچھ ترمیم و اضافے کے ساتھ اس کی تعمیر کی آپ اس کا طواف بھی فرماتے تھے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز بھی پڑھتے تھے۔ طوفان نوح تک یہ گھر اسی طرح رہا۔ طوفان کے موقع پر آسمانی عمارت تو آسمان کی طرف اٹھالی گئی صرف ایک یاقوت باقی رہ گیا اور زمینی عمارت گر کر سفید ٹیلے کی شکل میں رہ گئی تھی جسے

حضرت ابراہیم نے خداوند عالم کے حکم سے ازسرِنو تعمیر کیا۔ (حوالہ تفسیر نعیمی جلد 4 صفحہ 42-23) ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے لفظ کُن سے اس کی تعمیر ہوئی۔ جب آثار محو ہو گئے تو حضرت آدم نے جبریل کی نشاندہی پر اس کی ازسرِنو بنیاد رکھی۔

تاریخ کے طویل ترین سفر میں بے شمار انقلاب آئے، طوفان آئے، ارضی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ نہ جانے کتنے عبادت خانے بنے اور وقت کی گرداب میں کھو گئے، کتنے معبد و مندر تعمیر ہوئے اور کھدے اتنے گرجے آباد ہوئے اور اجڑے، کیسے کیسے انقلابات زمین نے دیکھے اور آسمان نے دکھلائے، بلندیاں پست ہوئیں، پستیاں بلند ہوئیں، بابل، مصر، چین، ہندوستان، ایران، یونان، روما، خدا معلوم کتنے ملک آباد و برباد ہوئے کتنے شہر بسے اور ویران ہوئے پر ایک عرب کی سنگلاخ پہاڑیوں اور وادی غیر ذی زرع اور صحرا میں خاک اور ریت کے سمندر اور گھاٹیوں کے درمیان یہ سیاہ چوکور گھر جسے نہ کسی انجینئر نے بنایا نہ کسی مہندس نے جوں کا توں کھڑا ہوا ہے۔ صدہا طوفان ہزار ہا انقلابات بے شمار زلزلے آئے اور گزر گئے لیکن اس مقدس و متبرک گھر کو کوئی نہ مٹا سکا۔

یمن کا حاکم ابرہہ اپنے کہسار قامت ہاتھیوں پر ساٹھ ہزار کا لشکر جرار لے کر خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے گھر سے نکلا اور مکہ پہنچ کر شیخ بطحا، رئیس مکہ خادم الحرمین الشریفین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے دادا حضرت عبدالمطلب سے مزاحم ہوا اور آپ کے اونٹ ہنکا کر لے گیا۔ حضرت عبدالمطلب نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں لے کر خانہ خدا میں آئے اور اپنے کمسن پوتے کے وسیلے سے خدا سے دعا مانگی۔ اس کے بعد آپ بہ نفس نفیس ابرہہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو آتا دیکھ کر یمن کا حاکم استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا میں تم سے اپنے اونٹ واپس لینے آیا ہوں۔ ابرہہ نے کہا عبدالمطلب میں سمجھا کہ تم مجھ سے خانہ کعبہ کو مسمار نہ کرنے کی درخواست کرنے آئے ہو۔ حضرت عبدالمطلب نے مسکرا کر جواب

دیا چونکہ اونٹ میرے تھے لہٰذا میں واپس لینے آیا ہوں، خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے اور خدا اپنے گھر کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ ابرہہ نے حضرت عبدالمطلبؑ کو ان کے اونٹ واپس کردیے۔ اس کے بعد ابرہہ پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔ خدا نے ابابیلوں کا لشکر بھیجا جس نے وادی محسر (وہ وادی جو مزدلفہ اور منیٰ سے قریب ہے) میں اپنی اپنی ننھی منی چونچوں سے کنکریاں برسائیں کہ ہاتھی زخموں کی تاب نہ لا کر خود اپنے لشکر کو روندنے لگے اور ہاتھی اور فوج میں سے کوئی نہ بچا، کچھ مستشرقین نے یہ بھی لکھا ہے کہ لشکر ابرہہ میں چیچک کی وبا پھیل گئی تھی۔ اگر یہ مان لیا جائے تو بھی شانِ پروردگار ہے کہ ہاتھی بھی چیچک میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ خدا کے اس گھر کو نہ کوئی ابرہہ مٹا سکا نہ کوئی زار نکولس اور نہ کوئی گلیڈ اسٹن! جو اسے مٹانے کو اٹھا وہ خود مٹ گیا اور جس گھر کی نائب اللہ خلیفۃ الارض حضرت آدم علیہ السلام اور خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے تعمیر کی تھی وہ آج بھی باقی ہے۔ وہ عبادت خانہ بھی باقی ہے اور وہ عبادت بھی باقی ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ .... سب سے پہلا عبادت خانہ "رومی مورخ پیروڈاکس" نے اعتراف کیا ہے کہ اس سے قدیم تر کوئی معبد نہیں ملتا۔ ڈوزی اور "انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا" والوں نے بھی اس کی قدامت تسلیم کی ہے۔ میور نے اس کی قدامت کو اپنے لفظوں کے الٹ پھیر سے ثابت کرنا چاہا لیکن وہ بھی رومی مورخ کی تائید کے سوا کچھ نہ کہہ سکا، مارکولیس اسلام کی عداوت میں سرشار ہو کر بڑھا لیکن اس کی ہرزہ سرائی خود اپنے ہم پیشہ اور قبیلے والوں سے تائید حاصل نہ کر سکی۔ امیر المومنین امام المتقین حضرت علی علیہ السلام نے اس ضمن میں فرمایا:

"عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتِ الْبُيُوْتُ قَبْلَهُ وَلٰكِنَّهُ اَوَّلُ بَيْتٍ وُّضِعَ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ" (حوالہ ابن ابی حاتم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل

کر خانہ کعبہ کو از سرِ نو تعمیر کیا اور طوفان نوح سے جو گھر منہدم ہو گیا تھا اسے دوبارہ آباد کیا، خلیل خدا کو پروردگار کا حکم ہوا کہ اس کی دیواریں بلند کرو۔ اسمٰعیلؑ اینٹیں اور گارا ڈھوتے اور لاتے حضرت ابراہیمؑ ان کو جوڑتے اور بناتے اس طرح خدا کا یہ گھر دوبارہ تیار ہو گیا۔ ایک روایت کے مطابق حرا، طور، زیت، سینا، جودی اور کوہ ابوقبیس پہاڑوں کے پتھر اس کی دیواروں میں چنے گئے تب اونچائی 9 گز، لمبائی 22 گز اور چوڑائی 23 گز رکھی گئی لیکن چھت نہ ڈالی گئی۔

سورۂ بقرہ آیت 127 میں ارشاد ہوا۔

ترجمہ : (اور اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیمؑ اس گھر کی بنیاد اٹھا رہے تھے اور اسمٰعیلؑ بھی۔

مزدور جب مزدوری کرتا ہے تو اکثر کچھ گنگناتے جاتے ہیں، اللہ کی راہ میں یہ مزدوری کرنے والے اور اللہ کا گھر تعمیر کرنے والے بھی جس کا گھر بنا رہے تھے اسی سے کچھ مانگتے بھی جاتے تھے۔ ہاتھ اگر تعمیر بیت میں مصروف تھے تو دل رب البیت کی ثنا میں مشغول، ہاتھ سے خدمت ہو رہی تھی زبان سے مدحت، عاجزی تھی انکساری تھی، بندگی تھی، اطاعت تھی، پتھر پر پتھر رکھتے جاتے اور خدا سے کچھ مانگتے جاتے دل کے پورے سوز و گداز کے ساتھ، اشکبار آنکھوں کے ساتھ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ

وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ ص

وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا

وَتُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

وَ يُزَكِّيْهِمْ ط

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع o

ترجمہ : خداوندا ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول فرما بے شک تو خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ہمارے پالنے والے ہمیں اپنا فرمانبردار قرار دینا، اور ہماری اولاد میں بھی ایک فرمانبردار اُمت پیدا کر، ہمیں ہمارے مناسک اور عبادت کی جگہیں دکھادے اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو بہترین توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اے ہمارے پالنے والے ان لوگوں کے درمیان انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو تیری آیتوں کی ان کے سامنے تلاوت کرے انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کے نفسوں کو پاک و پاکیزہ بنائے۔ بے شک تو زبردست رحمت والا ہے(حوالہ سورہ بقرہ آیت 138-127)

نہ جانے کس خضوع وخشوع سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ خالق کائنات نے نہ صرف قبول فرمائی بلکہ ندائے ابراہیم پر پوری دنیا سے آج بھی اور قیامت تک لوگ لبیک کہتے رہیں گے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد مختلف ادوار میں اس کی مرمت وتزئین کا فریضہ مختلف لوگ انجام دیتے رہے، عمالقہ اور بنی جرہم کے بعد پیغمبر اسلام کے جدِ قصی بن کلاب نے تولیت کعبہ کی ذمہ داری سنبھالی، آپ کی رحلت کے بعد آپ کا بیٹا عبد مناف نگران ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب اور حضرت ابو طالب اس کی دیکھ بھال فرماتے رہے۔ قریش سے پہلے بیت اللہ پر کوئی چھت نہ تھی۔ قریش نے باہمی مشوروں سے چھت ڈالنے کا فیصلہ

کیا۔جدہ میں ایک تجارتی جہاز کسی چٹان سے ٹکرا کر بیکار ہو گیا تو ولید بن مغیرہ نے جدہ پہنچ کر اس کے تختے خرید کر اور واپس آ کر پہلی دیواریں ڈھا کر نئی عمارت بنائی اس پر چھت ڈالی چونکہ لکڑی ناکافی تھی اس لئے ابراہیم بنیادوں پر چھت ڈالنے سے جو جگہ خالی رہ گئی اس کا نام ''حطیم'' ہے۔عبداللہ بن زبیرؓ نے حطیم کو مسقف کیا لیکن یزید کے سالار حصین بن نمیر نے مکہ پر چڑھائی کی تو ''کوہ ابوقبیس'' سے بیت اللہ پر آتش باری کی جس کی وجہ سے غلاف کعبہ جل گیا اور دیواریں شکستہ ہو گئیں۔اسی دوران یزید مرگیا تو حصین بن نمیر نے محاصرہ اٹھالیا۔عبداللہ بن زبیر نے اسے دوبارہ تعمیر کیا۔عبدالملک 72 ہجری میں خلیفہ ہوا تو اس نے مکہ سے عبداللہ ابن زبیر کی خلافت ختم کرنے کے لئے حجاج لعین بن یوسف کو بھیجا۔حجاج لعین نے بیت اللہ کو گولہ باری کا نشانہ بنایا۔عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے چونکہ عبدالملک کو عبداللہ بن زبیر سے بغض تھا اس لئے حطیم کی چھت اڑادی،عمارت کو دوبارہ بنوایا۔ہارون رشید نے اپنے زمانے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے فتویٰ پوچھا کہ میں منہدم کر کے ازسرنو عبداللہ بن زبیر کی بنیادوں پر کعبہ تعمیر کردوں تو آپ نے فرمایا تمہیں ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں اسے بادشاہوں کا کھیل نہ بناؤ کہ جب دل میں آیا ڈھا دیا جب چاہا بنادیا۔نتیجتاً بیت اللہ حکمرانوں کی مشق ناز سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا اس کے بعد کسی نے ڈھانے اور اٹھانے کا حوصلہ نہ کیا البتہ مختلف زمانوں میں مختلف فرمانرواؤں نے اس کی مرمت کرائی۔اپنے اپنے وقت میں سلطان احمد اور سلطان مراد نے اس کی شکستہ دیواریں بدلیں۔سلاطین عثمانیہ اکثر مرمت و توسیع کرتے رہے۔سلطان عبدالعزیز،ملک شاہ فیصل، شاہ خالد اور شاہ فہد نے اپنے اپنے طور پر اس کی توسیع و تزئین کی ہے یہ اور بات ہے کہ اس توسیع میں محلہ بنی ہاشم،ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا گھر،محسن اسلام حضرت ابو طالبؑ کا دولت کدہ،حضرت علی علیہ السلام کا بیت الشرف،ولادت گاہ حضرت فاطمہ زہراؑ، اسلامی حکومت کا پہلا دفتر ''دارارقم'' ام ہانیؓ بنت ابوطالبؑ کا وہ گھر جہاں سے پیغمبر اسلام

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے گرا دیئے گئے لیکن کوہ ابو قبیس سے اپنے محلات نہیں ہٹائے اور اب اس توسیع سے حاصل کردہ زمین پر فلک بوس ہوٹل تعمیر کر کے شہزادگان وحکمران اپنی معیشت مضبوط اور اسلامی یادگاروں کو کمزور بلکہ ختم کر رہے ہیں۔

علامہ ارزقی کی روایت کے مطابق ان کے زمانے تک کعبۃ اللہ گیارہ مرتبہ بنایا اور سنوارا گیا۔ اب خانہ کعبہ کی تعمیر وتزئین مکمل ہو چکی ہے۔ آئندہ تبدیلیوں کے متعلق تو خدا بہتر جانتا ہے۔ یہ دنیا اربوں اور کھربوں سال پرانی ہے اور اس آدم سے پہلے بھی بہت سے آدم گزر چکے ہیں اگر یہ آدم ہمارے جد ہیں تو خانہ کعبہ کی تعمیر کل 22 ہزار سال قدیم ہے۔ جبکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرے ہیں ان ادوار میں نہ جانے کتنے آدم آئے اور نہ جانے موجودہ کعبہ کس آدم سے دو ہزار قبل فرشتوں نے تعمیر کیا تھا۔

تاریخ غلافِ کعبہ

جس طرح خانہ کعبہ کی تاریخ ہے اسی طرح خانہ کعبہ کے غلاف کی بھی ایک طویل تاریخ ہے۔ معروف عالم شیخ محمود جواد کے مطابق خانہ کعبہ پر سب سے پہلے غلاف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی اہلیہ نے تیار کر کے چڑھایا تھا۔ (حوالہ "حج البیت" صفحہ 16)

علامہ ارزاقی نے تحریر کیا کہ سب سے پہلا غلاف اسلام سے نو صدی قبل یمن کے حاکم تبع حمیری نے چڑھایا پھر اسد حمیری نے اس کے بعد قریش مکہ نے غلاف کو مستقل کر دیا۔ انہوں نے حریر کا غلاف چڑھایا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمنی اور مصری کی قبطی چادر کا غلاف چڑھایا۔ آپ کے بعد خلفاء نے بھی آپ کی پیروی کی۔ عبداللہ ابن زبیر اور امیر معاویہ نے دیباج کا، بنو امیہ نے دیبا کا غلاف چڑھایا جس میں مختلف قسم کے نفیس واعلیٰ

ریشم استعمال کیے گئے۔ مامون رشید ہر سال تین پردے چڑھایا کرتا تھا۔ آٹھویں ذی الحجہ کو دیبائے احمر کا، یکم رجب کو قباطی کا 27 رمضان کا دیبائے سفید کا۔ متوکل عباسی نے بھی مامون کی تقلید کی البتہ ناصر عباسی نے پہلی دفعہ سیاہ رنگ کا ریشمی غلاف چڑھایا۔

سلطنت عباسیہ کی جگہ سلاطین ترکی نے لی تو پہلا بادشاہ جس کو یہ شرف حاصل ہوا وہ الظاہر بیبرس صالحی شاہ مصر تھا، سلطان صالح بن سلطان قلاوں نے مصر میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو اس نے دو گاؤں کی آمدنی غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے وقف کردی۔ سلطان سلیمان نے اپنے عہد میں مزید چند گاؤں کا اضافہ کیا ان سے پہلے 145 ہجری میں مہدی عباسی حج کے لئے آیا تو بیت اللہ غلافوں سے اٹا پڑا تھا اس نے تمام پرانے غلاف اتروادیے اور صرف ایک غلاف رہنے دیا تب ہر سال پرانا غلاف اتارنے اور نیا غلاف چڑھانے کی رسم پڑگئی۔ پہلے پہل غلاف کے مختلف رنگ رہے کبھی سفید، کبھی سیاہ، کبھی سرخ، کبھی سبز لیکن عباسی خلفاء نے سیاہ رنگ مخصوص کیا اور جب سے اب تک یہی رنگ چلا آرہا ہے۔ محمد علی پاشا کے عہد سے مصری حکومت نے ہر سال غلاف بھیجنے کی خدمت اپنے ذمہ لی ایک کارخانہ مصر میں غلاف کی تیاری کے لئے قائم کیا اس کے سپرد صرف غلاف کی تیاری کا کام تھا جس پر ہر سال تقریباً پچاس ہزار مصری پاؤنڈ خرچ آتا تھا، پہلے یہ غلاف مصر سے محمل میں آیا کرتا اور اعیانِ حکومت اس کے ساتھ ہوتے تھے اب آل سعود کی حکومت نے وہ رسم تقریباً ترک کردی ہے بلکہ غلاف سعودی عرب میں ہی تیار ہونے لگا ہے۔ سیاہ رنگ کے غلاف سونے کے تار سے آیتیں منقش ہوتیں۔ جب اس پر روشنی پڑتی تو بہت بھلی معلوم ہوتیں۔ علامہ ازرقی نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ عہد جاہلیت میں خانہ کعبہ کے غلاف کا رنگ حکمرانوں اور سرداروں کے قبائلی جھنڈوں سے ملتا جلتا ہوتا تھا۔

1184ء میں ابن جبیر اندلسی نے اندلس سے آکر حج کیا تو اپنے سفرنامہ میں کسوہ کا رنگ سبز لکھا اب سیاہ رنگ زیادہ موثر ہے ارد گرد کی خاکستری اور زعفرانی سرزمین میں سیاہ

رنگ آنکھوں کو ابھرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مصری عازمین حج کے ساتھ کسوہ کا خصوصی کاررواں بھی روانہ ہوتا تو اسے بڑی عقیدت ومحبت سے رخصت کیا جاتا، چالیس روز میں حرم کا پیرہن مکہ معظمہ پہنچتا تو غلاف کعبہ کی حامل محمل کا شاندار استقبال کیا جاتا تھا۔ خلافت عثانی نے کسوہ کی تیاری کے لئے زرخیز علاقہ ڈیلٹا کے پانچ دیہات کا محصول وقف کر رکھا تھا۔ خانہ کعبہ کی چاروں دیواریں اس مخملی دبیز غلاف سے سارا سال ڈھکی رہتی ہیں اسی غلاف کعبہ کو بیت اللہ شریف کا احرام بھی کہتے ہیں۔ یہ غلاف چھت سے لے کر زمین تک لٹکتا رہتا ہے اس کا زیریں کنارہ تانبے کے ان حلقوں سے بندھا رہتا ہے جو شاذ رواں میں جڑے ہوئے ہیں۔ کعبہ کے زرین باب کے لئے اس غلاف کا الگ اور نہایت شاندار حصہ ہے جسے ''البرقعہ'' کہتے ہیں۔

1925ء میں مکہ ومدینہ سعودی قلمرو میں آ گئے تو اس وقت کے سعودی بادشاہ نے غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے مکہ معظمہ میں ایک سادے سے کارخانے کی بنیاد رکھی۔ 1957 عیسوی میں اور اس کے بعد 1977ء میں اس کارخانہ کو جدید انداز میں استوار کر کے نئی مشینری لگائی گئی جن میں کپڑا بننے اور چھاپنے کی مشین بھی شامل ہے ڈھائی سو کاریگر ہمہ وقت سارا سال کام کر کے دو شاندار غلاف تیار کرتے ہیں غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے اہم کام کی نگرانی سعودی وزارت حج کرتی ہے۔ سات سو کلو گرام خالص ریشم درآمد کیا جاتا ہے۔ اس سے غلاف کا سیاہ دبیز مضبوط ایک گز چوڑا کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ چھ مرحلوں میں قریباً پچاس تھان میں ساڑھے چھ سو میٹر کپڑا تیار ہوتا ہے تو غلاف کے اندرونی حصے میں سفید موٹے کپڑے کا استر لگایا جاتا ہے جو کہ پانچ ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چار ٹکڑے خانہ کعبہ کی چار دیواروں کے غلافوں کے نیچے لگتے ہیں اور پانچواں حصہ ''البرقعہ'' یعنی باب کعبہ کے خصوصی غلاف کے نیچے لگایا جاتا ہے۔ غلاف کعبہ کی لمبائی ساڑھے سات میٹر اور چوڑائی چار میٹر ہوتی ہے۔ سنہری پٹیوں سے سولہ قطعات تیار کر کے غلاف پر لگائے جاتے

ہیں ان میں سے مربع قطعات میں زردوزی سے قل ھواللہ احد لکھا جاتا ہے۔ ان قطعات کے درمیان میں کچھ فاصلے سے قندیلیں بنائی جاتی ہیں جنہیں سنہری دھاگوں سے بنایا جاتا ہے ان میں یا حی یا قیوم کی کشیدہ کاری کی جاتی ہے۔ ان قطعات کے نیچے قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔ کشیدہ کاری کا تمام کام چاندی کے تاروں کے حاشیے میں سونے کے تاروں سے کیا جاتا ہے ایسے ایک قطعے پر غلاف کعبہ ہدیہ کرنے والے فرمانروا کا نام مرقوم ہوتا ہے آج کل خادمُ الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ کا نام درج ہوتا ہے۔ تکمیل کے مراحل سے گزرنے کے بعد تیار شدہ غلاف کعبہ کو ذی الحجہ کی ابتدائی تاریخوں میں ایک شایان شان تقریب میں وزیر حج واوقاف کے سپرد کیا جاتا ہے وہ اسے حرم پاک کے دیرینہ نگران کے حوالے کر دیتے ہیں اور غسل کعبہ کی اہم تقریب کے بعد اور حج سے قبل نیا غلاف زیب کعبہ کیا جاتا ہے۔

کاروانِ آلِ عباؑ کراچی

حضرت آلِ عبا امام حسین علیہ السلام کا خطبہ (منیٰ ۵۸ ہجری) تمام عازمین حج کو اخلاص کے ساتھ پڑھنا اور سننا چاہیئے۔ کاروانِ آلِ عبا کراچی کا نام اس میدان میں ہراول دستے کی حیثیت سے مشہور ہے۔ معروف مذہبی و سماجی رہنما ڈاکٹر سید جعفر محسن کارواں کے لیڈر ہیں اور عبادات میں مجالس و محافل کو مناجات کے ساتھ اہمیت دیتے ہیں۔

کاروان کا نام	:	کاروانِ آلِ عباؑ کراچی
		مسجد و امام بارگاہ آلِ عباؑ گلبرگ فیڈرل بی ایریا، کراچی۔
معلم	:	مولانا ڈاکٹر محمد حسن رضوی، مولانا نادر عباس زیدی، علامہ فرقان عابدی، علامہ کمال حیدر رضوی
آرگنائزر	:	علی محسن
فون	:	0320-4004551,

عرفانِ حج

معزز عازمین حج آپ کو آپ کی زندگی کا سب سے مقدس سفر درپیش ہے۔آپ ایک عظیم الشان عبادت کو انجام دینے کے لئے جا رہے ہیں۔شاید نہیں بلکہ یہ زندگی کا سب سے بامقصد ومنفعت بخش سفر ہے۔انسان ذرا سوچے تو کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور کس سفر پر جا رہا ہے جہاں انسانی فکر بیت اللہ کے حلقۂ نور اور حاضری کے سرور میں جا رہی ہے۔وہ سرکار دو عالمؐ کے حضور جا رہا ہے جہاں محبت کی کارفرمائی اور عشق کی جلوہ گری کسی پردے اور حجاب کے بغیر نظر آتی ہے۔وہ شہزادی کونین مادر حسنینؑ، انسیہ حورا، بتول العذرا حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا، شہزادۂ سبز قبا امام حسن مجتبیٰؑ، ولی المسلمینؑ، سید الساجدین امام زین العابدینؑ، امام باقرؑ بعلم اللہ، داعی الی اللہ، امام جعفر صادقؑ وصی ناطق، ناصر دین اللہ اور جنت البقیع میں مدفون صدیقین و صالحین جناب فاطمہؑ بنت اسد و جناب ام البنینؑ کے شکستہ مزارات کی زیارت کی سعادت و شرف کے حصول کے لئے جا رہا ہے یہ سفر وہ تنہا نہیں کر رہا ہے اس کے ساتھ خاصان خدا، ملائکہ مقربین، بزرگان دین، امام مبین سرکار قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بھی ہیں۔مبارک باد کے قابل ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہم جیسے کم تر کو اپنا مہمان بنایا جس سے زندگی کے طوفان میں سکون کا ساحل نظر آیا۔آپ کا اس مقدس سرزمین

پر آنا مبارک ہو، ہجر نے سوز وصل کے لمحوں سے ہمکنار ہو رہا ہے، عمر بھر کی آرزو پوری ہو رہی ہے۔ قلب ونظر کو مدعا مل رہا ہے۔ خزاں دیدہ زندگی میں بہار آگئی ہے۔ خوش آمدید اے خدا کے مہمانوں، خوش آمدید اے زائرین کرام!

مگر کیا..........................؟

☆ آپ نے تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کر دیئے ہیں؟
☆ آپ کی نماز صحیح ہے یا آپ نے کسی مستند عالم دین سے اپنی قرأت صحیح کرالی ہے؟
☆ آپ نے حج کے اسرار و رموز، فلسفہ، احکام اور مناسک کو سمجھ لیا ہے؟
☆ آپ نے کسی عزیز و اقارب کی دلآزاری تو نہیں کی اگر کی ہے تو اس سے معذرت کریں اگر زیادتی کی ہے تو ازالہ کریں۔
☆ آپ نے اس مقدس سفر پر جانے سے پہلے اپنا وصیت نامہ مرتب کر لیا ہے؟
☆ آپ نے اپنے واجبات (خمس زکوۃ وغیرہ) ادا کر دیئے ہیں اگر نہیں تو آج ہی سے اس کی پابندی کیجئے۔
☆ آپ نے اپنے متعلقین ولواحقین کو سفر حج پر جانے سے پہلے آگاہ کر دیا ہے؟
☆ آپ کے چہرے پر داڑھی ہے؟ اگر نہیں تو یہ بات محمد وآل محمد علیہم السلام کی ناراضگی اور ان کے لئے اذیت کا باعث ہوگی اور آپ ان کی خوشنودی و رضا کے لئے جارہے ہیں۔
☆ آپ اپنے عزیز، اقارب، احباب اور ہمسائیوں سے مل کر اور رخصت ہو کر جارہے ہیں؟
☆ آپ کے پاس تقویٰ کا زادِ راہ ہے؟ نہیں ہے تو اس کے حصول کی کوشش کیجئے۔

☆ آپ کے پاس محبت اہلبیتؑ کی دولت ہے۔اس میں جتنا ممکن ہو اضافہ کی کوشش کیجئے۔

☆ آپ کے پاس غمِ حسینؑ کا چراغ ہے؟ اسے پورے سفر میں جلائے رکھئے بلکہ پوری حیات میں جلائے رکھئے۔غمِ حسینؑ کا چراغ لحد میں بھی کام آئے گا۔صراط پر بھی۔

☆ آپ کے سینے پر نشان ماتم ہے۔یہ نشان نہیں وہ تمغہ ہے جس کی تکریم در جنت پر رضوان جنت کریگا۔بلکہ مومنین کیلئے یہ نشان راہداری کا کام دے گا (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ آپ کو یہ احساس ہے کہ آپ کس بارگاہ میں جا رہے ہیں؟

☆ آپ اپنی سابقہ غفلت شعار زندگی پر نادم ہیں؟

☆ دوران سفر اپنی فروگزاشتوں، اپنی لغزشوں اور اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگ رہے ہیں؟

☆ آپ غیبت و بدگمانی، غصہ، جھوٹ سے پرہیز کر رہے ہیں؟

☆ آپ چاہتے ہیں کہ فردِ عمل صاف ہو جائے، راہ عدم آسان اور آخرت کا سفر سہل ہو جائے؟

☆ آپ چاہتے ہیں کہ خدا کا کرم، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور معصومین علیہم السلام کی خوشنودی حاصل ہو؟

تو آپ اپنے دل میں خلوص و محبت، فکر میں طہارت، پاکیزگی، طبیعت میں سادگی و انکساری اور آنکھوں میں پشیمانی و اشکباری کا سامان کیجئے کہ آپ منزل مراد، منزل سعادت اور منزل نجات سے یقیناً بہت قریب ہیں۔آپ کیلئے سرخروئی کی سبیل پیدا ہو رہی ہے۔وہ غفور و رحیم ہے، ستار العیوب ہے، غفار الذنوب ہے۔ہم اس کے کمزور و ناتواں بندے ہیں۔دل میں دولت اہلبیتؑ کے سوا کوئی دولت نہیں رکھتے وہ اپنی کریمی کے صدقے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمۃ للعالمین اور شفاعت کے طفیل شہزادی کونین مادر حسنینؑ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے صدقے میں قیامت کے روز ضرور درگزر فرمادے گا اور ہمارے گناہوں کو معاف کردے گا۔

چند سبق آموز نصیحتیں

آداب سفر

- کسی بھی سفر میں سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے "سبحان الذی سخرلنا هذا وما كناله مقرنين."
- پھر تین دفعہ "سبحان الله والحمدلله ولا اله الّا الله" کہے۔
- عازم سفر حج ہوتے وقت یا کسی بھی سفر میں گھر سے نکلتے ہوئے زیارت سید الشہداء پڑھ لیں کہ جب آپ امام عالی مقام کو سلام کرنے کی سعادت و شرف حاصل کریں گے تو یقیناً وہاں سے جواب سلام آئے گا اور جس کی سلامتی کے بارے میں سرکار سید الشہداء فرمادیں میرا یقین ہے کہ اسے ارض و سما کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اس کے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے (یہ مجرب نسخہ مولانا صوفی سید ابن حسن رضوی مبلغ سندھ کے ھنگورجہ ضلع خیر پور نے مجھے عنایت فرمایا تھا۔)
- سفر سے پہلے ایک تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی پڑھ لیں۔
- گیارہ بار اول درود پڑھ کر گیارہ بار سورۂ انا انزلنا پڑھ کر سیدھے کاندھے پر پھونک لیں پھر گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر اور آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر بائیں کاندھے پر پھونک لیں۔
- سورہ اخلاص کا حصار: بعد درود شریف ایک بار سورہ اخلاص پڑھ کر سیدھے کاندھے پر دوسری بار الٹے کاندھے پر تیسری بار سامنے چوتھی بار پشت پر پانچویں بار آسمان کی طرف چھٹی بار زمین کی طرف اور ساتویں بار سورہ اخلاص پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں۔ (پھونکیں)
- آیۃ الکرسی کا حصار: بعینہ درود شریف پڑھ کر آیۃ الکرسی کو اسی طرح دم کریں۔

❖ ایک روایت میں ہے کہ سفر سے پہلے سورہ حمد، قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب الفلق، آیۃ الکرسی، سورہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر اور سورہ آل عمران کی آخری آیتیں پڑھیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جب تم حج یا عمرہ کے ارادے سے گھر سے باہر نکلو تو دعائے فرج پڑھو اور دعا یہ ہے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْـحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

اس سے پہلے کچھ رقم بطور صدقہ نکال کر کسی مستحق کو پہنچادیں۔

آغاز سفر

حج وہ مقدس عبادت ہے جس کی بے شمار فضیلتیں، برکتیں اور فائدے ہیں۔ لیکن ان کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے جانے والا ہر شخص حج کے تمام مسائل و آداب سے واقف ہو اور اس سفر کے بارے میں مکمل آگہی رکھتا ہو اور اس کا طریقہ اچھی طرح سیکھ کر جائے نیز متعلقہ امور و انتظامات سے آگاہ ہونے کے لئے تربیتی کلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرے اور رہنمائی کرنے والے علماء اور کاروانِ سالار سے جملہ معلومات حاصل کر کے جائے۔ میں جس کاروان میں جاتا ہوں میری ہمیشہ سے یہی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی بصیرت و علم کے مطابق حج کے عرفان، اسرار و رموز و علائم سے عازمین حج کو آگاہ کروں اور ان کے دلوں اور ذہنوں میں حبِّ الٰہی، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ولائے اہلبیتؑ کی شمع روشن کروں تاکہ عازمین حج کے دل میں سچی لگن اور

سچی تڑپ پیدا ہو اور وہ دنیا کو بھول کر صرف اور صرف رضائے الٰہی کا حصول پیشِ نظر رکھے۔
عازمین حج کو چاہئے کہ وہ سیکھنے کا شوق پیدا کرے اور آمادگی پیدا کرے۔

- قیام سعودی عرب کے دنوں کے لحاظ سے اخراجات کا اندازہ کر کے اس سے کچھ اضافی رقم اپنے ہمراہ لے جائیں تاکہ پردیس میں کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔
- اچھا مسافر وہ ہے جس کے پاس کم سے کم سامان ہو، واپسی پر بھی اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ آپ کو 30 Kg وزن لے جانے کی اجازت ہے اضافی سامان پر 50 ریال فی Kg چارج کیا جائے گا۔
- سفر کے آغاز سے قبل اپنے ہیلتھ سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ، ٹریولز چیک، ہیلتھ کارڈ اور ڈاکٹری نسخہ کی فوٹو کاپی کرا کر اصل و نقل دو مختلف جگہ رکھیں۔
- عازمین حج کو چاہئے کہ حاجی کیمپ سے Vaccination کرا کر پیلے رنگ کا ہیلتھ کارڈ اپنی جیب میں رکھیں یہ اکثر جدہ میں ایئر پورٹ پر چیک کیا جاتا ہے۔
- قینچی اور دھات کا سامان لگیج میں جانے والے بیگ میں رکھیں Handy Carry میں صرف اور صرف احرام، بیلٹ، ہوائی چپل، مناسک کی کتاب اور چپل کی تھیلی رکھیں تاکہ ایئر پورٹ پر اور میقات پر دشواری نہ ہو۔ ہر عازمین حج اپنے ساتھ موسم کے اعتبار سے چار جوڑے کپڑے، دو کمر بند، دو بنیانیں، دو موزے، سوئی دھاگہ، بٹن، ایک چادر، ایک تولیہ، لیٹر پیڈ لفافے، قلم، نوٹ بک، دو رومال، سیفٹی ریزر، ناخن تراش، چھوٹی قینچی، ایک پلیٹ، ایک گلاس، ایک چائے کا کپ، ایک چمچہ ٹوتھ برش، شیشہ، دو تھیلیاں سنگریزوں اور چپل کے لئے، دو احرام، ایک بیلٹ، دو ہوائی چپل۔ یاد رہے کہ ایک احرام (دو چادریں اوپر نیچے کی) ایک ہوائی چپل، ایک بیلٹ اور ایک تھیلی چپل کے لئے اپنے ہینڈی کیری میں رکھیں باقی سامان بڑے

بیگ میں رکھیں تا کہ آپ کو جدہ ایئرپورٹ پر سامان علیحدہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔
مرض کی مناسبت سے ڈاکٹر سے نسخہ تجویز کرا کر ادویات خرید کر حاجی کیمپ سے سیل
پیک کروالیں اور ان ادویات میں Register Medical Practioner یعنی
Qualified Doctor کا تجویز کردہ نسخہ ضرور رکھیں۔

- عازمین حج کو چاہئے کہ وہ فلو کی Vaccin ضرور لگوائیں کیونکہ حج کے موقع پر مختلف ممالک کے حاجی اپنے ساتھ فلو کا وائرس لاتے ہیں۔ کھانے پینے میں اعتدال برتیں۔
- اپنے سامان پر واضح الفاظ میں اپنا نام، کتب نمبر، پاسپورٹ نمبر، بلڈنگ نمبر اور اپنے شہر و ملک کا نام و پتہ و فون نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔
- حجاج کرام اپنے وسائل سے زیادہ کی خریداری نہ کریں۔
- ایئرپورٹ پر مقررہ وقت سے پہلے تشریف لے جائیں تا کہ دشواری پیش نہ آئے اپنا سامان کسٹم کے عملے سے چیک کرا کر اور ان سے کلیرنس لے کر ایئرلائن کاؤنٹر پر سامان دینے کے بعد اطمینان کرلیں کہ سامان پر ٹیگ لگا دیا گیا ہے ایک عدد بورڈنگ کارڈ کے علاوہ ہینڈی کیری کے لئے ٹیگ دیا جائے گا۔ اس کے بعد F.I.A عملے سے کلیرنس لے کر ویٹنگ روم کے قریب پولیس آپ کے ہینڈی کیری کی تلاشی لے کر آپ اور آپ کے سامان کو مشین سے گزار کر ویٹنگ روم میں بٹھا دیا جائے گا جہاں ہماری قومی ایئرلائن P.I.A کی طرف سے چائے اور بسکٹ سے عازمین حج کی تواضع کی جاتی ہے یہاں سے آپ کو جہاز پر لے جایا جائے گا اتنے مراحل سے گزرنے کے لئے وقت درکار ہے لہٰذا وقت کی پابندی فرمائیں۔
- اپنے ٹوتھ پیسٹ، صابن اور کھانے پینے کا سامان لے جانے سے گریز فرمائیں۔ یہ چیزیں لے جانا سعودی قوانین کے تحت ممنوع ہے۔

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم آپ کو سفر کی تمام تکالیف سے محفوظ رکھے۔ حرم پاک اور مقام مقدسہ میں مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

ایئر پورٹ سے ایئر پورٹ تک

کراچی سے جدہ تک کا ہوائی سفر ساڑھے چار گھنٹہ کا ہے لاہور سے چھ گھنٹے، راولپنڈی سے ساڑھے چھ اور پشاور سے سات گھنٹے کا ہے۔ دوران سفر غیر ضروری گفتگو سے گریز کریں اور غور فرمائیں کہ وہ کس مقدس سفر پر جا رہے ہیں یہ عبادت پوری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے اس کی کوتاہی کا ازالہ ممکن نہیں۔ آپ کا یہ عبادی سفر اسی وقت سے شروع ہو چکا ہے جب سے آپ کو یہ مژدہ جانفزا ملا ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو اپنا مہمان منتخب کر لیا ہے۔ سوچئے آپ کس کے مہمان بننے جا رہے ہیں لہٰذا آپ تکبر کی چادر کو اتار کر انکساری کی عبا اوڑھ لیجئے اپنے اخلاق وایثار اور اپنے رویے سے ثابت کیجئے کہ آپ میں تبدیلی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس بات کا خیال رکھئے کہ کوئی خدمت خلق میں آپ سے سبقت نہ لے جائے آپ کی دولت، آپ کا عہدہ، آپ کی شان وشوکت کی اس بارگاہ میں کوئی اہمیت نہیں، وہ الٰہی دربار ہے جہاں انبیاء ومرسلین گدائی کرتے ہیں جہاں شاہان وقت بھکاری بن کر آتے ہیں، جہاں ملائکہ مقربین نچھاور ہوتے ہیں، جہاں بزرگان دین کاسہ لیسی کرتے ہیں، جہاں خاصان خدا دریوزہ گری کرتے ہیں۔ آپ بھی ان سب کی اتباع کیجئے اور اس عظیم بارگاہ سے خالی ہاتھ واپس نہ آیئے۔ وہ شخص بڑا بدبخت ہے جو اس حاکم مطلق وقادر مطلق کی بارگاہ سے خالی ہاتھ واپس آجائے۔ مانگئے دل کی گہرائیوں سے بہتے ہوئے اشکوں اور آہوں کے ساتھ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوں، دیکھئے سفر میں کسی کی دلآزاری نہ ہونے پائے، غصہ سے قطعی پرہیز کیجئے۔ اس حرام شے کو کسی لمحے اپنے اوپر مسلط

نہ ہونے دیں، دوران سفر ایسے کئی مراحل آئیں گے، چیکنگ کے دوران، کسٹم کے موقع پر سامان گم ہونے کی صورت میں، کاغذات رکھ کر بھول جانے کی صورت میں مگر یہ سمجھ لیجئے کہ آپ منزل امتحان میں ہیں۔ جدہ ایئرپورٹ پر ایئرپورٹ کی عمارت کے اندر اور باہر آپ کو کئی گھنٹے بے سروسامانی کے عالم میں بیٹھنا ہوگا۔ آپ پورے تحمل اور بردباری کے ساتھ اس صورتحال پر راضی بہ رضا رہیں۔ وہ سفر ہی کیا جس میں تھوڑی بہت تکلیف نہ ہو۔ پھر سفر میں وہ گھر جیسی بات کہاں، پردیس پھر پردیس ہوتا ہے، سفر میں، ایئرپورٹ پر بس میں بیٹھ کر زیادہ وقت ذکر وفکر میں گزاریں، اپنے گناہوں کا اعتراف کریں، اپنے مقدر پر ناز کریں اپنے ہمراہی کو اپنے اخلاق سے متاثر کریں۔

جو حضرات کراچی سے ہی نذر کر کے احرام باندھ کر آئے ہیں وہ سوئے مکہ روانہ ہوں گے اور جو میقات پر جائیں گے ان کے ہینڈی کیری میں وہ شاہانہ لباس احرام اور اس کے لوازمات موجود ہوں گے جو خدا نے اپنے بندے کے لئے منتخب کیا ہے۔ میں قدم بہ قدم حج کے متعلقات آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تا کہ حج آپ پر بالکل آسان ہو جائے لیکن پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ حج کی شرائط کیا ہیں اور کس پر فرض ہے۔

اصطلاحات حج

معزز عازمین حج اس مقدس سفر اور عظیم عبادت کی بجا آوری کے دوران آپ کو کچھ الفاظ بار بار سننے میں آئیں گے علاوہ ازیں حج کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل اصطلاحات کا ذہن نشین ہونا ضروری ہے ان کی مزید تشریح بھی اپنی اپنی جگہ پر آئے گی۔

حج

اللہ تعالیٰ کے گھر کی مقررہ دنوں میں مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا۔

عمرہ

میقات یا حل سے احرام باندھ کر نیت کرنا اللہ کی مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا۔

عمرہ مفردہ

حج سے قبل بیرون ممالک یا میقات سے احرام باندھ کر عمرہ بجالانے کو عمرہ مفردہ کہتے ہیں۔

عمرہ تمتع

مسجد شجرہ سے احرام باندھ کر حج سے قبل عمرہ کرنے کو عمرہ تمتع کہتے ہیں۔

حج کی قسمیں

حج تمتع

جوافراد مکہ معظمہ سے 88 کلومیٹر دور رہتے ہیں یا دیگر ممالک میں رہتے ہیں یا سعودی عرب کے کسی اور شہر میں رہتے ہیں ان پر جو حج واجب ہے اسے حج تمتع کہا جاتا ہے۔

حج افراد

مکہ معظمہ کے قرب و جوار میں رہنے والے کسی قریبی میقات سے احرام باندھ کر براہ راست عرفات و مزدلفہ کے وقوف، منیٰ کے واجبات، مکہ معظمہ کے واجبات (طواف، نماز طواف، سعی، طواف النساء اور اس کی نماز پڑھنا اور بعد میں اگلے سال یا اسی سال کسی وقت عمرہ مفردہ بجالانا)۔

حج قران

یعنی عمرہ و حج کا ایک ساتھ احرام باندھنا اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر چلنا، مکہ معظمہ کے اعمال بجالانا، پھر احرام کھولے بغیر ہی مکہ میں ٹھہرے رہنا پھر اسی احرام میں وقوف عرفات سے لے کر تمام اعمال بجالانا۔

اشہر حج

حج کے مہینے میں شوال اور ذی قعد اور ذی الحجہ کے پہلے دس دن۔

یوم الترویہ

جس دن سے حج کی عبادات شروع ہوتی ہیں یعنی 8 ذی الحجہ۔

یوم عرفہ

جس روز میدان عرفات میں حج ہوتا ہے یعنی 9 ذی الحجہ۔

یوم النّحر

جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے یعنی 10 ذی الحجہ۔

میقات

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے شریعت میں کچھ مقامات معین ہیں۔ جن کو میقات کہا جاتا ہے۔ میقات کے نام یہ ہیں۔ (1) جحفہ (2) مسجد شجرہ (3) یلملم (4) قرنُ المنازل (5) وادی عقیق۔

حل

حدود حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حل کہتے ہیں اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں ممنوع ہیں جو شخص زمین حل کا رہنے والا ہے اسے حِلّی کہتے ہیں۔ حلّہ (عراق) کے رہنے والوں کو بھی حلی کہتے ہیں۔ علامہ حلی کا تعلق حلہ (عراق) سے تھا۔ فرزدق نے ھشام ابن عبدالملک اموی حاکم کے تجاہل عارفانہ پر جو اس نے امامت کے چوتھے درخشاں آفتاب حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام کے لئے خانہ کعبہ میں لوگوں کو عزت واحترام کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے جگہ دیتے ہوئے دیکھا اور پوچھا یہ کون ہے؟ تو فرزدق نے کہا یہ وہ ہیں جنہیں حل وحرم جانتے ہیں۔

احرام

دو سفید چادریں جو عمرہ وحج کی ادائیگی سے قبل زیب تن کرتے ہیں اور وہ بغیر سلی ہوئی

ہوتی ہے عازمین حج پر اسے پہننے کے بعد 24 چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

تلبیہ

وہ ورد جو عمرہ و حج کے دوران احرام باندھتے، احرام کی نیت کرنے کے بعد کیا جاتا ہے یعنی لبیک اللّٰھم لبیک.

طواف

خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ یہ حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر ختم کرتے ہیں۔ طواف کبھی واجب ہوتا ہے کبھی مستحب۔

شوط

خانہ کعبہ کے ایک چکر کو شوط کہتے ہیں۔ عربی زبان میں شوط کے معنی پھیرے کے ہیں۔

مُطوِّف

طواف کرنے والے کو مُطوِّف کہتے ہیں۔

مطاف

خانہ کعبہ کے اردگرد کی وہ جگہ جہاں لوگ طواف کرتے ہیں اسے مطاف کہا جاتا ہے۔

سعی

صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں (صفا سے مروہ ایک پھیرا اور مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا ہوتا ہے)

تقصیر

صفا و مروہ کی سعی مکمل ہونے کے بعد مروہ پر چکر ختم کر کے سر یا داڑھی کے تھوڑے سے بال کاٹنے کو تقصیر کہتے ہیں۔

حلق

حج کا احرام کھولنے اور قربانی کے بعد سر منڈانے کو حلق کہتے ہیں۔

طواف النساء

عمرہ مفردہ یا حج تمتع کے سعی کے بعد ایک طواف کیا جاتا ہے جس کے بعد دیگر طواف کی طرح مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔

استلام

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا اور ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ کرنا۔

رمی

جمرات (شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

حجر اسود

خانہ کعبہ کے دروازے سے متصل کونے میں لگا ہوا سیاہ پتھر جس کے گرد چاندی کا خول لگا ہوا ہے۔

ھدی

10 ذی الحجہ کو شیطان کو کنکر مارنے کے بعد قربان گاہ جا کر حاجی خوشنودی خدا کی نیت سے اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری کی قربانی پیش کرتے ہیں اسے اصطلاح میں ھدی بھی کہا جاتا ہے۔

دم یا کفارہ

دم کے لغوی معنی خون کے ہیں البتہ دوران عمرہ و حج حجاج کرام سے جو شرعی و فقہی غلطیاں ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے انہیں مختلف غلطیوں پر مختلف نوعیت کا کفارہ دینا پڑتا ہے

عام طور پر ایک بکرے کی قربانی بطور کفارہ دی جاتی ہے اسے شرعی اصطلاح میں کفارہ یادم کہا جاتا ہے۔

بیتوتہ

11 ذی الحجہ کی شب سے 12 ذی الحجہ کی شب کو منیٰ میں رات بسر کرنا ضروری ہوتا ہے اور بسا اوقات 13 ذی الحجہ کو بھی منیٰ میں رات گزارنا پڑتا ہے۔ منیٰ میں رات گزارنے کو بیتوتہ کہتے ہیں۔

جنایت

عمرہ یا حج کے احرام کے دوران جن چیزوں پر پابندی ہیں ان کی خلاف ورزی کو فقہ کی اصطلاح میں جنایت کہتے ہیں جس کا کفارہ ہوتا ہے۔

زمزم

وہ تاریخی کنواں جو پروردگار عالم نے حضرت اسمٰعیلؑ کی ایڑیوں کے رگڑنے سے چشمے کی شکل میں جاری کیا اور گزشتہ پونے پانچ ہزار برس سے کروڑوں افراد فیضیاب ہو رہے ہیں۔

رکن عراقی

خانہ کعبہ کا شمال مشرقی کونہ سرزمین عراق اسی سمت واقع ہے۔ طواف کے دوران اسی رکن کے ساتھ وہ گول سی دیوار شروع ہو جاتی ہے۔

رکن شامی

خانہ کعبہ کا شمال مغربی کونہ جو ملک شام کے رخ پر واقع ہے۔

رکن یمانی

خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونہ جہاں دعا مانگنے کا بہت زیادہ اجر وثواب ہے۔

مقام ابراہیم

خانہ کعبہ کے مرکزی طلائی در کے بالکل سامنے مشرق کی جانب ایک گنبد نما سنہری پنجرہ بنا ہوا ہے۔ جس کے شیشے کے اندر وہ پتھر رکھا ہوا ہے۔ جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں۔

ملتزم

خانہ کعبہ کے جس گوشے میں حجر اسود نصب ہے وہاں سے خانہ کعبہ کے مرکزی دروازے تک جو جگہ ہے اسے ملتزم کہتے ہیں عربی زبان میں اس کے معنی لپٹنے کی جگہ کے ہیں۔ چونکہ ہمارے آقائے نامدار انبیاء کرام کے سردار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے خانہ کعبہ سے لپٹ گئے تھے لہٰذا یہاں سے خود کو مَس کرنا اور لپٹنا سنت نبی اکرمؐ قرار پایا ہے۔

مستجار

خانہ کعبہ کے دروازے کی بالکل پشت پر مغرب کی سمت رکن یمانی سے چار پانچ فٹ پہلے جو جگہ ہے وہیں پر جناب فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا سرکار عمران علیہ السلام کی زوجہ محترمہ اور مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی والدہ گرامی نے دعا مانگی تھی اور آپ کے لئے کعبہ میں جو نیا در بنا تھا یہ وہی جگہ ہے۔ 13 رجب المرجب 30 عام الفیل کو مولائے متقیان کی ولادت باسعادت خانہ کعبہ میں ہوئی تھی لہٰذا اس جگہ دعا مانگنے کی بے پناہ فضیلت ہے۔ یہ ملائکہ مقربین اور خاصان خدا کے دعا مانگنے کی جگہ ہے۔

بیت اُم ہانی

ولادت گاہ مولائے متقیان یعنی اگر رکن یمانی سے چار پانچ فٹ پہلے آپ پشت کریں اور باب عبدالعزیز کی طرف منہ کریں تو سامنے سنگ مرمر کی 13 سلیں (پتھر) گن کر

چودہویں پتھر کے آس پاس حضرت ام ہانی کا گھر تھا یہیں سے نبیوں کے نبی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے۔ افسوس کے اس تاریخی جگہ کو بھی سعودی حکومت نے ختم کر دیا اور افسوس کے اس کی کوئی نشانی بھی نہیں لگائی گئی۔

حطیم

رکن عراقی اور رکن شامی کے مابین ایک چھوٹی سی "U" کی شکل کی دیوار بنی ہوئی ہے اسے حطیم کہتے ہیں۔ لیکن محققین کے نزدیک حطیم اس سے الگ ہے جو حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے پاس ہے۔

حجر اسمٰعیل

حطیم کے اندر کی دیوار کو حجر اسمٰعیل کہا جاتا ہے۔ اسی جگہ حضرت اسمٰعیل اور آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت ہاجرہ کی قبر ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہاں بہت سے انبیاء دفن ہیں۔ یہ حصہ خانہ کعبہ کا جز ہے اسی لئے طواف اس دیوار کے باہر سے کیا جاتا ہے۔

میزاب رحمت

حطیم میں کعبہ کے اوپر سے گرنے والا پرنالہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

صفا

کعبہ کے قریب جنوب میں ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

مروہ

کعبہ کے شمالی مشرقی گوشے کے قریب ایک پہاڑی جہاں سعی ختم ہوتی ہے۔

مسعیٰ

صفا و مروہ کے مابین سعی کرنے کی جگہ۔

میلین اخضرین

دو سبز ستون جن کے درمیان صفا و مروہ کی سعی کرتے ہوئے مردوں کو دوڑ کر گزرنا پسندیدہ عمل ہے۔

جمرات

منیٰ میں وہ تین مقامات جہاں شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے کو جمرہ اولیٰ، دوسرے کو جمرۃ الوسطیٰ اور تیسرے کو جمرۂ عقبیٰ کہتے ہیں۔

عرفات

منیٰ سے تقریباً 11 کلومیٹر دور میدان جہاں 9 ذی الحجہ کو وقوف کیا جاتا ہے۔

جبل رحمت

عرفات میں وہ پہاڑ جس کے دامن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا۔

مزدلفہ

منیٰ سے عرفات کی طرف تقریباً 5 کلومیٹر پر واقع میدان جہاں وقوف عرفات کے بعد شب میں قیام کیا جاتا ہے۔

مُحَسِّر

مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں سے گزرتے وقت تیز نکلتے ہیں یہاں پر ابرہہ کے لشکر پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا۔

بطن عرفہ

عرفات کے قریب ایک جنگل ہے جہاں رکنا درست نہیں۔

مدعیٰ

مسجد حرام اور مکہ کے قبرستان کے مابین جگہ جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

وقوف

9ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے مغرب کی اذان تک میدان عرفات میں ٹھہرنے کو وقوف عرفات کہتے ہیں۔ شب 10 ذی الحجہ کو مزدلفہ میں خوشنودی پروردگار عالم کی نیت سے ٹھہرنے کو وقوف کہتے ہیں۔ اس طرح دونوں عمل وقوفین (یعنی دو وقوف) کہا جاتا ہے۔

بیت اللہ

پتھروں سے بنی ہوئی وہ عمارت جو مکہ معظمہ میں ہے اسے بیت اللہ یا خانہ کعبہ کہتے ہیں۔

مسجد الحرام

خانہ کعبہ کے اطراف میں ایک شاندار عظیم الشان مسجد جس میں بیک وقت 20 لاکھ افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حدود حرم

مکہ معظمہ کے اردگرد (اطراف و جوانب) کا وہ حصہ جس میں کافروں کا داخلہ ممنوع ہے اور جسے نشانات کے ذریعہ واضح کیا گیا۔

معزز حجاج کرام خدا کے مہمانو! آپ جیسے جیسے اپنے میزبان سے قریب ہو رہے ہیں خود کو اپنے میزبان کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور یہ غور فرمائیں کہ آپ کس کے مہمان ہیں اگر اپنے وطن میں ہمیں حکومت کا کوئی بڑا افسر یا وزیر اپنے گھر یا دفتر یا

حانے پر بلالے تو ہم کتنا اہتمام کرتے ہیں۔ جانا شام کو ہوتا ہے اور تیاریاں صبح سے شروع ہو جاتی ہیں تو سوچئے آپ کس کے مہمان ہونے جا رہے ہیں جہاں بڑے بادشاہ سربراہ مملکت گدا بن کر جاتے ہیں، سوالی بن کر جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا اصطلاحات آپ کی رہنمائی اور آسانی کے لئے اس لئے لکھ دی ہیں کہ حج کی عظیم الشان عبادت کی بجا آوری کے موقع پر ان تمام اصطلاحات سے واسطہ وسابقہ پڑے گا اور پھر مناسک کی کتابوں میں جو اصطلاحات ہوتی ہیں اسے عام آدمی نہیں سمجھ سکتا اگر اسے آسان کر کے لکھ دیا جائے تو بہتر ہے مثلاً شوط، مطوف، مطاف، بیتوتہ، دم، ھدی وغیرہ ان سب الفاظ کو آسان اردو میں لکھ دیا ہے۔ اب آپ اپنے وطن سے دور اور سرزمین عشق الٰہی و نبویؐ سے نزدیک ہوتے جا رہے ہیں وطن کی تمام نسبتوں کو بھلا دیجئے۔ تمام رشتوں کی محبتوں کو خدا کی محبت پر قربان کر دیجئے آپ اپنے پروردگار سے قریب ہو رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمارا خدا فی الواقع اس چوکور عمارت میں رہتا ہے جسے ہم بیت اللہ یا خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ خدا تو ہر جگہ موجود ہے ہماری شہ رگ سے قریب ہے مگر آپ خدا کے گھر جا رہے ہیں گھر آئے ہوئے کی بات کوئی نہیں ٹالتا جب دنیاوی میزبان یہ سوچتا ہے کہ اب گھر چل کر آ گیا ہے تو اسے معاف ہی کر دو۔ میرے گھر پر آیا ہے تو اس کا سوال اس کی حاجت پوری کرو۔ پھر ہم اور آپ تو خاطی انسان ہیں، گنہ گار ہیں، یہاں تو انبیاء و مرسلین کرام، جن و ملک، آئمہ و اولیاء، بزرگان دین اور خاصان خدا اپنی اپنی غرض لے کر آتے ہیں بس فرق یہ ہے کہ ان کی اور ہماری حاجتوں میں فرق ہے وہ خدا کی خوشنودی و رضا کے لئے آتے ہیں اپنی بلندیٔ درجات کیلئے آتے ہیں اور ہم اپنے دنیاوی معاملات اپنی مادی خواہشوں کے حصول کیلئے آتے ہیں۔ آتے مگر سب ہیں یہاں تک کہ ہمارے زمانے کے امام بھی تشریف لاتے ہیں۔ دعا کریں کہ ان کی نظر کرم ہم پر ہو جائے ایک بار وہ ہمیں صرف دیکھ لیں اور کاش اس وقت ہماری آنکھوں میں مولا کے ہجر و فراق میں آنسو موجود ہوں۔ ہمارے دل میں بارہویں آقا کے انتظار کی شمعیں جل رہی ہوں۔ آقا دلوں کا حال جانتے ہیں۔ لطف آ جائے۔ سفر کامیاب ہو جائے۔

حج

اب جبکہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے عازم سفر ہو چکے ہیں اور جدہ ایئرپورٹ تک تشریف لا چکے ہیں اور چند دقیقوں کے بعد آپ اس کے پہلے مرحلے میں داخل ہو جائیں گے ہم کتاب کے پچھلے اوراق و اسباق کو ایک بار پھر دہراتے ہیں تا کہ ہم پوری معرفت کے ساتھ حج کر سکیں۔

حج : حج کے لغوی معنی قصد کرنا، ارادہ کر کے کسی جگہ جانے کو کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں مکہ مکرمہ میں جا کر بیت اللہ، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ وغیرہ کا قصد کر کے طواف کرنے اور دیگر مناسک حج ادا کرنے اور مقررہ آداب و اعمال بجالانے کا نام حج ہے۔

حج اسلام کے بنیادی ارکان فروع دین میں تیسرے نمبر پر ہے اور اہم رکن ہے۔ حج کے وجوب کا انکار کفر ہے۔ حج کے وجوب کا اعتراف کرتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ معروف محدث شیخ محمد یعقوب کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ''جو شخص حج الاسلام کے بغیر مر جائے جبکہ اس کا حج نہ کرنا کسی قطعی ضرورت، بیماری یا حکومت کی طرف سے رکاوٹ کی وجہ سے نہ ہو تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرا۔ شریعت مقدسہ میں ہر مکلف (عاقل، بالغ) پر حج ایک مرتبہ واجب ہے جسے ''حج الاسلام'' کہا جاتا ہے۔

کاروان امیر حمزہ

ہماری دنیاوی زندگی میں "حج وعمرہ" ہی وہ موقع ہے جب ہم خانہ خدا کے مہمان ہوتے ہیں اس لئے حجاج کرام کو ضیوف الرحمٰن کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ ہر میزبان اپنے مہمان کی مہمان نوازی کا پورا پورا خیال رکھتا ہے۔ حج کیجئے اور خدا کے مہمان بنئے لیکن آپ حج کی روح سے اسی وقت آشنا ہوں گے جب آپ کی رہنمائی کرنے والا خود حج کی روح سے آشنا ہوگا اور جس کاروان کے رہنما مولانا حسین مسعودی جیسے حق آگاہ اور تجربہ کار لوگ ہوں اس کا کیا کہنا۔ کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان امیر حمزہ

کاروان کا پتہ : R-340 بلاک 20 فیڈرل بی ایریا، کراچی

فون نمبر : 63780027 - 6808027

قافلہ سالار کا اسم گرامی حجۃ الاسلام مولانا حسین مسعودی صاحب

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنیوالے عالم: حجۃ الاسلام مولانا حسین مسعودی صاحب

قافلے کے خدمت گار : علی اکبر کمیلی اور محترم اکمل کمیلی صاحب

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

شرائط وجوب حج

حج کیلئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ان شرائط کے بغیر کسی شخص پر حج واجب نہ ہوگا۔

(1) بالغ ہونا :

حج کی پہلی شرط بالغ ہونا ہے۔لڑکا اگر پندرہ سال سے کم اور اگر لڑکی نو سال سے کم ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا خواہ وہ کتنا ہی دولت مند کیوں نہ ہو لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حج کے لئے نہیں جاسکتا۔وہ حج کے لئے جاسکتا ہے اور اس کا بے حد ثواب بھی ہے لیکن بالغ ہونے کے بعد اسے اپنا واجب حج کرنا ہوگا۔

(2) عاقل ہونا :

جس طرح ناقص العقل (پاگل۔مجنوں) شخص پر تمام شرعی احکام ساقط ہیں اسی طرح دین کا یہ رکن فریضہ حج بھی اس پر ساقط ہو جائے گا لیکن اگر وہ ذہنی طور پر تندرست ہو جائے اور استطاعت رکھتا ہو تو اس پر واجب ہو جائے گا یا پھر وہ صحیح الدماغ ہو اور کبھی کبھی دماغی دورہ پڑتا ہے تو وہ حج کرسکتا ہے۔

(3) آزاد ہونا :

جو شخص کسی کا غلام ہو یا کنیز ہو وہ حج نہیں کرسکتا کیونکہ غلام اور کنیز پر حج واجب نہیں ہے۔

(4) استطاعت ہونا :

حج کیلئے واجب ہے کہ وہ استطاعت رکھتا ہو۔قرآن حکیم میں ارشاد رب العزت ہے۔

(ترجمہ) لوگوں پر واجب ہے (کہ خوشنودی) خدا کے لئے اس کے گھر کا حج کریں جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

استطاعت کی قسمیں

(1) استطاعت جسمانی :

اگر کوئی شخص بڑھاپے یا اپنی بیماری کی وجہ سے سفر کی تکالیف نہ برداشت کرسکتا ہو تو وہ جسمانی طور پر مستطیع نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے (اللہ تمہاری سہولت چاہتا ہے اور تمہیں مشقت یا تنگی میں نہیں ڈالنا چاہتا)۔ لیکن اس کا اطلاق کسی معمولی سی بیماری پر نہیں ہوتا نہ تن آسانی پر ہوتا ہے کہ ابھی بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھا ہے اور چونکہ دولت کی فراوانی ہے لہٰذا تن آسانی کی وجہ سے اپنی جگہ کسی دوسرے کو حج پر بھیج دیا ایسا کرنا غلط ہوگا اس کے لیے حج کی مشقت امر محال ہے۔

(2) استطاعت وقتی :

اگر کسی شخص کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ مکہ مکرمہ جا کر حج کے تمام اعمال بہ فراغت وقت بجالاسکتا ہو اگر اسے کسی قانونی، انتظامی یا کسی اور وجہ سے حج پر جانے میں مشکل یا پریشانی ہو تو اس سال اس شخص پر حج واجب نہ ہوگا لیکن جیسے ہی اسے اس پریشانی سے نجات حاصل ہوگی اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ مثلاً ایک شخص حج کی فلائٹ روانہ ہونے سے کچھ عرصہ پہلے مستطیع ہوا یا ایسے وقت مستطیع ہوا جب حج کی قرعہ اندازی ہوگئی ہو اور اس کا جانا ممکن نہ ہو اور چونکہ اس میں قانونی و انتظامی پیچیدگیاں ہیں اس لئے حج واجب نہیں لیکن اگر کوئی شخص اگر اچانک مستطیع ہو جائے اور مدینہ، طائف، قطیف اور دمام وغیرہ میں رہتا ہو اور وہ یوم الترویہ یا میقات سے احرام پہن کر عرفات تک قبل زوال تک پہنچ سکتا ہو تو اس کا حج ہو جائے گا۔

(3) استطاعت مالی :

اس کے پاس کرایہ آمدورفت اور کھانے پینے کے اخراجات موجود ہوں تو اس پر واجب ہے اگر کوئی سعودی عرب کے کسی شہر میں رہتا ہو یا مکہ میں ہی رہتا ہو اور اسے کوئی قانونی دشواری نہ ہو اور اخراجات کی رقم ہو یا حج سے پہلے اچانک رقم ہاتھ آجائے تو حج اس پر واجب ہو جائے گا۔

(4) استطاعت قانونی :

فریضہ حج کی ادائیگی میں اس کی جان، مال، عزت وآبرو کو کوئی خطرہ نہ ہو اپنی حکومت یا سعودی حکومت کی طرف سے کوئی قدغن نہ ہو، راہ میں امن ہو اور حالات نامساعد نہ ہوں تو حج اس پر واجب ہے۔

(5) استطاعت روزگاری :

اگر کسی کے حالات ایسے ہوں کہ وہ مستطیع تو ہے لیکن اگر اس رقم سے حج کر لے اور آئندہ اس کے بال بچوں کے رزق کا مسئلہ پیدا ہو جائے اور فقر وفاقہ کی نوبت کا امکان ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہے لیکن اس جواز میں صداقت ہونی چاہیے صرف یہ عذر برائے عذر نہ ہو ہر شخص اپنے حالات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ (نوٹ) کچھ لوگ جائیداد رکھتے ہیں لیکن عذر تراشتے ہیں کہ Cash نہیں ہے۔ کچھ لوگ بچیوں اور بچوں کی شادی کا بہانہ بناتے ہیں کہ پہلے ان کی شادی کر لیں۔ کچھ کاروباری مصروفیت کا بہانہ بناتے ہیں۔ یہ تمام عذر لنگ ہے انسان خود کو تو دھوکا دے سکتا ہے خدا کو نہیں جس کے پاس کرایہ آمدورفت اور حج کے اخراجات ہیں اور کوئی مالی یا شرعی عذر مانع نہیں تو اس پر حج فرض ہے اور اس کا تارک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے اور حج کے وجوب کا انکار کرنے والا کفر کی منزل میں داخل ہو جاتا ہے۔

جدّہ ایئرپورٹ پر آمد

قبل اس کے کہ احرام کے بارے میں آپ کو بتایا جائے لیکن پہلے جدہ ایئرپورٹ۔ جہاز سے اتر کر آپ جدہ ایئرپورٹ کے وسیع ہال میں داخل ہوں گے جہاں آپ سے پیلے رنگ کا ہیلتھ کارڈ چیک کیا جاسکتا ہے اس کے بعد آپ آرام سے سیمنٹ کی بنچوں پر تشریف رکھیں محکمہ صحت کا عملہ آپ کو ایک گولی اور پانی کی ایک چھوٹی بوتل دے گا آپ یہ گولی بلا تامل نوش فرمالیں اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ پھر عملے کی ہدایت کے مطابق نمبر وار "امیگریشن کاؤنٹر" کی جانب بڑھیں۔ اپنا پاسپورٹ چیک کرائیں اس اثناء میں آپ کا سامان پہنچ چکا ہوگا۔ آپ بیلٹ کے پاس چلے جائیں اور اپنا سامان چیک کریں اگر بیلٹ پر آپ کا سامان نہ ملے تو گھبرائیں نہیں سامان کہیں آس پاس موجود ہوگا۔ سامان لے کر آپ کاؤنٹر پر جائیں وہاں کبھی تلاشی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ یہ سعودی عملے کے مزاج پر منحصر ہے آپ اپنے ساتھ صرف مناسک کی کتاب لے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ ہر قسم کی کتاب کی سعودی عرب میں ممانعت ہے مفاتیح الجنان کبھی نکل جاتی ہے اور کبھی عملہ ضبط کرلیتا ہے آپ ان سے تکرار ہرگز نہ کیجئے گا خاموشی سے کتاب حوالے کردیجئے گا۔ آپ اپنا سامان لے کر جیسے ہی باہر نکلیں گے آپ کا سامان لے کر ایک بڑی ٹرالی میں رکھ دیا جائے گا۔ آپ سامان کی فکر نہ کریں۔ گیٹ کے باہر بیٹھے ہوئے عملے سے پاسپورٹ پر اسٹیکر لگوا کر آپ پاکستانی حج مشن کے گوشے کی طرف روانہ ہوں اس گوشے میں دور سے سبز ہلالی پرچم نظر آجائے گا۔ اگر آپ نے نذر کا احرام باندھا ہوا ہے آپ پاکستانی پرچم کے آس پاس اپنا سامان تلاش کیجئے اور سامان مل جانے کے بعد آرام سے پلاسٹک کی بنچوں پر تشریف رکھیں لیکن اگر آپ کو میقات جانا ہے تو اپنا پاسپورٹ کاروان سالار یا کارکنان کے حوالے کردیں حفظ کے لئے سوریال آپ پاکستان میں ہی کاروان سالار کے حوالے کردیں۔

کاروان سالار آپ کا پاسپورٹ لے کر جعفہ کی ٹرانسپورٹ کے حصول کے لئے جائے گا آپ قطعاً پریشان نہ ہوں عموماً جدہ ایئرپورٹ پر چھ سے آٹھ گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے اس عرصہ میں اگر نماز کا وقت ہے ایئرپورٹ کے اندر مسجد میں نماز پڑھیں۔ ہماری قومی ایئرلائن سفر کے اختتام سے پہلے عازمین حج کو "ریفریشمنٹ" کا تھیلہ دیتی ہے جس میں پھل اور اسنیکس ہوتے ہیں ان سے انصاف کیجئے اور باقی وقت غور وفکر کیجئے، اوراد وظائف کیجئے آپ اپنی منزل سے قریب ہو رہے ہیں آپ خود پھر یہ دیکھئے کہ کس نے بلایا ہے اور کس بارگاہ میں جا رہے ہیں خود کو آمادہ کیجئے، وطن کی یاد، اولاد کی محبت اور غم روزگار کو بھلا دیجئے اور اس بارگاہ میں حاضری کے لئے خود کو تیار کیجئے جس کی حسرت میں ایک عمر سے جی رہے تھے آرزوؤں، تمناؤں، خوابوں اور حسرتوں کی تکمیل کی گھڑی آ پہنچی ہے جو لوگ اپنے شہر سے نذر کر کے احرام باندھ چکے ہیں انہیں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ انہیں 24 چیزوں سے گریز کرنا ہے جو حالت احرام میں حرام ہیں خصوصاً جھوٹ بولنا اور آئینہ دیکھنا۔ اس سے قدم قدم پر بچنا ہے۔ دنیاوی باتیں کرنے سے گریز کیجئے کہ اس میں کہیں نہ کہیں جھوٹ، تکبر، غیبت اور خودنمائی کا پہلو نکل آتا ہے اور انہیں سے بچنے اور چھٹکارا حاصل کرنے کا نام صحیح حج ہے۔

فلسفہ احرام کا شعوری جائزہ وعقلانی تجزیہ

حرام قرار دینا۔ ارض حرم میں داخل ہونے کے لئے ارکان حج ادا کرنے کی حالت میں آنا۔ چنانچہ احرام گویا اس حالت کا نام ہے جس میں انسان عمرہ یا حج کرتا ہے اس حالت میں آنے کے لئے مکہ معظمہ سے ایک مقررہ فاصلے پر کچھ مقامات کی نشاندہی کر دی گئی جہاں سے احرام باندھا جا سکتا ہے۔

☆ احرام ان دو چادروں کو کہتے ہیں جسے ایک بطور تہہ بند (اسے لنگ بھی کہتے ہیں) ناف سے لے کر گھٹنوں تک باندھا جاتا ہے اور دوسرا کاندھوں پر ڈالا جاتا ہے تا کہ وہ دونوں شانوں کو ڈھانپ سکے۔

☆ احرام روئی یا سوتی دھاگوں سے بنا ہوا ہونا چاہئے ریشمی احرام جائز نہیں ہے۔

☆ احرام سفید ہونا چاہئے۔ قادر مطلق اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔ سفید کپڑے کی شان ہی اور ہوتی ہے۔ سفید کپڑا امن کی نشانی ہے۔ سفید کپڑا جراثیم کو جذب کرتا ہے شاید اسی لئے پوری دنیا میں ڈاکٹری گاؤن، محققین Lab Coat، نرسوں کا یونیفارم سفید ہوتا ہے۔ دنیا بھر کے پادریوں کے سفید ملبوسات ونن کے سفید پارچہ جات اور عروسی کے لباس کا سفید ہونا پاکیزگی، محبت اور امن کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔

☆ خدا نے اپنے مہمانوں کے لئے سفید لباس کا انتخاب اس لئے بھی کیا ہے مسلمان اپنے شاہانہ لباس کو ترک کر کے ایک جیسا لباس پہنیں۔ خدا اپنے مہمانوں میں مساوات چاہتا ہے۔

☆ دنیا بھر سے آئے ہوئے ضیوف الرحمٰن اپنے ساتھ اپنے ملک کے متعدی امراض و جراثیم لاتے ہیں جن کی شدت کو کم کرنے کے لئے سفید لباس کا انتخاب کیا گیا ہے۔

☆ یہ وہ شاہانہ لباس ہے جسے پہنے بغیر کوئی دربار خداوندی میں حاضر نہیں ہو سکتا خواہ وہ راعی ہو یا رعایا، تاجدار ہو یا باجگوار، آجر ہو یا اجیر، آقا ہو یا غلام سب کے لئے لازم ہے کہ وہ جب قادر مطلق کے دربار میں جائیں تو ان دو پاک صاف، بے داغ لباس میں جائیں۔

☆ اسی طرح جب انسان دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو سفید لباس زیب تن کرتا ہے اس کا

مطلب یہ ہے کہ زندگی میں بھی خدا سے ملاقات کے لئے سفید لباس ضروری اور انتقال کے بعد بھی خدا سے ملاقات کے لئے اجلاوسفید ملبوس ضروری ہے۔

نذر کا احرام

☆ نذر کے معنی فاتحہ دلانے یا مٹھائی پر سورۂ حمد یا سورۂ اخلاص پڑھ کر تقسیم کرنے کے نہیں ہیں بلکہ نذر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں ارادہ کر کے ایک منت مانے اور اس کے یہ الفاظ ادا کرے۔ ''میں اللہ کے لئے اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہوں کہ اپنے حج اسلام کے عمرہ مفردہ / یا عمرہ تمتع کا احرام کراچی / لاہور / اسلام آباد / پشاور یا کوئٹہ سے باندھوں گا۔'' (جہاں سے بھی باندھے اس جگہ کا نام لے جہاں سے احرام باندھنا ہے) اگر عمرہ مفردہ کرنا چاہے تو نذر میں حج اسلام کا عمرہ تمتع نہ کریں۔ اس صورت میں جہاز کے سفر کی وجہ سے ایک کفارہ واجب ہو سکتا ہے۔

☆ جدہ ایئرپورٹ سے براہ راست مکہ آ سکتے ہیں اور کسی میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ جدہ پہنچنے سے تقریباً گھنٹہ یا پون گھنٹہ قبل جہاز ہی میں نذر کر کے احرام باندھ لیں۔ یا اپنے شہر ہی سے نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں۔ آقای خامنہ ای کے مقلد حالت اختیار میں صرف اس صورت میں عمل کر سکتے ہیں اگر رات کا وقت ہو اور اگر مجبوری ہو تو دن میں بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ خواتین مقلدات ہر وقت اس عمل کو کر سکتی ہیں۔

☆ اگر کسی شخص نے جدہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیا ہے چاہے وہیں نذر کر کے باندھا تو غلط کام کیا ہے۔ اسے واپس میقات جا کر احرام باندھ کر آنا ہوگا یہ ممکن نہ ہو تو جہاں تک جا سکتے ہیں وہاں جا کر احرام باندھے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو مکہ ہی سے

دوبارہ احرام باندھے پہلا جدہ والا احرام غلط ہے۔

☆ اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ نہ تو میقات تک جا سکتا ہے اور نہ ہی جدہ آنے سے پہلے نذر کرکے احرام باندھا تھا۔ مثلاً بیمار پڑ جائے، وقت کی کمی ہو تو اس مجبوری میں پھر جدہ سے نذر کرکے احرام باندھ لے جس کا طریقہ یہ ہے۔

''میں اللہ کیلئے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے عمرہ تمتع کا احرام جدہ سے باندھوں گا'' اور پھر احرام باندھ لے۔ ایسے لوگ جب جدہ سے مکہ جائیں تو جہاں سے حدودِ حرم شروع ہوں وہاں سے دوبارہ نیت کرلیں۔ موجود مراجع کرام میں کچھ کے نزدیک عمرہ مفردہ کا احرام نذر کرکے جدہ سے بھی باندھا جا سکتا ہے۔

کوئی بھی شخص بغیر احرام کے مکہ معظمہ میں داخل نہیں ہو سکتا خواہ وہ عمرہ کی غرض سے آیا ہو یا حج کی غرض سے۔

احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں۔

(1) دو کپڑے پہننا (2) نیت کرنا (3) تلبیہ کہنا

البتہ جو عازمین حج جہاز ہی سے یا اپنے شہر سے احرام باندھ کر آنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایک چوتھی بات نذر کرنا بھی ضروری ہے۔

احرام میں دو کپڑے پہننا واجب ہے ایک ایسا کپڑا جو کمر سے گھٹنے کو چھپالے دوسرے ایک چادر جس سے دونوں شانے چھپے رہیں۔ کپڑا اس سے کم نہیں ہونا چاہئے زیادہ ہو سکتا ہے۔ یہ مردوں کے لئے واجب ہے۔ عورت کے لئے یہ کپڑا پہننا واجب نہیں ہے وہ چاہے تو اپنے روزمرہ کے لباس کو احرام قرار دے سکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ بھی دو کپڑوں کا احرام باندھے۔ ان کپڑوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ کپڑے بغیر سلے ہوئے ہوں (عورت اگر چاہے تو سلے ہوئے کپڑے بھی پہن سکتی ہے) پاک ہوں، خالص ریشم نہ ہو (عورت بھی خالص ریشم نہیں پہن سکتی)، ایسے جانور کی کھال یا بال کا بنا ہوا

نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اتنے باریک نہ ہوں کہ اندر سے جسم نظر آئے۔

اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وقت یہ کپڑے نجس ہو جائیں تو فوراً پاک کر لیں یا بدل لیں البتہ وہ خون جو حالتِ نماز میں معاف ہے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

میقات کسے کہتے ہیں؟

میقات کے لغوی معنی وقت، مقررہ وقت، مقررہ درست مکان ملاقات کے ہیں۔ یہ اصطلاح سورہ اعراف 142، 155 سورہ الشعراء 38 میں آئی ہے۔

اسلامی فقہ اور قرآن حکیم میں نمازوں کے اوقات کے معنوں میں آتی ہے۔ سورہ البقرہ 238، سورۂ ہود 40، سورۂ نور 58 وغیرہ مختلف نمازوں کے اوقات ولوازمات کا تعین کرتی ہے۔

حج کی اصطلاح میں علماء وفقہا کے نزدیک وہ جگہ جہاں سے مکہ جانے والے حج کا احرام باندھتے ہیں۔

میقات پانچ ہیں :

بانی اسلام حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ میقات معین فرمائے ہیں۔ چونکہ حجاج کرام تین طرح سے مکہ معظمہ پہنچتے ہیں۔ ایک جدہ سے مکہ معظمہ، کچھ حجاج کو براہ راست مدینہ منورہ لے جایا جاتا ہے لہٰذا وہ مسجد شجرہ سے احرام باندھتے ہیں لیکن ہم پہلے پانچوں میقات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(1) جحفہ :

وہ متبرک جگہ ہے جہاں ہمارے آقا ومولا سر اللہ العالمین، امام المتقین، یعسوب الدین امامت کے پہلے آفتاب درخشاں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا۔ یہ میقات

جدہ سے تقریباً 220 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور مکہ سے اس کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ رابغ، نیبوہ اور اہل مصر و شام کے عازمین حج کے لئے میقات ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ رابغ و نیبوہ والے اپنے شہر سے احرام باندھ سکتے ہیں ان کے لئے بھی میقات پر آ کر احرام باندھنا ضروری ہے۔

(2) مسجد شجرہ :

یہ میقات مضافات مدینہ میں آبیار علی سے متصل ہے اسے "ذوالحلیفہ" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ میقات اہل مدینہ اور اس کے گرد و نواح کے شہروں کے لئے۔ مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ 464 کلومیٹر اور مدینہ سے 8 کلومیٹر ہے۔ مسجد کے اندر بیشمار غسل خانے ہیں اگر مدینہ سے بھی غسل کر کے اور احرام زیب تن کر کے مسجد شجرہ کے اندر آ کر نیت کر لے اور تلبیہ پڑھ لے تو بھی صحیح ہے ورنہ مسجد شجرہ میں غسل کر کے اپنے گناہوں کا لباس اتار کر اور برے اعمال سے توبہ کر کے تقویٰ کا لباس پہن کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کرے۔

(3) قرن المنازل :

یہ میقات مکہ معظمہ سے 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ میقات اہل طائف اور اس کے مضافات میں رہنے والوں کے لئے ہے۔

(4) وادی عقیق :

یہ میقات مکہ معظمہ سے 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ اہل عراق و اہل نجد کیلئے میقات ہے۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے اس کی ایک وادی کو "مسلخ" اور دوسرے کو "غمرہ" کہتے ہیں۔

(5) یلملم

یہ میقات مکہ معظمہ سے تقریباً 112 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بحری راستے سے آنے

والے پاکستانی و ہندوستانی اور دیگر ممالک کے عازمین حج کا میقات یلملم ہے۔ یہ پہاڑی مکہ معظمہ سے 45 کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ اس کا ایک نام "سعدیہ" ہے۔ مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنے سفرنامہ "سفر حجاز میں" اس کا ذکر کیا ہے انہوں نے بھی یلملم سے احرام باندھا تھا۔

ہر عازمین حج کو ان پانچوں میقات میں سے کسی ایک سے احرام باندھنا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں عمرہ مفردہ کرنے والوں کے لئے 4 میقات اور بھی ہیں (1) حدیبیہ (2) جعرانہ (3) تنعیم یا مسجد عائشہؓ (4) اضاوۃ لبین ہے۔ یہ وہ جگہ ہیں جہاں حدود حرم ختم ہوتی ہیں۔ حرم وہ جگہ ہے جو جائے امن اور جہاں انسان ہوں یا جانور انہیں گزند پہنچانا حرام ہے۔ نہ صرف انسان کو گزند نہ پہنچانا بلکہ اس کی حدود میں شکار کرنا اور گھاس اکھاڑنا تک حرام ہے۔

عموماً جدہ ایئرپورٹ سے کچھ لوگ براہ راست مکہ جاتے ہیں یا غدیر کی برکتیں سمیٹنے کیلئے جحفہ کے میقات پر جاتے ہیں۔ مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ ناچیز کو ہمیشہ جحفہ سے احرام باندھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اور میں دیگر قافلے والوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ذرا سی دنیاوی زحمت یا اخراجات کو نہ دیکھیں اگر ہم جحفہ کے میقات سے اسی طرح اغماض برتتے رہے اور چشم پوشی کرتے رہے تو ایک دن یہ میقات بند ہو جائے گا۔ سعودی حکومت ایرانی زائرین کو اب مکہ معظمہ کے بجائے پہلے مدینہ منورہ لے جاتی ہے۔ پہلے یہ میقات ایرانی عازمین حج سے آباد رہتا تھا اب اس کا آدھا حصہ بند کر دیا گیا ہے۔ رابغ، نیبوہ اور ابواء وغیرہ کے عازمین حج اپنے گھر ہی سے غسل کر کے اور احرام باندھ کر آتے ہیں صرف جحفہ کی مسجد کے باہر کھڑے ہو کر نیت کر کے اور تلبیہ پڑھ کر اپنی منزل کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ اب اس میقات کی رونق کم ہو گئی ہے۔ غور فرمایئے کیا ہماری یہ حسرت نہیں ہونی چاہئے کہ اس مقام کی زیارت کریں جہاں ہمارے آقا و مولا کو کل کائنات کا مولا بنایا گیا تھا۔

کاروان ابوذر (کراچی)

یہ وہ باعظمت عبادت ہے جس کے بارے میں خالق دوجہاں نے آج سے تقریباً پونے پانچ ہزار سال قبل اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ حج کا اعلان کریں۔ لیکن حج کا صحیح لطف اس وقت آئے گا جب کارواں سالار حج کے تمام اسرار و رموز اور فلسفہ اور روح سے واقف ہو تو جناب مولانا مرزا صادق حسن صاحب قبلہ سے زیادہ اس عبادت کے بارے میں اور کون واقف ہوگا بقول برادر بزرگ شاعر اہلبیت آل محمد رزمی صاحب کے مولانا مرزا صادق حسن صاحب حج کے Subject میں PHD ہیں تو پھر جس قافلہ کے روح رواں مولانا مرزا صادق حسن صاحب ہوں، سبحان اللہ اور پھر جس کاروان کے سالار اصغر عباس صاحب جیسے منتظم و خدمت گار ہوں جزاک اللہ۔

اس قافلے کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان ابوذر

کاروان کا پتہ : سولجر بازار، کراچی

قافلہ سالار کا اسم گرامی : جناب اصغر عباس

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علماء : حجۃ الاسلام مولانا مرزا صادق حسن صاحب

قافلے کے مستقل کارکن : متعدد خدام حجاج

کاروان کی تشکیل کا سال : 2005ء

حجاج کی تعداد : سال (2005ء۔100) (2006ء۔100)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

جدہ سے میدانِ غدیر تک

اس کتاب لکھنے کا مقصد آسان حج کی وضاحت اور ان مقامات کے مذہبی و تاریخی پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے جو عموماً مناسک کی کتابوں میں نہیں ہوتا اور عام آدمی مناسک کی خوش فقہی کتابیں دیکھ کر گھبرا اور اکتا جاتا ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں آپ کو قدم بہ قدم آپ کی منزل کی طرف لے چلوں تاکہ جب آپ اس کتاب کو پڑھ کر حج کی سعادت حاصل کریں گے تو آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ آپ آموختہ دہرا رہے ہیں۔ میں نے فقہی معاملات بھی اس حد تک بیان کئے ہیں جسے عام آدمی بھی با آسانی سمجھ لے وگرنہ حج کا موضوع اور اس کے مسائل اتنے دقیق ہیں کہ بڑے بڑے مولویوں کے سر سے گزر جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حج کے موقع پر علماء مناسک کی ڈھیروں کتابیں اپنے ہمراہ رکھتے ہیں پھر عازمین حج مختلف مجتہدین کے مقلدین ہوتے ہیں اور بعض تو تقلید کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے پہلے بزرگ مثال دیا کرتے تھے "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا" اب حج کی وجہ سے لوگ تقلید کی طرف مائل ہوتے ہیں اور انہیں واجبات مثلاً خمس وغیرہ کا پتہ بھی حج کی وجہ سے چلتا ہے اور اگر معلوم بھی ہوتا ہے تو بھی چشم پوشی فرماتے ہیں جبکہ یہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق غصب کرنے والا کہلاتا ہے۔ فدک کے غاصب ہوں یا خمس کے غاصب یہ ایک صف میں کھڑے ہوں گے۔ حج کی برکتوں کا کوئی حد و شمار نہیں اس کی وجہ سے بہت

سے لوگ تقلید کرتے ہیں، بہت سے خمس کی ادائیگی کے پابند ہو جاتے ہیں البتہ کچھ ایسے بھی ہیں جو بارہا سمجھانے اور گزارش کرنے پر بھی پابند نہیں ہوتے اور صرف وعدہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ جو گنڈے دار نماز پڑھتے تھے وہ نماز کے پابند ہو جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ داڑھی رکھ لیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کی زندگیوں میں خاطر خواہ تبدیلیاں آجاتی ہیں اور بہت سے لوگ سیر وسلوک کی منازل طے کر کے خاصان خدا کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں اور جھوٹ، غیبت، بداخلاقی، بددیانتی وغیرہ سے اجتناب کر لیتے ہیں۔ ان کا حج مقبول ومسرور ہوتا ہے۔ قبولیت حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وطن واپس آ کر حاجی اپنے گناہوں میں کمی اور پرانی عادتوں میں تبدیلی محسوس کرے۔ لیکن اگر اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے تو اس کے نصیب۔ یہ بارگاہِ الٰہی اور بارگاہِ نبوی وہ بارگاہیں ہیں جہاں بگڑی بنائی جاتی ہے آدمی کے اندر کو سنوارا جاتا ہے، اس میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ میری تمنا اور میری دعا ہے کہ آپ کا حج ویسا ہی حج ہو جیسا پاک پروردگار اور آئمہ الطاہرین چاہتے ہیں۔ پروردگارِ عالم معصومین علیہم السلام کے صدقے میں ہمیں حج کو پوری روح کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جدہ ایئرپورٹ پر چند گھنٹے قیام کے بعد 220 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ہم تقریباً ڈھائی گھنٹے میں جحفہ پہنچ جائیں گے قبل اس کے ہم احکام احرام، نماز احرام، نیت وتلبیہ وغیرہ کے مسائل بیان کریں ہم آپ کو میدان غدیر لئے چلتے ہیں۔ جحفہ کا میقات غدیر خم میں واقع ہے۔ جہاں ایک عظیم الشان مسجد اور بے شمار غسل خانے ہیں۔ مسجد سے باہر احرام، بیلٹ، ہوائی چپل وغیرہ کی بھی ایک دوکان ہے۔ ایک چائے خانہ اور ایک اسٹور ہے جہاں سے آپ حسب ضرورت چیز لے سکتے ہیں۔ مقام غدیر کی ہواؤں اور فضاؤں میں "من کنت مولاہ فھٰذا علی مولاہ" کی نبوی آواز سننے کی کوشش کیجئے اور اپنی تقدیر پر ناز کیجئے کہ آپ غدیری اسلام سے وابستہ ہیں۔

کچھ دیر میدان غدیر میں

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آخری حج سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ شمع اسلام کے لاکھوں پروانے بشکل حجاج کرام آپ کے ہمراہ تھے۔ تپتے ہوئے صحرا کی تمازت مسلمانوں کا امتحان لے رہی تھی۔ لیکن مسلمان صحرا کی کڑی دھوپ سے بے خوف سایۂ رحمت میں پناہ لئے ہوئے تھے اور مدینہ کی طرف رواں دواں تھے ابھی مکہ معظمہ سے 100 میل ہی پہنچے تھے ابھی مدینہ کا فاصلہ 185 میل باقی تھا کہ جحفہ کے مقام پر جہاں سے پہلے مصر، شام، عراق اور یمن کے راستے الگ الگ ہوتے تھے کہ جبریل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پیغام سنایا۔ "یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ' واللہ یعصمک من الناس" (المائدہ آیت 44 پارہ 4) (ترجمہ) اے رسول تمہارے پالنے والے کی جانب سے تم پر حکم نازل ہوا ہے کہ اب اس امر کی نشر و اشاعت شروع کر دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا کار رسالت ہی انجام نہیں دیا۔ خدا تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا (حوالہ تفسیر غرائب القرآن نیشاپوری فتح القدیر شوکانی اسباب النزول واحدی فتح البیانی نواب صدیق حسن خان وغیرہ)

جبریل کے اس پیغام کے بعد غدیر خم کے میدان سے خار مغیلاں چنے گئے (کاش لوگ اپنے دل کے کانٹوں کو بھی چن لیتے) جلسہ گاہ تیار کیا گیا۔ اپنی طرز کا انوکھا ترین منبر پالانِ شتر سے تیار کیا گیا۔ غدیر خم کے عظیم الشان اجتماع میں سرکار دو عالم نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

ابن عسقلان نے اپنی مستند تاریخ میں اس طرح تحریر کیا ہے۔ (ترجمہ) آنحضرتؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے واپس ہوئے اور مقام غدیر خم پر پہنچے تو حضرت علیؑ

کو اپنی اخوت کا شرف عطا فرمایا صیغۂ اخوت پڑھا) اور فرمایا کہ علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی۔ یا اللہ تو دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ سے دشمنی رکھے اور اس کی مدد فرما جو علیؑ کی مدد کرے اور ذلیل وخوار کر اس کو جو علیؑ کو اس کی منزلت سے گرانا چاہے۔ پھر حضورؐ نے حکم دیا کہ منبر بنایا جائے حکم کی تعمیل کی گئی اور حضورؐ پرنور منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ فصیح وبلیغ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے بیان کرنے سے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان کروں کہ اس موقع پر (بمقام غدیر خم) یہ سارا اہتمام کیوں کیا گیا۔ خود حضورؐ نے اپنی رائے سے ایسا کیا۔ یا صحابہ کرام گرمی کی وجہ سے پریشان ہو گئے تھے۔ چشمہ غدیر خم نظر آیا ٹھہر گئے اور حضورؐ سے درخواست کی کہ کچھ دیر آرام کرلیں۔ پانی پی لیں۔ ضروریات سے فارغ ہو کر نماز ادا کرلیں اور پھر آگے چلیں۔ ان میں سے کوئی بات ہم کو آج تک کسی تاریخ میں نہیں ملی۔ البتہ متعدد تفاسیر میں ونیز علامہ عینی کی شرح صحیح بخاری میں درج ہے۔ (ترجمہ) بمقام غدیر خم نازل ہوئی یعنی اے رسولؐ! اس حکم کو پہنچا دیجئے جو آپ کو پروردگار نے بھیجا ہے اور اگر ایسا نہیں کیا تو گویا کار رسالتؐ انجام نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ آپ کو شر دشمنان سے محفوظ رکھے گا (تفسیر غرائب القرآن نیشاپوری، فتح القدیر شوکانی، اسباب النزول واحدی، فتح البیان نواب صدیق حسن خان وغیرہ)

اب ناظرین کو اطمینان ہو جائے گا کہ غدیر خم کے موقع پر جو یہ عظیم الشان اجتماع ہوا اور حضور پرنور نے خطبہ فصیح وبلیغ ارشاد فرمایا۔ اس کا سبب کیا تھا اور کار رسالت کو اکمال اور اتمام کے درجے پر پہنچانے میں جس شے کی ضرورت تھی وہ کیا تھی؟

حضورؐ منبر پر تشریف لے گئے۔ خطبہ کی تفصیل کے لئے علامہ ابن حجر مکی کی الصواعق المحرقہ سے پیش کرتا ہوں۔ موصوف نے بحوالہ طبرانی وغیرہ بسند صحیح تحریر فرمایا ہے۔

اس کا ترجمہ یہ ہوا۔ جناب رسول خداؐ نے بمقام غدیر خم درختوں کے نیچے خطبہ ارشاد فرمایا کہ خدائے لطیف وخبیر نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ ہر نبی اپنے سے بہت پہلے کی عمر سے

نصف پاتا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری طلب ہونے والی ہے اور میں بخوشی دعوت الٰہی کو قبول کروں گا۔ مجھ سے وہاں سوال کیا جائے گا۔ اس وقت تم کیا جواب دو گے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ ہم سب گواہی دیں گے کہ حضورؐ نے باری تعالیٰ کے احکام ہم تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تم اس امر کی گواہی نہ دو گے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے رسولؐ برحق ہیں اور برگزیدہ بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جنت اور دوزخ برحق ہے۔ موت برحق ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا برحق ہے اور قیامت بے شک وشبہ آنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ مردوں کو قبروں میں سے اٹھائے گا۔ سب نے عرض کی حضور ہم سب یہ گواہی دیں گے۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ بارالہا! تو گواہ رہنا۔ پھر فرمایا۔ لوگو! میرا مولا اللہ تعالیٰ ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کی جان و مال پر حق تصرف رکھتا ہوں۔ (پس سنو اور یاد رکھو) جس کا میں مولا ہوں یہ بھی یعنی علی مرتضیٰؑ بھی اس کے مولا ہیں۔

حضرت امام نسائی نے خصائص میں ابوطفیل سے بروایت زید بن ارقم روایت لکھی کہ جب حضورؐ انور حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام غدیر خم پر پہنچے تو اس جگہ قیام فرمایا۔

میں تم میں دو بیش قیمت چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری عترت جو میرے اہلبیتؑ ہیں۔ دیکھو! تم ان سے اچھا برتاؤ کرنا۔

اس مطلب کو محدث شہیر علامہ جمال الدین نے اپنی مستند اور معروف کتاب ''روضۃ الاحباب'' میں تحریر فرمایا ہے:

در اثناء مراجعت چوں آں حضرت بمنزل غدیر کہ از نواحی حجفہ است رسید. نماز پیشین در اوّل وقت گزارد بعد ازاں روئے

بسوئے یاران کرد و فرمود اَلَسْتُ اَوْلیٰ بالمؤمنینَ منْ انفُسِہِمْ"۔

یعنی بمقام غدیر خم حج آخری سے واپسی پر بعد نماز ظہر اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کیا میں صاحبان ایمان سے ان کے نفسوں سے زیادہ اولیٰ بالتصرف نہیں ہوں (سب نے کہا بیشک) اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے درمیان دو امر عظیم چھوڑے جاتا ہوں جن میں ایک دوسرے سے بڑا ہے۔ قرآن مجید اور میری عترت اہلبیتؑ۔

"ببینید و احتیاط کنید بعد از من چگونہ بان دو امر سلوک خواہید نمود"

دیکھو احتیاط کرنا اور میرے بعد ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور ان کے حقوق کی رعایت کرنا۔ پھر حضرت علی مرتضیٰ کا دست مبارک پکڑ کے فرمایا۔

جس کا میں مولا ہوں پس اس کے مولا علیؑ ہیں۔ یا اللہ دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ ذلیل اور رسوا فرما جو علیؑ کو مخذول کرنا چاہے اور حق کو علیؑ کی جانب پھیر دے جس طرح وہ (علیؑ) پھیریں۔ ان حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ حضور سرور عالم آخری حج سے واپس ہوتے ہوئے مقام غدیر خم پہنچے تو حضرت جبرائیل امین اور حضورؐ پر نور نے نماز ظہر کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا جس کا روح رواں یہ حصہ تھا کہ جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔"

الصواعق المحرقہ کے حوالہ سے بیان کیا جا چکا ہے کہ حضورؐ پر نور توحید و رسالت و معاد کا اقرار لینے کے بعد جنت، دوزخ، بعثت بعد، اور قیامت کا اقرار لیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ صرف اقرار ولایت حضرت امیر المومنین اب تک نہیں لیا گیا تھا اور یہی حصہ اتمام اور تکمیل تبلیغ رسالت تھا۔

مختلف تفاسیر میں جن کا حوالہ دیا جا چکا ہے آیہ بلغ کی شان نزول حضرت علی مرتضیٰ کے حق میں نازل ہونا ثابت ہو چکا۔ جب غدیر خم کے موقع پر حضرت علیؑ کی مولائیت کا اعلان ہو چکا تو یہ کام کچھ اس درجہ اہم تھا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد (جو بیان کیا جاتا ہے) درج ہے کہ حضرت علیؑ مرتضیٰ منبر سے اترے اور صحابہ کرام نے

مبارکبادیں دینا شروع کیں تو حضرت عمرؓ نے آنجناب سے ملاقات کی تو فرمایا۔ اے فرزند ابوطالبؑ مبارک ہو۔ آج تم ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہو گئے۔

"اصبحت وامسیت" کا جملہ خاص توجہ کے قابل ہے۔ اس روایت کے بیان کرنے والے امام احمد بن حنبل ہیں جو اہلحدیث کے مایہ ناز عالم اور فن حدیث کے امام مشہور ہیں۔ اس بیان سے مولا کے معنی صاف ظاہر ہو گئے۔ یعنی آج سے قبل بقول حضرت عمرؓ جناب علی مرتضیٰ مومنین اور مومنات کے مولا نہیں تھے۔ لہٰذا یہ اعزاز خاص جو عطا ہوا ہے وہ مولا بمعنی محبّ ناصر ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقیناً بمعنی اولیٰ بالتصرف ہی ہے۔ ایک صوفی صافی شاہ علی حسین صاحب جائسی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ نے خوب فرمایا ہے۔

عبث در معنی من کنت مولایے ردی ہر سو
علیؑ مولا بہ آں معنی کہ پیغمبرؐ بود مولا

ہمارے اس بیان کی تائید ابن واضح یعقوبی کی تاریخ سے بخوبی ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ترجمہ:

یہ روایت صحیح ثابت اور صریح ہے اور مقام غدیر خم میں نازل ہوئی۔

اب مطلب بالکل صاف ہو گیا۔ آیہ بلّغ جو اسی سورہ مائدہ میں نمبر 79 میں درج ہے وہ تہدیدی حکم ہے جس کی تعمیل نہ ہونے پر گویا تبلیغ رسالت نامکمل رہتی تھی اور جب اس موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی مولائیت کا اعلان ہو چکا۔ "آیہ اکملت لکم" کا نازل ہونا ثابت کرتا ہے کہ صرف اعلان مولائیت حضرت امیر المومنینؑ مکمل تبلیغ رسالت اور اتمام نعمت باری تعالیٰ تھی اب ناواقف لوگ اس کو مبالغہ سمجھیں یا غلو کہیں۔ ایسا بیان تاریخ اور حدیث سے ناواقفیت کی بنا پر ہوگا۔

اس سلسلے میں شرح جامع صغیر سیوطی میں علامہ محمد بن سالم حنفی نے لکھا ہے۔ ترجمہ:

جب یہ واقعہ بعض صحابہ نے سنا تو کہنے لگے۔ جناب رسول خداؐ نے اس بات کو کافی نہ سمجھا کہ ہم نے اقرار توحید و رسالتؐ کیا۔ نماز پڑھی، زکوٰۃ دی۔ جواب فرزند ابوطالبؑ کو ہم

پر بزرگی اور برتری دی جاتی ہے (یہ صحابی لفظ مولا سمجھ گئے۔ اب محب اور ناصر کہنے والے اپنی نادانستگی پر افسوس کریں) ان لوگوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آیا یہ امر واقعی آپ کی جانب سے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ حضورؐ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ امر خدا کی جانب سے تھا۔

علامہ نور الدین حلبی، شافعی سیرۃ الحلبیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ 18 ذی الحجہ کو واقع ہوا۔ یہاں تک ثابت ہو گیا۔

(1) 18 ذی الحجہ 10ھ کو آنحضرتؐ نے غدیر خم کے مقام پر حضرت علیؑ کی مولائیت کا اعلان فرمایا۔

(2) اکثر صحابہ نے مبارکباد دی۔ جن میں حضرت عمرؓ کا نام سب سے آگے ہے اور مبارکباد کا انداز خاص ہے۔

(3) جن کے دل میں شبہ تھا۔ انہوں نے دریافت کر کے اطمینان کر لیا کہ آیا یہ امر بحکم خدائے تعالیٰ ظہور پذیر ہوا۔

(4) آیہ بلغ غدیر خم کے مقام پر نازل ہوئی اور

(5) آیہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اعلان مولائیت کے بعد نازل ہوئی اور یہ آخری آیت قرآن مجید کی ہے۔

اصحابہ فی معرفۃ الصحابہ میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے کنز العمال میں ملا علی متقی نے معتبر راویان حدیث کے بیان کے بموجب لکھا ہے۔

غدیر خم کے دن جناب سرور کائناتؐ نے میرے سر پر ایک سیاہ عمامہ باندھا۔ جس کے دونوں کنارے میرے کاندھوں پر پڑے تھے۔

یہ دستار بندی کا موقعہ آخری تھا۔ اس سے قبل اظہار مولائیت کے بہت سے واقعات اہل اسلام کی مستند کتابوں میں درج ہیں۔

عمرہ مفردہ

ہم عازمین حج کی آسانی کے لئے حج تمتع کے پہلے مرحلے عمرہ مفردہ کا ذکر کرتے ہیں۔

حج کو ہم تین مرحلوں میں تقسیم کرتے ہیں یہ محض حج کو سمجھانے اور آسان کرنے کے لئے عمرہ مفردہ، عمرہ تمتع اور حج تمتع۔

عمرہ مفردہ اور حج میں فرق

1- (1) بالغ (2) عاقل (3) آزاد (4) استطاعت ضروری ہے ( )

1- (1) بالغ (2) عاقل (3) آزاد (4) استطاعت ضروری ہے۔ ( )

2- عمرہ کے لئے مہینے کی قید نہیں ہے ( )

2- حج کے لئے مہینے کی قید ہے۔ ماہ ذی الحجہ 9 ذی الحجہ تا 13 ذی الحجہ (X)

3- عمرہ کیلئے احرام ضروری ہے۔ ( )

3- حج کیلئے بھی احرام ضروری ہے۔ ( )

4- عمرہ کیلئے میقات سے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے۔ ( )

4- حج کیلئے بھی ضروری ہے کہ میقات سے احرام کی نیت کی جائے۔ ( )

5- خانہ کعبہ کا طواف۔ ( )

5- خانہ کعبہ کا طواف ( )

6-مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف۔ ( )

6-مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف۔ ( )

7- صفا و مروہ کے درمیان سعی ( )

7- صفا و مروہ کے درمیان سعی ( )

8- تقصیر ( )

9- طواف النساء ( )

10- نماز طواف النساء ( )

11- وقوف عرفات (x)

12- وقوف مزدلفہ (x)

13- وقوف منیٰ (x)

14- رمی جمرات (x)

15- قربانی (x)

8- تقصیر (x) (کیونکہ منیٰ میں حلق پہلے ہی کرایا جاچکا ہے۔)

9- طواف النساء ( )

10- نماز طواف النساء ( )

11- وقوف عرفات ( )

12- وقوف مزدلفہ ( )

13- وقوف منیٰ ( )

14- رمی جمرات ( )

15- قربانی ( )

عمرہ کی دو قسمیں ہیں

1- عمرہ مفردہ

2- عمرہ تمتع

عمرہ مفردہ کی دو قسمیں ہیں

1- واجب 2- مستحب

حج کی تین قسمیں ہیں

1- حج تمتع

2- حج افراد

3- حج قران

عمرہ و حج کے تمام مسائل کا بیان اپنے اپنے مقام پر آئے گا۔

جحفہ اور عمرہ مفردہ کا احرام

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے اپنے شہر سے نذر کر کے احرام پہننے والے عازمین حج براہ راست مکہ معظمہ جائیں گے جو افراد براہ راست مدینہ جائیں گے وہ مسجد شجرہ سے احرام باندھیں گے لیکن جو لوگ میقات میں احرام باندھیں گے وہ جحفہ جائیں گے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل واجب نہیں ہے مستحب

صرف نیت میقات پر کرنی ہوگی۔ آپ جحفہ میں وضو کریں غسل کریں احرام باندھیں اگر واجب نماز کا وقت ہے تو واجب نماز پڑھ کر احرام کی نیت کرلیں اور تلبیہ پڑھیں اور مستحب ہے کہ مکہ تک پہنچنے تک تلبیہ کو سوتے جاگتے بلندی پر چڑھتے اترتے دہراتے رہیں۔ تلبیہ کے الفاظ ہم آگے بیان کرتے ہیں لیکن پہلے چند مسائل کو دوبارہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

(1) احرام باندھنے کے لئے وضو یا غسل ضروری نہیں البتہ غسل کرنا سنت ہے اور اگر نماز پڑھنا ہے تو وضو واجب ہے۔

(2) وقت احرام کوئی نماز پڑھنا بھی واجب نہیں۔ البتہ چھ رکعت یا دو رکعت نماز بجالانا سنت ہے اور اگر ادا یا قضا نماز کے بعد احرام باندھیں تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر سنت نماز کی بھی ضرورت نہیں۔

(3) احرام کی چادروں کا ہر وقت پہننا ضروری نہیں انہیں اتارا بھی جاسکتا ہے، بدلا بھی جاسکتا ہے۔ نجس ہو جائیں تو پاک بھی کیا جاسکتا ہے۔

(4) احرام کی حالت میں اگر کسی پر غسل واجب ہو جائے تو احرام پر کوئی فرق نہیں پڑتا صرف غسل کر کے چادریں بدل لیں یا پاک کر کے انہیں کو دوبارہ پہن لیں۔

(5) احرام کی حالت میں غیر مسلم ممالک سے آنے والی چمڑے کی ان پیٹیوں کے استعمال سے بچیں جو کمر میں باندھی جاتی ہیں۔

(6) کسی دوسرے کا استعمال شدہ احرام خواہ عمرہ میں استعمال ہو یا حج میں اس کی اجازت سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(7) جس مقام سے احرام پہننا ہے ضروری نہیں ہے کہ احرام کی چادریں وہیں پہنی جائیں بلکہ سہولت و آسانی کی خاطر اس سے پہلے کہ کسی مقام سے بھی پہنی جاسکتی ہے البتہ نیت و تلبیہ وہیں پہنچ کر ادا کیا جائے۔

مستحبات احرام

احرام باندھنے والے کے لئے علمائے کرام اور فقہائے عظام نے چند مستحبات کو ذکر فرمایا ہے۔

1- احرام باندھنے سے پہلے بدن کو پاک کرے، ناخن کاٹے، مونچھوں کی اصلاح کرے، زیر بغل بالوں اور زیر ناف بالوں کو صاف کرے۔

2- جس شخص کا حج کرنے کا ارادہ ہو وہ ذی القعدہ کی پہلی تاریخ سے اور جو شخص عمرۂ مفردہ کا ارادہ رکھتا ہو وہ عمرہ کی ادائیگی سے ایک ماہ پہلے سے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو نہ کاٹے۔

3- احرام باندھنے سے پہلے (میقات میں) غسل کرے۔ حیض اور نفاس والی عورت کے لئے بھی یہ غسل کرنا صحیح ہے۔

اگر اس بات کا ڈر ہو کہ میقات میں پانی نہ ملے گا تو اس غسل کو پہلے بھی انجام دیا جاسکتا ہے، اور اگر میقات میں پانی مل جائے تو مستحب ہے کہ وہاں دوبارہ غسل کرے۔

اگر اس غسل کے بعد نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھنے سے پہلے اگر کوئی شخص ایسا لباس پہنے یا ایسی چیز کھائے جو محرم پر حرام ہے تو مستحب ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

دن میں کیا ہوا غسل آنے والی رات کے اختتام تک کے لئے کافی ہے اور رات میں کیا جانے والا غسل دن کے اختتام تک کافی ہے، جب کہ غسل کے بعد تلبیہ پڑھنے سے پہلے حدث اصغر انجام دینے کی صورت میں غسل کو دوبارہ انجام دے۔

غسل کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ نُوْرًا وَّ طَهُوْرًا وَّ حِرْزًا وَّ اَمْنًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّ سُقْمٍ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اس کی ذات سے مدد چاہتا ہوں، اے اللہ اس (غسل) کو میرے لئے روشنی اور پاک کرنے والا، ہر خوف سے بچاؤ اور امن اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے۔

طَهِّرْنِیْ وَ طَهِّرْ قَلْبِیْ وَ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ اَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مَحَبَّتَکَ وَ مِدْحَتَکَ وَ الثَّنَاءَ عَلَیْکَ فَاِنَّهٗ لَاقُوَّةَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اور میرے دل کو پاکیزہ کر دے، میرا سینہ کشادہ فرما، میری زبان پر اپنی محبت اور تعریف و ثناء جاری کر کیونکہ تیرے بغیر میری کوئی طاقت نہیں۔

لِیْ اِلَّا بِکَ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِیْنِی التَّسْلِیْمُ لَکَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ

ترجمہ: اور میں جانتا ہوں کہ میرا دین یہی ہے کہ تیری جانب سر تسلیم خم ہو اور تیرے نبیؐ کے طریقے کی پیروی ہو۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اُؤَدِّیْ فِیْهِ فَرْضِیْ

ترجمہ: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کپڑے پہنائے، جس سے میں اپنا جسم چھپاتا ہوں، اپنے فرائض کو ادا کرتا ہوں۔

وَ اَعْبُدُ فِیْهِ رَبِّیْ وَ اَنْتَهِیْ فِیْهِ اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِیْ وَ اَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِیْ وَ قَبِلَنِیْ وَلَمْ

ترجمہ: اور اپنے مالک کی عبادت، اطاعت اور بندگی کا حق ادا کرتا ہوں اور یہی لباس پہن کر وہاں پہنچتا ہوں جہاں پہنچنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے وہاں پہنچایا جہاں پہنچنے کا میں نے ارادہ کیا اور جب میں نے اس تک پہنچنے کا ارادہ کیا تو اس نے

میری مدد فرمائی، مجھے قبول کیا، اپنے سے قریب کیا۔

بَقَطَعَ بِیْ وَ وَجْهَهُ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَ كَهْفِیْ وَ حِرْزِیْ وَ ظَهْرِیْ وَ مَلَاذِیْ وَ رَجَائِیْ وَ مَنْجَایَ وَ ذُخْرِیْ وَ عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَ رَخَائِیْ

ترجمہ : اور میری امیدوں کو نہ توڑا، مجھے اپنے پاس سے نہ دھتکارا، جب میں نے اس تک پہنچنے کا ارادہ کیا تو اس نے میرے اس ارادے کو قبول فرمایا، میری حفاظت فرمائی، پس وہی میرا قلعہ ہے، میری پناہ گاہ ہے، میرا بچاؤ ہے، میرا پشت پناہ ہے، میری جائے پناہ ہے، میری آرزو ہے، میرا سامان نجات ہے، میرا ذخیرہ ہے، سختیوں اور مصیبتوں میں اور راحتوں اور خوشیوں میں، سب میں وہی میرا سرمایہ اور سامان نجات ہے۔

احرام کی نیت

میں احرام باندھتا ہوں / باندھتی ہوں عمرہ مفردہ کے لئے قربتہً الی اللہ

نوٹ : نیت ارادے کا نام ہے۔ نیت کا زبان پر جاری کرنا ضروری نہیں فقط دل میں ہی ارادہ کافی ہے۔ احرام کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھے۔

تلبیہ

لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ

لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

ترجمہ : میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں

میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں

یقیناً تمام حمد اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک تیرا ہے

تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

تلبیہ کے بعد یہ کلمات ادا کرے :

لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ

ترجمہ : حاضر ہوں، اے بلندیوں والے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ دَاعِیاً اِلٰی دَارِ السَّلَامِ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے جنت کی طرف بلانے والے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے گناہوں کے بخشنے والے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ اَھْلَ التَّلْبِیَۃِ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے مالک حاضر ہوں

لَبَّیْکَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے جلال اور بزرگی والے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، تو ہی پہلے خلق کرنیوالا ہے، تیری طرف ہی بازگشت ہے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ تَسْتَغْنِیْ وَ یُفْتَقَرُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، تو بے نیاز ہے اور (ہر ایک کو) تیری ہی احتیاج ہے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ مَرْھُوْباً وَّ مَرْغُوْباً اِلَیْکَ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، کہ تجھ سے ڈرا جاتا اور تیری طرف رغبت کی جاتی ہے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے معبود حق حاضر ہوں

لَبَّیْکَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے نعمتوں اور خوبصورت بہترین احسان والے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ کَشَّافَ الْکُرُوْبِ الْعِظَامِ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے بڑی سختیوں کو دور کرنے والے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدَیْکَ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور کنیز کا بیٹا ہوں حاضر ہوں

لَبَّیْکَ یَا کَرِیْمُ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے کریم حاضر ہوں

ان کلمات کو بھی زبان پر جاری کرنا بہتر ہے۔

لَبَّیْکَ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، میں محمدؐ و آل محمدؐ کے ذریعے تیرا قرب چاہتا ہوں حاضر ہوں

لَبَّیْکَ بِحَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، حج اور عمرہ کے لئے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ وَ هٰذِهٖ عُمْرَةُ مُتْعَةٍ اِلَی الْحَجِّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اور یہ حج کے لئے عمرہ تمتع ہے حاضر ہوں

لَبَّیْکَ اَهْلَ التَّلْبِیَةِ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں، اے تلبیہ کے اہل حاضر ہوں

لَبَّیْکَ تَلْبِیَةً تَمَامُهَا وَ بَلَاغُهَا عَلَیْکَ

حاضر ہوں، ایسی حاضری کے ساتھ جس کو مکمل کرنا اور (اپنے کمال تک

پہنچانا تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔

جب مکہ معظمہ کے آثار نظر آنے لگیں تو تلبیہ بند کردے اس کی نشانی یہ ہے کہ جب حجاج کرام کی بس شہر سے باہر رکتی ہے جہاں کاغذات چیک ہوتے ہیں اور عازمین حج کو سعودی حکومت کی طرف سے زمزم کا تحفہ دیا جاتا ہے یہ ابتدائے مکہ ہے لہٰذا اس سے قبل تلبیہ بند کردینا چاہئے اور خود کو اس عظیم عبادت کے پہلے مرحلے کے لئے تیار کرلینا چاہئے۔

مکروہاتِ احرام

احرام پہننے کے بعد خواہ یہ احرام عمرۂ مفردہ کا ہو یا عمرۂ تمتع کا یا حج تمتع کا مندرجہ بالا چیزیں مکروہ ہیں۔

(1) سیاہ لباس کا احرام یا اور کسی رنگ کا احرام۔ افضل احرام سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

(2) احرام کا صاف نہ ہونا البتہ اگر حالت احرام میں میلا ہو جائے تو بہتر ہے کہ جب تک عمرہ ختم نہ ہو لباس کو نہ دھوئے۔

(3) زرد بستر اور تکیہ پر سونا۔

(4) کسی کے بلانے پر لبیک کہنا۔

(5) غسل کرتے وقت کسی چیز سے بدن کو رگڑنا۔

احرام باندھنے کے بعد محرم پر حرام ہو جانے والی چیزیں

احرام کی نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے کے بعد ہر محرم پر مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

(1) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(2) اسلحہ ساتھ رکھنا۔

(3) عورت کے ساتھ ہم بستری کرنا۔

(4) عورت کے ساتھ بوس وکنار کرنا۔

(5) عورت کے جسم کو لذت کے ارادہ سے مس کرنا۔

(6) اجنبی عورت پر شہوت کی نگاہ ڈالنا۔

(7) استمنا کرنا (یعنی خود کسی طریقے سے منی نکالنا)۔

(8) نکاح کرنا یا پڑھنا۔

(9) خوشبو استعمال کرنا۔

(10) سرمہ لگانا۔

(11) آئینہ دیکھنا۔

(12) تیل ملنا

(13) بدن سے بال اکھاڑنا۔

(14) ناخن کاٹنا۔

(15) جسم سے خون نکالنا۔

(16) کسی چیز کو زینت کے ارادے سے استعمال کرنا خواہ وہ گھڑی اور انگوٹھی کیوں نہ ہو۔

(17) جسم پر پائے جانے یا چڑھ جانے والے کیڑے یا جوں وغیرہ مارنا۔

(18) جھوٹ بولنا گالیاں وغیرہ دینا۔

(19) جنگ وجدال کرنا۔

(20) جھوٹی قسم کھانا، یا واللہ باللہ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے قسم کھانا۔

(21) دانت اکھاڑنا یا اکھڑوانا۔

(22) حرم سے گھاس وغیرہ توڑنا۔

(23) مرد کا اپنے سر پر سایہ کرنا۔

عورت کیلئے چار چیزیں جائز ہیں لیکن یہ چیزیں حالت احرام میں مردوں پر حرام ہیں۔

(1) سر چھپانا۔

(2) بند چھت والی سواری میں سفر کرنا۔ (آقای خامنہ ای کے مقلدین کے نزدیک رات کو چھت والی سواری میں سفر کر سکتے ہیں)

(3) عورتوں کے لئے بند جوتا یا موزہ وغیرہ پہننا جائز ہے۔

(4) سلا ہوا کپڑا پہننا۔

اسی طرح حالت احرام میں ایک چیز ایسی ہے جو صرف عورتوں پر حرام ہے مرد کے لئے جائز ہے یعنی اپنے چہرے سے کپڑا مس کرنا۔

نوٹ :

(1) یہ تمام چیزیں حالت احرام میں حرام ہیں ان میں سے کچھ کے انجام دینے سے گناہ اور کفارہ دینا واجب ہو جاتا ہے اور کچھ کے انجام دینے سے کفارہ تو واجب نہیں ہوتا ہے البتہ صرف گناہ ہوتا ہے جس کے لئے استغفار واجب ہے۔

(2) جب کفارہ واجب ہو جائے تو اسے مکہ میں دینا چاہیے مگر چونکہ وہاں آج کل یہ عمل بہت مشکل ہے اس لئے وطن واپس پہنچ کر بھی دیا جا سکتا ہے۔

(3) کفاروں کی تفصیلات آگے موجود ہے۔

(4) بند گاڑی میں سفر کرنے کا کفارہ ہے مگر عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں لیکن مقام معظم رہبری نے رات کو بند گاڑی میں سفر کرنے کو جائز قرار دیا۔

(5) ایک احرام کے دوران خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ تمتع و عمرہ مفردہ کا ایک سے زائد بار گاڑی میں سوار ہونے پر صرف ایک ہی بار کفارہ دینا ہوگا۔

کاروان مصطفیٰ (کراچی)

خانہ کعبہ وروضہ رسول کی زیارت خدا ہر مومن کو نصیب کرے۔ یہ بڑے کرم کے ہیں یہ فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔ زائرین وحجاج کرام کی رہنمائی میں کاروان مصطفیٰ کا نام پیش پیش ہے۔ الحاج سید شجاعت علی نقوی ایک طویل عرصے سے یہ خدمات انجام دے رہے ہیں اور اب اس کی رہبری بزرگ عالم دین حجتہ الاسلام مولانا غلام علی وزیری صاحب قبلہ کے سپرد ہے۔ قبلہ اس میدان کے شناور ہیں برسہا برس سے مکہ و مدینہ کے مسافر ہیں۔

کاروان مصطفیٰ کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان مصطفیٰ

کاروان کا پتہ : 124 گھڑیالی بلڈنگ صدر کراچی

فون نمبر : 5661798-5210931 موبائل نمبر : 0300-9266444

ای میل ایڈریس : karwan-a-mustafa@hotmail.com

فیکس نمبر : 5222405

قافلہ سالار کا اسم گرامی : الحاج سید شجاعت علی نقوی صاحب

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) حجتہ الاسلام مولانا غلام علی وزیری صاحب۔

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام : جناب عمران نقوی ودیگر

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

وہ محرمات جس پر کفارہ نہیں ہے

(1) بغیر خوشبو والا سرمہ لگانا۔ (2) آئینہ دیکھنا۔

(3) جراب وغیرہ پہننا۔ (4) فسوق۔

(5) جدال (تین بار سے کم سچی قسم کھانا) (6) بدن میں ساکن جانداروں کو ہلاک کرنا

(6) انگوٹھی پہننا (8) مہندی لگانا

(9) زیور پہننا (10) بغیر خوشبو والا تیل بدن پر ملنا

(11) چہرہ ڈھانپنا (12) بدن سے خون نکالنا

(13) حرم کی گھاس کاٹنا

وہ محرمات جس پر کفارہ واجب ہے

عمل	کفارہ
1- عورت سے ہم بستری	ایک اونٹ
2- خوشبو لگانا	ایک گوسفند (بر بنائے احتیاط)
3- مردوں کا سلے ہوئے کپڑے پہننا	ہر لباس کیلئے ایک گوسفند
4- سر منڈانا	ایک گوسفند
5- مردوں کا سر ڈھانپنا	ایک گوسفند
6- مردوں کا سائے میں جانا	ایک گوسفند (بر بنائے احتیاط)
7- ہاتھوں کے تمام ناخن کاٹنا	ایک گوسفند
8- دس سے کم ناخن کاٹنا	ایک گوسفند (ہر ناخن کیلئے ایک مُد طعام)
9- پاؤں کے تمام ناخن کاٹنا	ایک گوسفند
10- حرم کا بڑا درخت جڑ سے اکھاڑنا (جبکہ اب حرم میں نہ درخت ہیں نہ پودے۔	ایک گوسفند

11- درخت کا کچھ حصہ توڑنا	اس کی قیمت
12- حرم کا چھوٹا درخت جڑ سے اکھاڑنا	ایک گوسفند
13- تین مرتبہ سے زیادہ سچی قسم کھانا	ایک گوسفند
14- ایک مرتبہ جھوٹی قسم کھانا	ایک گوسفند
الف۔ دو مرتبہ جھوٹی قسم کھانا	ایک گائے
ب۔ تین مرتبہ جھوٹی قسم کھانا	ایک اونٹ
15- دانت نکلوانا	ایک گوسفند (بر بنائے احتیاط)

احرام کے مسائل جاننے اور تلبیہ کے مرحلے سے گزرنے کے بعد ہم عمرہ مفردہ کے لئے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ سوتے جاگتے اس وقت تک تلبیہ پڑھتے رہیں جب تک ہماری آنکھیں مکہ کی سرزمین کو چوم نہ لیں۔ مکہ پہنچ کر بسیں کچھ دیر کے لئے معلم کے دفتر جائیں گی وہاں ہمیں بلڈنگ نمبر اور معلم کے کارڈ دیئے جائیں گے ہماری گنتی ہوگی اور پھر معلم کے آدمی ہمارے ساتھ بس میں سوار ہوں گے اور بلڈنگ تک رہنمائی کریں گے۔ بلڈنگ پہنچ کر بس سے بلڈنگ تک سامان پہنچانا معلم کے آدمیوں کی ذمہ داری ہے۔ بلڈنگ میں کمروں کی الاٹمنٹ کاروان کی طرف سے ہوتی ہے۔جس کے لئے عموماً کاروان سالار لوگوں سے پہلے رائے طلب کر لیتے ہیں کہ وہ اپنے ہمراہیوں کا انتخاب کرلیں لیکن بسا اوقات ایسا نہیں بھی ہوتا جس میں کاروان والوں کی غلطی بھی نہیں ہوتی اور اس میں دل برداشتہ یا ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ حج نام ہی ایثار و قربانی صبر و ضبط کا ہے۔ عموماً بلڈنگ پہنچ کر کچھ دیر آرام کے بعد عمرہ مفردہ کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں تا کہ جس کام کے لئے آئے ہیں پہلے اسے سرانجام دے لیں۔ علاوہ ازیں احرام کی پابندیوں سے بھی عہدہ برا ہوتا ہے۔ بلڈنگ میں سامان رکھ کر معلم کی طرف سے ضیافت کھا کر کچھ دیر آرام کر کے حرم آتے ہیں۔ کاروان میں شامل حجاج کرام پروانہ وار شمع الہی (بیت

اللہ) کی طرف آتے ہیں۔ رہائش گاہ سے جو دروازہ قریب ہوتا ہے عموماً اسی سے داخل ہوتے ہیں تاکہ آئندہ دنوں میں تنہا آنے جانے میں کسی کو دشواری نہ ہو۔ کوشش یہ کرنا چاہئے کہ ہمراہیوں کے ساتھ آئیں تاکہ بھیڑ میں راستہ بھٹک جانے کا امکان نہ ہو جس راستے سے آئیں اس کی نشانی ذہن میں رکھیں جس دروازہ سے آئیں اس کا نام ضرور یاد رکھیں اور دروازہ کا نمبر بھی۔ کاروان والے چپل کے لئے جو تھیلا دیتے ہیں اس پر اپنی نشانی اور مکتب نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔ چپل کے لئے لکڑی کے ریک خانہ کعبہ میں جا بجا رکھے ہوئے ہیں اور ان پر نمبر پڑے ہوئے ہیں لہٰذا چپل کا تھیلا رکھتے وقت ریک کا نمبر ضرور یاد رکھیں کیونکہ عموماً ریک کی جگہ بدل بھی جاتی ہے جو چپلیں تھیلے میں ہوتی ہیں اور ریک کے اندر رکھی جاتی ہیں وہ عموماً گم نہیں ہوتیں۔

کاروان میں شامل علماء اور زائرین حرم کو حرم میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھانی چاہئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

نبیؐ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَلسَّلام عَلیٰ

آغاز اللہ کے نام سے کرتا ہوں۔ اللہ کے ساتھ اور جو کچھ اللہ چاہتا ہے

اَلسَّلَامُ عَلیٰ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ

اے کے خلیل خدا ابراہیمؑ آپ پر سلام ہو۔۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اور سب تعریفیں عالمین کے پالنے والے کیلئے مخصوص ہیں

☆ ایک دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مسجد کے دروازے کے پاس یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مِنَ اللّٰهِ وَ اِلَی اللّٰهِ وَ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَ عَلیٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ خَیْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ
ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى
خَلِيْلِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ
بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَ عَلٰى
اَنْبِيَآئِكَ وَ رُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَ مَرْضَاتِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ
الْاِيْمَانِ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ جَلَّ ثَنَآءُ وَجْهِكَ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ
الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ وَفْدِهٖ وَ زُوَّارِهٖ وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَّعْمُرُ
مَسَاجِدَهٗ ، وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يُّنَاجِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ
زَائِرُكَ فِيْ بَيْتِكَ وَ عَلٰى كُلِّ مَاْتِيٍّ حَقٌّ، لِمَنْ اَتَاهُ وَ زَارَهٗ
وَ اَنْتَ خَيْرُ مَاْتِيٍّ وَ اَكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ
بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
بِاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ ، صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَ عَلٰى الِ بَيْتِهٖ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيْمُ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّاىَ بِزِيَارَتِىْ اِيَّاكَ اَوَّلَ شَيْئٍ تُعْطِيْنِىْ فَكَاكَ رَقَبَتِىْ مِنَ النَّارِ.

آغاز کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اللہ کے ساتھ۔ اللہ کی جانب سے اور اللہ کی طرف اللہ کی مرضی کے مطابق۔ اللہ کے رسول کی ملت پر کاربند رہتے ہوئے۔ ان پر اور ان کی آل پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ سب اچھے نام اللہ کے ہیں اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے رسولؐ پر سلام ہو۔ محمد ابن عبداللہ پر سلام ہو۔ اے نبی اکرم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ خدائے رحمان کے خلیل پر سلام ہو۔ تمام رسولوں پر سلام ہو۔ اور سب درود و سلام نازل ہوں محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما اور محمدؐ و آل محمدؐ پر رحم فرما تو رحم فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اسی طرح جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر رحمت، برکت اور پیار نازل فرمایا۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمدؐ اور ان کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما۔

حرم میں باب

مندرجہ بالا دعا مسجد حرام میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا ہے۔ اگرچہ تمام دعائیں مستحب ہیں مگر آپ جس عظیم مقصد کے لئے آئے ہیں اس کا تقاضہ یہ ہے کہ واجبات کے ساتھ ساتھ مستحبات پر بھی بڑی دلجمعی، خلوص اور نیک نیتی وللّٰہیت کے ساتھ عمل کیا جائے

تا کہ ہم اس بارگاہ میں اپنے دامن عصیاں کو اپنے آنسوؤں سے دھو کر جائیں قبل اس کے میں حرم میں داخل ہونے کی دعا پیش کروں ایک بار پھر آپ کی خدمت میں وہ سات امور دہرا رہا ہوں جو عمرہ مفردہ میں آپ نے انجام دیئے ہیں۔ (1) احرام (2) حجر اسود سے طواف کا آغاز اور سات چکر کا خاتمہ حجر اسود پر کرنا ہے۔ (3) مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف۔ (4) صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا (سعی) (5) تقصیر، سر یا ڈاڑھی کے تھوڑے سے بال کاٹنا یا ناخن کاٹنا۔ (6) طواف النساء (خانہ کعبہ کے سات چکر۔ (7) نماز طواف النساء دو رکعت۔

یاد رہے کہ عمرہ کی نیت احرام سے پہلے بھی کی جائے گی۔

حرم میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالاً وَ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَکَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ وَ فَجٍّ عَمِیْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِکَ وَ مُسْتَجِیْبًا لَکَ مُطِیْعًا لِاَمْرِکَ وَ کُلُّ ذٰلِکَ بِفَضْلِکَ عَلَیَّ وَ اِحْسَانِکَ اِلَیَّ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِیْ لَهُ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ الزُّلْفَةَ عِنْدَکَ وَالْقُرْبَةَ اِلَیْکَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَیْکَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِیْ وَالتَّوْبَةَ عَلَیَّ مِنْهَا بِمَنِّکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

اے میرے اللہ تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور تیری بات حق ہے۔

''اور لوگوں کو آواز دو کہ وہ حج کے لئے تیرے پاس پیدل چل کر اور دور دراز سے ہر قسم کی سواری پر سوار ہو کر آئیں۔ اے میرے اللہ میں امید کرتا ہوں کہ میں ان میں سے ہوں گا جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہا اور میں دور سے آیا ہوں۔ تیری ندا کو سن کر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوا ہوں۔ تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے۔ اور یہ سب کچھ تیرے فضل و کرم اور احسان کی وجہ سے ہے جو مجھ پر ہے۔ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ اس لئے کہ تو نے اس کی مجھے توفیق دی۔ اور اس کے ذریعے میں تیرے قریب ہوا تیرے نزدیک مقام حاصل کیا گناہوں سے معافی ملی۔ اور تیرے احسان کے صدقے میں توبہ کی۔ اے اللہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

اس دعا کو پڑھنے کے بعد حرم میں داخل ہو اور جیسے ہی خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے پلک جھپکائے بغیر جو تین دعائیں مانگے گا وہ انشاء اللہ ضرور قبول و مقبول ہوں گی۔ یہ دعائیں پہلے ہی سے ذہن میں ترتیب دیکر رکھیں اور سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر تین بار یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

اے میرے اللہ میری گردن جہنم سے آزاد فرما دے۔

☆ اور پھر کہیں۔

وَ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْعَنِّیْ شَرَّ شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۔

میرے۔ لئے پاک رزق حلال میں وسعت عطا فرما اور جنوں، انسانوں، شیطانوں سے شر کو دور فرما۔ اور عرب و عجم کے فاسقوں فاجروں کے شر کو دور فرما۔

☆ اِس کے بعد مسجد الحرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا وَ فِیْ اَوَّلِ مَنَاسِکِیْ اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِیْ وَ اَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ وَ اَنْ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَہُ الْحَرَامَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا بَیْتُکَ الْحَرَامَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَکًا وَ ھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَ اَؤُمُّ طَاعَتِکَ مُطِیْعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْأَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْفَقِیْرِ اِلَیْکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِکَ وَ مَرْضَاتِکَ۔

اے میرے اللہ میں اس مقام پر اور پہلے عمل کی ادائیگی پر تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ میری توبہ قبول فرمالے۔ میری خطاؤں سے درگزر فرما مجھ سے میرے بوجھ کو ہٹالے۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے اپنے احترام والے گھر پہنچایا۔ اے میرے اللہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا احترام والا گھر ہے جس کو تو نے لوگوں کے لئے ثواب، امن، برکت اور عالمین کے لئے ہدایت کرنے والا گھر بنایا ہے۔

اے میرے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے۔ میں تیری رحمت لینے کے لئے آیا ہوں تیری اطاعت گزاری تیرے حکم کی بجا آوری اور تیری قدر پر راضی رہتے ہوئے فقیروں کی طرح تجھ سے مانگتا ہوں۔ جو تیرے عذاب سے ڈرتے ہوں۔ اے اللہ

میرے لئے اپنی رحمت کے دروازہ کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت اور خوشنودی میں مشغول رکھے۔

☆ پھر کعبہ سے مخاطب ہو کر کہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَظَّمَکَ وَ شَرَّفَکَ وَ کَرَّمَکَ وَ جَعَلَکَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَ اَمْنًا مُبَارَکًا وَ هُدًی لِلْعَالَمِیْنَ.

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے عظمت، شرف اور کرامت عطا فرمائی۔ اور تجھے لوگوں کے لئے ثواب اور امن برکت اور عالمین کو ہدایت کرنے والا گھر بنایا ہے۔

☆ پھر حجر اسود کے مقابل پہنچ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ کَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَ بِعِبَادَةِ الشَّیْطٰنِ وَ بِعِبَادَةِ کُلِّ نِدٍّ یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور طاغوتوں، سرکشوں، لات، عزیٰ، شیطان کی عبادات اور ہر وہ جو اللہ کے علاوہ معبودیت کا دعویٰ کرتا ہے کا انکار کرتا ہوں۔

☆ جب حجر اسود پر نظر پڑے تو اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ

اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰى وَاَحْذَرُ.

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ كَاَفْضَلِ مَاصَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ سَلَامٌ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَ اُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَ اَتَّبِعُ كِتَابَكَ.

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت فرمائی۔ اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے۔ اللہ پاک و پاکیزہ ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اپنی مخلوق سے اور جس سے خوف اور ڈر محسوس کیا جاتا ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے حکومت ہے۔ اسی کے لئے حمد ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور خود زندہ ہے۔ مرتا نہیں۔ اس کے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اے اللہ تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر برکت نازل فرما۔ جس طرح تو نے بہترین رحمت اور برکت اور شفقت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر نازل فرمائی۔ تو لائق تعریف ہے اور بزرگی کا مالک ہے۔

تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں عالمین کے پروردگار کے لئے ہیں۔ اے میرے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں۔ تیرے رسولؐ کی تصدیق کرتا ہوں اور تیری کتاب کی اتباع کرتا ہوں۔

☆ ایک معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حجر اسود کے پاس پہنچیں تو اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء کریں اور پیغمبر خداؐ پر صلوٰۃ بھیجیں اور خداوند عالم سے اپنا حج قبول ہونے کی دعا کریں۔ اس کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیں اور ہاتھوں سے مس کریں۔ اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھوں سے مس کریں اور اگر ہاتھوں سے مس کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کر کے یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُھَا وَ مِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ لِتَشْھَدَلِیْ بِالْمُوَافَاۃِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَ عَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَ عِبَادَۃِ الشَّیْطَانِ وَ عِبَادَۃِ کُلِّ نِدٍّ یُّدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ.

اے میرے اللہ میں نے اپنی امانت ادا کر دی ہے۔ اپنے وعدے کو پورا کر دیا ہے تا کہ تو اس ایفائے عہد کی گواہی دے۔ اے اللہ تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے تیرے نبی کی سنت پر عمل پیرا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمدؐ اس کے عبد اور رسولؐ ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے انکار کیا ہے۔ طاغوتوں کا لات و عزیٰ کا شیطان کی عبادت کا اور جو کوئی بھی اللہ کے علاوہ خدائی کا دعویٰ کرے اس کا۔

☆ اگر پوری دعا پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس کا کچھ حصہ پڑھیں اور کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَ فِیْمَا عِنْدَکَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سُبْحَتِیْ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الذُّلِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

اے اللہ میں تیری طرف اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں اور تیرے پاس جو کچھ ہے اس نے میری توجہ اور تڑپ کو بڑھا دیا ہے میری تسبیح کو قبول فرمالے۔ مجھے معاف کردے۔ اور مجھ پر رحمت نازل فرما۔ اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقر سے اور دنیا و آخرت میں ذلت اور رسوائی کے مقامات سے۔

طواف

دعائیں پڑھ کر خانہ کعبہ پر پڑنے والی پہلی نظر پر تین دعائیں مانگ کر طواف کے لئے حجر اسود کے سامنے آیئے۔ یہ طواف نہ جانے کب سے ہو رہا ہے۔ طواف ماوراء التاریخ سے ہو رہا ہے۔ شب و روز جاری ہے۔ بیت اللہ کے گرد کسی لمحے بھی ہجوم کم نہیں ہوتا نہ دھوپ کی تیزی ان عاشقانِ خدا کی راہ میں حائل ہوتی ہے نہ رات کی سردی ان کے عشق کو سرد کرتی ہے۔ تن من کا ہوش نہیں۔ پیاس کا خیال نہیں، بھوک کا احساس نہیں، دن کو خورشید ان کی محویت کو دیکھتا اور اپنی کرنیں نچھاور کرتے گزر جاتا ہے۔ رات کو ستارے آسمان سے ان عشاق کا نظارا کرتے ہیں اس محویت اور اضطراب کو حیرت و استعجاب سے دیکھتے ہیں۔ فرشتوں کو ان کے استغراق پر تعجب ہے، خداوند کریم ملائکہ سے کہتا ہے دیکھو یہ میرے مخلص بندے ہیں، یہ میرے نام لیوا، میرے ماننے والے، میرے سامنے سر بسجود ہونے والے،

میرے گھر کا طواف کرنے والے دور دراز ملکوں اور شہروں کا سفر کرتے رات کی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے ان پریشانیوں کو سعادت دارین سمجھ کر میرے گھر تک پہنچے ہیں یہ میرے دربار، میرے گھر کی زیارت کے لئے مجھ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لئے میرے حضور رونے، گڑگڑانے اور آہ وزاری کرنے کے کے لئے آئے ہیں۔ یہ میرے مہمان ہیں میں اپنے خوانِ کرم سے ان کو پورا حصہ دوں گا۔ میرے دربار سے کوئی سائل محروم نہیں جائے گا۔ ہر سائل کو منہ مانگی مراد ملے گی۔ ہر ایک کی جھولی سعادتوں اور برکتوں سے بھر دی جائے گی۔ ان کی مغفرت کردی جائے گی۔ یہ میرے مہمان مجھے کریم و رحیم جان کر آئے ہیں ان پر انعام واکرام بخشش وعطا کی بارش کردی جائے گی، میں ان پر رحم کروں گا یہ مجھے ستار کہہ کے پکارتے ہیں میں ان کے عیوب ان کے گناہوں پر دنیا و آخرت میں رحمت کا پردہ ڈال دوں گا۔

اب جبکہ آپ طواف کے لئے حجر اسود کے قریب پہنچ چکے ہیں میں پہلے طواف خانہ کعبہ کے واجبات ومستحبات پر روشنی ڈالوں گا، حجر اسود کا بیان طواف کے بعد آئے گا۔

طواف خانہ کعبہ

عمرہ مفردہ کا دوسرا جز طواف خانہ کعبہ ہے اور احرام کے بعد خانہ کعبہ پہنچ کر جو پہلا واجب عمل انجام دینا ہے وہ طواف خانہ کعبہ ہے یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔

واجبات طواف

واجبات طواف کی دو قسمیں ہیں۔ (1) شرائط طواف (2) حقیقت طواف

شرائط طواف

(1) نیت : میں نیت کرتا/ کرتی ہوں خانہ کعبہ کا عمرۂ مفردہ کے لئے قربۃً الی اللہ۔

(2) طواف قربت خدا کی نیت سے حکم خدا اور بندگی کو بجا لانے کے لئے انجام دینا چاہئے یعنی نیت خالصتاً اللہ کے لئے ہو۔

(3) نیت کے لئے لازمی نہیں ہے کہ زبان سے ادا کی جائے بلکہ دل میں ارادہ بھی کافی ہے۔

(1) طہارت :

دوران طواف محرم کا طاہر (پاک ہونا) واجب ہے یعنی حدث اکبر و حدث اصغر سے پاک ہو۔ حدث اکبر نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس پر غسل واجب نہ ہو یعنی جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں نہ ہو اور اگر غسل واجب ہو چکا ہو تو غسل کیا ہوا ہو۔ حدث اصغر نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ باوضو ہو۔

☆ بغیر غسل و وضو کے طواف خانہ کعبہ باطل ہے۔

☆ اگر طواف کے دوران کسی کا وضو یا غسل باطل ہو جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں۔

☆ اگر حدث چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے واقع ہوا ہے تو طواف باطل ہو جائے گا چنانچہ وضو اور غسل کرنے کے بعد طواف کو نئے سرے سے انجام دے۔

☆ اگر چوتھا چکر مکمل ہونے کے بعد وضو یا غسل باطل ہو تو طہارت کے بعد طواف وہیں سے دوبارہ شروع کریں جہاں سے چھوڑا تھا اس کے پرانے چکر شمار ہوں گے مثلاً اگر کسی کا طواف پانچویں چکر کے بعد طہارت کی وجہ سے رک جائے گا تو وہ اپنا چکر وہیں سے دوبارہ یعنی پانچویں چکر کے بعد سے شروع کرے۔

(2) شرمگاہ کا چھپا ہونا :

دوران طواف شرمگاہ کا چھپا ہونا واجب ہے اگر شرمگاہ پوشیدہ نہ ہو یا ظاہر ہو جائے تو طواف باطل ہو جائے گا۔

(3) مرد کا ختنہ شدہ ہونا :

دورانِ طواف مرد کا ختنہ شدہ ہونا ضروری ہے ورنہ طواف باطل ہوگا اسی طرح وہ نابالغ بچے جن کی ابھی ختنہ نہیں ہوئی ہے ان پر بھی یہی حکم صادر آتا ہے یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے۔

(4) بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا :

دورانِ طواف اگر بدن یا لباس پر نجاست لگی ہو تو طواف درست نہیں ہے۔

(1) ایک درہم (انگوٹھے کے ناخن کے برابر) سے کم خون جو نماز میں معاف ہے وہ اگر لباس یا بدن پر لگا ہو تو وہ طواف میں معاف نہیں ہے۔

(2) موزے، رومال، ٹوپی اور انگوٹھی وغیرہ کی طہارت شرط نہیں ہے۔

(3) اسی طرح نجس چیز کو حالتِ طواف میں اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(4) اگر حالتِ طواف میں بدن یا لباس پر زخم یا پھوڑے کا خون لگا ہو جبکہ زخم یا پھوڑا ابھی صحیح نہ ہوا ہو اور اسے پاک یا تبدیل کرنا بہت زیادہ تکلیف کا سبب ہو تو طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر پاک یا تبدیل کرنے میں زیادہ تکلیف اور مشقت نہ ہو تو نجاست کا دور کرنا واجب ہے۔

حقیقتِ طواف

میں آپ کی خدمت میں فقہ و تاریخ اور حالِ دل کو ساتھ ساتھ بیان کر رہا ہوں، فقہی معاملات مسائلِ حج سے ہیں جس کے لئے ہم اتنی دور کا سفر طے کر کے اور صعوبتیں اٹھا کر یہاں آئے ہیں۔ تاریخ آپ کی معلومات میں اضافہ کے لئے اور حالِ دل آپ کی حاضری کو حضوری سے بدلنے کے لئے ہے۔

کاروان حج عمار یاسر (اسلام آباد)

سرزمین حجاز کی سیاحت وزیارت اور حج جیسی عظیم عبادات میں پیش کاروان حج عمار یاسر 1997ء سے پابندی کے ساتھ اسلام آباد سے خدا کے مہمانوں کو اس کے گھر لے جانے کا انتظام وانصرام کر رہا ہے اپنے حسن انتظام کی وجہ سے اس کا نام معتبر کاروانوں میں شامل اس کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج عمار یاسر

کاروان کا پتہ : 362-3/C گلی نمبر 12 ,2 - G/6 اسلام آباد

فون نمبر : 051-2870105

قافلہ سالار کا اسم گرامی : مولانا سید حسن عسکری نقوی

مذہبی قیادت ورہنمائی کرنے والے علماء : (1) مولانا سید حسن عسکری نقوی

(2) مولانا نور ہاشم فاضل قم

کاروان کے خادمین : سید محمد ثقلین کاظمی ودیگر افراد

طواف :

1- حجر اسود سے شروع اور حجر اسود پر ختم کرنا۔ خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جائے اور حجر اسود پر ختم کیا جائے اور یہ یقین حاصل کرنے کے لئے اس نے حجر اسود سے اپنے طواف کا آغاز کیا ہے۔ حجر اسود سے تھوڑا پہلے نیت کرے کہ جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچے گا تو طواف شروع کردے گا اور جہاں سے کیا ہے وہیں پر ختم کردے۔

2- اگر انسان اپنے طواف کی اس نیت سے ایک یا دو قدم حجر اسود سے آگے جا کر ختم کرے کہ اس کو یقین حاصل ہو جائے کہ اس کا طواف حجر اسود پر ہی ختم ہوا ہے تو بہتر ہے ایسا ہی کرے۔

3- خانہ کعبہ کے سات چکر (ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوگا) کا ایک طواف شمار ہوگا۔

4- طواف کے دوران بایاں کاندھا خانہ کعبہ کی طرف ہونا چاہئے خانہ کعبہ کے طواف کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بائیں کاندھے کو خانہ کعبہ کی طرف رکھے یعنی طواف کرتے وقت خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف قرار دے۔ چنانچہ اگر دوران طواف یا کسی رکن کو بوسہ دینے یا رش کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف رخ ہو جائے یا پھر خانہ کعبہ اس کی دائیں جانب آجائے تو اتنی مقدار میں شمار نہیں ہوگی۔ اتنا حصہ اسے دوبارہ انجام دینا ہوگا۔

5- کعبہ کو بائیں جانب قرار دینے سے مراد یہ ہے کہ عرف عام میں یہ کہا جائے کہ کعبہ طواف کرنے والے کہ بائیں طرف ہے تو کافی ہے لہٰذا جب انسان کا جسم کعبہ کے چار ارکان اور جو حجر اسمٰعیل کے دونوں سروں سے گزر رہا ہو تو اسے جسم کی بائیں جانب کو کعبہ کی طرف کرنے میں دقت کرتے یا بدن کو موڑنے کی ضرورت نہیں۔

6- عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض افراد اپنے بائیں کاندھے کو خانہ کعبہ کی طرف رکھنے میں اتنی زیادہ احتیاط کرتے ہیں کہ بالکل ایک روبوٹ کی طرح چلنا شروع کردیتے ہیں یا پھر ایک دوسرے کا کاندھا پکڑ کر اس طرح موڑتے ہیں کہ عام طواف کرنے والا ان کی اس حرکت کو حیرت سے دیکھتا ہے لہٰذا اس طرح کا عمل کرنا تمام مراجعین کی نظر میں درست نہیں ہے۔

7- طواف کے دوران حجر اسمٰعیل کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔ حجر اسمٰعیل "U" کی شکل میں وہ جگہ ہے جو خانہ کعبہ سے متصل ہے اور طواف کرنے والا کعبہ کے ساتھ حجر اسمٰعیل کے گرد بھی طواف کرے۔

8- اگر طواف میں حجر اسمٰعیل کو شامل نہ کیا اور اس کے اندر سے گزر کر طواف کیا ہو تو طواف باطل ہوگا۔ (حجر اسمٰعیل اور حطیم ایک ہی چیز ہے)

9- طواف درمیان کعبہ اور مقام ابراہیم کے اندر ہو۔ فقہا کے درمیان مشہور ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان قرار دیا جائے۔ جس کا فاصلہ ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے۔

10- اگر رش کی وجہ سے مقام ابراہیم اور خانہ کعبہ کے درمیان طواف کرنا مشکل ہو تو مقام ابراہیم کے باہر سے بھی طواف کیا جاسکتا ہے۔ (اس سلسلے میں ہم فقہاء کی آراء اور حج کے مسائل پر کتاب کے آخر میں گفتگو کریں گے)

11- اگر کوئی شخص ہجوم کی وجہ سے شاذ روان کے اوپر چلتے ہوئے طواف کرے تو اس کا طواف درست نہیں۔

12- طواف سات مرتبہ ہو کم یا زیادہ نہ ہو۔

13- ساتوں چکر پے در پے لگائے جائیں ان چکروں کے درمیان زیادہ وقفہ درست نہیں۔

14- اگر کوئی شخص اپنے طواف کے دوران کسی ضعیف شخص، مریض یا بچے کو طواف کرائے

تو طواف درست ہے۔

15- طواف کرنے والا اپنے ارادے اور اختیار سے کعبہ کے گرد چکر لگائے اگر ہجوم یا کسی اور وجہ سے کچھ مقدار بے اختیار طے کرے تو یہ کافی نہ ہوگا اس کا ازالہ ضروری ہے۔

طواف کی دعائیں

طواف کے دوران تمام دعائیں مستحب ہیں خواہ وہ ملائکہ کی تسبیح پڑھے جو ملائکہ بیت المعمور کے طواف کے دوران پڑھتے ہیں جسے ہم تسبیح اربع کہتے ہیں یعنی سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الاّ اللہ واللہ اکبر اس میں یہ اضافہ ہمارے اور آپ کے جد حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الاّ باللہ۔

یا پھر

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حَسَنَۃً وَقِنَا عذاب النار

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصہ پر ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں جو ہر طواف کرنے والے کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ ورنہ درج ذیل دعائیں پڑھے۔

پہلے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاِسۡمِکَ الَّذِیۡ یُمۡشٰی بِہٖ عَلٰی ظُلَلِ الۡمَآءِ کَمَا یُمۡشٰی بِہٖ عَلٰی جُدَدِ الۡاَرۡضِ وَ اَسۡاَلُکَ بِاِسۡمِکَ الَّذِیۡ یَھۡتَزُّ لَہٗ عَرۡشُکَ وَ اَسۡئَلُکَ بِاِسۡمِکَ الَّذِیۡ یَھۡتَزُّ لَہٗ عَرۡشُکَ وَ اَسۡئَلُکَ بِاِسۡمِکَ الَّذِیۡ تَھۡتَزُّ بِہٖ اَقۡدَامُ مَلٰٓئِکَتِکَ وَ اَسۡاَلُکَ بِاِسۡمِکَ الَّذِیۡ دَعَاکَ بِہٖ مُوۡسٰی مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ فَاسۡتَجَبۡتَ لَہٗ وَاَلۡقَیۡتَ عَلَیۡہِ مَحَبَّۃً مِّنۡکَ

وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِہٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَ اَتْمَمْتَ عَلَیْہِ نِعْمَتَکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ.

اے میرے اللہ میں تیرے اس نام کے صدقے میں مانگتا ہوں جس کے ذریعے پانی کی لہروں پر چلا جاتا ہے جس طرح زمین کی سطح پر چلا جاتا ہے اور میں مانگتا ہوں تیرے اس نام کے صدقے میں جس کے ذریعے تیرا عرش قائم ہے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس اسم کے صدقے میں جس کے ذریعے تیرے فرشتوں کے پاؤں ٹھہرتے ہیں اور میں مانگتا ہوں تیرے اس اسم کے صدقے میں جس کے ذریعے کوہ طور کے دامن میں حضرت موسیٰ نے تجھے پکارا اور تو نے اس کو جواب دیا اور اس کے دل میں اپنی محبت کو ڈالا میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے صدقے میں جس کے ذریعے تو نے حضرت محمدؐ کی اگلی پچھلی تکلیفیں دور کر دیں۔ اور ان پر تو نے اپنی نعمتیں تمام کر دیں۔ یہ کہ تو مجھے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرما۔

دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَ اِنِّیْ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ وَ لَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ.

اے میرے اللہ میں تیری طرف محتاج ہوں، میں ڈرنے والا ہوں، پناہ چاہنے والا ہوں، تو نہ میرے جسم کو تبدیل فرما اور نہ ہی میرے نام کو بدل دے۔

☆ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود بھیجیں۔ جب خانہ کعبہ کے دروازے پر پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں۔

سَآئِلُکَ فَقِیْرُکَ مِسْکِیْنُکَ بِبَابِکَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ بِالْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْحَرَمُ حَرَمُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَ ھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِبِکَ الْمُسْتَجِیْرِکَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَ وَالِدَیَّ وَ اَھْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ النَّارِ یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ۔

تیرے حضور سوال کرنے والا محتاج تیرا مسکین تیرے دروازے پر ہے۔ پس اسے جنت عطا فرما۔ اے میرے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ مقام تیرے حضور پناہ لینے والا مقام ہے جہنم کی آگ سے تیری پناہ لینے والا ہوں۔ میری گردن، میرے ماں باپ، میرے اہل وعیال میری اولاد اور میرے مومن بھائیوں کو اے سخی اور اے کریم جہنم سے نجات دلا دے۔

تیسرے چکر کی دعا

جب حجر اسماعیلؑ پر پہنچیں تو اپنے چہرے کو میزابِ رحمت "پرنالہ" کی طرف کریں اور سر بلند کر کے کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیَ الْجَنَّۃَ وَ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ وَ عَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَ اَدْرَءْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَۃِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ شَرَّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔

میرے اللہ! مجھے جنت میں داخل کر اور اپنی رحمت کے صدقے میں مجھے جہنم سے بچا لے۔ بیماری سے مجھے سلامتی عطا فرما۔ میرے رزق حلال

میں وسعت عطا فرما مجھ سے فاسق و فاجر جنوں اور انسانوں کے شر کو دور فرما۔ اور عرب و عجم کے فاسقوں کے شر کو دور فرما۔

☆ پھر یہ دعا پڑھیں۔

يَـا ذَا الْـمَنِّ وَ الطَّوْلِ يَا ذَا الْـجُوْدِ وَالْكَرَمِ إِنَّ عَـمَلِيْ ضَعِيْف" فَضَاعِفْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

اے صاحب احسان اور مہربانی کرنے والے، اے صاحب سخاء اور کرم کرنے والے بیشک میرے اعمال کمزور ہیں۔ ان کو دگنا کر دے۔ اور ان کو مجھ سے قبول فرمالے۔ بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

چوتھے چکر کی دعا

جب رکن یمانی پر پہنچیں تو ہاتھ اٹھا کر یہ کہیں:

يَـا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَ خَالِقَ الْعَافِيَةِ وَ الْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اے اللہ! اے عافیت وسلامتی کے مالک، اے سلامتی کے خالق اور عافیت وسلامتی کے ساتھ انعام عطا فرمانے والے، مجھ پر اور اپنی ساری مخلوق پر عافیت کے ساتھ فضل وکرم کرنے والے۔ اے دنیا اور آخرت میں مہربان اور دونوں میں رحم کرنے والے محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں دنیا اور آخرت میں سلامتی عطا فرما۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پانچویں چکر کی دعا

☆ خانہ کعبہ کی طرف سر بلند کر کے یہ کہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَکَ وَ عَظَّمَکَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّداً نَبِیًا وَ جَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اَهْدِلَهٗ خِیَارَ خَلْقِکَ وَ جَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِکَ.

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے شرف عطا کیا اور تجھے عظمت عطا کی۔ اور سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے محمدؐ کو نبی بنا کر بھیجا اور علیؑ کو امام بنایا اے میرے اللہ اس کے صدقے میں اپنی مخلوق میں سے بہترین ہستی کے لئے ہدایت فرما۔ اور اپنی مخلوق کے بدترین فرد کے شر سے محفوظ فرما۔

☆ جب حجرِ اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہنچیں تو یہ کہیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِیْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیکی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَ هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ وَاغْفِرْلِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنِّیْ وَ خَفِیَ عَلٰی خَلْقِکَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

اے میرے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ مقام جہنم کی آگ سے تیرے حضور پناہ لینے کا مقام ہے۔ اے میرے اللہ تیری جانب سے خوشحالی، کشادگی اور عافیت ہے۔ اے میرے اللہ بے شک میرے اعمال کمزور اور ضعیف ہیں۔ ان کو میرے لئے کئی گنا بڑھا دے اور میرے جن گناہوں سے تو باخبر ہے اور تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں ان کو معاف فرما دے۔ اے اللہ جہنم کی آگ سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَ اَفْوَاجًا مِنْ خَطَایَا وَ عِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ وَ اَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَةٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِهٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اِسْتَجِبْ لِیْ.

اے میرے اللہ میرے پاس گناہوں کی فوجیں اور غلطیوں وکوتاہیوں کی فوجیں ہیں۔ اور تیرے پاس رحمت اور بخشش کی فوجیں ہیں اور اے وہ ذات جو اپنی مخلوق کے بدترین فرد کی درخواست قبول کرنے والا ہے اور اس سے فرماتا ہے۔ ''جس دن سب دوبارہ زندہ ہوں گے اس دن تک تجھے مہلت دیتا ہوں'' میری دعاؤں کو قبول فرما۔

نمازِ طواف

(1) طواف ختم ہونے کے فوراً بعد عمرہ مفردہ کے تیسرے واجب رکن کو انجام دے یعنی دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پیچھے مثل حج کی نماز کے ادا کرے۔

(2) نیت : دو رکعت نماز پڑھتا ہوں / پڑھتی ہوں طواف خانہ کعبہ کی قربتاً الی اللہ۔

(3) یہ نماز مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کی جائے گی، مقام ابراہیم کے پیچھے سے مراد یہ ہے کہ مقام ابراہیم کے دائیں بائیں نماز پڑھنا درست نہیں ہے اگر چہ ہجوم کی وجہ سے مقام ابراہیم کے جتنے بھی پیچھے نماز پڑھے درست ہوگی۔

(4) بعض حضرات بالکل مقام ابراہیم سے متصل ہو کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے طواف کرنے والوں کو بھی پریشانی ہوتی ہے اور شرطوں اور مطوعوں سے بھی بحث وتکرار ہوتی ہے جو درست نہیں ہے۔

زمزم

نماز طواف ادا کرنے کے بعد خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے آب زمزم کے کولر سے خوب سیر ہو کر آب زمزم پیجئے۔ اپنے سر اور جسم پر ڈالئے۔ آب زمزم سے نہ صرف جسم کی پیاس بجھائیے بلکہ روح کی پیاس بجھائیے۔ آب زمزم سیدہ حاجرہ کی بے تابی اور اپنے پیاسے بچے کے لئے اضطراب کا انعام ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جب آفتاب کی حدت اور پیاس کی شدت سے اپنی ایڑیوں کو زمین پر رگڑا تو دریائے رحمت جوش میں آیا۔ اپنے خلیل کی نشانی، اپنے پیغمبر کے لخت جگر جس کو وہ رضائے الٰہی اور ارشاد باری تعالیٰ پر اس لق و دق صحرا اور تپتی ہوئی چٹانوں کے درمیان چھوڑ گئے تھے رحمت باری کب اس معصوم کو اس حالت میں دیکھ سکتی تھی زمین کے نیچے سے آب زمزم اس بیتابی سے اوپر آیا ہوگا کہ پیغمبر زادے کی پیاس بجھانے کے کام آئے۔ جب حضرت اسمٰعیل کی والدہ ماجدہ نے پہاڑ سے نیچے اتر کر قدرت کا یہ انعام دیکھا ہوگا تو شکر خداوند کریم کے مقدس آنسوان کی نگاہوں میں ستارے بن کر چمکنے لگے ہوں گے۔ اس انعام پر سیدہ ہاجرہ خدائے واحد قدوس کے حضور سجدے میں گر گئی ہوں گی۔ جہاں خنک سائے کا تصور بھی نہیں ہوسکتا وہاں سرد و شیریں

چشمہ آنِ واحد میں جاری ہو گیا۔ اس قدرت کی عطا کو دیکھ کر اس جانِ مقدس کا کیا عالم ہوگا، بے تابی کا یہ عالم ہوگا کہ پانی ضائع نہ ہو جائے، میرے ننھے کمسن اور معصوم کے کام آتا رہے۔ وہ کبھی اس گلِ نبوت کو دیکھتی ہوں گی کبھی اس عطیہ الٰہی پر نظر ڈالتی ہوں گی اس اندیشے سے کہ پانی صحرا کی ریت میں جذب نہ ہو جائے۔ انہوں نے اس کے اردگرد مینڈھ باندھی اور وفورِ بیتابی میں حکم دیا کہ زمزم یعنی رک جا رک جا۔ یہ صابرہ شاکرہ زوجہ پیغمبر کا حکم تھا پانی اسی حلقے میں رہ گیا زمین سے پاتال تک یہ مقدس پانی بھر گیا۔ فرشتوں نے صدا دی ہوگی کہ اے پاک بی بی غم نہ کر۔ اے زوجہ پیغمبر پریشان نہ ہو۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد کی والدہ ہراساں نہ ہو۔ یہ پانی رحمت کے چشمے کا پانی ہے۔ یہ پانی تیرے لئے ہے اور تیرے صدقے تیرے معصوم بچے کے طفیل قیامت تک اَن گنت مخلوقِ خدا اس سے جسم و روح کی تشنگی بجھائے گی یہ وہ کنواں ہے جس سے اگر کائنات کے تمام ذی روح، انسان، چرند، پرند اور جانور بھی سیراب ہو جائیں تو اس چشمۂ کرم میں کمی واقع نہیں ہوگی اس کا فیض تمام کائنات کیلئے ہے۔ یہ بابرکت اور غنا سے بھرپور ہے۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس پانی کو اس قدر پیو کہ پسلیاں باہر آ جائیں اگر کسی اور جگہ اس قدر پانی پیا جائے تو طبیعت میں گرانی پیدا ہو جائے مگر یہ پانی جس قدر پیا جائے جب بھی پیا جائے طبیعت کو فرحت اور روح کو شادابی بخشتا ہے۔ جسم کو پاک اور روح کو مجلا کرتا ہے زمزم پینے سے پہلے دعا کرنا سنت ہے۔ رب العزت دعا قبول فرماتا ہے۔ رکن یمانی، ملتزم، حطیم اور مقام ابراہیم کی طرح سے بھی قبولیت دعا کا مقام ہے۔ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔

پہلے زمزم چشمہ تھا پھر کنویں کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ 2003ء تک یہ مقام ابراہیم سے چند گز کے فاصلے پر موجود تھا اب اسے بند کر دیا گیا ہے کیونکہ طواف میں اس سے رکاوٹ پیش آتی تھی۔ اب اس کا راستہ محلہ اجیاد سے نکال دیا ہے۔

تمام پانی کے لئے یہ حکم ہے کہ بیٹھ کر پیا جائے صرف زمزم کے لئے یہ حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پیا جائے۔

اگر روایت کے مطابق جسم کے جتنے حصے پر آبِ زمزم پڑے گا اتنا حصہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

پہلے ہر وقت زمزم پر زائرین کا ہجوم رہتا تھا۔ مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنے کے بعد آبِ زمزم پر حاضری اور اسے پینا سنتِ نبویؐ ہے۔ حجاج کرام کمال اشتیاق اور عقیدت سے نہ صرف زمزم پیتے ہیں بلکہ اپنے کپڑے بھی انڈیلتے ہیں۔ لوگ کفن کا کپڑا بھی اس پاکیزہ پانی میں بھگوتے ہیں تاکہ قبر کی منزل ان کے لئے آسان ہو جائے۔ حجاج کرام کین بھر بھر کے اپنے وطن لے جاتے ہیں اور حج کی مبارکباد کیلئے آنے والوں اور اپنے اعزہ و اقرباء اور ملنے والوں میں تبرکاً تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ بھی اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔ تشنگانِ زیارت کے لئے زمزم کا ایک ایک قطرہ نعمتِ عظمیٰ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کی نشانی پیغمبر کا معجزہ ان کے لئے باعثِ خیر و برکت ہے۔ لوگ انتہائی احترام اور خلوص و محبت سے قبلہ رو ہو کر دعا مانگ کر اس پانی کو پیتے ہیں کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس مقدس پانی سے فیضیاب ہو جائیں۔

اللہ اللہ کن کن رحمتوں کو زائرین کا مقسوم کر دیا کن کن فضیلتوں کے مقامات سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمایا تاکہ مشتاقانِ زیارت حجاج کرام ظاہری اور باطنی برکتوں سے اپنے دامنوں کو بھر لیں۔ جب حج کا فریضہ ادا کرے وطن لوٹیں تو کثافت کا کوئی نشان ان کے دامنوں سے لپٹا نہ رہے، ان کا تمام ظاہر و باطن مجلّیٰ اور منور ہو جائے۔

زمزم پی کر آپ سعی کے لئے کوہ صفا پر تشریف لے جائیں تاکہ عمرہ مفردہ کے چوتھے اہم رکن کو انجام دے سکیں۔

سعی

سعی کے لغوی معنی دوڑنے کے ہیں۔ عمرہ و حج میں صفاء مروہ کے دو پہاڑوں کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ اس کے احکامات ہم اگلے صفحات پر بیان کرینگے۔

صفاومروہ

جناب ہاجرہ کو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل خدا فرمانِ خالق کی تعمیل میں خالق کائنات کے سہارے اس وادی میں یکہ وتنہا چھوڑ گئے جناب ہاجرہ نے دور تک نظر دوڑائی اپنے گردوپیش کا جائزہ لیا خشک پہاڑوں، تپتے ہوئے پتھروں، سلگتے ہوئے ریگزار کو حد نظر تک دیکھا، بے آب وگیاہ وادی ہے، خوردونوش کا کوئی سامان نہیں، کوئی آبادی نہیں، کوئی ذی روح دکھائی نہیں دیتا، سر پر کھلا آسمان ہے جس کی تمازت معصوم جسم کو جھلسا رہی ہے، زمین آگ کی طرح گرم ہے، بچہ (حضرت اسمٰعیلؑ) پیاس سے بلک رہا ہے، شدت تشنگی کے باعث حلق سے آواز بھی نہیں نکلتی۔ ماں نے بچے کو اس حال میں دیکھا تو بے کل ہوگئی، خود بھی پیاسی ہے مگر اپنی پیاس کا احساس نہیں، خیال نہیں۔ اس کی جان تو بچے میں اٹکی ہوئی ہے۔ اس کو اس معصوم فرشتہ صورت بچے کے لئے دو گھونٹ پانی چاہیے۔ پانی نایاب ہے سامنے صفاء مروہ کی پہاڑیاں ہیں اضطراب کے عالم میں دور تک دیکھا کہ کہیں پانی کا نشان دکھائی دے۔ مگر نگاہوں کا چمکتے ہوئے ریگزاروں اور تپتے ہوئے پہاڑوں نے استقبال کیا اسی بے تابی اسی اضطراب میں مروہ پر چڑھ کر نظر دوڑائی مڑ مڑ کر بچے پر نگاہ ڈالتی ہے جو ایک پتھر کے نیچے پیاس کی شدت سے بلک رہا ہے۔ پھر اس طاہرہ وعفیفہ نے حد نظر تک غور سے دیکھا شاید کوئی قافلہ ہی آجائے اس کے لخت جگر کے لئے دو گھونٹ پانی مانگ کر بچے کے حلق میں ٹپکائے مگر نگاہیں ہر بار مایوس ہو کر لوٹ آئیں۔ پریشانی اور اضطراب فزوں تر

ہوتا گیا۔ماں کی آنکھ کا تارا اس کا لخت جگر پیاس سے نڈھال ہے۔پھر کوہ صفا پر چڑھیں مگر ہر بار تپتے ہوئے پہاڑوں سے نظریں ٹکرائیں، مایوس لوٹیں، دل کو قرار کہاں، جان کو کیسے سکون آئے۔کسی حیلے، کسی طرح سے پانی میسر آجائے ایک یہی دھن ہے ایک یہی لگن ہے اپنی جان کی پرواہ نہیں۔فکر ہے تو اپنے نونہال کی درخت کا سایہ نہیں کہ بچے کو کچھ سکون ملے۔راحت وآرام کا کوئی پہلو نہیں۔امتحان کی گھڑی ہے، آزمائش کا وقت ہے مگر اس صابرہ کے لبوں پر حرف شکایت نہیں۔زوجہ پیغمبر ہے، رضا کا پیکر ہے، صبر کے موتیوں سے دامن بھرا ہوا ہے زبان پر بھی اس حالت میں بھی حمد ہے۔رضائے الٰہی پر سب کچھ قربان، اگر خداوند کریم کو یہی منظور ہے تو ہاجرہ کی جان اس پر قربان، معصوم بچہ اس کی رضا پر نثار۔ ''سعی'' بشریت کا تقاضہ ہے اور انسانی خاصہ ہے، جاری ہے، شکر اور سعی دونوں جاری ہیں اسی بیتابی اسی اضطراب میں اس طاہرہ ومطہرہ زوجہ پیغمبر نے صفاء ومروہ کے دوران سات چکر لگائے اور بڑے بیتابانہ لگائے مگر گرمی کی شدت اور بچے کی تنہائی کے خیال سے واپس لوٹ آئیں۔جب بچے کے پاس آئیں تو صبر وشکر نے انعام کی صورت اختیار کرلی یہ سعی مشکور ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے اس تسلیم ورضا کا ثمرہ آب زمزم کی صورت میں ظاہر کردیا۔خشک زمین سے پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا، پانی کی چمک اور ہوا کی خنکی نے پرندوں کو دعوت دی وہ دور دراز سے پرواز کر کے اس چشمۂ رحمت سے سیراب ہونے کے لئے پہنچ گئے۔جناب ہاجرہ نے ذی روح کی صورت دیکھی تو اس نعمت پر خدا کے حضور سربسجود ہوگئیں۔

لق ودق صحرا میں ایک کارواں چل رہا ہے راستے کا نشان مفقود ہے۔خدا جانے اس قافلے کی کون سی منزل ہے پرندوں کے اڑنے سے انہیں پانی کا علم ہوا، تھکا ماندہ پریشان حال کارواں ادھر آنکلا پانی کو دیکھ کر ادھر کا رخ کیا۔دیکھا کہ اس بے آب وگیاہ وادی میں ان تپتے ہوئے پہاڑوں کے درمیان ایک پیکر عصمت ہے اور ایک معصوم اس کے پہلو میں ہے۔احترام نے قدم روک لئے، معصومیت اور پاکیزگی نے ان کے قدموں میں زنجیر ڈال

دی۔ آخری انتہائی عقیدت سے سر جھکائے، آنکھیں زمین میں گاڑے ادب واحترام کے پیکر بنے ہوئے رکتے رکتے آہستہ آہستہ وہ اس پاک بی بی تک پہنچے اور ادب سے پانی استعمال کرنے کی اجازت طلب کی۔ یہ پیغمبر کی بیوی تھی، مخلوقِ خدا کی بھلائی ان کا مقصود زندگی تھا۔ اجازت مرحمت فرمائی یہ نیک بی بی اس چشمۂ رحمت کی واحد مالکہ تھی اس بچے کی برکت سے، جناب حاجرہ کی پرنم آنکھوں کی دعا سے یہ چشمہ زمین سے پھوٹا وہ جگہ جو پہلے آتش تھی ٹھنڈی ہوگئی۔ سعادت آثار لوگوں کو یہ جگہ پسند آئی۔ زوجہ پیغمبر سے بصد ادب اس جگہ ٹھہرنے کی اجازت طلب کی۔ پاک بی بی نے رہنے کی اجازت دے دی۔ ان لوگوں نے ان دو پاک جانوں کی خدمت کو سعادت تصور کیا۔ یہ ''بنی جرہم'' کا مختصر سا قافلہ اس وادی غیر ذی زرع میں آباد ہوگئے۔ یہ اس خطے کے پہلے مکیں تھے جن کو مکہ مکرمہ میں رہنے اور بیت اللہ کے ہمسائے ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ یہی دو پاکیزہ جانیں تھیں جن کی وجہ سے اس زمین کو شرف ملا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو جناب ہاجرہ کی ادا ایسی پسند آئی کہ ''سعی'' کو حج و عمرہ کا جزو قرار دیدیا اس حکم کو کلام پاک کے ذریعے خدا کے نام لیواؤں کے لئے حشر تک ضروری قرار دیا جب سعی کی جاتی ہے تو صفا و مروہ پر کلام پاک کی یہ آیت پڑھی جاتی ہے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔

بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو شخص خانہ خدا کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے نامناسب نہیں ہے کہ ان کا طواف (سعی) بھی بجالائے اور جو خوشنودی خدا کے لئے یہ کار بجالائے تو خداوند تعالیٰ ایسے بندوں کا قدردان بھی ہے۔ (سورۂ بقرہ آیت 158)

صفا و مروہ کے درمیان سات چکروں کی سعی جناب ہاجرہ کی تقلید میں کی جاتی ہے۔ سعی

کرنے والوں کی بیتابی، لگن اور انہماک کا ایسا عالم ہوتا ہے کہ بی بی ہاجرہ کا اضطراب منتقل ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ صفا و مروہ کی درمیانی مسافت 394.5 میٹر بلند ہے اور چوڑائی 20 میٹر ہے۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے جو اب ایئر کنڈیشنڈ ہے۔

ملین اخضرین

صفا و مروہ کی طویل گیلری میں دو ستون بنے ہوئے ہیں جس پر سبز رنگ کی ٹیوب لائٹس روشن رہتی ہے یہی وہ مقام ہے جہاں جناب ہاجرہ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کے لئے پانی کی تلاش میں بے تابانہ دوڑی تھیں۔ ان دونوں ستونوں کے مابین 27 گز کا فاصلہ ہے۔ پہلے ان دونوں ستونوں پر مردوں کو تیز چلنا چاہیے (لیکن خواتین کے لئے یہ بہتر نہیں ہے) اور اگلے دو ستونوں پر تیز چلنا بند کردے۔ ان دونوں ستونوں کے درمیانی فاصلے کا نام "ملین اخضرین" ہے۔

سعی کے احکامات

(1) سعی سے مراد صفا و مروہ کے سات چکر لگانا ہے۔ چکر صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوگا پھر دوسرا چکر مروہ سے شروع ہو کر صفا پر ختم ہوگا اور تیسرا چکر صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوگا اس طرح سات چکر مکمل کرنے ہیں۔ ساتواں چکر مروہ پر جا کر ختم ہوگا۔

(2) سعی کی نیت : (کوہ صفا پر کھڑے ہو کر کرنی ہے) میں سعی کرتا ہوں / کرتی ہوں عمرہ مفردہ کے لئے صفا و مروہ کے درمیان قربتاً الی اللہ۔

(3) اگر سعی عمرہ تمتع کی ہوگی تو صرف تمتع کا اضافہ کردیا جائے گا۔

(4) نیت خالصتاً اللہ کے لئے ہوگی۔

(5) سعی میں باغسل یا باوضو ہونا ضروری نہیں۔

کاروان حج زیارت نیو جرسی امریکہ

مسلمانوں کی عظیم ترین سالانہ ملاقات عبادت بھی ہے سعادت بھی، حج کی برکتیں انسانی حیات کے تمام پہلوؤں پر محیط ہیں اور لامتناہی باران رحمت انسان کے قلب و دماغ کی خلوتوں سے لے کر مسلمانوں کے قومی اقدار اور مسلمان ملتوں کے درمیان تعاون و ہمدردی کے جذبے کو زندہ و بار آور کراتا ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں مولانا سید علی حیدر عابدی جو ہر سال حجاج کی خدمت کرتے ہیں۔ کاروان حج زیارات کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج زیارات

کاروان کا پتہ : 104 سیکنڈ اسٹریٹ وڈ برج، نیو جرسی امریکہ۔

فون نمبر : 001732,6366471

فیکس نمبر : 773, 6367381

ویب سائٹ ایڈریس : www.hajjziyrat.com

کاروان لیڈر : مولانا سید علی حیدر عابدی

کاروان کے مذہبی رہنما : حجۃ الاسلام مولانا سید تقلید حسین رضوی

(6) سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دینا چاہئے۔

(8) جب کوہ صفا سے کوہ مروہ کی طرف جائیں تو رخ اور توجہ مروہ کی طرف ہونی چاہئے اور جب مروہ سے صفا کی طرف جائیں تو رخ اور توجہ صفا کی طرف ہونا چاہئے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص مروہ کی طرف جاتے ہوئے پشت مروہ کی طرف کرلے یا صفا کی طرف واپس آتے ہوئے پشت صفا کی طرف کرلے یا مجمع کی وجہ سے آڑا ہوکر آگے کی جانب بڑھے تو یہ درست نہیں۔

(9) اگر سعی کے دوران صفا و مروہ کے درمیانی راستے میں آرام کے لئے بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ احتیاط یہ ہے کہ سوائے مجبوری کے درمیان میں آرام نہ کرے۔

(10) اسی طرح سعی کو روک کر نماز کو افضل وقت میں یا جماعت کے ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(11) دوران سعی لباس اور پوشاک مباح ہونی چاہئے۔

(12) سعی کے دوران مستحب ہے کہ جب انسان اس مقام تک پہنچے جہاں پر سبز رنگ کی ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں تو اس حصے میں دھیرے دھیرے دوڑے جس کو "ہرولہ" کہتے ہیں اور اس مقام کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

(13) سعی میں پیدل چلنا ضروری نہیں اگر کوئی شخص مجبوری کی وجہ سے وہیل چیئر پر سوار ہو کر سعی کرے تو اس کی سعی درست ہے۔ بہتر یہی ہے کہ انسان سے جہاں تک ممکن ہو پیدل چلے۔

(14) سعی کرتے وقت کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔ لوگ عموماً سورہ بقرہ کی آیت نمبر 158 کا ورد کرتے ر۔ ہیں۔ اس آیت کا ذکر گزشتہ صفحات میں آچکا ہے۔ یہاں کچھ اور دعائیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں جسے پڑھنا مستحب ہے۔ اور خصوصاً درمیانی ستون پر پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ

اے اللہ تو معاف فرما اور رحم فرما اور جو کچھ جانتا ہے اس سے درگزر فرما کیونکہ تو ہی عزت، بزرگی اور کرامت والا ہے۔

وَاهْدِنِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِىْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِىْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّىْ.

مجھے اس کی ہدایت فرما جو بہت مضبوط ہے۔ اے میرے اللہ میرے عمل کمزور ہیں تو ان کو میرے لئے کئی گنا کر دے اور مجھ سے قبول فرما۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِىْ، وَبِكَ حَوْلِىْ وَ قُوَّتِىْ تَقَبَّلْ مِنِّىْ عَمَلِىْ يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ.

اے میرے اللہ میں نے تیرے لئے سعی کی، تیری وجہ سے میری طاقت ہے تو ہی میرے عمل کو قبول فرما۔ اے وہ ذات جو متقین کے عمل کو قبول فرماتی ہے۔

☆ (سبز ستونوں) سے گزرتے ہی یہ کہے۔

يَاذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُوْدِ اِغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

اے فضل و کرم، احسان و نعمتوں کے مالک میرے گناہوں کو معاف فرما

کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔

☆ جب مروہ پر پہنچے تو مروہ کے اوپر چلا جائے اور جو کچھ صفا کے ذیل میں ذکر ہوا ہے اس کو بجا لائے اور اس جگہ کی تمام دعاؤں کو جس ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے اسی ترتیب سے پڑھے۔اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِيْ عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَعْفُوْ عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوِ الْعَفْوُ الْعَفْوُ.

اے میرے اللہ جس نے معافی کا حکم دیا ہے جو معافی کو پسند فرماتا ہے اے وہ جو معاف کرنے پر عطا فرماتا ہے اے وہ جو معاف کر دینے پر معاف کر دیتا ہے۔اے معافی کے پروردگار، معاف فرما، معاف فرما۔

☆ اور رونے کی کوشش کرنا۔اپنے کو گریہ کے لئے آمادہ کرنا۔حالت سعی میں بہت دعائیں کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُسْنَ الظَّنِّ بِکَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَ صِدْقِ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْکَ.

اے میرے اللہ میں تیرے بارے میں ہر حالت میں اچھے گمان اور سچی نیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں۔

کاروان اسلام لکھنؤ (انڈیا)

گزشتہ 15 سال سے حجاج وزائرین کرام کی خدمت کا شرف حاصل کرنے والا ادارہ بہت کم ورعایتی اخراجات پر اپنا پروگرام پیش کررہا ہے۔ ذمہ دار، وعدہ وفا کرنے والا ادارہ جس کے منتظمین بہترین انتظامی صلاحیتوں کے ساتھ مناسک حج ومسائل شرعیہ سے پوری طرح واقف ہیں۔ یہ ہندوستان کا واحد ادارہ ہے جو حجاج کرام کو حج بیت اللہ سے قبل ہر سال حج کی عملی ٹریننگ کا پروگرام آرگنائز کرتا ہے تاکہ حجاج مناسک حج ومسائل سے باخبر رہیں اور یہ رحانی سفر مسائل کی جانکاری کے ساتھ انجام دیں۔ ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ مسائل حج، مجلس عزا، نماز جماعت سرپرستی کے لئے ہمارے ہمراہ علماء دین کے ساتھ آفتاب شریعت رئیس الحجاج حجۃ الاسلام مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ امام جمعہ لکھنؤ کی شرکت متوقع ہے۔ حجۃ الاسلام الحاج مولانا ممتاز علی (امام جمعہ دہلی)، آل ظفر الملۃ حجۃ الاسلام مولانا سید ضمیر الحسن رضوی (جوادیہ کالج بنارس) علمائے کرام کی قیادت وسرپرستی میں ارکان حج انجام پاتے ہیں۔ الحاج مولانا سید حسن الحسن (نیر) رضوی صاحب قبلہ (موبائل 9415361741) سفر حج میں الٰہ آباد کے مومنین کی رہنمائی کرینگے۔ آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار اسٹاف اور باورچی ٹور کے ہمراہ ہیں۔

کاروان کا نام : اسلامک ٹورز اینڈ ٹراولس لکھنؤ

کاروان کا پتہ : فلیٹ نمبر UGF-5، ایف آئی ٹاور پبلشنگ ہاؤس 37، کینٹ روڈ لکھنؤ، یوپی

فون نمبر: 0091-522-3013738, 3013737, 3950783, 5560161

سعی کی دعائیں

پہلے چکر کی دعا (صفا سے مروہ)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ الْکَرِیْمِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا وَّ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْلَہٗ وَ سَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا شَیْءَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ دَائِمًا لَا یَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ اَبَدًا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاعْفُ وَ تَکَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ مَعَ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ جس طرح بڑا ہونے کا حق ہے اور بہت ہی زیادہ تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔ عظمت والے اللہ منزہ و پاک ہے اور رب کریم کے لئے تعریف ہے۔ صبح اور شام اور رات میں اس کو سجدہ کریں اور لمبی رات اس کی تسبیح کریں۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد کی۔ تنہا لشکروں کو شکست دی۔ نہ اس سے پہلے کوئی شے ہے اور نہ اس کے بعد ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور کبھی اسے موت نہیں آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں خیر اور بھلائی ہے اور اسی کی طرف بازگشت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے معاف فرما اور تو عزت دے اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما کیونکہ تو وہ کچھ جانتا ہے۔ جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو ہی اللہ ہے۔ غالب اور عزت والا ہے۔ اے میرے اللہ ہمیں آگ سے نجات دے۔ صحیح و سالم فائدہ اٹھانے والے خوش و مسرور اپنے نیک بندوں کے ساتھ۔ وہ بندے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل فرمایا۔ نبیوںؑ میں سے سچوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ اور انبی کا بہترین ساتھی ہے۔ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور جاننے والا اللہ ہی کافی ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں۔ سوائے اللہ کی عبادت کے کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ ہم صرف اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ پس جنہوں نے خیر کی اطاعت کی بیشک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

دوسرے چکر کی دعا (مروہ سے صفا)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَوْنَاكَ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا كَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ سوائے خدائے واحد و یکتا و بے نیاز کے کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد، نہ اس کی حکومت

میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ ہی اس کی معاونت کے لئے کوئی مددگار ہے۔ اس کی کبریائی اور بڑائی کو بیان کرو۔ اے اللہ تو نے اپنی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے۔ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ ہم نے تجھے پکارا ہے اے ہمارے پروردگار ہمیں معاف فرما۔ تو نے ہمیں حکم دیا ہے بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک ندا دینے والے کو ندا دیتے ہوئے سنا ہے جو ایمان کے لئے ندا دے رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہماری خطاؤں کو معاف فرما اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ شمار فرما۔ اے ہمارے پروردگار جو کچھ تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہمارے ساتھ وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما۔ اور روز قیامت ہمیں رسوا نہ فرما۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے تجھ پر توکل کیا ہے۔ تیری طرف توجہ معافی کی طرف بازگشت ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں فرما گئے ہیں، ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے ٹیڑھا پن پیدا نہ فرما۔ اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہم سے سبقت لے۔ اے ہمارے پروردگار بے شک تو رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے معاف فرما۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما اس لئے کہ جو کچھ تو جانتا ہے وہ ہم نہیں جانتے۔ تو غلبے والا محترم اللہ ہے۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ پس جنہوں نے خیر کی اطاعت کی بیشک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

اے معبود رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

تیسرے چکر کی دعا (صفا سے مروہ)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ عَاجِلَہٗ وَ آجِلَہٗ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاعْفُ وَ تَکَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ لَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْھَدَیْتَنِیْ وَ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَلَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل فرما۔ اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ میرے اللہ میں تجھ سے جلدی اور تمام خیر کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے اپنے گناہوں کی

معافی مانگتا ہوں۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے میرے پروردگار معاف فرما۔ رحم فرما۔ معاف کردے۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ ہم وہ نہیں جانتے۔ کیونکہ تو غلبے اور عزت والا پروردگار ہے۔ اے میرے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما۔ اور اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ اے عطا کرنے والے۔ اے میرے اللہ۔ میرے کانوں اور آنکھوں میں سلامتی عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو منزہ ہے بیشک میں تجاوز کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے کفر اور فقر کے بارے میں پناہ مانگتا ہوں۔ میرے اللہ میں تیری خوشنودی کے صدقے میں تیری نافرمانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور جو کچھ تیری اطاعت کی ہے اس کے صدقے میں تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری بے شمار تعریف کرتا ہوں۔ جتنی تو نے اپنی آپ تعریف فرمائی ہے۔ تیرے لئے حمد ہے۔ اتنی حمد کہ تو راضی ہو جائے بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ پس جس نے خیر کی پیروی کی بے شک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

چوتھے چکر کی دعا (مروہ سے صفا)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَاهَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِوَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَ مِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اَللّٰهُ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاعْفُ وَ تَكَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اَللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ میرے اللہ میں تجھ سے تیری اس خیر کے بدلے سوال کرتا ہوں جو تو جانتا ہے۔ اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کے شر کو تو جانتا ہے اور تجھ سے ان تمام گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ کیونکہ تو غیب کا علم رکھتا ہے اے بادشاہ حق روشن دلائل والے اللہ تیرے سوا کوئی معبود

نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ سچے وعدے والے اور امانتدار ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے اسی طرح سوال کرتا ہوں جس طرح تو نے اسلام کے لئے ہدایت کی ہے۔ اس ہدایت کو مجھ سے میرے مرنے تک نہ چھیننا۔ اور میں مسلمان ہوں۔ اے میرے اللہ میرے سینے کو کھول دے۔ میرے کام کو آسان کر دے۔ اور سینے کے وسوسوں سے مجھے بچا لے۔ اور اس شر سے محفوظ فرما جو رات میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اس شر سے محفوظ فرما جو دن میں داخل ہوتا ہے۔ اس شر سے جو ہواؤں میں ہے۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ تو پاک و پاکیزہ ہے۔ ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ اے اللہ ہم نے تیری یاد کا حق ادا نہیں کیا۔ اے اللہ اے پروردگار معاف فرما۔ رحم فرما۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ ہم وہ نہیں جانتے۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی اللہ کے گھر کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے اور جو خیر کی پیروی کرے پس اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود! رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

پانچویں چکر کی دعا (صفا سے مروہ)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ سُبْحَانَکَ مَا شَکَرْنَاکَ حَقَّ شُکْرِکَ یَا اَللّٰہُ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَ تَکَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ

وَقِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَ نَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ وَ رَحْمَتِکَ وَ فَضْلِکَ وَ رِزْقِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرٌ وَ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّ عَظِّمْ لِیْ نُوْرًا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ تو منزہ ہے۔ اور کتنی بلند و بالا شان ہے۔ اے اللہ ہماری طرف سے ایمان کو پسند فرما اور اس کے ذریعے ہمارے دلوں کو مزین فرما اور ہماری طرف سے کفر و نافرمانی اور فسق و فجور کو ناپسند فرما اور ہمیں عقلمندوں میں سے قرار دے۔ اے میرے اللہ معاف فرما۔ رحم فرما۔ معاف فرما۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ وہ ہم نہیں جانتے۔ اے اللہ تو غلبے والا اور کرامت والا ہے۔ اے اللہ تو مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اے میرے اللہ مجھے ہدایت کے ساتھ ہدایت فرما اور تقویٰ کے ساتھ مجھے پاک فرما۔ اور آخرت میں مجھے معاف فرما۔ اور بہتر یہ ہے۔ اے میرے اللہ تو ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں، فضل و کرم اور رزق کے دروازے کھول دے۔ اے میرے

اللہ میں تیری ان نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والی ہوں۔ میرے اللہ میرے دل کو نورانی بنا۔ میرے کانوں اور آنکھوں کو نورانی بنا۔ میری زبان میں نور پیدا فرما۔ میرے دائیں بائیں اور اوپر نور قرار دے۔ اور میرے نفس میں نور قرار دے۔ میرے لئے نور کو عظیم قرار دے۔ اے میرے اللہ میرے سینے کو کشادہ فرما۔ میرے لئے کام کو آسان فرما۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ اور جو خیر کی پیروی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود! رحمت نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر۔

چھٹے چکر کی دعا (مروہ سے صفا)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلاَّ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَ خَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ اَللّٰھُمَّ بِنُوْرِکَ اھْتَدَیْنَا وَ بِفَضْلِکَ اسْتَغْنَیْنَا وَفِیْ کَنَفِکَ وَ اِنْعَامِکَ وَ عَطَائِکَ وَ اِحْسَانِکَ اَصْبَحْنَا وَ اَمْسَیْنَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّ الْاٰخِرُ فَلَا بَعْدَکَ شَیٌٔ وَالظَّاھِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَکَ وَالْبَاطِنُ فَلَا

شَیْءٍ دُوْنَکَ نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاِفْلَاسِ وَالْکَسَلِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَ نَسْئَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَ تَکَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود یکتا نہیں۔ اس نے اپنے وعدے کو سچا کیا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا لشکروں کو شکست دی۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی کے دین کے مخلص ہیں۔ خواہ کافر ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔ اے میرے اللہ میں ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور ثروتمندی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ جس طرح تو نے فرمایا ہے ویسے ہی تیری حمد ہے اور اس سے بھی بہتر جو تو نے فرمایا ہے۔ اے میرے اللہ میں تیری خوشنودی اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیری نافرمانی اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس چیز سے جو قول و فعل اور عمل کے ذریعے مجھے جہنم کے قریب کرے۔ اے میرے اللہ تو نے اپنے نور سے ہمیں ہدایت فرمائی۔ اپنے فضل و کرم سے مستغنی فرمایا اور تیرے کرم، تیری عطا اور تیرے احسان میں ہم نے صبح و شام کی۔ تو ایسا پہلا ہے کہ جس سے پہلے کوئی شے نہیں۔ اور تو وہ آخری ہے جس کے بعد کوئی شے نہیں۔ تیرے اوپر کوئی شے نہیں۔ تیرے بغیر کوئی شے باطن نہیں۔ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں مفلسی سے، سستی سے، عذاب قبر سے اور دولتمندی کے فتنے سے اور جنت

کاروان عسکری

کاروان عسکری زیر اہتمام جی بی ٹور اینڈ ٹراولس لکھنؤ اپنے گزشتہ ٹورز کی کامیابی پر خدا کا شکر ادا کرنے کے بعد امسال کے پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ ٹورز حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا سید صفی حیدر صاحب کی زیر نگرانی اور ہندوستان کے مایہ ناز خدمت گزار، ہمدرد حجاج، بزرگ عالم دین معلم حج الحاج مولانا سید ظفر عباس صاحب (0532-2656925) کی قیادت اور فاضل حوزۂ علمیہ قم حجۃ الاسلام الحاج مولانا سید تقی عسکری صاحب (9415152588) کی معاونت میں روانہ ہوں گے۔ ٹورز کے ہمراہ طبی امداد کے لئے تجربہ کار ڈاکٹرز رہیں گے۔

نوٹ: (1) تمام ٹورس میں رجسٹریشن کیلئے ایڈوانس کی رقم صرف 20,000 جمع کرنا ضروری ہے۔ (2) تاریخ روانگی سے 20 دن قبل پوری رقم پاسپورٹ اور فوٹو وغیرہ ادارہ میں جمع کردینا ضروری ہے۔ یہ سفر صرف انٹرنیشنل پاسپورٹ پر ہونگے۔ ان اخراجات میں ایئرپورٹ سے روانگی سے ایئرپورٹ واپسی تک کے اخراجات میں ہوائی جہاز کا کرایہ، تمام ملکوں کی ویزا فیس، طعام و قیام، ایئرپورٹ ٹیکس تمام مقامی آمد و رفت کے اخراجات شامل ہیں۔ قربانی کا خرچ الگ سے ہوگا تمام ٹورز میں محدود سیٹیں ہیں، لہٰذا جلد بکنگ کرائیں اور ہمارے ٹورز میں شریک ہو کر اپنے فرائض کو ادا فرمائیں۔

کے لئے کامیابی کا سوال کرتے ہیں۔اے پروردگار معاف فرما اور رحم فرما۔
اور معاف فرما اور کرم فرما۔اور جو کچھ تیرے علم میں ہے۔اس سے درگزر فرما۔
کیونکہ ہم وہ کچھ نہیں جانتے۔بیشک تو غالب اور عزت والا اللہ ہے۔بے شک
صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ بجا
لائے اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔
اور جو بھلائی کی پیروی کرے پس بیشک اللہ تعالیٰ شکر کرنے والا اور جاننے
والا ہے۔اے معبود رحمت نازل کر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر۔

ساتویں چکر کی دعا (صفا سے مروہ)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُلِلّٰہِ کَثِیْرًا اَللّٰھُمَّ
حَبِّبْ اِلَیَّ الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قَلْبِیْ وَ کَرِّہْ اِلَیَّ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الرَّاشِدِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَ
تَکَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ
الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ بِالْخَیْرَاتِ اٰجَالَنَا وَ حَقِّقْ بِفَضْلِکَ
اٰمَالَنَا وَ سَھِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاکَ سُبُلَنَا وَ حَسِّنْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ
اَعْمَالَنَا یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی یَا مُنْجِیَ الْھَلْکٰی یَا شَاھِدَ کُلِّ نَجْوٰی یَا
مُنْتَھٰی کُلِّ شَکْوٰی یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ یَا مَنْ
لَا غِنٰی بِشَیْئٍ عَنْہُ وَلَا بُدَّ لِکُلِّ شَیْئٍ مِنْہُ یَا مَنْ رِزْقُ کُلِّ شَیْئٍ
عَلَیْہِ وَ مَصِیْرُ کُلِّ شَیْئٍ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَائِذٌ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا
اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا
بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ

عَلَيهِمْ بِالْخَيْرِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور بہت زیادہ تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ میری طرف سے ایمان کو پسند فرما اور اس کے ذریعے میرے دل کو زینت عطا فرما۔ اور میری طرف سے کفر، فسق و فجور اور نافرمانی کو ناپسند فرما اور مجھے ہدایت پانے والوں میں سے قرار دے اے میرے پروردگار معاف فرما اور رحم فرما اور معاف فرما اور عزت عطا فرما۔ اور جو کچھ تیرے علم میں ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ تو وہ کچھ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو اللہ غالب عزت والا ہے۔ اے میرے اللہ ہمارے انجام کو بالخیر قرار دے اور اپنے فضل و کرم سے ہماری تمناؤں کو پورا فرما۔ اور ہمارے لئے اپنی خوشنودی کے راستوں کو آسان فرما۔ اور ہر حالت میں ہمارے اعمال کو حسین بنا۔ اے غرق ہونے والے کو بچانے والے، ہلاک ہونے والے کو نجات دلانے والے اے ہر راز کے گواہ۔ ہر شکایت کی آخری منزل۔ اے ہمیشہ سے احسان کرنے والے اور ہمیشہ کے لئے نیکی کرنے والے، اے وہ جس سے کوئی شے بے نیاز نہیں اور ہر شے کے لئے تو ضروری ہے۔ اے وہ ہر شے کا رزق جس کے ذمہ ہے۔ اور ہر شے کو رزق دینا جس کے لئے ضروری ہے اور ہر شے کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جو تو نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم سے روک لی ہے۔ اے

اللہ ہمیں حالت اسلام میں موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ ملحق کرنا نہ کہ ذلیل وخوار اور فتنہ وفساد کا شکار ہونے والوں کے ساتھ۔ اے پروردگار آسان فرما اور مشکل نہ فرما۔ اور خیر کے ساتھ تمام فرما۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے جو خیر کی پیروی کرے گا۔ پس اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

تقصیر

تقصیر کے لغوی معنی کم کرنے اور گھٹانے کے ہیں۔ سعی کے بعد داڑھی یا سر کے تھوڑے سے بال کاٹ لینا یا ناخن کاٹ لینا یہ تقصیر کہلاتی ہے۔

عمرہ مفردہ کا پانچواں واجب رکن تقصیر ہے یعنی صفا و مروہ پر سعی کرنے کے بعد انسان اپنے سر، مونچھ، داڑھی کے کچھ بال یا ناخن کاٹے۔

تقصیر کی نیت : میں عمرہ مفردہ کے احرام کھولنے کیلئے تقصیر کرتا / کرتی ہوں قربتاً الی اللہ۔

(1) نیت خالصتاً اللہ کے لئے کی جائے گی۔

(2) تقصیر سر، داڑھی یا مونچھ کے بال کاٹے جائیں اگر انہیں اکھاڑا یا نوچا جائے تو تقصیر درست نہیں ہے۔

(3) ہر انسان اپنی تقصیر خود کرسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی تقصیر کرنا چاہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ حالت احرام سے باہر ہو یعنی خود اپنی تقصیر کر چکا ہو۔ لہٰذا جس شخص نے اپنی تقصیر نہیں کی ہو وہ کسی دوسرے کی تقصیر نہیں کرسکتا۔

(4) تقصیر کے بعد احرام کھل جاتا ہے اس کے بعد لباس تبدیل کر سکتے ہیں۔

طوافُ النساء

عمرہ مفردہ کا چھٹا واجب رکن طواف النساء ہے اس کا طریقہ کار بھی اسی طرح ہے جس طرح عمرے کا پہلا طواف انجام دیا تھا صرف نیت کا فرق ہے۔

طواف النساء کی نیت: میں طواف النساء کرتا ہوں / کرتی ہوں عمرہ مفردہ کا قربتاً الی اللہ۔

طواف النساء کا طواف بھی سات چکروں پر مشتمل ہے۔ یہ حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوگا۔

نماز طوافُ النساء

یہ دو رکعت نماز مثل طواف خانہ کعبہ ہے صرف نیت کا فرق ہے۔

نیت نماز طواف النساء : میں دو رکعت نماز طواف النساء مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھتا ہوں / پڑھتی ہوں۔ قربتاً الی اللہ۔

(1) ہر طواف، طواف خانہ کعبہ اور دو رکعت نماز جو مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کی جاتی ہے اس کا مجموعہ ہے۔

(2) اگر کوئی مرد یا عورت تقصیر کے بعد طواف النساء انجام نہ دے تو مرد عورت پر اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اسی طرح اگر کنوارہ مرد اور کنواری لڑکی طواف النساء انجام نہ دے تو اس وقت تک شادی نہیں کر سکتے جب تک طواف النساء کو انجام نہ دے لے۔

(3) طواف النساء عام لباس میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

(4) طواف النساء کو مکہ سے رخصت ہونے سے قبل کسی بھی وقت انجام دیا جا سکتا ہے۔

(5) مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں نماز پوری پڑھنے کا اختیار ہے یعنی وہ مسافر جس پر نماز قصر ہے وہ مسجد الحرام مسجد نبویؐ میں نماز پوری پڑھ سکتا ہے البتہ خانہ کعبہ مسجد نبویؐ کے علاوہ نماز قصر ہوگی۔

سوادِ مکہ

معزز عازمین حج آپ کا عمرہ مفردہ تمام ہوا۔ اللہ قبول و مقبول کرے۔ اب جب تک آپ مکہ معظمہ میں ہیں تمام نمازیں مسجد الحرام میں ادا کیجئے کہ یہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے کم از کم یہاں ایک قرآن ختم کیجئے۔ ممکن ہو تو اعتکاف میں بیٹھیے، مستحب نمازیں پڑھیے، زیادہ سے زیادہ طواف کیجئے، آپ کو کچھ عرصے کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوگی اس عرصہ میں حرم کے اندر کی زیارت اور مکہ کی دیگر زیارتوں کا شرف و ثواب حاصل کیجئے آپ کو معلومات بہم پہنچانے کے لئے ہم آپ کو مختلف زیارات اور مقدس مقامات کی تفصیل بتائیں گے لیکن پہلے کچھ عمرہ کے بارے میں آپ صرف ایک ماہ میں اپنا عمرہ ایک بار کر سکتے ہیں دیگر عمرے آپ اپنے عزیز و اقرباء، والدین اور خاندان کے دیگر افراد کے لئے کیجئے کہ یہ ان کی محبتوں کا قرض ہے۔

مہدی ٹورز اینڈ ٹراول

الحمدللہ 98سال سے زائرین وحجاج کرام کی خدمت کرنے والا ہندوستان کا واحد قدیم ترین ادارہ ہے۔ امسال بھی اپنا قافلہ انشاء اللہ حج بیت اللہ وزیارات چہاردہ معصومین علیہم السلام 2 جنوری 2006ء کو ممبئی سے روانہ ہوگا اور واپسی دہلی اور ممبئی شہر میں ہوگی۔ عاشورا ہم لوگ کربلا میں کریں گے۔ مجالس ومسائل حج کے لئے عالم دین ہمارے ساتھ رہیں گے۔

کاروان کا نام : مہدی ٹورز اینڈ ٹراول

کاروان کا پتہ : 20/24 ڈھبوا سٹریٹ، ممبئی نمبر 3

فون نمبر : 23463237 (O)

فیکس نمبر : 2343 8590

موبائل نمبر : 9820057012

کاروان عباس (کراچی)

میریامت سے دولت مند طبقہ تفریح کے لئے جبکہ متوسط طبقہ تجارت کی غرض سے اور غریب لوگ خودنمائی اور شہرت کے حصول کی قصد سے حج کریں گے۔ حج کے سلسلے میں ضیاء الحسن راجانی اور ثقۃ الاسلام مولانا عابد قمبری صاحب کا نام نیا نہیں ہے۔

مکہ معظّمہ

مکہ معظمہ کے بارے میں میں نے گزشتہ اوراق میں بھی تحریر کیا تھا کہ جسے قرآن حکیم نے بکّہ مبارک اور بلدالامین کہا ہے یہ وہ عظیم شہر ہے جہاں سے دنیا بجھائی گئی اسی لئے اس کو ناف زمین کہتے ہیں یہیں سے اسلام کا طلوع ہوا۔ یہی وہ شہر ہے جہاں رسولؐ کے اجداد رہتے تھے۔ حضور سرور کائنات کو اس شہر سے بہت محبت تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ لِمَکَّۃَ مَا اَطْیَبَکَ مِنْ بَلَدٍ وَ اَحَبَّکَ اِلَیَّ وَلَوْ کَانَ اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْکَ مَا سَکَنْتُ غَیْرَکَ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ تجھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی شہر نہیں اور نہ کوئی شہر تجھ سے زیادہ مجھے محبوب ہے اور اگر میری قوم والوں نے مجھے نکال نہ دیا ہوتا تو میں تیرے سوا کہیں نہیں رہتا۔

حاضری اس پاکیزہ ترین شہر اور رسول خدا کے اس محبوب ترین شہر میں ہو رہی تھی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلہٖ

وَسَلَّمَ واقِفًا عَلَى الحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَيَّ. (ترمذی)

عبداللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حزورہ (مکہ میں ایک مقام کا نام ہے) میں کھڑے ہوئے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے کہ اے مکہ تو اللہ کی بہترین سرزمین ہے اور اللہ کی نظر میں اللہ کی محبوب ترین زمین ہے۔

قدم اس بہترین شہر اور اللہ کے اس محبوب ترین شہر کی طرف بڑھ رہے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ اِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَ لَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ ○ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا (بخاری ومسلم)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس شہر کو حرام قرار دیا اللہ نے اس روز سے کہ جس روز آسمان وزمین کی آفرینش کی، بس اس کی حرمت واجب ہے روز قیامت تک، اور ہرگز نہیں جائز ہوا اس کے اندر قتال مجھ سے قبل کسی کے لیے اور نہیں جائز ہوا خود میرے لیے، بجز ایک ساعت روز کے، پس واجب ہے اس کی حرمت یوم قیامت تک۔ نہ کاٹا جائے گا درخت خاردار اس کے اندر اور نہ تعرض کیا جائے گا شکار سے اس کے اندر اور نہ اس کے اندر گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی، سوا اس صورت کے کہ اسے پہنچوایا جائے اور نہ کاٹی جائے گی گھاس اس کے حدود کے اندر۔

رحمت وفضل کی کشش اس سرزمین پر لئے جاری تھی جہاں داخلہ کے یہ آداب اور شرائط ہیں اور جہاں کے احترام کو ان قیود سے سب پر واضح اور سب پر روشن کر دیا گیا ہے۔

☆......☆......☆

یہ قیود اور یہ آداب تو اللہ کی طرف سے ہر بندہ کے لئے ہیں۔ اہل ادب اور اہل دل نے ازخود جو آداب ملحوظ رکھے ہیں، ان کا کیا ذکر کیا جائے۔ اس چودہ سو برس کی مدت میں کتنے ہی ایسے گزرے ہیں جو بغیر کسی رفیق اور بغیر کسی زادِ راہ کے اپنے کو محض تقدیر الٰہی کے رد کیے ہوئے اس در پر حاضر ہوئے ہیں۔ کتنے ہی ایسے ہوئے ہیں کہ جو اثنائے سفر میں مسلسل روزے رکھتے ہوئے اور قدم قدم پنجگانہ نماز ادا کرتے ہوئے اس سرزمین پر پہنچے ہیں! کتنے ہی ایسے گزر چکے ہیں جو "خانہ" نہیں "صاحب خانہ، بیت" نہیں "رب البیت" ،شوق دید میں جھکتے ہوئے اور گرتے ہوئے، سر کے بل پہنچے ہیں اور فرماتے ہیں کہ لسان حرم کو حرم اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے

حرم را حرم بدان خوانند که اندر وے مقام ست. و ابراهیم رادو مقام بوده است، یکے مقام تن وے و دیگر مقام دلش، مقام تن مکه و مقام دل خلت، هر که قصد مقام تن وے کند از همه شهوات و لذات اعراض باید کرد (کشف المحجوب)

"حرم کو حرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کے اندر مقام ابراہیم ہے اور ابراہیم کے دو مقام تھے۔ ایک ان کے تن کا مقام اور ایک ان کے دل کا مقام۔ مقام دل کو خلت کہتے ہیں اور مقام تن کا نام مکہ ہے پس جو ان مقام تن کا قصد کرے لازم ہے کہ اپنے کو لذتوں اور خواہشوں سے خالی کرے"۔

مسجد الحرام

یہ مسلمانوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ ہے دنیا کی کوئی عبادت اپنی Capacity کے لحاظ سے اتنی بڑی نہیں ہے کہ اس میں بیس سے تیس لاکھ افراد سما جائیں شیخو یسوعی رقمطراز ہے کہ حجاز کعبہ دنیا کے تمام معبدوں سے بڑا اور مشہور ہے تاریخ میں سب سے پہلے اس کا ذکر دیودورس الصقلی نے 100 سال قبل مسیح میں کیا تھا (حوالہ النصرانیہ دادا بہا جلد اول صفحہ نمبر 13)

ڈاکٹر گستاولی بان نے "تمدن عرب" میں تحریر کیا ہے کہ عربستان میں کعبہ کے نام سے ایک عبادت گاہ تھی جسے قدیم روایت کے مطابق ابراہیمؑ نے تعمیر کی تھی۔

مسجد الحرام خانہ کعبہ کے اردگرد ایک شاندار اور عظیم الشان مسجد بنی ہوئی ہے اس مسجد کا نام مسجد الحرام ہے۔جس کا قرآن حکیم نے متعدد مقام پر تذکرہ کیا۔

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ" (سورہ بنی اسرائیل آیت کا نشان نمبر 1)

ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسجد الحرام سے اپنے سفر معراج کا آغاز فرمایا تھا۔پہلے مسلمانان مسجد اقصیٰ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے 3 ہجری میں جب تحویل قبلہ کا حکم آیا تو بانی اسلام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ آئندہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھا کریں ارشاد رب العزت ہوا "فَوَلِّ وجھکَ شطر المسجد الحرام" (ترجمہ) اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف کر لیجئے۔سرزمین مکہ کا قلب مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام کا قلب خانہ کعبہ ہے اکثر لوگ مسجد الحرام کا ادراک نہیں کر پاتے اور خانہ کعبہ، حرم وغیرہ زبان

زدِ خاص و عام ہے بس یہ سمجھ لیجئے کہ خانہ کعبہ مسجد الحرام کے صحن میں ہے۔

حدودِ حرم

مکہ معظمہ کے اطراف و جوانب کا وہ حصہ جہاں غیر مسلموں کا داخلہ بند ہے پروردگار عالم نے ایک حدود مقرر فرمائی ہے جس میں انسان، حیوانات اور یہاں تک کہ نباتات کو بھی نقصان پہنچانا ممنوع ہے اور اس جگہ کو جائے امن قرار دیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوا:

"اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا"

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو قتل و غارت اور دوسروں کو اذیت پہنچانے سے جائے امن قرار دیا ہے۔ (حوالہ: سورہ عنکبوت آیت 67)

یہ حدودِ حرم کے چاروں طرف ہے۔ مشرق کی جانب طائف سے مکہ آتے ہوئے حد حرم جعرانہ سے شروع ہوتی ہے یہ مقام مسجد الحرام سے تقریباً تیس کلومیٹر ہے جہاں حکومت نے ستون بنادیئے ہیں اور آغاز حرم کی نشاندھی کردی ہے۔

خانہ کعبہ سے مغرب کی سمت میں مسجد تنعیم یا مسجد عائشہؓ وہ جگہ ہے جہاں حدودِ حرم کا اختتام ہوتا ہے یہ جگہ حرم سے 7 کلومیٹر ہے شمال میں "حدیبیہ" پر جاکر حدودِ حرم ختم ہوتی ہے۔ یہ جگہ مسجد الحرام سے 18 کلومیٹر ہے۔

اسی طرح جنوب میں "اضاءۃ لبن" حدودِ حرم ہے یہ جگہ مسجد الحرام سے 12 کلومیٹر پر واقع ہے۔ ان جگہوں پر نشانات کے ذریعے سے واضح کیا گیا ہے کہ یہ حدودِ حرم ہے یہاں کافروں کا داخلہ ممنوع ہے یہاں صحرائی جانوروں کا شکار کھیلنا حرام ہے یہاں درخت کاٹنا، گھاس اکھاڑنا، مکھی یا مچھر مارنا یہاں تک کہ درخت کے پتے توڑنا بھی منع ہے اور جب یہ چیزیں منع ہیں تو انسان کا خون کیسے مباح ہوسکتا ہے نہ جانے سعودی حکومت نے ایرانی حجاج کا خون بہانا کیسے جائز کرلیا۔ مندرجہ بالا چیزوں کی پابندی نہ صرف حجاج کرام پر ہے بلکہ

حدود حرم کے اندر رہنے والوں پر بھی یہ پابندی ہے کہ حرم کے احترام کو پیش نظر رکھیں اور اسلامی تعلیمات کا احترام کریں۔ حدود حرم امن کی جگہ ہے، اسلام امن پسندی کا مذہب ہے چند عاقبت نااندیش کمرشل جہادیوں کی وجہ سے اسلام بدنام ہوا اور اسے دہشت گرد قرار دے کر اسلام کے اصلی چہرے کو مسخ کرنے کی مغربی سازش جاری ہے کاش وہ عذیری اسلام کا مطالعہ کرتے۔

حرم پاک

حرم پاک کا کل رقبہ 160 ہزار مربع میٹر ہے۔ اندرون حرم 432 ستون ہیں۔ حرم کی بیرونی دیواروں پر سلیٹی رنگ قیمتی سلوں سے استر کاری کی ہوئی ہے جس سے اس کے حسن میں چار چاند لگ گئے ہیں ان سلوں میں ہلکی نیلی دھاریاں ہیں فرش، دیواروں اور چھتوں پر کل تیرہ لاکھ تیرہ ہزار مربع فٹ سنگ مرمر استعمال ہوا ہے۔ حرم پاک کے پورے فرش کو سنگ مرمر، سنگ موسیٰ اور قیمتی پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ راستوں کو چھوڑ کر پوری عمارت کے اتنے وسیع رقبے میں بڑے سائز کے انتہائی قیمتی ہزاروں قالینوں کا گویا دوسرا فرش بنا ہوا ہے۔ بالائی منزل پر مکمل طور پر قیمتی قالین بچھے ہوئے ہیں توسیع حرم میں مزید ایک نئے صدر دروازے اور چودہ چھوٹے دروازوں کا اضافہ ہوا ہے دو دروازے زیر زمین منزل میں جانے کے لئے بنائے گئے ہیں 89 میٹر اونچے دو نئے میناروں کا اضافہ کیا گیا ہے جو دیگر سات میناروں کے مماثل ہیں اس جدید عمارت میں متعدد خود کار زینے بھی ہیں، مسجد الحرام میں پندرہ لاکھ افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے 5 لاکھ افراد کی حرم کے چاروں طرف واقع صحن کے اندر گنجائش موجود ہے اس طرح بیس لاکھ افراد بیک وقت اندرون حرم اور بیرون حرم کو ملا کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حرم پاک کے دروازے

حرم پاک کے چاروں طرف کل 95 دروازے ہیں جن پر نمبر پڑے ہوئے ہیں اور دروازوں کے نام بھی تحریر ہیں ان میں کچھ دروازے ایسے ہیں جن پر صرف نمبر ہیں نام نہیں ہیں۔حرم میں داخل ہونے کے لئے باب بنی شیبہ کو بڑی فضیلت حاصل ہے البتہ کارون والے حجاج کی رہائش کے پیشِ نظر ایک ہی دروازے کو استعمال کرتے ہیں جو مناسب ہے کیونکہ فضیلت کے حصول میں راستہ کھو جانے کی مصیبت عموماً خواتین و بزرگ حجاج کو پیش آتی ہے۔

خانہ کعبہ کے دروازے اور ان کے نام

دروازہ	دروازے کا نام
-1	باب الملک عبدالعزیز
-2	سلم باب الملک عبدالعزیز (اوپر والی منزل پر جانے کے لئے سیڑھیاں)
-3	باب بدروم اجیاد (تہہ خانہ میں جانے کا راستہ)
-4	باب بدروم اجیاد (تہہ خانہ میں جانے کا راستہ)
-5	باب اجیاد
-6	باب بلال
-7	سلم اجیاد الکھربائی (اوپر جانے کیلئے لفٹ والی سیڑھیاں)
-8	سلم اجیاد الکھربائی اوپر جانے کیلئے لفٹ والی سیڑھیاں (دوسری سمت میں)
-9	باب حسنین علیہ السلام
-10	باب اسماعیل
-11	باب الصفا
-12	سلم ابی قیس
-13	سلم ابی قیس
-14	سلم اورقم الکھربائی / سلم الاقمر الکھربائی

15- باب دار ارقم الکھربائی
16- عبارہ باب بنی ہاشم
17- باب بنی ہاشم
18- عبارہ باب علی علیہ السلام
19- باب علی علیہ السلام
20- باب العباس علیہ السلام
21- عبارہ باب العباسؓ
22- باب قریش/باب النبی
23- عبارہ باب النبی
24- باب السلام
25- عبارہ باب السلام
26- باب بنی شیبہ
27- باب الحجون
28- عبارہ باب المعلاہ
29- باب المعلاہ
30- باب المدعیٰ
31- باب المروہ
32- باب المراد
33- باب مراد
34- سلم باب مراد الکھربائی
35- سلم مراد الکھربائی
36- سلم مراد الکھربائی
37- سلم باب مراد الکھربائی
38- باب المحصب
39- باب عرفتہ
40- باب منیٰ
41- سلم قریش الکھربائی
42- سلم القرارہ الکھربائی
43- باب القرارہ
44- مرالقان البدروم
45- الفتح
46- باب الزبیر
47- بدروم عمر الفاروق
48- بدروم عمر الفاروق
49- باب عمر الفاروق
50- جسر باب الندوہ
51- باب الندوہ
52- باب الشامیہ
53- سلم الشامیہ الکھربائی
54- سلم الشامیہ الکھربائی
55- باب القدس
56- باب المدینہ

57- حسر باب المدینہ
58- باب الحدیبیہ
59- بدروم الحدیبیہ
60- بدروم الحدیبیہ
61- خیبر باب المہدے العباسی
62- باب العمرہ
63- سلم باب العمرہ
64- بغیر نام
65- سلم فیلۃ الکھربائی
66- سلم فیکۃ الکھربائی
67- بغیر نام
68- بغیر نام
69- بغیر نام
70- مدخل النساء
71- بغیر نام
72- بغیر نام
73- بغیر نام
74- بغیر نام
75- باب الملک فہد
76- باب الملک فہد
77- باب الملک فہد
78- سلم باب الملک فہد
79- باب الملک فہد
80- سلم باب الملک فہد
81- باب الملک فہد
82- باب الملک فہد
83- باب الملک فہد
84- بغیر نام
85- بغیر نام
86- بغیر نام
87- بغیر نام
88- بغیر نام
89- بغیر نام
90- بغیر نام
91- سلم الملک فہد الکھربائی
92- سلم الملک فہد الکھربائی
93- مدخل النساء
94- بغیر نام
95- بغیر نام

خانہ کعبہ کا طلائی دروازہ

بیت اللہ کا دروازہ مکمل اور خالص سونے کا بنا ہوا ہے جسے مکہ مکرمہ کے ایک جوہری شیخ محمد ابراہیم بدر نے بنایا ہے۔اس طلائی باب کی تعمیر میں ایک کروڑ 34 لاکھ 20 ہزار سعودی ریال خرچ ہوئے اس کی چوکھٹ "ماکالونج" نامی لکڑی سے بنی ہے اس پر موسمی اثرات مرتب نہیں ہوتے یہ دروازہ زمین سے 5 فٹ بلند ہے۔زائرین کے سروں کے تقریباً برابر ہونے کی وجہ سے ہجوم میں بھی یہ سربلند رہتا ہے اس دروازہ کی یہ زریں حالت ہمیشہ سے نہیں تھی اسے ٹھوس سونے کی صورت یا ہوئے ابھی پورے 25 سال بھی نہیں ہوئے ہیں اس کا افتتاح شاہ خالد نے 22 ذی قعدہ 1399ھ (ستمبر 1979ء) میں کیا اس موقع پر ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی جس میں شاہی خانوادہ کے علاوہ غیر ملکی سفراء نے بھی شرکت کی۔

حجر اسود

مسجد الحرام کا دل خانہ کعبہ اور خانہ کعبہ کا دل حجر اسود ہے جس طرح دل کو انسانی جسم میں مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے اسی طرح خانہ کعبہ میں حجر اسود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے اگر ممکن ہو تو ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ دینا چاہیے مگر یہ ممکن نہیں ہے اور خصوصاً حج کے ایام میں تو بالکل ہی ممکن نہیں ہے۔جو لوگ حجر اسود کو بوسہ نہیں دے سکتے وہ استیلام کرتے ہیں یعنی حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے خود اپنے ہاتھوں کو چوم لیتے ہیں۔

حجر اسود بیضوی شکل کا ایک پتھر ہے جس کا رنگ سیاہ ہے اس سیاہ رنگ میں سرخی کی آمیزش بھی نظر آتی ہے۔حجر اسود خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں خانہ کعبہ کے طلائی در سے متصل ہے۔

حجر اسود کے بارے میں بہت سی روایتیں ہیں کہتے ہیں کہ حجر اسود جنت کا ایک پتھر ہے جس

کا رنگ پہلے دودھیا سفید تھا لیکن گنہگاروں کے لب مس ہوتے ہوتے اس کا رنگ سیاہ ہو گیا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ یہ جنت سے آیا ہوا یاقوت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے آیا تھا اور تعمیر بیت اللہ کے وقت انہوں نے اسے ایک گوشے میں نصب فرمایا۔

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ آج سے چار ہزار سال قبل جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے نوجواں بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ سے فرمایا کہ ایک صاف اور نمایاں پتھر ڈھونڈ کر لاؤ جسے بیت اللہ کے کونے میں علامت کے طور پر رکھ سکیں تاکہ یہ پتھر آغاز طواف کے لئے نشانی کے طور پر استعمال ہو سکے۔ لہٰذا حضرت اسمٰعیلؑ اس پتھر کی تلاش میں مختلف پہاڑوں پر گئے بالآخر انہیں کوہ ابوقیس پر یہ پتھر مل گیا جو بڑا چمکدار اور عام پتھروں سے مختلف تھا اپنی آب و تاب کے لحاظ سے ممتاز اور رنگ و روپ میں منفرد تھا۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ پتھر کسی ٹوٹے ہوئے ستارے کا ہے کچھ اسے شہاب ثاقب کا ٹکڑا قرار دیتے ہیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

''جامع صغیر'' کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حجر اسود جنت کے سفید یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے اس کی نورانیت کو مشرکین کے گناہوں نے سیاہی میں تبدیل کر دیا ہے۔ قیامت کے دن جب اسے میدان حشر میں لایا جائے گا تو یہ کوہ احد کے برابر ہوگا۔ دنیا میں جس نے اسے ہاتھ لگایا یا بوسہ دیا اس کے حق میں شہادت دے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے تخلیق کائنات کے وقت جب پروردگار عالم نے اپنے بندوں سے حالت ارواح میں اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اسے ایک کتاب میں درج کر کے حجر اسود میں محفوظ کر دیا تھا۔ لہٰذا بروز قیامت یہ پتھر ان تمام اقرار کرنے والوں کی گواہی دے گا کہ کس نے اقرار پورا کیا اور کس نے نہیں کیا یعنی کون مومن ہوا اور کون اس اقرار سے پھر کر کافر ہو گیا۔ (کنز العمال جلد 5 صفحہ 177)۔

حجر اسود ایک مقدس پتھر ہونے کے باوجود زمانے کے توسیع پسندانہ و منتقمانہ مزاج رکھنے والے بادشاہوں اور سرداروں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ نہیں رہا۔ بنو نزار جب بنو مضر کے ہاتھوں مکہ سے نکالے گئے تو انہوں نے شب کی تاریکی میں حجر اسود کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی اگرچہ ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی انہوں نے حجر اسود کو نکال کر ایک اونٹ پر بار کر کے لے جانا چاہا مگر وہ اونٹ مر گیا۔ بنو مضر نے اس کے بعد مسلسل کوشش کی اور یکے بعد دیگرے دوسرے اونٹ پر لاد کر لے جانے کی کوشش کی مگر اونٹ حجر اسود کو لے جانے سے قاصر رہا اور مر جاتا اس کے بعد بنو مضر نے حجر اسود کو زمین میں چھپا دیا اور فرار ہو گئے اس منظر کو بنو خزاعہ کی ایک عورت دیکھ رہی تھی جس نے اپنی قوم کو اس واقعہ سے مطلع کیا اور اس کی نشاندہی کر کے اسے برآمد کرا لیا۔ (حوالہ روضۃ الانف جلد اول صفحہ 84)

317 ہجری میں قرامطہ نے مکہ معظمہ پر قبضہ کر لیا تو قرامطہ کے سردار ابو طاہر سلیمان نے 8 ذی الحجہ کو حرم میں اس قدر کشت و خون کیا کہ چاہ زمزم لاشوں سے اٹ گیا اس کی کوشش تھی کہ کسی طرح حجر اسود اور مقام ابراہیم کو اکھاڑ کر لے جائے علاوہ ازیں اس نے آدمیوں کو میزاب رحمت (سونے کا پرنالہ) اکھاڑنے پر معمور کیا مگر فوراً ہی سر کے بل خانہ کعبہ کی چھت سے نیچے گر پڑا، دوسری طرف مقام ابراہیم کو خدام حرم نے پہاڑوں کے دامن میں چھپا دیا۔

14 ذی الحجہ 317 ہجری کو جعفر بن حلاج ابو طاہر کے حکم سے حجر اسود کو نکال لیا گیا اور وہ اسے اپنے ساتھ بحرین لے گیا تقریباً 22 سال تک رکن اسود پر یہ جگہ خالی رہی۔ حجاج صرف خالی جگہ کو ہاتھ لگا کر بوسہ دیتے تھے۔ 22 سال بعد یہ پتھر دوبارہ مکہ معظمہ لایا گیا۔ دوسری طرف ابو طاہر اس واقعہ کے بعد چیچک کے عارضے میں مبتلا ہو کر اس طرح مرا کہ اس کا جسم پھٹ گیا تھا۔ (حوالہ تاریخ ابن خلدون جلد 5 صفحہ 196)

اس طرح قرامطی، ایک رومی شخص نے بھی خانہ کعبہ کو لے جانے اور اسے نقصان

پہنچانے کی کوشش کی اور حجر اسود کو معمولی نقصان بھی پہنچا مگر آج بھی حجر اسود اپنی جگہ پر موجود اور مرجع خلائق ہے اور یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس لبوں کی معجز نمائی ہے کہ آج تک ان گنت مقبولان بارگاہ نے آئمہ کے اصحاب نے علماء نے صلحاء۔ بزرگان دین نے خاصان خدا نے اس پتھر کو اسی ذوق وشوق اسی جذب ومستی سے چوما جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوما تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چومنا تھا کہ شعائر حج میں یہ داخل ہو گیا بلکہ طواف کا آغاز ہی اسی مقدس مقام سے قرار پایا۔

رکن یمانی

خانہ کعبہ کے چاروں کونے چار ارکان کہلاتے ہیں چاروں کونے کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔ رکن یمانی خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونہ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصہ پر ستر ہزار فرشتے پروردگار عالم نے مقرر کیے ہوئے ہیں جو ہر طواف کرنے والے کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے "رکن یمانی اور رکن حجر اسود جنت کے دو دروازے ہیں۔

صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جنت کی وہ نہر جس میں بندوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں رکن یمانی ہے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا پڑھنا سنت ہے۔ یہ مختصر سا قطعہ زمین، ذوق وشوق کا مرکز، جذب ومستی کی سرزمین، قبولیت دعا کی جگہ، فرشتوں کے نزول کا مقام ہے۔ طواف بیت اللہ میں یہ ٹکڑا خاص اہمیت اور برکت کا حامل ہے۔ طواف کرتے وقت رکن یمانی کو ہاتھوں سے مس کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ کاندھا ٹیڑھا نہ ہو اور اگر ہجوم زیادہ ہو تو ایسے ہی گذر جائے۔

ملتزم

ملتزم کے لغوی معنی لپٹنے کی جگہ ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہاں تشریف لائے تھے تو دونوں ہاتھ بلند کر کے خانہ کعبہ سے لپٹ گئے تھے جس کے سبب یہ عمل پوری ملت اسلامیہ کے لئے مسنون قرار پایا۔ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان خانہ کعبہ کا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔ سات چکر لگانے کے بعد ملتزم پر آہوں کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ بازوؤں کو دیوار سے لگا کر، سینے کو ملتزم سے چمٹا کر، رخساروں کو ملتزم سے مل کر خدائے عزوجل کے حضور گناہوں کی معافی مانگتے ہیں یہ مقام اتنی رقت، اتنے سوز اور اتنے کرب کا ہے کہ الفاظ اس کیفیت کا احاطہ نہیں کر سکتے، یہاں فکر کی بلندی اور تخیل کی پرواز ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ دل کہتا ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رو رو کر دین کی سرفرازی اور امت کی بخشش کی دعائیں مانگی تھیں تو اس دیوار مقدس میں محبوب خدا کے آنسو ضرور جذب ہوں گے۔ اس مقام پر سرکار کے جسم اطہر کی خوشبو سونگھی جا سکتی ہے۔ یہ دیوار کا حصہ کتنا خوش قسمت ہے کہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرنور کے سینہ اطہر، رخسار مبارک اور جسم معظم کے مس ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان پتھر کے ٹکڑوں نے نہ جانے کس کس طرح رو رو کر اس مبارک ساعت کے لئے التجائیں کی ہوں گی اور وہ کون سا بابرکت لمحہ ہوگا جب یہ پتھر خانہ کعبہ کی دیوار کی زینت بنے، ان پتھروں کا وقار، ان کی عظمت دائمی ہوگئی۔ ان پتھروں کی آرزو، صدیوں کی حسرت، شب و روز کی تمنا سرکار دو عالمؐ کے جسم مطہر کے مس ہونے سے پوری ہوگئی۔ معزز حجاج کرام فخر کیجئے اپنی قسمت پر ناز کیجئے یہ سعادت ہم جیسے گنہ گاروں اور خطا و لغزش کے پیکروں کو ملنا تھی کہ اس مقام پر ہم بھی عمر بھر کے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اسی انداز، اسی سنت مطہرہ کی تقلید کرتے ہوئے، گڑگڑا کر اپنے رب سے بخشش طلب کریں یہ مقام قبولیت دعا کا مقام ہے۔

مستجار (مقام ولادت امیر المومنینؑ)

یہ جگہ خانہ کعبہ کے طلائی دروازے کے بالکل پشت پر مغرب کی سمت، رکن یمانی سے 4-5 فٹ پہلے جو جگہ ہے اسی مقام پر سرکار ابو طالب علیہ السلام کی زوجہ محترمہ جناب فاطمہ بنت اسدؑ نے دعا مانگی تھی تو آپ کے لئے رب البیت نے اپنے بیت میں جناب فاطمہ بنت اسدؑ کے لئے نیا در بنایا تھا روایت کچھ اس طرح ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت اسدؑ نے بچے کی ولادت کے آثار کو محسوس کیا تو آپ خانہ خدا میں تشریف لائیں اس وقت خانہ کعبہ کا دروازہ بند تھا۔ آپ رکن یمانی کے برابر والی دیوار کے پاس تشریف لائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی حکم خدا سے آپ کے لئے کعبہ میں ایک نیا در بن گیا قادر مطلق اپنی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے اگر کعبہ کا دروازہ کھلا ہوتا اور جناب فاطمہ بنت اسدؑ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتیں تو علیؑ دشمنی کے مارے ہوئے مورخ یہ لکھ دیتے کہ دروازہ کھلا کوئی بھی کعبہ میں چلا جاتا مگر پروردگار عالم نے کعبہ میں نیا در بنا کر دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ اس نے یہ فضیلت علیؑ کیلئے مختص کی تھی۔ جناب فاطمہ بنت اسدؑ جیسے ہی رکن یمانی والی دیوار کے پاس تشریف لے گئیں اور خدا کے حکم سے آپ کیلئے کعبہ میں نیا در بنا دیوار پھر سے بند ہو گئی اس واقعہ کو وہاں پر موجود لوگوں نے بھی دیکھا تو وہ سخت متعجب اور پریشان ہوئے۔ اس واقعہ کے تیسرے دن پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور اپنے بھائی (حضرت علی علیہ السلام) کو گود میں لیا اور دہن رسالت کا آب زلال دہن امامت میں دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے جناب فاطمہ بنت اسد پریشان تھیں کہ نومولود نے دو دن کے بعد بھی آنکھیں نہیں کھولیں تھیں لیکن جیسے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اپنی آغوش میں لیا حضرت علیؑ نے فوراً ہی آنکھیں کھول دیں اس طرح آپ نے سب سے پہلے جو چیز دیکھی وہ رسالت کا چہرہ آفتاب عالمتاب تھا۔

لہٰذا مشکل کے وقت اور طلب حاجت کے لئے زائرین عظام اور حجاج کرام مستجار پر اپنے دونوں ہاتھوں کو کعبہ کی دیوار پر پھیلا کر اپنے چہرے اور شکم کو مس کرتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہیں۔

مقام ابراہیمؑ

قرآن حکیم میں ارشاد ہوا "واتخذ وا من مقام ابراھیم مصلّٰے"

(ترجمہ) اور مقام ابراہیم (کے پاس) نماز کی جگہ بناؤ۔ (سورہ بقرہ آیت 125)

یہ مقام خلیل اللہ کا مقام ہے جو معمار کعبہ تھے ایک برگزیدہ مقبول بارگاہ جلیل القدر پیغمبر نے اللہ کے گھر کی تعمیر کی پیغمبر زادے نے تعمیر میں اپنے باپ کا ہاتھ بٹایا گویا معمار اور مزدور دونوں پیغمبر اس مزدور کی شان اور عظمت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ جو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جد امجد اور آخری پیغمبر کا مورث اعلیٰ تھے ایک کائنات کو اس گھر کے گرد گھومنا تھا ان گنت مخلوق خدا کو اس کا طواف کرنا تھا جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو ایک پتھر پر حضرت ابراہیم کھڑے ہو کر پتھر چنتے جاتے تھے بیٹا پتھر اٹھا اٹھا کر والد محترم کو دیتا جاتا تھا وہ پتھر جس پر ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے خود بخود اونچا ہوتا جاتا یہاں تک کہ تعمیر مکمل ہوگئی اس پتھر پر خلیل اللہ کے پائے مبارک کا نشان ثبت ہو گیا مقام ابراہیمؑ پر یہ نقش قدم زیارت گاہ خلائق ہے اسی مقام کے پیچھے نماز طواف کی دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اسی مقام ابراہیمؑ اور حجر اسود کے درمیان طواف کا حکم ہے۔

مقام ابراہیم اس پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر آج سے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے لئے پکارا تھا یہ چودہ انچ مربع اور 8 انچ موٹا یہ پتھر آنے والی نسلوں اور مسلمانوں کے لئے ایک دینی نشانی یعنی شعار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے آس پاس کی پانچ سات میٹر زمین پر لوگ مقام ابراہیم کی پشت پر دو رکعت نماز طواف کے

علاوہ مستجات پڑھتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں یہ پتھر سونے کے ایک گول پنجرے میں رکھا ہوا ہے جس کے چاروں طرف سونے کی گول جالیاں لگی ہوئی ہیں۔

حطیم

میزاب رحمت کے بالکل نیچے خانہ کعبہ کی دیوار کے سامنے ایک دھنک جیسی نیم گول دائرے والی دیوار ہے اس کے مختلف نام ہیں اسے حجر اسمٰعیل کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور حطیرہ اسمٰعیل بھی کہا جاتا ہے۔ بعض روایت کے تحت یہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے اور کچھ کے نزدیک یہ خانہ کعبہ میں شامل نہیں ہے۔ یہاں زائرین ذوق وشوق سے مستحب نمازیں پڑھتے ہیں یہاں کی عبادت فضیلت کا درجہ رکھتی ہے یہ بھی چند دوسرے مقامات کی طرح قبولیت کا مقام اور برکتوں اور سعادتوں کی جگہ ہے۔

ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حطیم کے دروازے پر ایک فرشتہ یہ اعلان کررہا ہے کہ جو آدمی حطیم میں دو رکعت نماز ادا کرے گا تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں بالکل اسی طرح حطیم کے دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ اعلان کررہا ہے کہ وہ شقی آدمی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے نہیں جو دو رکعت نماز پڑھ کر نکلے اور اس کے گناہ بخش نہ دیئے جائیں۔

ایک روایت کے مطابق جناب ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر اقدس بھی حطیم میں ہے ایک روایت کے مطابق حطیم میں ستر انبیاء کی قبور ہیں۔ امامت کے چوتھے آفتاب درخشاں، سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام ملتزم کے علاوہ حطیم میں بھی نماز ادا کرتے تھے۔

مقام معراج النبیؐ

سرکار دو عالم نور مجسم حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب ام ہانی

کے گھر سے معراج پر تشریف لے گئے آپ کی براق بیت ام ہانی سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑی تھی یہ جگہ اب بھی مشخص ہے آپ باب عبدالعزیز سے مستجار کی طرف جاتے ہوئے برآمدے کی سیڑھی عبور کرنے سے پہلے بائیں جانب برآمدے میں دو دیواریں کلیجی رنگ کی ہیں جو پورے خانہ کعبہ سے رنگ میں جدا ہیں یہی مقام ہے جہاں حضورؐ کو معراج پر لے جانے کے لئے براق آئی تھی۔

کوہ ابو قبیس

وہ پہاڑ جو صفا و مروہ کی طرف واقع ہے اس پہاڑ کی اور احد کے پہاڑ کی فضیلت مختلف روایات سے ثابت ہے۔ جناب ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق یہ وہ پہاڑ ہے جو دنیا میں سب سے پہلے نمودار ہوا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اس پہاڑ کا نام جبل امین تھا۔ اس پہاڑ پر ابوقبیس نامی ایک شخص نے اپنا مکان تعمیر کر لیا تھا جس کے بعد اس کا نام کوہ ابوقبیس پڑ گیا تھا۔

اس پہاڑ کی بلندی 420 میٹر ہے رسول اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 9 بعثت مطابق 618ء ہجری کو شق القمر کا معجزہ یہیں دکھایا تھا۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ چودہویں کا چاند تھا ابوجہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کو لے کر رسول اسلامؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا اگر آپ نبیؐ ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں آپ نے پوچھا تو کیا معجزہ دیکھنا چاہتا تھا ابوجہل اور یہودی نے کہا کہ آپ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں آپ نے انگلی کا اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک حصہ غار حرا اور دوسرا کوہ ابوقبیس پر نظر آنے لگا اس پر بھی ابوجہل نہ مانا اور کہا کہ محمدؐ نے نظر بندی کی ہے مکہ سے کچھ قافلے تجارت کے لئے گئے ہیں (عرب میں قافلے عموماً رات کو سفر کرتے ہیں) وہ واپس آئیں گے اور اگر انہوں نے اس کی گواہی دی تو ہم مان لیں گے مدتوں بعد جب قافلے آئے اور انہوں نے اس کی گواہی دی کہ ہم نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے تو ابوجہل نے کہا محمدؐ نے سب کی نظر بندی کر دی

تھی۔قرآن حکیم نے بھی اس واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے۔پوری دنیا میں اس معجزے کو دیکھا گیا ہندوستان میں بھی اس وقت کے راجہ ملیبار اور راجہ رتن سین نے خود یہ معجزہ دیکھا۔ یہ واقعہ دیکھ کر اور واقعات کا علم ہونے کے بعد یہ دونوں راجہ مسلمان ہو گئے تھے راجہ رتن سین اپنا راج پاٹ چھوڑ کر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے آیا اور آپ سے مل کر وطن واپس گیا اور مسلمان ہو گیا۔امریکہ کی سب سے بڑی لیبارٹری NASA کے ریکارڈ پر بھی یہ بات موجود ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں چاند زوال میں آ گیا تھا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے معروف ماہر تعلیم پروفیسر انوار احمد زئی جو بقیدِ حیات ہیں انہوں نے NASA کی لیبارٹری کی لائبریری میں خود یہ واقعہ پڑھا ہے۔

مولد مبارک

حضور خاتم النبین سید المرسلین محبوب رب العالمین حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز عازمین حج عمرہ مفردہ کی تکمیل کے بعد مدینہ منورہ روانگی میں جتنے دن باقی ہیں اس میں ہم اپنے لواحقین و متعلقین اور جن کے بارے میں گذشتہ اوراق میں تفصیل عرض کر چکا ہوں عمرہ کریں زیادہ سے زیادہ طواف کریں، مستحب نمازیں پڑھیں تلاوت قرآن پاک کریں اپنے کاروانوں کی مجلس میں پابندی سے شرکت کرکے اپنے آقا و مولا سرکار سید الشہداء علیہ السلام کے ساتھ قول و قرار کریں اور اپنے آنسوؤں کو مکہ کی مقدس سرزمین میں جذب کردیں اب ہم آپ کو مکہ معظمہ کی اطراف کی زیارت کے بارے میں بتاتے ہیں تاکہ آپ پوری معرفت کے ساتھ یہ زیارت کرسکیں سب سے اہم زیارت ہمارے اور آپ کے آقا و سید سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت گاہ کی زیارت ہے۔ اب اس جگہ سعودی حکومت نے لائبریری بنادی ہے اول تو اسے کھولتے ہی نہیں ہیں مگر کسی وقت کھولتے بھی ہیں تو چند منٹوں سے زیادہ زائرین کو ٹھہرنے نہیں دیتے اس کے باوجود وہاں پر متعین افراد سے لوگوں کا بحث مباحثہ اور تکرار رہتی ہے آپ ان سے کوئی

مزاحمت وتکرار نہ کریں آپ اس جگہ کی برکت سے فیض حاصل کریں۔عورتوں کو یہاں
جانے کی قطعی ممانعت ہے لہٰذا عورتیں بھی اس جگہ جانے پر ضد نہ کریں۔ یہ جگہ مروہ سے
متصل دروازہ جوحجاموں کی دوکان کی طرف کھلتا ہے۔اور چھپرہ بازار کی طرف جاتا ہے، کوہ
ابوقبیس کے نزدیک سرکار کی ولادت گاہ ہے اس سے متصل کوئی عمارت نہیں۔ یہ آج سے چودہ
سو سال پہلے والی عمارت تو نہیں لیکن ہے وہی جگہ البتہ عمارت کی تعمیر و مرمت وقتاً فوقتاً ہوتی
رہی ہے جب رسول اسلام ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جانے لگے تو آپ نے یہ
مکان اپنے چچازاد بھائی جناب عقیل ابن ابی طالب کو ہبہ کر دیا تھا اسی سے متصل حضرت
ابوطالب اور حضرت علی علیہ السلام کا مکان بھی تھا جو 1989ء تک موجود تھا اور وہ کنواں بھی
جسے حضرت علی علیہ السلام نے ولادت گاہ رسولؐ خدا سے متصل کھودا تھا جسے اب بند کر دیا گیا
اور یہ تمام تر کی عمارات بشمول محلہ بنی ہاشم توسیع حرم کے نام پر صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

ربیع الاول کی سترہویں شب آقائے کائنات کا وجود مطہر و منور دنیا میں جلوہ افروز ہوا
رحمت خداوندی نے کائنات کی ہر شے پر باران نور کردی فضائیں معطر و معنبر ہوگئیں۔ساری
کائنات نے میلادالنبی کا جشن منایا اس جشن مبارک میں کائنات کی ہر شے شریک تھی کیونکہ
یہ وجود مقدس ہر ایک کے لئے مژدہ جانفزا موجودات عالم کیلئے راحت و امن کا پیغام لے کر آیا
تھا فرشتے پرے باندھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؑ کو
سلامی دینے کیلئے اترے مبارک باد کے ترانوں سے ساری فضا معمور ہوگئی حور و ملائک جن و
بشر بلکہ کائنات کی ہر شے کے لبوں پر کلمہ تہنیت تھا زمین و آسمان کی ہر شے نے محبت و عقیدت
کے گلہائے تابناک پائے اقدس پر نچھاور کر دیئے آپ اپنے مقدر پر ناز کریں کہ خالق
کائنات نے آپ پر بھی یہ کرم کیا کہ آپ اس بارگاہ میں آئے ہیں اپنی نگاہوں سے اس
در و دیوار کو چومئے اور جتنی دیر موقع مل سکے لائبریری میں رہیں لائبریری میں اردو کی کتابیں
بھی موجود ہیں کتابیں الٹ پلٹ کر کے دیکھئے اور جتنی دیر اس متبرک مقام پر دل جاں
نچھاور کر سکتے ہیں کریں اور دعائیں مانگیں اس جگہ دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی۔

کاروان الصفا (کراچی)

کاروان کا نام : کاروان الصفاء

آرگنائزر : عابد رضا داودانی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے عالم دین : محمد رضا داودانی

☆......☆......☆
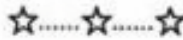
مولانا فیض علی کرپالوی صاحب قبلہ سیالکوٹ سے ہر سال حج کا قافلہ لاتے ہیں۔ مولانا حافظ محمد اقبال صاحب اور مولانا محمد صفدر حسن طاہری بہاولپور سے حج کا قافلہ لاتے ہیں حجۃ الاسلام مولانا یعقوب توسلی صاحب ہر سال حج کا قافلہ کوئٹہ سے لاتے ہیں۔ زیارت حرم کے نام سے اس سال مکہ کے مشہور قومی کارکن محمد علی کی نے قافلہ آرگنائز کیا ہے جس کے معلم حجۃ الاسلام مولانا نذر الحسنین عابدی نجفی صاحب ہیں۔

حرف معذرت

جن حج قافلوں کے نام اس کتاب میں عمداً و سہواً رہ گئے ہیں ان سے معذرت خواہ ہیں میں نے بذریعہ خط اور بذریعہ اخبار قافلہ سالاروں سے گزارش کی تھی کہ وہ اپنے کوائف ارسال فرمائیں............ محمد عون نقوی

زیارات مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ کی زیادہ تر زیارات اب صرف کتابوں تک محفوظ ہے بیشتر متبرک و تاریخی مقامات کو توسیع حرم یا توسیع شہر کے نام پر مسمار کر دیا گیا ہے۔

دارارقم

صفا و مروہ کے سامنے ایک بازار میں واقع تھا بازار کے ساتھ اس تاریخی عمارت کو بھی گرا دیا گیا اس عمارت میں سرکار دو عالمؐ اپنی مختصر سی جماعت کے ساتھ جلوہ فرما ہوتے تھے تاریخ اس کی عظمت کو مٹا نہیں سکتی اس زمین پر دین کا پہلا مدرسہ قائم ہوا اسی زمین پر خدائے واحد کا نام بلند ہوا اب بھی یہ جگہ دارارقم رضی اللہ تعالیٰ سے موسوم ہے یہ گھر سعادتوں کا مرکز رہا۔

یہی وہ جگہ ہے جہاں سے دین اور اسلام کی شعائیں چار دانگ عالم میں پھیلیں ،اعلانیہ نماز سے پہلے یہاں پر ہی جماعت کی نماز ہوتی تھی ، یہاں پر اسلام اختیار کرنے والے سرکار دو عالم کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے اسی مقدس جگہ پر حضرت ابو بکر صدیقؓ ، عمارؓ اور ان کی ماں سمیہؓ ،صیتب ، بلالؓ ،مقدادؓ، حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ اور خود حضرت عمرؓ ایمان لائے۔ 171 ہجری میں ملکہ خیزران جو ہارون رشید کی ماں تھی اس مقام کو خرید کر اس میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرادی تھی۔ اس لئے دارارقم کا ایک نام دار خیزران بھی ہے۔ 1375 ہجری میں سعودی حکومت نے یہاں ایک مارکیٹ تعمیر کردی لیکن 1973 میں مارکیٹ اور اس مکان کو توڑ کر توسیع حرم میں شامل کر لیا گیا ایک روایت کے مطابق یہ جگہ صفا اور مروہ کی سعی میں شامل کر لی گئی۔

دیگر زیارتیں

اسی طرح بیت ام ہانیؓ بنت ابوطالبؑ، ملکیۃ العرب ام المومنین جناب خدیجۃ الکبریٰؑ ،بیت مولائے کائنات بیت ،سرکار ابوطالبؑ ،دارالحسینؑ ،جہاں حضرت امام حسین علیہ السلام حج کے موقع پر آ کر قیام فرماتے تھے سب کو حرم کی توسیع میں شامل کرلیا گیا اب ان مقام پر وہ عمارتیں نہیں ہیں لیکن وہ زمین باقی ہے لہٰذا مکہ کی سرزمین پر ہر قدم یہ سوچ کر رکھیں کہ نہ جانے کس ذات مقدسہ کے قدم یہاں پڑے ہوں۔

مسجد جن

حرم سے ولادت گاہ سرکار دو عالم سے ایک سیدھی سڑک جاتی ہے جس کا نام شاہراہ قجون ہے۔ جنت المعلیٰ کا تاریخی قبرستان اور مسجد جن ہے۔ مسجد جن جنت المعلیٰ قبرستان کے مین گیٹ سے متصل ہے اس مسجد کے دو نام اور بھی ہیں (1) مسجد بیعت (2) مسجد حرس۔ روایت کچھ اس طرح ہے کہ اس مقام پر جنات رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دین اسلام قبول کیا اور سرکار دو عالمؐ کے دست اقدس پر بیعت کی پہلے یہ مقام ایک کھلا میدان تھا سرکارؐ نے اس وقت موجود اصحاب کے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دیا تا کہ صحابہ کرام جنوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سورۂ جن نازل ہوئی۔ اب اس جگہ نا ملو سے مزین ایک خوبصورت مسجد ہے۔ جس کا کل رقبہ 600 مربع میٹر ہے۔

مسجد رایت

8 ہجری میں مشرکین کی جانب سے عہد توڑے جانے کے بعد سرکار دو عالمؐ فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے اسلامی سپاہیوں نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد مکہ پر قبضہ کرلیا۔ فتح مکہ

کے اس واقعہ میں اسلامی پرچم ایک ایسی جگہ گاڑا گیا جہاں بعد میں ایک مسجد بنائی گئی اور اس مسجد کا نام مسجد رائیت یعنی پرچم رکھا گیا اس کے علاوہ سرکار دو عالمؐ نے یہاں نماز بھی ادا کی۔ حضورؐ جہاں جہاں بھی نماز پڑھتے تھے اصحابؓ وہاں پر معمولاً کوئی مسجد بنا لیتے تھے۔ سب سے پہلے یہ مسجد عباسؓ ابن عبدالمطلبؓ کے ایک بیٹے نے بنائی۔ 640 ہجری میں معتصم عباسی نے اس کی تعمیرِ نو کی دوبارہ اس مسجد کی تعمیر 1361 ہجری میں ہوئی۔ آخری بار یہ مسجد 1394 ہجری میں تعمیر ہوئی۔ مسجد کا کل رقبہ 232 مربع میٹر ہے۔

مسجد الاجابہ

اس نام کی ایک مسجد مدینہ منورہ میں بھی ہے۔ اس مسجد اجابہ کا تعلق بھی فتح مکہ سے ہے رسول اللہ نے اس مقام پر نماز پڑھی اور اصحاب نے اس جگہ مسجد کی بنیاد رکھ دی۔ یہ مسجد منٰی جانے والی شاہراہ کے دائیں جانب واقع ہے۔ یہ مسجد کئی بار از سرِ نو بنی آخری بار یہ 1394 ہجری میں تعمیر ہوئی اس کی موجودہ شکل مربع ہے اس کا رقبہ 400 مربع میٹر ہے۔

مسجد حمزہ

یہ مسجد عمِ رسول، سیدالشہداء حضرت حمزہؓ سے منسوب ہے جو "مسفلہ" کے علاقے میں اس جگہ واقع ہے جہاں شارع حمزہؓ ابن عبدالمطلب اور شارع ابراہیم آپس میں ملتے ہیں یہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی 1375 میں اس کی تعمیرِ نو اور توسیع دوبارہ کی گئی تو اس کا رقبہ 160 میٹر ہو گیا۔ حضرت حمزہؓ اسلام کے شیر اور شہید احد ہیں۔

مسجد بلال

یہ مسجد کوہ ابوقبیس پر واقع تھی اس کا رقبہ 100 میٹر تھا لیکن اب اس مسجد کا نام و نشان بھی نہیں ہے اس کی جگہ پر اب شاہی محلات ہیں۔

مکہ مکرمہ کی بہت سی زیارات تقویم پارینہ بن چکی ہیں ان کا تذکرہ صرف کتابوں میں باقی ہے لہٰذا پرانی کتابیں پڑھ کر زائرین کی نگاہیں ان مقامات کو تلاش کرتی ہیں اور آہ سرد بھرتی ہیں جیسے مقبرہ کبہ وغیرہ۔ جہاں حضرت جیب ابن مظاہرؓ سید الشہداءعلیہ السلام کے قریبی صحابی کا سر مبارک دفن ہے اب وہ جگہ تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتی اسی طرح وہ مقام جو جبل عمرؓ اور جبل کعبہ کے پاس تھا جہاں جاہل عرب اپنی بچیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے۔ اب لوگ اندازاً نشاندہی کر کے بتاتے ہیں شعب ابوطالب کی صرف اندازاً نشاندہی کی جاتی ہے حقیقت کا صرف خدا کو علم ہے۔

مسجد تنعیم

مسجد تنعیم کا دوسرا نام مسجد عائشہؓ بھی ہے جو مکہ سے مدینہ کے راستے میں واقع ہے اور حرم مبارک سے تقریباً 8 کلومیٹر ہے۔ یہ نعمان نامی علاقے میں واقع ہے جو دو پہاڑوں ناعم اور نعیم کے درمیان واقع ہے۔ تنعیم ایک درخت کا نام ہے جو عرب میں پایا جاتا ہے یہ مسجد عمرہ مفردہ کے میقات کے طور پر پہنچانی جاتی ہے۔ 9 ہجری کو جناب عائشہؓ نے جب وہ خدا کے رسولؐ کے ساتھ حج کے لئے آرہی تھیں اس مقام سے احرام باندھا تھا سب سے پہلے اس مسجد کو محمد علی شافعی نے 619 ہجری میں ملک مسعود نے 1011 ہجری میں سلطان محمود غزنوی اس کے بعد امیر مکہ امیر عبداللہ محمد بن داؤد عباسی اس کے بعد بیگم ملک المنصور اس کے بعد والی جدہ محمد اور بک نے تعمیر کرائی۔ 1398 ہجری میں شاہ خالد نے اس مسجد کو دوبارہ تعمیر کرایا اب ایک عالی شان مسجد ہے جو عمرہ کرنے والوں سے آباد رہتی ہے۔ عمرہ مفردہ کرنے والے یہیں سے احرام کی نیت کرتے ہیں اس مسجد کا رقبہ 1200 کلومیٹر ہے۔ اس کے آس پاس شاندار غسل خانے بہت بڑی تعداد میں تعمیر کے گئے ہیں حرم پاک کے باہر سے منی بسیں دو اور تین ریال میں مسجد تنعیم پہنچا دیتی ہیں۔

لیکن اس مسجد سے ہماری قلبی وابستگی اس لئے بھی ہے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت امام حسین علیہ السلام نے جب خانہ کعبہ کی حرمت کو بچانے کے لئے (کہ یزیدی فوج امام عالی مقام کو حاجیوں کے بھیس میں حرم میں ہی قتل کر دینا چاہتی تھیں تاکہ کسی ظالم بدو حاجی پر اس کا الزام لگا کر یزید کو صاف بچا لیا جاتا) حج کو عمرہ سے بدل کر جب کربلا کی جانب روانہ ہوئے تو آپ کی پہلی منزل تنعیم ہی تھی)

مسجد جعرانہ

عمرہ مفردہ کے لئے ایک اور میقات مسجد جعرانہ بھی ہے۔ جنگ حنین سے واپسی پر رسول اکرمؐ تقریباً پندرہ دن جعرانہ میں رہے اور ہوازن سے جنگ میں حاصل شدہ غنیمت کا مال لوگوں کے درمیان تقسیم کیا۔ جعفرانہ میں ایک مسجد ہے جو مسجد "الرسول" کے نام سے معروف ہے آیا رسول اللہؐ نے اس مسجد کی جگہ پر نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ تاریخ اس بارے میں کوئی خاص بات نہیں بتاتی صرف اتنا ہی ملتا ہے کہ رسولؐ خدا چند دن تک اس مقام پر قیام فرمار ہے مسجد "الرسول" جعرانہ کے بائیں طرف واقع ہے 1263 ہجری میں حیدر آباد دکن ہندوستان کے نظام کی ایک ملکہ نے اس مسجد کی تعمیر اور مرمت کرائی اور اس کا ایک کتبہ سال گذشتہ تک باقی تھا اب کا کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ایک بار 1370 ہجری قمری میں اور پھر 1384 ہجری میں مسجد جعرانہ کی مرمت اور تعمیر کا کام سعودی وزارت حج واوقات کے ذریعے انجام پایا اور اس کا رقبہ بھی وسیع کر دیا گیا ہے اب مسجد جعرانہ کا رقبہ 1600 مربع میٹر ہے اس مسجد کی طرز تعمیر بھی مسجد تنعیم سے ملتی جلتی ہے۔

حدیبیہ / شمیسی

مغرب کی سمت شمال کی طرف حدیبیہ کا مقام ہے جو مکہ سے 16 کلو میٹر ہے یہ وہ تاریخی جگہ ہے جہاں عظیم "صلح حدیبیہ" واقع ہوئی تھی اب حدیبیہ کے نام سے اسے کوئی نہیں جانتا

اب اس جگہ کا نام شمیسی ہے۔ صلح حدیبیہ مسلمانوں کی فتح عظیم کا پیش لفظ، مقدمہ یا آغاز تھا۔ مدینہ منورہ سے جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں یقین تھا کہ مکہ کے لوگ عرب روائیت کے پیش نظر اپنی کدورتوں کو بھلا کر مسلمانوں کو عمرہ یا حج کرنے دیں گے اور مزاحمت نہیں کریں گے اور زائرین بیت اللہ کو ممکنہ سہولت و آرام فراہم کریں گے۔ لیکن جوں ہی کفار مکہ کو یہ خبر ہوئی خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل دوسو آدمیوں کا لشکر لے کر راستے میں خیمہ زن ہوا تا کہ مسلمانوں کو مکہ کی طرف بڑھنے سے روک سکے شمیسی (حدیبیہ) مکہ کرمہ سے 16 کلو میٹر دور ہے اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے (یاد رہے وہ مسجد شجرہ نہیں ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت اس مسجد کو سعودی حکومت نے گرادیا ہے اور اس مسجد سے قریب وہ تاریخی درخت جس کے سائے میں بیٹھ کر سرکار دو عالم نے مسلمانوں سے تجدید بیعت کی تھی جسے بیعت رضوان کہتے ہیں اور وہ درخت بھی خلیفہ ثانی نے کٹوادیا تھا۔ اور یہ وہ مسجد شجرہ بھی نہیں ہے جو مدینے کے قریب واقع ہے جہاں سے لوگ احرام کی نیت کرتے ہیں۔ یہ مسجد شجرہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تھی لیکن چند دہائی قبل اسے گرا کر زمین بوس کردیا گیا ہے) یہ جگہ تقریباً آٹھویں صدی ہجری سے شمیسہ کہلاتی ہے یہاں سے کچھ قریب پولیس کی اہم چوکی ہے مسجد سے متصل ایک دو قدیم عمارات کے کھنڈرات باقی ہیں یہاں ترکی دور میں حمام ہوتا تھا اس مقام پر اب ایک مسجد بنی ہوئی ہے اور اس کے سامنے دو تین دکانیں بھی ہیں۔ صلح حدیبیہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ سرکار رسالت مآب کا قافلہ ''حرم عثان'' کے گاؤں کے قریب پہنچا۔ یہ گاؤں مدینہ کی شاہراہ پر دس بارہ میل مکہ سے دور ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ لشکر کفار مزاحم ہونے کے لئے ''وادی ذی طویٰ'' میں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اور خالد بن ولید کا دستہ کراع الغیم'' (عسفان سے 8 میل دور ایک وادی) تک آ گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے اس طرز عمل پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا ''کوئی ہے جو ہمیں ایسے راستے سے مکہ لے جائے جہاں ہم قریش کی

فوج سے متصادم نہ ہوں ایک شخص نے اپنی خدمات پیش کیں اور وہ مسلم قافلے کو ایک خطرناک اور دشوار گذار راستے اور پیچ در پیچ گھاٹیوں سے لے چلا مسلمانوں کو اس راستے میں منزلیں طے کرنے میں جدو جہد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ یہ کوئی باقاعدہ راستہ نہیں تھا اور نہ اب تک ہے حدیبیہ کے اس مقام پر پہنچے تو حضور کی اونٹنی قسوی بیٹھ گئی۔ حضورؐ نے فرمایا اس اونٹنی کو اس ذات نے روکا ہے جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رفقاء کو یہاں فروکش ہونے کا حکم دیا یہیں پر مسلمانوں نے حضور کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی جسے بیعت رضوان کا نام دیا گیا۔ کفار قریش کی جانب سے مذاکرات کے لئے سہیل بن عمرو مذاکرات کیلئے آیا اسے اندازہ ہوگیا کہ کفار لشکر اسلام پر غلبہ نہیں پاسکیں گے۔

لیکن وہ اپنے جھوٹے پندار کا بھرم ہر حال میں قائم رکھنا چاہتا تھا لہٰذا صلح حدیبیہ پیش آئی حضرت علی علیہ السلام نے صلح نامہ تحریر فرمایا کافروں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور لفظ رسول پر اعتراض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا علیؑ اس نام کو کاٹ دو، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ایسا نہیں کرسکتا آپ خود اپنے دست مبارک سے ایسا کردیں سہیل بن عمرو نے ایک شق یہ بھی لکھوائی کہ قریش میں سے کوئی شخص اپنے والی (سرپرست) کی اجازت کے بغیر مدینہ جائے گا تو حضورؐ اسے واپس قریش کے حوالے کردیں گے ممکن ہے کہ یہ شق لکھواتے وقت سہیل کے ذہن میں ابو جندل (سہیل بن عمرو کا بیٹا) اور دیگر قریشی نومسلم ہوں۔ بہر حال ہوا یہ کہ جب معاہدہ پر دستخط ہوگئے تو سہیل کا بیٹا ابو جندل بھی آگیا یہ نوجوان مسلمان ہو چکا تھا اس نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ جائے گا اس پر سہیل اٹھا اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ابو جندل کے منہ پر طمانچہ رسید کردیا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مکہ میں اپنے مسلمان بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوگا۔ سہیل

کی اس حرکت پر مسلمان مشتعل ہو گئے لیکن حضورؐ نے انہیں صلح کا حوالہ دیا اور کہا ابو جندل کو مکہ واپس جانا ہوگا۔ حضور کی دور رس نگاہیں اور بصیرت نبوی حدیبیہ کے اس محدود جغرافیے کے بجائے آئندہ کی لازوال تاریخ اور اسلام کی عظیم حکومت پر تھی۔ جس کا دھارا موڑنے پر وہ قدرت کی طرف سے معمور تھے اور چشم تاریخ نے دیکھا کہ بہت جلد فتح مکہ واقع ہوئی جسے قرآن حکیم نے فتح مبین قرار دیا۔

جبل نور یا غار حرا

مکہ معظمہ سے منیٰ جاتے ہوئے تقریباً 5 کلو میٹر شمال کے بائیں ہاتھ پر جو پہاڑ ہے اسے جبل نور یا غار حرا کہتے ہیں غار حرا دو ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت گاہ عبادت وریاضت رسول اکرم کا مقدس نشان، نزول وحی کا مقام اور تنزیل کلام پاک کی پہلی منزل غار حرا ہے۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تاج نبوت ظاہری یہیں پہنایا گیا ورنہ آپ تو اس وقت بھی نبی تھے جب آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ نبوت کا تاج فرق مبارک پر یہیں رکھا گیا، رسالت کی عبائے مبارک یہیں پہنائی گئی۔ رشد وہدایت کا آفتاب اسی جبل نور سے طلوع ہوا یہ پہاڑ بھی کوہ احد کی طرح عظمتوں کا نشان، برکتوں کا دفینہ، اور انوار الٰہی کا خزینہ ہے، تاریکی وظلمت میں گھری ہوئی دنیا یہیں سے منور ہوئی وہ دن کتنا مبارک وہ گھڑی کتنی سعید تھی جب خداوند عالم کا بحر کرم جوش میں آیا، دوزخ کے راستے پر چلتے ہوئے گمراہ لوگوں کو جنت کا مژدہ اور نجات کا پیغام ملا۔ جبرئیل امین نے پہلی بار سرکار دو عالمؐ سے یہ عرض کیا ہوگا کہ "اقرا باسم ربک الذی خلق" تو اس سے یہ کہاں ظاہر ہوا کہ امی کے معنی بے پڑھا لکھا اور جبرئیل نے حضور کو پڑھایا۔ اقراء کے معنی کیسے، فرمایئے، پڑھیے کے ہیں تو اگر رسولؐ پڑھے لکھے نہ تھے تو پڑھنے کے لئے کیوں کہا جا رہا ہے حضورؐ کو پڑھنا آتا تھا تب ہی تو پڑھنے کے لئے کہا جا رہا تھا بس یہ بالکل

اسی طرح تھا جیسے کسی سیمینار یا جلسہ میں کسی اسکالر کو دعوت دیں اور کہیں بسم اللہ یا کہیں حضور ارشاد فرمایئے حضور پڑھیے اسی طرح اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے خدا کا نام لے کر آغاز کیجئے یا خدا کے نام سے شروع کیجئے۔ اموی وعباسی فیکٹریوں میں بنی ہوئی حدیثیں اور زر خرید مورخوں کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی تاریخوں نے مسلمان سے صحیح وغلط، اچھے برے اور خیر وشر کی پہچان چھین لی ہے۔ اس قسم کے افسانے کو آپ یزید کے اس جملے کے ضمن میں پڑھیں نہ محمدؐ پر کوئی وحی آئی تھی نہ وہ نبی تھے بنی ہاشم نے اقتدار کے لئے یہ ڈھونگ رچایا تھا لہٰذا "ورقہ بن نوفل" کی داستان اور "اِقرأ بِاسم " کی تفسیر مبنی بر انصاف نہیں۔ حضورؐ کا حضرت خدیجہؑ سے اپنی کیفیت کا بیان کرنا اور فرمانا "زملونی زملونی" مجھے چادر اوڑھاؤ مسلمانوں تمہارے دماغ کو کیا ہو گیا ہے۔ جو شخص نبیوں کا نبی ہو، سردار انبیاء ہو رسولوں کا رسول ہو اسے پتہ نہیں کہ وہ نبوت کے عظیم منصب پر فائز ہونے جا رہا ہے اور ایک کافر ورقہ بن نوفل کو پتہ ہے کہ یہ رسول بننے جا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وقت ولادت اپنی والدہ ماجدہ کی گواہی دیں کہ میں عبداللہ ہوں اور صاحب کتاب ہوں اور رسول کو چالیس سال میں نہ معلوم ہوا کہ وہ نبی ہیں۔ یہ پہاڑ ملیکۃ العرب ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے ا، محبت، قربانی اور معرفت کے یقین کا گواہ ہے حضورؐ کی رہائش گاہ حرم پاک کے پشت پر تھی وہاں سے جبل نور کا فاصلہ 5 کلومیٹر تھا پھر زمین سے پہاڑ کی چڑھائی دو ہزار فٹ تھی حضرت خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا روزانہ رسول خدا کی خبر گیری اور اشیا خورد ونوش لے کر اتنا طویل اور پر پیچ راستہ طے کر کے کائنات کے سید سردار تک پہنچتی تھیں۔ حضور سرور کائناتؐ اسی غار نور میں بیٹھ کر خالق کائنات کی عبادت بھی کرتے تھے اور اسلامی حکومت کے مستقبل کے بارے میں منصوبہ پر بھی غور وفکر فرماتے تھے۔

یہی وہ پہاڑ ہے جہاں حضور اکرمؐ کی مسلسل عبادت کی مہک پھیلی ہوئی ہے اس پہاڑ کی بلندی عمودی ہے۔ کوئی راستہ نہیں اس پر چڑھنا دشوار ہے جو اہل ہمت اس مقدس غار کو

دیکھنے کا عزم کرتے ہیں۔ وہ چڑھتے چڑھتے تھک جاتے ہیں رک رک اور ٹھہر ٹھہر کر چڑھتے ہیں آرام کرتے ہیں پھر چڑھنا شروع کر دیتے ہیں تب کہیں جا کر یہ شوق کا راستہ اور جادہ عشق و سرمستی طے ہوتا ہے مگر یہ غار حرا تو رسالت مآب فداہی والی عبادت و ریاضت کا مقام تھا یہ راستہ یہ دشوار گذار منزل تو سرکار دو عالم کے نقوش کف پا سے بارہا فیضاب ہوئی یہ تو حضور کا مستقل راستہ تھا یہاں کئی کئی روز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تن تنہا اپنے خالق سے لو لگائے معبود حقیقی کے حضور جبینِ مبارک کو جھکائے رہتے تھے اس خشک و گرم پہاڑ پر چند گھنٹے قیام مجاہدہ ہے مگر اللہ کے حبیب کائنات کے نور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مستقل کئی روز تک قیام فرماتے قرآن پاک کی ابتدا اسی غار نور سے ہوئی۔

جبل ثور یا غار ثور

غار حرا سے نگاہوں کو شاداب کر کے اس کے جلوؤں اور برکتوں کو دامن دل میں سمیٹ اس وادی نور کی زیارت سے مشرف ہو کر زائرین غار ثور کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ غار ثور بلند پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔

یہ غار حرم کعبہ سے 8 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اس کی اونچائی 759 میٹر بلند ہے۔ پیغمبر اسلام شب ہجرت اپنے بستر پر اپنے ولی و جانشین حضرت علی علیہ السلام کو سلا کر اور قریش کی تمام امانتیں ان کے سپرد کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، کفار تمام رات پہرہ دیتے رہے اور ہر قبیلے سے ایک آدمی اس کے لئے منتخب کیا گیا کہ تمام قبائل مل کر رسولؐ پاک کو شہید کریں تا کہ کسی ایک قبیلے پر حضور کے قتل کا الزام نہ آئے اور بنی ہاشم کسی ایک قبیلے سے بدلہ نہ لے سکیں حضورؐ رات کی تاریکی میں مدینے کی طرف روانہ ہوئے راہ میں حضرت ابوبکرؓ مل گئے انہوں نے کہا میں آپ کو کبھی تنہا نہیں جانے دوں گا۔ رسولؐ خدا نے انہیں بھی اپنے ہمراہ لے لیا آپ نے بیت الشرف سے نکلتے وقت ایک مٹھی بھر خاک مشرکین کے سروں پر

پھیکی جس سے وہ حضور کو جاتے ہوئے نہ دیکھ سکے۔ آپ نے غار ثور میں تین دن قیام فرمایا پروردگار عالم نے حضور کے اس غار میں داخل ہوتے ہی اس غار کے منہ پر ببول کا درخت اگا دیا۔ اور حکم الٰہی سے مکڑیوں نے غار کے منہ پر جالا بن لیا اور کبوتری نے ان جالوں پر انڈے دے دیئے اس طرح کسی کو یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اس قدیم غار میں کوئی گیا بھی ہوگا۔ کفار کو جب یہ علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر علیؓ محو آرام ہیں تو وہ رسول اللہ کی تلاش میں ٹولیوں کی شکل میں پھیل گئے انہوں نے ایک کھوجی کو ہمراہ لیا کھوجی حضور کے نقش قدم ڈھونڈتا ہوا اس غار تک پہنچا کھوجی نے کہا کہ قدموں کے نشان اس غار تک آئے ہیں لیکن کفار نے غار کی حالت دیکھ کر (ببول کی جھاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں کبوتری نے مکڑی کے جالے پر انڈے دیئے ہوئے ہیں) کہا اگر اس میں کوئی داخل ہوتا تو مکڑی کا جالہ ٹوٹ جاتا لہٰذا اس میں کسی کے داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف عامر بن فہد روزانہ اپنی بکریوں کو چراتے ہوئے وہاں تک لاتا اور رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کی بکری کے دودھ سے تواضع کرتا۔ قریش کی ایک عورت نے حضورؐ کو غار میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس نے اشاروں سے کافروں کو بتایا لیکن خدا کی قدرت سے وہ عورت پتھر کی ہوگئی دو تین دہائی قبل تک اس عورت کا مجسمہ غار ثور کے باہر پڑا تھا لیکن حکومت نے اسے اٹھوا دیا۔

غار ثور ہجرت رسولؐ کی یادگار اور پناہ گاہ محبوب کبریا ہے۔ یہ تبلیغ دین کے راستے کی پہلی منزل اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کا پہلا مقام ہے یہیں سے سن ہجری کا آغاز ہوا یہ ہجرت کی پہلی تاریخ تھی یہ مسلمانوں کی تاریخ کا یوم اول تھا گویا عظمت وانسانیت کا حرف آغاز تھا۔

سراقہ بن مالک بن جشم سرکار رسالت مآبؐ کے تعاقب میں آیا کفار نے اسے سو اونٹوں کی پیش کش کر رکھی تھی کہ اگر وہ محمدؐ کو گرفتار کرانے میں کامیاب ہو گیا تو سو اونٹ انعام

میں بلیس کے منصب و مقام کی لالچ نے اس کے دل میں کدورت کی گرد، ہوس کی آگ اور انتقام کا جذبہ بھر دیا تھا۔ تیز رفتار گھوڑے پر سوار لامکاں کے مکیں کی تلاش میں آیا گھوڑے نے اسے گرا دیا۔ تاہم یہ افتاد اسے اپنے ارادے سے باز نہ رکھ سکی مگر جب اس کا گھوڑا زانو تک زمین میں دھنس گیا تو اس کے دل میں ہیبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رعب وجلال مصطفیٰ پیدا ہو گیا اب وہی پیکر جو آتے ہوئے اپنے دامن میں زمانے بھر کا بغض وعناد سمیٹ کر لایا تھا۔ حضورؐ سے امن کی بھیک مانگ رہا تھا۔ رحمت عالم نے اسے معاف فرما دیا غار ثور تاریخ اسلام کا ایک درخشاں باب ہے یہ مہبط فیض اور مسلمان عالم کے لئے متبرک مقام ہے اسے اپنے دامن میں تین روز تک انوار نبوت سمیٹنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ ان خوش قسمت پہاڑوں میں شامل ہے جن سے حضورؐ نے انس ومحبت کا اظہار فرمایا۔

جنت المعلیٰ

شاہراہ حجون پر حرم سے آتے ہوئے مسجد جن سے متصل وہ تاریخی قبرستان جنت المعلیٰ واقع ہے جو جنت البقیع کے بعد دنیا کا دوسرا عظیم ترین قبرستان ہے اس قبرستان کو ایک کبری (پل) کے دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں لیکن پل کے نیچے سے بھی قبرستان میں جانے کا راستہ ہے قبرستان کے ایک حصے میں عام مسلمانوں کی قبریں اور دوسرے حصے میں اسلام کی برگزیدہ ہستیاں دفن ہیں عام مسلمانوں کے قبرستان میں ہر جگہ آپ آزادی سے جا سکتے ہیں لیکن خاندان رسالتؐ کی قبروں پر آپ نہیں جا سکتے ان کی قبور کے باہر لوہے کے گیٹ لگے ہوئے ہیں جس میں تالے پڑے ہوئے ہیں۔ چودہ سو سال بعد بھی خاندان رسالتؐ سے یہ ناروا سلوک ناقابل فہم ہے۔

اس قبرستان کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں سرکار دو عالم کے اجداد جناب ہاشم، جناب عبد المناف، جناب عبد المطلب، محسن اسلام و رسالت سرکار ابو

طالب، محسنہ اسلام جناب خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین، سرکار دو عالم کی والدہ ماجدہ جناب آمنہ بنت وہب، جناب اسماء بنت ابوبکرؓ، عبدالرحمٰن ابن ابوبکرؓ، عبداللہ ابن زبیر، فضیل بن عباس، عبداللہ بن عمرؓ، حضرت قاسم فرزند سرکار دو عالمؐ کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کے والد ابی قحافہ، ملا علی قاری، سید احمد رفاعی، خواجہ عثمان فاروقی جیسے بزرگ بھی یہاں دفن ہیں۔ پہلے ان بزرگوں کی قبر پر قبے بنے ہوئے تھے اور قبروں پر نام بھی تحریر تھے اور قدیم حج کے سفر ناموں میں ان کی تصاویر بھی موجود ہیں مگر افسوس شرک و بدعت کے ان ٹھیکیداروں نے خاندان رسالت کی قبروں کو اجاڑ دیا اصحاب سرکار دو عالم کی قبروں کو مسمار کر دیا۔

☆......☆......☆

زیارت حضرت عبد منافؑ جد جناب پیغمبر اکرمؐ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا السَّیِّدُ النَّبِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَکْرَمَهُ اللّٰهُ بِالتَّبْجِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدَّ خَیْرِ الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْاَنْبِیَاءِ الْاَصْفِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْاَوْصِیَاءِ الْاَوْلِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ صَفَا وَ مَرْوَةَ وَ زَمْزَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ بَیْتِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْاَشْرَافِ یَا عَالِیًا بِکَمَالِ الْاَوْصَافِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰبَائِکَ الْقَادِمِیْنَ اللَّاحِقِیْنَ اُمَنَاءَ اللّٰهِ فِی الْعَالَمِیْنَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ.

اے معزز سردار، اے وہ جن کو خدا نے عظمت و بزرگی عطا فرمائی آپ پر سلام

ہو۔اے افضل مخلوقات (محمد مصطفیٰؐ) کے جد بزرگوار، اے برگزیدہ انبیاء کے فرزند آپ پر سلام ہو۔ اے اولیاء و اوصیاء کے فرزند، اے حرم (کعبہ) کے سردار آپ پر سلام ہو۔اے صفا و مروہ و زمزم کے مالک، اے مقام ابراہیم کے وارث آپ پر سلام ہو۔اے اللہ کے عظیم گھر (کعبہ) کے مالک۔اے اشراف میں سب سے برجستہ شخصیت آپ پر سلام ہو۔اے کمال اوصاف کے بلند مرتبہ پر فائز، اے سید قریش مشہور بہ عبدمناف آپ پر سلام ہو۔آپ پر اور آپ کے آباؤ اجداد پر جو عالمین میں اللہ کے امین تھے سلام اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں۔

زیارت جناب عبدالمطلبؑ جد بزرگوار جناب پیغمبر اکرمؐ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْکَعْبَةِ وَالْبَطْحَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمَهَابَةِ وَالْبَهَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْدِنَ الْکَرَمِ وَ اَصْلَ السَّخَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ یُحْشَرُ فِیْ سِیْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْرُوْفاً فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَیْبِ بِاَکْرَمِ نِدَاءٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الذَّبِیْحِ اِسْمٰعِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَهْلَکَ اللّٰهُ بِدُعَائِهٖ اَصْحَابَ الْفِیْلِ وَ جَعَلَ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ وَ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْراً اَبَابِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَاقِیَ الْحَجِیْجِ وَ حَافِرَ زَمْزَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ طَافَ حَوْلَ الْکَعْبَةِ وَ جَعَلَهٗ سَبْعَةً

اَشْوَاطٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نُوْرَ الْحَرَمِ وَابْنَ هَاشِمٍ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ.

اے کعبہ و بطحا کے سردار، اے صاحب شان و شوکت اور حسن و جمال آپ پر سلام ہو۔ اے جود و سخا کی معدن اور اصل، اے اولین معتقد بدا آپ پر سلام ہو۔ اے علامات انبیاء کے ساتھ مشہور ہونے والے، اے زمین و آسمان میں مشہور و معروف آپ پر سلام ہو۔ اے وہ شخص کہ جن کو ہاتف غیبی نے اچھی آواز سے پکارا۔ اے ابراہیم خلیل اللہ کے فرزند، اے اسمٰعیل ذبیح کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے وہ ہستی جن کی دعا سے خدا نے اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور ان کی تدبیروں کو ناکام کیا اور اس نے جھنڈ کے جھنڈ ابابیل کے ذریعے اصحاب فیل پر کنکریاں برسائیں۔ اے حجاج (کرام) کو سیراب کرنے والے، اے چاہ زمزم کو کھولنے والے، اے کعبہ کے گرد طواف کو سات چکر قرار دینے والے، آپ پر سلام ہو۔ اے نور حرم، اے جناب ہاشم کے فرزند آپ پر سلام اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت ابوطالبؑ والد محترم امیر المومنینؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَ الْبَطْحَاءِ وَ ابْنَ رَئِيْسِهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ الْکَعْبَةِ بَعْدَ تَاْسِيْسِهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا کَافِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَافِظَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَنْ رُزِقَ وَلَدًا هُوَ خَيْرُ مَوْلُوْدٍ وَ اِمَامُ الْاُمَّةِ وَ اَبُوالْاَئِمَّةِ

هُوَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَى الْاَبْرَارِ وَ نِقْمَةُ اللّٰهِ عَلَى الْفُجَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ .

اے بطحا کے سردار، اے رئیس بطحا کے فرزند، اے تاسیس کعبہ کے بعد اس کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے جناب رسول خداؐ کے کفیل، اے حافظ دین خدا آپ پر سلام ہو۔ اے (جناب محمد) مصطفیؐ کے چچا، اے ائمہ ہدیٰ کے والد (محترم) آپ پر سلام ہو۔ اے وہ ہستی کہ جن کو تمام خلق سے بہترین بیٹا عطا کیا گیا، جو امت کا امام اور تمام ائمہ کا باپ ہے، جو جنت ونار کا قسیم ہے، نیک لوگوں کے لئے خدا کی نعمت ہے اور فاجر و فاسق لوگوں کے لئے قہر خدا ہے۔ آپ پر اور ان پر سلام اور خدا کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔

زیارت جناب آمنہؑ مادر حضرت رسولِ اکرمؐ

اگر چہ اس خاتون کی قبر کے متعلق دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ مقام ابواء میں دفن ہیں جو کہ مکہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔ اس قول کی بناء پر یہ زیارت پڑھ لیں، انشاءاللہ ثواب ضرور ملے گا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الزَّاكِيَةُ الْمُفْتَخِرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ شَرَّفَهَا اللّٰهُ بِاَعْلَى الشَّرَفِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَيْرَ خَلَفٍ بَعْدَ اَكْرَمِ سَلَفٍ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِيْنِهَا نُوْرُ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ فَاَضَاءَتْ بِضَوْئِهِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ نَزَلَ لَهَا الْمَلٰئِكَةُ لِاَصْفِيَاءِ وَضُرِبَ لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ كَمَا لِمَرْيَمَ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ حَبِيْبِ اللّٰهِ قَدْ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْكَائِنَاتِ وَ جِئْتِ بِاَشْرَفِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔

اے پاک و پاکیزہ خاتون، اے طاہرو فاخرہ بی بی آپ پر سلام ہو۔ اے وہ بی بی جن کو خدا نے اعلیٰ شرف عطا فرمایا، اور وہ بی بی کہ بزرگان جلیل القدر کی فضیلت مآب وارث ہیں آپ پر سلام ہو۔ سلام ہو جس کی پیشانی سے سرور انبیاء کا نور ساطع ہوا کہ جس نور کی وجہ سے زمین و آسمان روشن ہو گئے۔ سلام ہو جن کے لئے پاک فرشتے نازل ہوئے اور جن کے لئے جنت کے پردے لگائے گئے جیسے کہ سیدہ نساء جناب مریمؑ کے لئے پردے لگائے گئے تھے۔ اے جناب رسول خداؐ کی ماں، اے حبیب خدا کی ماں آپ پر سلام ہو۔ یقیناً آپ نور سرور کائنات کی حامل تھیں اور اشرف موجودات کو لے کر آئیں۔ آپ پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت خدیجۃؑ الکبریٰ ام المومنین

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَالِصَةَ

اَلْمُخْلَصَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ الْحَرَمِ وَ مَلِكَةَ الْبَطْحَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ النِّسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ وَفَتْ بِالْعُبُوْدِيَّةِ حَقَّ الْوَفَاءِ وَ اَسْلَمَتْ نَفْسَهَا وَ اَنْفَقَتْ مَالَهَا لِسَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا قَرِيْنَةَ حَبِيْبِ اِلٰهِ السَّمَاءِ الْمُزَوَّجَةِ بِخَالِصَةِ الْاَصْفِيَاءِ يَا بِنْتَ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا حَافِظَةَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا نَاصِرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ تَوَلّٰى دَفْنَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے رسول خداؐ سید مرسلین کی زوجہ، اے خاتم انبیاء پیغمبر کی زوجہ آپ پر سلام ہو۔ اے (جناب) فاطمہ زہراؑ کی ماں، اے تمام جوانان جنت کے سرداران امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی ماں آپ پر سلام۔ اے ائمہ طاہرینؑ کی ماں، اے (تمام) مومنین و مومنات کی ماں آپ پر سلام ہو۔ اے مخلص عورتوں کی سردار، اے شہزادیٔ حرم، ابطحا کی ملکہ آپ پر سلام ہو۔ اے عورتوں میں سب سے پہلے (جناب) رسول خداؐ کی تصدیق کرنے والی، اے حق عبودیت کو پورا کرنے والی، اے اپنے نفس و مال کو سید الانبیاءؑ کے سپرد کرنے والی آپ پر سلام ہو۔ اے حبیب خداؐ کی رفیقۂ حیات، اے خلاصہ اصفیاءؑ کی زوجہ، اے ابراہیم خلیل کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے دین خدا کی حفاظت کرنے والی آپ پر سلام ہو۔ اے جناب رسول خداؐ کی نصرت کرنے والی، اے وہ خاتون جن کو جناب رسول خداؐ نے دفن کیا آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت و برکتیں ہوں۔

زیارت جناب قاسم بن محمدؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا قَاسِمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ حَبِیْبِ اللّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ الْمُصْطَفٰی السَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی مَنْ حَوْلَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ وَ اَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَ جَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُمْ وَ مَسْکَنَکُمْ وَ مَأْوٰیکُمْ.

اے ہمارے سردار (جناب) قاسم فرزند رسول خدا، اے فرزند پیغمبرؐ خدا آپ پر سلام ہو۔ اے فرزند حبیب خدا، اے فرزند مصطفیؐ آپ پر اور آپ کے اطراف میں جو مومنین و مومنات دفن ہیں سب پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر راضی ہو اور آپ کو بہترین طور پر راضی کرے اور آپ لوگوں کا ٹھکانا جنت قرار دے۔

کاروان غازی سرکار (کراچی)

زندگی بھر کی دعاؤں اور آرزوؤں کے بعد وہ مبارک ساعت آتی ہے جب انسان مالک کائنات کے عظیم الشان گھر کے در پر جبیں سائی کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ شریعت بورڈ کے سربراہ مولانا سید اکرام حسین ترمذی گزشتہ کئی سال سے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور اب اس سعادت میں دوسروں کو بھی شریک کر رہے ہیں اور گزشتہ سال سے کاروان غازی سرکار لے جا رہے ہیں الحاج سید حسن رضا نقوی اور الحاج سید آصف شاہ حسینی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان غازی سرکار علیہ السلام

کاروان کا پتہ : مسجد امام بارگاہ ایلیا، پی آئی بی کالونی

فون نمبر : 4929905 موبائل نمبر : 03002639430

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 2005

قافلہ سالار کا اسم گرامی : الحاج سید حسن رضا نقوی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا سید اکرام حسین ترمذی (2) مولانا غلام شبیر (3) مولانا رجب علی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : الحاج سید آصف شاہ حسینی

حجاج کی تعداد : سال (2006 - 35) سال (2006 - 40)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

تاریخ مدینہ منورہ

دنیائے اسلام کا ایک مقدس ترین شہر جو حجاز (سعودی عرب) میں واقع ہے جہاں حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک ہے اور مسلمانوں کے لئے ایک زیارت گاہ ہے۔ لاکھوں مسلمان اس مقام کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ رمضان اور حج کے موقع پر خصوصی طور پر مسلمان یہاں آتے ہیں۔ یہ شہر مکہ معظمہ سے تقریباً 275 میل کے فاصلے پر شمال میں واقع ہے۔ مدینے کا پرانا نام یثرب تھا۔ یثرب حضرت نوح کی اولاد میں سے ایک سردار تھا جو وہاں آباد ہو گیا تھا۔ یثرب کے پہلے آباد کار "عمالقہ" تھے (یعنی بنو عملاق بن ارفخشد بن سام بن نوح) عمالیق 3200 ق م میں مصر کے حکمران تھے اور 1600 ق م میں وہاں سے نکالے گئے اس بنا پر اس شہر کی تعمیر 1600 ق م میں اور 2200 ق م کے درمیان ہے۔ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت ہارون کی اولاد یہاں آباد ہو گئی پھر "بنو قریظہ" اور "بنو نظیر" آئے یہ لوگ شام میں آباد تھے رومی بادشاہ کے ظلم وستم کی وجہ سے یہاں آ کر آباد ہوئے تھے انہی کی اولاد میں قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج بھی تھے۔ ستمبر 22 عیسوی میں پیغمبر اسلام جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے یہاں تشریف لائے تو یثرب کا نام بدل کر مدینہ رکھ دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے "طابہ" اور "طیبہ" کا نام دیا۔ مدینہ عرب کے سطح مرتفع پر واقع ہے اس کے تین طرف کھیت اور نخلستان ہیں یہاں کافی تعداد میں کنوئیں

تھے شہر میں ایک زمین دوز نہر تھی اس وقت اس کی آبادی ایک ملین کے قریب ہے۔ مدینہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعد کے دور میں ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی بعد میں امیر شام اور بنو عباس نے اپنے اپنے سیاسی مفادات کے تحت اپنے اپنے پایہ تخت مدینہ سے دمشق، بغداد اور عجم وغیرہ لے گئے مگر مدینہ کی عظمت اپنی جگہ برقرار رہی۔ مدینہ کو مسجد نبوی، خانوادہ رسالتؐ کی قبور، میدان بدر و احد اور میدانِ خندق کی وجہ سے بھی شہرت حاصل ہے۔ سبع مساجد بھی مدینہ منورہ میں تھیں۔ مسجد فضیخ، مسجد ردشمس بھی مدینہ میں تھیں جسے سعودی حکومت نے اپنے خبثِ باطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسمار کر دیا ہے۔ مدینہ منورہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی جامعہ بھی جسے ہمارے دیکھتے دیکھتے ہی زمین بوس کر کے اس کا نام ونشان بھی مٹا دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا (والدہ گرامی مولائے کائنات) امہات المومنین، حضرت عباس (عم رسولؐ) جناب صفیہ وعاتکہ (رسول کی پھوپھیاں) حضرت اُم البنین سلام اللہ علیہا (والدہ گرامی سرکار غازی عباس) حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار، جناب عثمان ابن مظعون، عبدالرحمٰن ابن عوف، سعد بن ابی وقاص، امام مالک کے علاوہ شہدائے احد کی قبریں بھی مدینہ منورہ میں ہیں۔ مدینہ منورہ روضہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجد نبوی کی وجہ سے مسلمانان عالم میں عزت وعقیدت کا مقام تسلیم کیا جاتا ہے، علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدینہ منورہ کو دنیا کے تمام شہروں پر فضیلت حاصل ہے۔ مکہ مکرمہ کو خانہ کعبہ کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے لیکن مدینہ منورہ میں صاحب قرآن اور داعی اسلام محو استراحت ہیں جو امام الانبیاء کے عظیم منصب پر فائز اور باعث تکوین عالم ہیں اور اسی شہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی اقامت وسکونت کے لئے پسند فرمایا تھا۔ نبی کریم کو اس

شہر سے بڑی محبت تھی جب آپ اسفار سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ طیبہ کے قریب پہنچتے تو سواری کو تیز کر دیتے تاکہ جلد از جلد مدینہ طیبہ سے جدائی کی گھڑیاں ختم ہوں۔ مدینہ منورہ کے فضائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی احادیث بیان ہوتی ہیں۔ قیامت کے قریب دجال دنیا کے تمام شہروں پر غلبہ حاصل کرلے گا لیکن مدینہ منورہ کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرے گا۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے "شیاطین شہر مدینہ میں اپنی خباثت سے مایوس ہوگئے ہیں نبی کریمؐ اکثر فرمایا کرتے تھے۔" اے اللہ مجھے مدینہ میں موت نصیب فرمانا۔ (حوالہ جذب القلوب) ایک اور جگہ فرمایا" ساری روئے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مجھے اپنی قبر بنانا پسند ہوئے سوائے مدینہ کے۔ (حوالہ مشکوۃ شریف)

فضائل مدینہ میں مزید احادیث :

"مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے۔ اسی میں میری قیام گاہ ہوگی اور یہیں سے میں قیامت کے دن اٹھوں گا لہٰذا میری امت کا حق ہے کہ وہ میری ہمسائیگی اختیار کرے، مدینہ کی مثال بھٹی کی مانند ہے جو برے کو نکال دیتی ہے اور اچھے کو مزید نکھارتی ہے۔"

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ طیبہ سے برے اور بدکار آدمی نہ نکل جائیں۔"

"امام مالکؒ کو مدینہ منورہ سے اس حد تک محبت تھی کہ وہ کوئی بھی لمحہ یہاں سے دور گزارنا پسند نہ کرتے تھے سوائے ایک بار فرض حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ گئے ورنہ وہ کبھی بھی مدینہ سے باہر نہیں گئے، مدینہ کی گلیوں میں کبھی سوار ہو کر نہ نکلے۔"

مدینہ منورہ روانگی

جو عازمین حج ذرا تاخیر سے آتے ہیں وہ جدہ سے براہ راست مدینہ منورہ تشریف لے جاتے ہیں جو جدہ سے مکہ معظمہ آتے ہیں وہ چند روز مکہ معظمہ میں قیام کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جاتے ہیں۔ بیت اللہ کی زیارت سے دل و دماغ کی تاریکیاں دور کر کے عمرہ و طواف سے فارغ ہو کر دیار سرکار دو عالمؐ کی طرف روانگی ہوتی ہے۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ 450 کلومیٹر ہے۔ مکہ معظمہ سے 80 کلومیٹر پر وادی ستارہ آتی ہے یہ بستی جنوں کے علاقے کے طور پر مشہور ہے۔ یہاں سے ہی بہت سے جنات نے حالیہ مسجد جن کے مقام پر پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ مدینہ منورہ پہنچ کر تمام بسیں ایک مقام پر رکتی ہیں جہاں عازمین حج کو ان کی بلڈنگ کا پتہ بتانے کے لئے حکومت کا ایک نمائندہ بس میں سوار ہوتا ہے اور حجاج کی بلڈنگ تک رہنمائی کرتا ہے۔ یہاں ضروری کاغذات کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے راستے میں بدر کا مقام مرکزی شاہراہ سے ذرا ہٹ کر ہے۔ عموماً بس ڈرائیور بس ادھر نہیں لے جاتے، ہوسکتا ہے کہ انہیں حکومت کی طرف سے کوئی ممانعت ہو۔

عازمین حج ہم خدا کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے اپنے دربار کی حاضری کے بعد سرکار رسالتمآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی حاضری نصیب فرمائی۔ ہدایت و کرم کے در وا ہو گئے، نوازشوں کی گھڑیاں تمہاری منتظر ہیں۔

آداب و مستحبات زیارت مسجد نبویؐ

(1) زائرین کرام مدینہ منورہ کی حاضری کوئی معمولی سعادت نہیں، یہاں ہمیں چھ معصومین کی زیارت کی سعادت حاصل ہو رہی۔ ہم ایران بڑے شوق سے جاتے ہیں وہاں ایک معصوم حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت ہے۔ کربلائے معلیٰ جاتے ہیں وہاں پانچ معصومین کی زیارت ہے۔ مدینہ منورہ میں چھ معصومین کی زیارت ہے علاوہ ازیں خانوادہ رسالت کے بے شمار افراد یہاں دفن ہیں۔ حج کے صدقے میں ہمیں ان معصومین کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔

(2) عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ زائرین بغیر اذن دخول پڑھے ہوئے روضہ رسولؐ اور آئمہ الطاہرین کی قبر پر حاضری دیتے ہیں جبکہ اذن دخول پڑھے بغیر حاضری مناسب نہیں ہم اذن دخول حضرت رسولؐ خدا و آئمہ الطاہرین مسجد نبوی میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور روضہ رسولؐ اور جنت البقیع کے باہر بھی۔

(3) دو رکعت نماز زیارت علیحدہ علیحدہ تمام معصومین کی مسجد نبوی میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

(4) مستحب ہے زائرین مدینہ منورہ میں تین روزے رکھیں روزے رکھنے کیلئے بہترین ایام بدھ، جمعرات اور جمعہ ہیں۔ خواہ مدینہ میں دس دن مسلسل قیام ہو یا نہ ہو۔

(5) مدینہ منورہ میں ایک قرآن ختم کرنا مستحب ہے خصوصاً مسجد نبوی میں۔

(6) علامہ مجلسی سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک درہم (ایک ریال) صدقہ دینا دوسری جگہ ہزار درہم (ہزار ریال) صدقہ دینے کے برابر ہے۔ اس سلسلے میں مومنین و سادات مدینہ کو دینا بہتر ہے۔

(7) جتنا ممکن ہو سکے تمام نمازیں مسجد نبوی میں ادا کریں۔ مسجد نبوی کی ایک رکعت مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار رکعتوں کے برابر ہے۔

(8) کوشش کریں کہ تمام نمازیں ''ریاض الجنۃ'' میں ادا کریں ورنہ جتنی نمازیں ہو سکیں یہاں پڑھیں۔

(9) مسجد میں داخل ہوتے اور باہر جاتے وقت درود شریف پڑھیں۔

(10) مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز تحیہ مسجد میں بجالائیں۔

(11) آپ اپنے والدین، اپنے بزرگوں، اپنے عزیز و اقارب اور اپنے دوستوں کی طرف سے زیارت رسول پڑھیں۔

(12) اذن دخول حرم مطہر سرکار رسالتمآب و نماز زیارت پڑھنا نہ بھولیں۔

(13) طہارت، پاکیزہ لباس اور خوشبو وغیرہ لگا کر زیارت کے لئے تشریف لے جائیں۔

(14) شہزادی کونین کی زیارت روضہ رسولؐ اور جنت البقیع دونوں جگہ پڑھیں۔

ہم آئندہ صفحات میں تمام زیارات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد ''اذن دخول اور تمام آئمہ الطاہرین و دیگر نفوس قدسیہ کی زیارت پیش کر رہے ہیں۔''

فضائل زیارت رسول مقبولؐ

زائرین محترم فخر موجودات سرور کائنات دانائے سبل، ختم الرسل مولائے کل، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت پوری ملت اسلامیہ کے لئے مستحب بلکہ واجب ہے۔

زائرین کرام! یہی وہ روضۂ اطہر ہے جس پر ستر ہزار فرشتوں کا نزول طلوع آفتاب کے وقت ہوتا ہے۔ ستر ہزا ملائکہ غروب آفتاب کے وقت حاضری دیتے ہیں۔ ملائکہ کو یہ سعادت صرف ایک بار نصیب ہوتی ہے۔ قیامت تک دوسری بار روضۂ اقدس پر حاضری کا شرف نصیب نہیں ہوگا۔ یہ انسان پر خداوند کریم کا بے پناہ کرم ہے کہ ہر روز اس کے مرکز نور اور چشمہ فیض سے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم فرمائیں سیراب ہو سکتا ہے۔ یہ کرمِ خاص صرف سرکار دو عالم کی امت ہی کا مقدر ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام جس کے دیدار کے متمنی اور مبشر رہے۔

یہی وہ دربار ہے جس کی سخاوت کائنات پر محیط ہے۔

یہی وہ چشمہ نور ہے جس کے جلوؤں سے سارا جہاں روشن ہے۔

یہی وہ مہر نبوت ہے جس کی کرنوں سے دنیا کے ظلمت کدے منور ہوئے۔

یہی وہ آستانہ ہے جو دلوں کو سرور نگاہوں کو کیفیت حضوری بخشتا ہے۔

یہی وہ در ہے جہاں فقیروں اور دریوزہ گروں کی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔
یہی وہ مقام مقدس ہے جو سرکار دو عالمؐ کے جسد اطہر سے مشرف ہے۔
یہی وہ جگہ ہے جو عرش و فرش سے افضل ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرین کے لئے کیا کیا بشارتیں دیں کیا کیا مژدہ سنائے برکت وافادہ کے لئے چند احادیث نبوی نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ قاری ان احادیث مبارکہ سے استفادہ کر سکے اور اس کے دل میں حاضری کا شوق فزوں تر ہو اور انتظار دید میں گدازِ دل نصیب ہو جو سفرِ آخرت کا بہترین زادِ راہ ہے۔

زائرین کو بشارتیں

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ.
جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔
مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ
جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے حق میں میری شفاعت یقینی ہے۔
مَنْ جَآءَ نِیْ زَآئِرًا لَا تَعْمَلُہٗ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.
جو شخص صرف میری زیارت کے لیے آیا اور میری زیارت کے سوا اسے کوئی اور حاجت نہ تھی تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔
مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ.
جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میرے روضہ کی زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔
مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ جَوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ

الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو شخص میری زیارت کے ارادے سے آیا، وہ قیامت کے دن میرے پڑوس اور جوار میں ہوگا اور جو شخص مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کسی جگہ فوت ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز عذاب سے مامون اٹھائے گا۔

مَنْ حَجَّ اِلٰی مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ مَسْجِدِیْ كُتِبَ لَهٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ.

جس نے مکہ مکرمہ کا حج کیا، پھر میری مسجد کی زیارت کا ارادہ کیا تو اس کے نامۂ اعمال میں دو حج مقبول کا ثواب لکھا جائے گا۔

مذکورہ بالا احادیث نبوی کا ایک ایک لفظ شفقت و کرم کے خزانے لیے ہوئے ہے۔ کس طرح اور کس کس ادا سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرین کی جھولیوں کو کرم کے گہر ہائے گراں مایہ سے بھر دیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے جدِّ بزرگوار نے فرمایا تھا کہ جو شخص میری حیات و ممات میں میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

اذن دخول برائے زیارت سرکار دو عالمؐ

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ کسی بھی معصوم کے روضہ اقدس پر بغیر اذن دخول کے حاضر نہ ہوا جائے۔ پرانے زیارت ناموں میں جن جگہوں کی نشاندہی کی گئی تھی کہ یہاں یہ پڑھنا ہے فلاں باب سے داخل ہونا ہے آج کل کے معروضی حالات میں یہ سب کچھ ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا اذن دخول برائے زیارت سرکار رسالت یا شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہراؑ

یا دیگر آئمہؑ اور مدفون بقیع کی مسجد نبوی میں بھی پڑھی جا سکتی ہے اسی طرح سرکار کے مواجہ شریف پر بے پناہ رش ہوتا ہے اور وہاں کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں لہٰذا مسجد نبویؐ میں سرکار کے روضہ سے قریب تر جو بھی پرامن جگہ ملے وہاں زیارت پڑھی جا سکتی ہے۔

اذن دخول

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ قَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ کَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَکَ وَ خُلَفَائَکَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاءٌ عِنْدَکَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِیْ وَ یَسْمَعُوْنَ کَلَامِیْ وَ یَرُدُّوْنَ سَلَامِیْ وَ اَنَّکَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ کَلَامَهُمْ وَ فَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَ اِنِّیْ اَسْتَاْذِنُکَ اَوَّلًا وَّ اَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ ثَانِیًا وَّ اَسْتَاْذِنُ الْمَلَائِکَةَ الْمُوَکَّلِیْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَکَةِ ثَالِثًا ءَ اَدْخُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَ اَدْخُلُ یَا مَلَائِکَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِیْنَ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ ءَ اَدْخُلُ یَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ فَأْذَنْ لِیْ یَا مَوْلَایَ فِی الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِیَائِکَ فَاِنْ لَّمْ اَکُنْ اَهْلًا لِذٰلِکَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِکَ۔

اے خدایا تیرے نبیؐ کے گھروں میں سے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں، تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر، یقیناً تو نے لوگوں کو تیرے حبیب کی

اجازت کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے، پس تو نے فرمایا کہ اے ایمان لانے والوں جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے میرے حبیب کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ اے خدایا میں اس مشہد شریف والے کی غیبت میں بھی ان کے احترام کا معتقد ہوں جیسے کہ ان کی موجودگی میں احترام کا معتقد ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسولؐ اور تیرے خلفاء زندہ ہیں، تجھ سے رزق پاتے ہیں، میرے قیام کو دیکھتے ہیں اور میرے کلام کو سنتے ہیں اور میرے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ تو نے ہی میرے کانوں سے ان کے کلام کو مستور رکھا ہے اور ان کی لذیذ مناجات سے تو نے ہی میرے باب فہم کو کھولا ہے۔ میں پہلے تجھ سے اجازت چاہتا ہوں، پھر تیرے رسولؐ سے اجازت چاہتا ہوں، ان پر اور ان کی آلؑ پر رحمت ہو، اور پھر ان ملائکہ سے اذن چاہتا ہوں جو اس بقعہ مبارکہ پر موکل ہیں۔ اے رسول خدا کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اے خدا کے مقرب فرشتو جو اس مشہد میں مقیم ہو کیا مجھے داخل ہونے کی اجازت ہے؟ اے فاطمہ بنت محمدؐ کیا میں داخل ہو جاؤں۔ اے مولا! مجھے بہترین دخول کی اجازت دیں جو آپ نے اپنے کسی دوست کو دی ہے، اگرچہ میں اس کا اہل نہیں ہوں مگر آپ تو اس کے اہل ہیں۔

☆ پھر داخل ہو کر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.

خدا کے نام سے، خدا کی ذات اور خدا کی راہ میں اور ملت رسول خداؐ پر ہوتے ہوئے ابتداء کرتا ہوں۔ اے خدا مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

زیارت حضرت رسولِ اکرمؐ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ آتَيْتَ الزَّکٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰيکَ الْيَقِيْنُ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْکَ وَ رَحْمَتُهُ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِکَ الطَّاهِرِيْنَ.

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَ جَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰيکَ الْيَقِيْنُ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ اَدَّيْتَ الَّذِيْ عَلَيْکَ مِنَ الْحَقِّ وَ اَنَّکَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَ غَلُظْتَ عَلَى الْکَافِرِيْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِکَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُکَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَ الضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ صَلَوَاتِ مَلَائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَنْبِيَائِکَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ وَ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرَضِيْنَ وَ کُلِّ مَنْ سَبَّحَ لَکَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْآخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ نَبِيِّکَ وَ اَمِيْنِکَ وَ نَجِيِّکَ وَ حَبِيْبِکَ وَ صَفِيِّکَ وَ خَاصَّتِکَ وَ صَفْوَتِکَ وَ خِيَرَتِکَ مِنْ

خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِہِ الدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَ آتِہِ الْوَسِیْلَۃَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُہٗ بِہٖ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا وَّ اِنِّیْ اَتَیْتُکَ مُسْتَغْفِرًا تَآئِبًا مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکَ لِیَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔

اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ اے نبی خدا آپ پر سلام ہو۔ اے محمدؐ ابن عبداللہ آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم انبیاء آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام الٰہی لوگوں تک پہنچایا۔ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی۔ آپ نے اچھی چیزوں کا حکم دیا اور بری چیزوں سے روکا اور دم آخر تک آپ نے اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کی۔ آپؐ اور آپؐ کے پاک اہل بیت پر خدا کی رحمتیں اور درود وسلام ہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسولؐ ہیں اور آپ محمدؐ بن عبداللہ ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے کما حقہ اپنے رب کے پیغامات کو پہنچایا اور اپنی امت کی خیر خواہی کی آپؐ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور آخر وقت تک اپنے خدا کی عبادت، حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ کی ہے اور آپ نے اپنا حق ادا کر دیا جو خدا کی طرف سے آپ پر واجب تھا۔ یقیناً آپ نے مومنین پر نرمی کی اور کفار پر سخت گیری کی ہے۔ پس خدا نے آپ کو صاحبان کرم وشرف سے افضل مقام تک پہنچایا ہے۔ حمد وثنا ہے اس خدا کی جس نے آپ کے

واسطہ سے ہمیں شرک وضلالت سے نجات دی ہے۔ اے خدایا تو اپنی رحمتیں اور مقرب فرشتوں کے درود اور انبیاء مرسلین کے درود اور اپنے صالح بندوں کے درود اور اہل آسمان وزمین کے درود، اے عالمین کے پالنے والے، اور اولین وآخرین میں سے جو تیری تسبیح کرتے ہیں ان کے درود، اپنے بندے محمدؐ کے لئے مقرر فرما جو تیرے رسول ہیں اور نبیؐ اور امین ہیں اور تیرے ہمراز اور حبیب ہیں اور تیرے چنے ہوئے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اے خدایا! جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلند درجات عطا فرما اور جنت کے لئے ان کو وسیلہ قرار دے اور مقام محمود پر پہنچا جس پر اولین وآخرین رشک کریں۔ اے خدایا! تو نے فرمایا کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تو اگر اے رسولؐ تیرے پاس آکر انہوں نے خدا سے مغفرت چاہی ہوتی اور رسولؐ نے بھی ان کے لئے طلب مغفرت کی ہوتی تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔ اے رسولؐ خدا میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے آیا ہوں اور میں آپ کے واسطے سے خدا کی طرف متوجہ ہوں اور جو میرا اور آپ کا رب ہے تاکہ وہ میرے گناہوں سے درگزر کرے۔

جب آپ زیارت سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ بلند کر کے اپنی حاجات خداوند کریم سے طلب کریں انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہوں گی۔

زیارت حضرت فاطمۃ الزہراؑ

اگرچہ تاریخ یہ بتانے سے آج تک قاصر رہی ہے کہ جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر مبارک کہاں ہے، لیکن اکثر اصحاب شیعہ کا مسلک یہی ہے کہ اس مظلومہ کی زیارت روضہ رسول خداؐ کے قریب سے ہی پڑھی جائے۔

زیارت ماثورہ کے الفاظ یہ ہیں :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ مَلَائِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ وَ خَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّاضِيَةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْاِنْسِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى رُوْحِكِ وَ بَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكِ وَ اَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ مَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَمَنْ آذَاكِ فَقَدْ آذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَنْ

کاروان مسلم (کراچی)

بڑے خوش قسمت ہیں کاروان مسلم کے ارباب حل وعقد جو خدا کے مہمانوں کو سرزمین حجاز پر لے جانے کا انتظام وانصرام کرتے ہیں۔ عازم حج جب حج کی تیاری شروع کرتا ہے تو اس راہ میں اس کے جسم کی تمام حرکات وسکنات پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں تو یقیناً جو حجاج کی خدمت کرتے ہیں ان کے مراتب میں تو اور اضافہ ہوتا ہوگا اس قافلے کے روح رواں مولانا غلام رضا روحانی فاضل قم اور مولانا سید موسیٰ رضا نقوی اور ولایت حسین صاحب قابل مبارکباد ہیں جو حسن انتظام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ قافلے کی تفصیلات پیش خدمت ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان مسلم (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کاروان کا پتہ : 1/5 نثار شہید پارک، ڈی۔ ایچ۔ اے، فیز IV، کراچی

فون نمبر : 5383825-6 موبائل نمبر : 0333-2214603

ای میل ایڈریس : carwanemuslim@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 1997

قافلہ سالار کا اسم گرامی : منصور مرچنٹ

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا غلام رضا روحانی (2) مولانا سید موسیٰ رضا نقوی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ولایت حسین، اعجاز حسین، علی حسین

حجاج کی تعداد : سال ( ) سال ( )

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

قَطَعَکِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ لِاَنَّکِ بِضْعَةٌ مِّنْهُ وَ رُوْحُهُ الَّذِیْ بَیْنَ جَنْبَیْهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ رُسُلَهٗ وَ مَلَائِکَتَهٗ اَنِّیْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِیْتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلیٰ مَنْ سَخِطْتِ عَلَیْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّئْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَّ الَیْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَیْتِ مُبْغِضٌ لِّمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا وَّ حَسِیْباً وَّ جَازِیاً وَّ مُثِیْباً۔

اے رسول اللہ کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے دختر نبی آپ پر سلام ہو۔ اے حبیب خداؐ کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے خلیل الرحمٰن کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے صفی اللہ کی دختر آپ پر سلام ہو۔ اے دختر امین خدا، آپ پر سلام ہو۔ اے بہترین مخلوق کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے خدا کے انبیاء ورسل اور فرشتوں سے افضل شخصیت کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے بہترین خلق خدا کی بیٹی، اے عالمین کے اولین وآخرین کی عورتوں کی سردار آپ پر سلام ہو۔ اے ولی خدا اور رسول خداؐ کے بعد افضل مخلوقات کی زوجہ آپ پر سلام ہو۔ اے جوانان جنت کے سردار امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی مادر گرامی آپ پر میرا سلام ہو۔ اے صدیقہ، اے شہیدہ، اے راضیہ، ومرضیہ آپ پر میرا سلام ہو۔ اے فاضلۂ زکیہ، اے حوراء انسیہ، اے صاحب تقویٰ پاک (خاتون)، اے ہمراز فرشتہ اور عالمہ آپ پر میرا سلام۔ اے مظلومہ اور حق غصب شدہ، اے ظلم وستم رسیدہ بی بی آپ پر میرا سلام۔ اے رسول اللہ کی بیٹی فاطمہؑ آپ پر میرا سلام اور خدا کی رحمت وبرکت ہو۔ آپ پر اور آپ کے روح وبدن پر رحمت خدا ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی طرف سے روشن دلیل تھیں اور گواہی دیتا ہوں کہ جس نے آپ کو خوش کیا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

خوش کیا اور جس نے آپ پر جفا کی گویا اس نے جناب رسول خداؐ پر جفا کی اور جس نے آپ کو اذیت دی گویا اس نے رسول خداؐ کو اذیت دی اور جس نے آپ سے اتصال کیا گویا اس نے رسول خداؐ سے اتصال قائم کیا اور جس نے آپ کا ساتھ چھوڑا یقیناً اس نے جناب رسول خداؐ کا ساتھ چھوڑا، کیونکہ آپ پیغمبر اکرمؐ کا ٹکڑا ہیں اور آپ آنحضرت کی جان ہیں۔ میں خدا اور تمام رسل اور فرشتوں کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ جس پر آپ راضی ہیں اس پر میں بھی راضی ہوں، جس پر آپ ناراض ہیں اس پر میں بھی ناراض ہوں، جس سے آپ بیزار ہیں اس سے میں بھی بیزار ہوں، جس کو آپ دوست رکھتی ہیں میں بھی دوست رکھتا ہوں، جو آپ کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے، جس پر آپ غضبناک ہیں میں بھی غضبناک ہوں، جس پر آپ خوش ہیں اس پر میں بھی خوش ہوں۔ گواہی اور حساب اور جزا اور ثواب کے لئے خدا ہی کافی ہے۔

مسجد نبویؐ

دنیا میں تین مساجد اپنی عظمت کے لحاظ سے ثانی نہیں رکھتیں اور جن کا ذکر قرآن و احادیث میں موجود ہے مسجد الحرام (مکہ معظمہ) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور مسجد نبوی (مدینہ منورہ) باقی دنیا کی تمام مساجد ان مساجد کی نقل ہیں۔ مسجد نبویؐ جس مقام پر تعمیر کی گئی ہے یہ قبیلہ "نجار" کے دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی جسے ابوایوب انصاریؓ نے خرید کر مسجد کی تعمیر کے لئے عطیہ کی۔ ابتداء میں یہ مسجد کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اس کی لمبائی 105 فٹ اور چوڑائی 90 فٹ تھی اور بلندی 9 فٹ تھی۔ مسجد کے تین برآمدے صحن اور تین دروازے تھے۔ جنگ خیبر کے بعد اس مسجد کی توسیع کی گئی اس کے بعد خلیفہ دوم، خلیفہ سوم، ولید بن عبدالملک، شاہ روم، عمر بن عبدالعزیز، ملک ناصر محمد بن قلاوون صالحی ترکی کے سلطان عبدالمجید خان عثمانی، ملک عبدالعزیز آل سعود، شاہ فیصل اور شاہ فہد بن عبدالعزیز کے زمانے میں حرم کی تزئین و توسیع ہوتی رہی۔ مسجد نبوی کا موجودہ رقبہ 1.45000 مربع میٹر ہے۔ مسجد نبوی کو دنیا کی خوبصورت ترین مسجد بنانے کے لئے جدید ترین ٹیکنالوجی کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ سلائیڈنگ روف، پھر کھلنے اور بند ہونے والی چھتری، مائیک کا جدید ترین ساؤنڈ سسٹم، آگ سے تحفظ کے آلات، Centraly Air-Condition، مسجد میں خودکار برقی زینے جو نمازیوں کو مسجد کی چھت تک لے جاتے ہیں۔ اس مسجد میں دس لاکھ

افراد کے لئے مسجد، چھت اور مسجد کے باہر صحن میں گنجائش موجود ہے۔ مسجد نبوی کے کل 81 دروازے ہیں۔ تہجد کی اذان میں جیسے ہی لفظ محمد رسول اللہ آتا ہے پوری مسجد روشن ہوجاتی ہے۔ مسجد نبوی کا اپنا بجلی گھر ہے جس میں 110 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ مسجد نبوی کے زیر زمین پارکنگ لاٹ میں کئی ہزار گاڑیاں کھڑی کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

روضۂ شریف

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حصہ جو قبلہ کی جانب جنوب مشرقی حصہ میں واقع ہے روضۂ مطہر اور روضۂ شریف کے نام سے پہچانا جاتا ہے یہ سب فضیلت کے اعتبار سے بہت اہم ہے چونکہ احادیث نبویؐ میں اسے بہشت کا ایک باغ قرار دیا گیا ہے۔ "ما بینی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ" ''(ترجمہ) میری قبر اور منبر کے مابین جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔'' اس حدیث پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اتفاق اور ریاض الجناں میں یہ حدیث بھی آویزاں ہے اسی طرح اہلبیت الطاہرین علیہم السلام کی روایت کے مطابق یہ روضہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں بھی شامل ہوتا ہے اس روضہ شریف کا رقبہ 22 میٹر لمبا اور 15 میٹر چوڑا ہے جو مجموعی طور پر 330 مربع میٹر بنتا ہے اس روضہ کے احاطہ میں تین مقدس مقامات ہیں۔ (1) رسول کا مرقد (2) آپ کا محراب مبارک (3) اور منبر رسولؐ۔ ان کے بارے میں ہم آگے وضاحت کریں گے۔ یہیں پر مواجہ شریف ہے، یہی وہ بارگاہ ہے جہاں روز و شب انبیاء و ملائکہ، خاصانِ خدا اور ہم جیسے گنہگار اپنے اپنے وقت میں اور اپنی اپنی حیثیت و بصیرت کے مطابق بارگاہِ رسالت میں خراجِ عقیدت ادا کرتے ہیں۔

رسول اللہؐ کا مزار مطہر

مسجد کا ایک بہترین حصہ رسول اللہؐ کا مدفن ہے۔ وہ نبیؐ جو خدا اور خلق خدا کا محبوب تھا۔ بے بہا اسلامی میراث آپ کی 23 سالہ انتھک محنت کا حاصل ہے۔ مسجد کے مشرقی کنارے میں رسول اللہؐ کے ازواج کے رہنے کے لئے کچھ حجرے بنائے گئے تھے۔ آپ کی وفات کے 90 سال بعد تک بھی قائم تھے۔ ابتداء میں جناب سودہؓ کے لئے ایک حجرہ بعد ازاں جناب عائشہؓ کے لئے ایک پھر حضرت فاطمہؓ کے لئے بھی ان کے ساتھ ہی تیسرا حجرہ بنایا گیا تھا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ اسی حجرے میں مدفون ہوئے جہاں وفات پائی۔ اہلسنت کی روایت کے مطابق رسول اللہؐ جناب عائشہؓ کے حجرے میں تھے ایک امکان یہ بھی ہے کہ وہ آنحضرتؐ حضرت فاطمہؓ اور جناب عائشہؓ کے درمیان والے اس حجرے میں دفن ہوئے جو ان کے آرام کے لئے مخصوص تھا۔ اور کسی بھی زوجہ کا اس میں حق نہیں تھا۔ رسولؐ اللہ وہیں پر مریض رہے اور وہیں پر وفات پائی۔ گویا حکومت وقت نے رسول اللہؐ کے بعد وہ حجرہ جناب عائشہؓ کے حوالے کر دیا تھا۔ خلیفہ ثانی کے زمانے میں حضرت رسولؐ خدا کا مقبرہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھا۔ ولید کے دور میں مسجد کی توسیع ہونے تک اپنی اسی شکل میں باقی تھا۔ جب اسی دور میں مسجد کے مشرقی حصے میں توسیع کی گئی تو مقبرہ مسجد میں واقع ہوا اور اس کے گرد پانچ کونوں کا زاویہ کھینچا گیا۔ آج اس حجرہ مقدسہ کا رقبہ جس کے اندر مرقد مطہر ہے 240 مربع میٹر یعنی 14 میٹر لمبا اور 15 میٹر چوڑا ہے۔ جس کے چاروں کونوں میں چار نہایت مضبوط اور مستحکم ستون بنائے گئے ہیں اور ان کے اوپر سبز گنبد بنایا گیا ہے اس حجرے کے چند دروازے ہیں ایک حجرہ فاطمہؓ کا دروازہ ہے جو حضرت فاطمہؓ کے حجرے کی جگہ کی نشاندہی کرتا ہے، حجرے کے شمال میں در تہجد ہے مغرب میں باب وفات یا باب رحمت اور جنوب میں قبلہ کی جانب در توبہ یا باب رسولؐ ہے۔ حجرۂ مقدس کے اندر ایک جگہ قبر فاطمہؓ کے عنوان سے معین کر دی گئی ہے یہ قبر ان روایت کی بناء پر ہے۔ جس میں حضرت

فاطمہؑ کا مدفن خودان کے گھر کو قرار دیا گیا ہے۔ قبر کی جگہ ایک چھوٹا سا تاج نما ہے جو ضریح کے اندر واقع ہے اس تعمہ کی جنوبی سمت میں محراب فاطمہؑ واقع ہے۔

منبر رسولؐ

مسجد کا ایک مقدس مقام منبر رسولؐ ہے۔ متعدد روایات میں ذکر ہوا ہے کہ آغاز میں رسول اللہؐ کھجور کے درخت کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے اصحاب میں سے کسی ایک نے منبر بنانے کا مشورہ دیا۔ تا کہ رسولؐ اس پر بیٹھ کر خطبہ دیں اور لوگ بھی انہیں پوری طرح دیکھ سکیں اور آپؐ پر تھکن بھی طاری نہ ہو۔ بعض دوسری روایات میں آیا ہے کہ پہلے مٹی سے ایک ٹیلہ سا بنایا گیا تھا۔ اور آنحضرتؐ اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ ہجرت کے ساتویں سال آنحضرتؐ کے لئے لکڑی کا منبر بنایا گیا۔ تین سیڑھیوں والے اس منبر سے حکومت معاویہ کے دور تک استفادہ کیا جاتا تھا۔ معاویہ نے اپنی حقانیت ثابت کرنے اور لوگوں میں عزت حاصل کرنے کی غرض سے منبر رسولؐ کو مدینے سے شام لے جانا چاہا۔ لیکن اہل مدینہ نے اعتراض کر کے اسے اس کام سے روک دیا۔ بعد از اں اسی منبر کی 6 مزید سیڑھیاں بنائی گئیں اور اس طرح منبر 9 سیڑھیوں کا ہو گیا۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ منبر بھی خراب ہوتا گیا۔ چھٹی صدی ہجری میں اس کے کچھ حصے سے تبرک کے طور پر استفادہ کیا جاتا تھا۔ نقل ہوا ہے کہ اس منبر کے جلے ہوئے حصے اسی جگہ دفن کئے گئے جہاں آج کل نیا منبر موجود ہے۔ موجودہ منبر وہ ہے جسے سلطان مراد عثمانی نے 998 ہجری میں بنوانے کا حکم دیا۔ اس کی 12 سیڑھیاں ہیں۔ یہ منبر اس وقت مسجد النبیؐ میں موجود ہے۔ جو فن کا ایک گرانقدر نمونہ ہے۔

محراب نبیؐ

محراب اس جگہ بنایا گیا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور اپنی پیشانی حق تعالیٰ کے حضور میں سجدہ کرتے ہوئے خاک پر رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی جگہ بالکل واضح ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ موجودہ محراب ہی ہے۔ جس زمانے میں ولید نے مسجد کی توسیع کا حکم دیا اور عمر ابن عبدالعزیز نے اس حکم کی تعمیل کی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ پر ایک محراب بنایا گیا۔ اس محراب میں مختلف زمانوں میں تبدیلیاں ہوئیں۔ اس کی موجودہ صورت سلطان اشرف قایتبائی کے زمانے کی یادگار ہے۔ عثمانی دور حکومت میں قرآنی آیات سے اس کی تزئین کی گئی۔

مسجد میں بعض خلفاء کے نماز پڑھنے کی جگہ پر محراب بنائے گئے تھے جن میں سے ایک محراب عثمان ہے۔

محرابوں میں سب سے اہم محراب تہجد ہے۔ ''تہجد'' رات عبادت میں بسر کرنے کے معنی ہیں۔ مورخین نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پشت پر موجود جگہ میں راتیں عبادت ونماز میں گزارتے تھے۔ اب بھی وہ جگہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے قریب موجود اور مشخص ہے۔ یہ محراب تہجد باب جبرئیلؑ سے داخل ہونے کے بعد بائیں طرف صفہ کے بالکل سامنے واقع ہے۔ اس کے ساتھ والی زمین صفہ ہی کی طرح زمین کی سطح سے کچھ بلند ہے۔

مسجد نبویؐ کے ستون

مسجد کی چھت ان ستونوں پر قائم تھی جو چھت کی نگہداری کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کے استعمال میں بھی رہے۔ ہر ستون سے کوئی خاص واقعہ یادگار کے طور پر باقی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے تقدس میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اور ان کے مخصوص نام رکھے گئے ہیں۔ اسی لئے یہ تاریخ میں جاوداں ہوگئے ہیں۔ جب بھی مسجد کی توسیع ہوتی ہے ان ستونوں کی جگہ تبدیل نہ کی جاتی بلکہ صرف قدیم ستونوں کی جگہ نئے ستون بنائے جاتے۔ مسجد کی توسیع کے ساتھ سائر ستونوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوجاتا تھا جس کی وجہ سے اب 704 ستون مسجد میں موجود ہیں۔

مقام جبریلؑ

اس جگہ کو اس لئے مقام جبریل علیہ السلام کہا گیا ہے کہ خدا کا یہ مقرب فرشتہ اس جگہ سے گزر کر رسولؐ اللہ کی خدمت میں آتا تھا۔ اس جگہ کا ایک اور نام استوانہ "مربعتہ القبر" ہے جو اس وقت حجرہ مبارکہ کے اندر ہے اور صدیوں سے لوگوں کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ جنوب مشرقی حصے کے آخری کونے میں واقع ہے جہاں مشرقی اور مغربی دو دیواریں ملتی ہیں جس زمانے میں اس مقام تک لوگ جاسکتے تھے اسے ایک نہایت متبرک عبادت گاہ کی سی اہمیت دیتے تھے بعض روایات کی بنیاد پر کہا جاتا ہے کہ حضرت فاطمۃؑ زہرا کی قبر بھی اس جگہ پر واقع ہے اسی مقام کی فضیلت میں جہاں فاطمہؑ زہرا کے گھر کا دروازہ بھی تھا ذکر ہوا ہے کہ آنحضرت چالیس دن تک صبح کے وقت اس در پر تشریف لے جاتے تھے اور اہل خانہ سے مخاطب ہو کر (جن میں حضرت علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسنین علیہم السلام شامل تھے) فرماتے "السلام علیکم یا اہلبیت" اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (سورہ احزاب آیت 33)

بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلبیتؑ وہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔

مسجد نبویؐ کے دروازے

مسجد نبویؐ کے کل ۸۱ دروازے ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال تک بعض اہم اصحاب مسجد کے دیوار کے ساتھ گھر بناتے رہے۔ ان گھروں کا ایک دروازہ باہر اور ایک مسجد کے صحن میں نکلتا تھا۔ ہجرت کے تیسرے سال جنگ احد سے پہلے سرکار دو عالم کی جانب سے یہ فرمان جاری ہوا کہ درِ علیؑ کے علاوہ باقی مسجد میں کھلنے والے گھروں کے دروازے بند

کردیئے جائیں۔ ''سدالابواب الاباب علیؑ'' یہ واقعہ برادران اہلسنت کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔ ابتدائی دور کے دروازوں میں (1) باب رحمت (2) باب جبریلؑ (3) باب سلام (4) باب النساء شامل ہیں۔

مسجد نبوی کے اصل مینار چار ہیں۔ (1) مینار سلمانیہ اور مینار مجیدیہ جو شمالی حصے کے دو طریق واقع ہیں۔ مینار قائیتبائی اور مینار باب السلام جو جنوبی حصے (قبلہ) کے دو طرف واقع ہیں۔

گنبد خضریٰ

گنبد خضریٰ کو ایک روحانی، ادبی اور تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ شعراء کرام عموماً گنبد خضریٰ کو اپنی شاعری میں خاص مقام دیتے ہیں۔ یہ گنبد مختلف ادوار میں بنتا اور مسمار ہوتا رہا ہے۔ 678 ہجری میں سلطان قلاون صالحی نے اس گنبد کو پہلی بار تعمیر کرایا۔ 886 ہجری میں ملک اشرف ابوالفر قائیت بائی 892 ہجری میں سلطان قائیت بائی 980 ہجری میں سلطان سلیم ثانی 1233 میں سلطان محمود بن عبدالحمید خان ثانی نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا اور 1255 ہجری میں اس پر سبز رنگ چڑھایا گیا یہی گنبد خضریٰ کہلاتا ہے۔

استوانہ حرس

ان ستونوں میں سے ایک کو نگہبانی کا ستون (اسطوانہ حرس) کہا جاتا ہے۔ اس ستون کے پہلو میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافظت کیا کرتے تھے کہا گیا ہے کہ جب آیت ''واللّٰہ یعصمک من الناس'' نازل ہوئی تو امیر المومنین حضرت علیؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کا کام چھوڑ دیا کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے خود حضور کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ استوانہ حرس کو مصلائے علیؑ بھی کہا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ستون کا امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے خاص ربط تھا۔

استوانۂ توبہ

"ستون توبہ" رسول اللہ کے ایک صحابی ابولبابہ کے ایک واقعہ کی یاد تازہ کرتی ہے۔ ہجرت کے پانچویں سال جب مشرکین نے مدینہ پر حملہ کیا تو مدینہ کے شمال میں جناب سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر مسلمانوں نے خندق کھودی جس پر انہوں نے بنی قریظہ سے اتحاد کرنے کا منصوبہ بنایا جو شہر کے دروازے کھول کر انہیں راستہ فراہم کر سکتے تھے۔ بنی قریظہ کے یہودیوں کا نبی اکرمؐ سے معاہدہ ہو چکا تھا لیکن اس معاہدہ کے باوجود انہوں نے مشرکین کا ساتھ دیا۔ جنگ خندق سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا اور ابولبابہ رسولؐ اللہ کی جانب سے بنی قریظہ کے پاس گیا تا کہ ان سے بات کر سکے اس نے عدم توجہ کی وجہ سے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے اپنے عہد کو توڑا ہے اس لئے اب تمہیں قتل بھی کیا جا سکتا ہے اس بات سے بنی قریظہ ہوشیار ہو کر مسلمانوں کے مقابلے میں مضبوط دفاعی پوزیشن اختیار کر سکتے تھے۔ ابولبابہ کو خود ہی احساس ہو گیا تھا لہٰذا قلعہ بنو قریظہ سے باہر نکلا اور سیدھا مسجد نبویؐ کی طرف چلا گیا اور اپنے آپ کو ستون سے باندھا اور گریہ وزاری کرنے اور نماز پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ خداوند کریمؐ نے بھی کچھ آیات کے ضمن میں اس کی توبہ قبول کی اور مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ خیانت نہ کریں اسی روایت کے پیش نظر یہ ستون ستون توبہ یا ستون ابولبابہ کے نام سے مشہور ہے۔

استوانہ وفود

رسولؐ اللہ کے روزمرہ کے کاموں میں سے ایک یہ تھا آپ مختلف قبائل کے سرداروں سے ملاقات فرماتے اور انہیں اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرتے یا ان سے سیاسی مذاکرات فرماتے۔ آنحضرتؐ نے مسجد کا ایک حصہ اس کام کے لئے مخصوص کر دیا تھا اور ہمیشہ اسی جگہ وفود سے ملاقاتیں فرماتے تھے۔ یہ جگہ مسجد کے ایک ستون کے نیچے واقع تھی جو بعد میں

استوانہ وفود کے نام سے مشہور ہوا اور اب بھی اس کا یہی نام ہے۔ (وفد کے معنی نمائندوں کی جماعت ہے اور وفود جمع ہے وفد کی)

استوانہ سریر

مسجد کا یہ ستون اس جگہ واقع ہے جہاں رسول اللہؐ اعتکاف کے ایام گزارتے تھے۔ اصحاب وہاں پر کھجور کے پتے بچھاتے تھے تاکہ رسول اللہؐ وہاں آرام فرمائیں۔ یہ جگہ اسی استوانہ سریر کے نیچے واقع تھی لہٰذا رسول اللہؐ کے آرام فرمانے کے نام سے مشہور ہوئی۔ سریر تخت اور سونے کی جگہ کے معنی میں ہے۔

استوانہ مہاجرین یا ستون عائشہ

اس ستون کا نام مہاجرین رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ عموماً اسی ستون کے نیچے بیٹھتے تھے اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے تھے اس ستون کو ستون عائشہ بھی کہا جاتا ہے۔

استوانہ حنانہ

قبل ازیں ہم کہہ چکے ہیں رسول اللہ آغاز میں کھجور کے درخت سے ٹیک کر تشریف فرما ہوتے تھے یا ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے کہتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ کے لئے منبر بنایا گیا تو اس درخت سے رونے کی صدا بلند ہوئی جو اس اونٹنی کے رونے سے مشابہ تھی جسے اپنے بچے سے جدا کر دیا گیا ہو۔ یہ روایت سو سے زیادہ صحابہ کرامؓ نے نقل کی ہے۔

صفہ

جب مکہ اور اردگرد کے مسلمانوں نے رسول اللہ کے حکم پر مدینہ کی طرف ہجرت کی تو یہ واضح امر تھا کہ اہل مدینہ ان تمام مسلمانوں کی پذیرائی نہیں کر سکتے تھے۔ انصار نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو اپنے گھروں میں جگہ دی اور کچھ نے اپنے اموال ان کے اور اپنے

درمیان تقسیم کر لئے لیکن کچھ مہاجرین باقی بچے ان کے پاس کوئی پناہ گاہ نہیں تھی علاوہ ازیں مدینہ آنے کے بعد گھر ڈھونڈنے اور کوئی کام شروع کرنے میں بھی انہیں کچھ وقت لگا۔ یہ فقیر مہاجرین مسجد کے ایک مخصوص حصے میں رہائش پذیر ہوئے اس جگہ چھت بھی تھی جو انہیں سورج کی شعاعوں سے بچاتی تھی اور وہ اس کے زیر سایہ آرام کرتے تھے۔ ان میں سے بعض مہاجرات کے کھانے پر انصار میں سے کسی ایک کے یہاں مہمان ہوتے لیکن سونے کے لئے صفہ واپس آجاتے۔ بعض اوقات اس قلیل کھانے پر قناعت کر لیتے تھے جو رسولؐ اللہ ان کے لئے بھیجتے تھے۔ ایک دفعہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں اتنی کھجوریں دی گئی ہیں کہ ہمارے پیٹ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ زمانے کے مختلف حصوں میں ان کی تعداد میں کمی اور زیادتی ہوتی رہی۔ سیرت کی کتابوں میں متفقہ طور پر ان کے اسمائے گرامی نقل ہوئے ہیں جو سو کے لگ بھگ ہیں۔ یہ لوگ نمازوں، عبادت، غزوات و سرایا میں شرکت کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور چونکہ ان کی طبیعت عابدانہ وزاہدانہ تھی لہٰذا پوری تاریخ اسلام میں عارف انسانوں کے لئے نمونۂ عمل بنی۔ جو جگہ ان کے لئے مخصوص کی گئی تھی ان کا رقبہ 94 میٹر تھا، جس پر چھت ڈالی گئی تھی یہ جگہ باب جبریل اور باب النساء کے درمیان واقع تھی اس وقت حجرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے متصل ایک اونچا حصہ معین کیا گیا ہے (جسے صفہ کہا جاتا ہے) لیکن مسجد کے قدیمی نقشے کے مطابق یہ جگہ صفہ نہیں ہو سکتی۔ بعض اصحاب صفہ کے نام یہ ہیں۔

حضرت بلال، حضرت ابوذر، حضرت حذیفہ بن یمانی، حضرت مقداد ابن اسود (رضی اللہ عنہم)

بقیع کا قبرستان

مدینہ کا وہ مقام جہاں سے بہت زیادہ واقعات اور یادیں وابستہ ہیں بقیع ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جسے پہلے "بقیع الغرقد" کہا جاتا تھا۔ غرقد ایک قسم کے درخت تھے جو پہلے اس قبرستان یا اس کے آس پاس اُگے ہوئے تھے اور قبرستان کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ یہ درخت ختم ہو گئے (بعض کے نزدیک وہاں شہتوت کے درخت تھے) قبل از اسلام بقیع اہل یثرب کا قبرستان تھا۔ اسلام کے بعد بھی مدینے کے اہم ترین قبرستانوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ یہ وسیع قبرستان مختلف اسلامی صدیوں میں صحابہ، تابعین اور بزرگ شخصیات کا مدفن رہا ہے خصوصاً چار آئمہ علیہم السلام بھی یہیں مدفون ہیں۔ اسی لئے مدینہ کے زائرین کی ایک اہم زیارت گاہ بقیع کا قبرستان ہے۔ بقیع مسجد النبیؐ کے مشرق کی طرف دو سو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پہلے یہ قبرستان مدینہ کے احاطہ سے باہر تھا لیکن اب شہر کے درمیان میں آ گیا ہے اور اس کے اطراف میں چار بڑی سڑکیں شارع ستین، شارع عبدالعزیز، شارع ابی ذر اور شارع باب العوالی ہے۔

رسولؐ اللہ کے زمانے میں بھی بقیع زیارت گاہ تھی اور سرکار دو عالم بعض راتوں میں اکیلے بقیع تشریف لے جاتے اور وہیں پر خدا سے راز و نیاز اور مناجات کرتے۔ آئمہ الطاہرین، بنات رسولؐ، ازواج رسولؐ، اصحاب رسولؐ، خانوادہ رسولؐ علاوہ تابعین اور محدثین یہاں مدفون ہیں خصوصاً حضورؐ کے پیارے صحابی عثمانؓ ابن مظعون بھی یہاں دفن ہیں۔

جنت البقیع میں مدفون نفوس قدسیہ و تاریخی شخصیتیں

بتول العذرا، انسیہ حوراء حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

مادر علی مرتضٰی حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا

درمیان تقسیم کر لئے لیکن کچھ مہاجرین باقی بچے ان کے پاس کوئی پناہ گاہ نہیں تھی علاوہ ازیں مدینہ آنے کے بعد گھر ڈھونڈنے اور کوئی کام شروع کرنے میں بھی انہیں کچھ وقت لگا۔ یہ فقیر مہاجرین مسجد کے ایک مخصوص حصے میں رہائش پذیر ہوئے اس جگہ چھت بھی تھی جو انہیں سورج کی شعاعوں سے بچاتی تھی اور وہ اس کے زیر سایہ آرام کرتے تھے۔ ان میں سے بعض مہاجرات کے کھانے پر انصار میں سے کسی ایک کے یہاں مہمان ہوتے لیکن سونے کے لئے صفہ واپس آجاتے۔ بعض اوقات اس قلیل کھانے پر قناعت کر لیتے تھے جو رسولؐ اللہ ان کے لئے بھیجتے تھے۔ ایک دفعہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں اتنی کھجوریں دی گئی ہیں کہ ہمارے پیٹ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ زمانے کے مختلف حصوں میں ان کی تعداد میں کمی اور زیادتی ہوتی رہی۔ سیرت کی کتابوں میں متفقہ طور پر ان کے اسمائے گرامی نقل ہوئے ہیں جو سو کے لگ بھگ ہیں۔ یہ لوگ نمازوں، عبادت، غزوات و سرایا میں شرکت کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور چونکہ ان کی طبیعت عابدانہ وزاہدانہ تھی لہٰذا پوری تاریخ اسلام میں عارف انسانوں کے لئے نمونہ عمل بنی۔ جو جگہ ان کے لئے مخصوص کی گئی تھی ان کا رقبہ 94 میٹر تھا، جس پر چھت ڈالی گئی تھی یہ جگہ باب جبریل اور باب النساء کے درمیان واقع تھی اس وقت حجرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے متصل ایک اونچا حصہ معین کیا گیا ہے (جسے صفہ کہا جاتا ہے) لیکن مسجد کے قدیمی نقشے کے مطابق یہ جگہ صفہ نہیں ہو سکتی۔ بعض اصحاب صفہ کے نام یہ ہیں۔

حضرت بلال، حضرت ابوذر، حضرت حذیفہ بن یمانی، حضرت مقداد ابن اسود (رضی اللہ عنہم)

بقیع کا قبرستان

مدینہ کا وہ مقام جہاں سے بہت زیادہ واقعات اور یادیں وابستہ ہیں بقیع ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جسے پہلے "بقیع الغرقد" کہا جاتا تھا۔ غرقد ایک قسم کے درخت تھے جو پہلے اس قبرستان یا اس کے آس پاس اُگے ہوئے تھے اور قبرستان کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ یہ درخت ختم ہو گئے (بعض کے نزدیک وہاں شہتوت کے درخت تھے) قبل از اسلام بقیع اہل یثرب کا قبرستان تھا۔ اسلام کے بعد بھی مدینے کے اہم ترین قبرستانوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ یہ وسیع قبرستان مختلف اسلامی صدیوں میں صحابہ، تابعین اور بزرگ شخصیات کا مدفن رہا ہے خصوصاً چار آئمہ علیہم السلام بھی یہیں مدفون ہیں۔ اسی لئے مدینہ کے زائرین کی ایک اہم زیارت گاہ بقیع کا قبرستان ہے۔ بقیع مسجد النبیؐ کے مشرق کی طرف دو سو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پہلے یہ قبرستان مدینہ کے احاطہ سے باہر تھا لیکن اب شہر کے درمیان میں آ گیا ہے اور اس کے اطراف میں چار بڑی سڑکیں شارع ستین، شارع عبدالعزیز، شارع ابی ذر اور شارع باب العوالی ہے۔

رسولؐ اللہ کے زمانے میں بھی بقیع زیارت گاہ تھی اور سرکار دو عالم بعض راتوں میں اکیلے بقیع تشریف لے جاتے اور وہیں پر خدا سے راز و نیاز اور مناجات کرتے۔ آئمہ الطاہرین، بنات رسولؐ، ازواج رسولؐ، اصحاب رسولؐ، خانوادہ رسولؐ علاوہ تابعین اور محدثین یہاں مدفون ہیں خصوصاً حضورؐ کے پیارے صحابی عثمانؓ ابن مظعون بھی یہاں دفن ہیں۔

جنت البقیع میں مدفون نفوس قدسیہ و تاریخی شخصیتیں

بتول العذرا، انسیہ حوراء حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

مادر علی مرتضیٰ حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا

کاروان ابوذرغفاری (کوئٹہ)

کاروان حج جب عازمین حج لے کر گھر سے نکلتے ہیں اور جیسے جیسے خانہ خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں ان کے جذبۂ اخلاص میں بیداری پیدا ہوتی ہے اور کاروان کے خدمت گار اور عازمین حج دونوں خدا سے اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ خوش نصیب ہے کاروان ابوذرغفاری کے جن کی سربراہی حجۃ الاسلام مولانا جمعہ اسدی صاحب قبلہ امام جمعہ کوئٹہ فرماتے ہیں۔

کاروان کا نام : ابوذرغفاری (کاروان ابوذرغفاری کوئٹہ، بلوچستان)

کاروان کا پتہ : شارع علمدار جامعہ امام صادقؑ محمد جمعہ اسدی

فون نمبر : 2664738 موبائل نمبر : 03458344401

ای میل ایڈریس : jamiaimamsadiq@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) :

قافلہ سالار کا اسم گرامی : محمد جمعہ اسدی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی: (1) شیخ عبداللہ رضائی (2) محمد ابراہیم حلیمی (3) حسن موحدی (4) محمد امیر اخلاقی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : غلام نبی اسدی

کاروان کی تشکیل کا سال : 2000

حجاج کی تعداد : سال (60 نفر) سال (50 نفر) سال (50 نفر)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

شہزادہ سبز قبا حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

سید الساجدین امام زین العابدین حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام

باقر علم النبیین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

ام البنین حضرت فاطمہ کلابیہؑ مادر سرکار غازی عباس علمدار علیہ السلام

سرکار دو عالمؐ کے چچا عباسؓ ابن عبد المطلب

سرکار دو عالمؐ کی پھوپھیاں جناب صفیہ و جناب عاتکہ

سرکار دو عالمؐ کی دائی حضرت حلیمہ سعدیہ (باختلاف روایت)

حضرت اُم ربابؑ زوجہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام

جناب اسماعیل فرزند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

حضرت عبد اللہ ابن عبد المطلب سرکار دو عالمؐ کے والد ماجد

حضرت عقیلؑ ابن ابی طالبؑ

حضرت عبد اللہ ابن جعفر طیارؓ

سیدنا ابراہیمؑ ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

شیخ القراء امام نافع رحمۃ اللہ

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (باختلاف روایت)

حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جناب عبد الرحمٰن بن عوف

جناب سعد بن ابی وقاص

جناب ابن حذافۃ السہمی

رقیہ زوجہ حضرت عثمانؓ

جناب ابوہریرہؓ

ابوسعید خدری

امام شافعی علیہ الرحمہ

سفیان ابن حارث

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین

حضرت صفیہ

حضرت سودہ

حضرت حفصہ

حضرت ام حبیبہ، حضرت ام سلمہ کا مزار شام میں ہے، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا مکہ معظمہ میں اور حضرت میمونہؓ کا المیمونہ میں ہے۔

جناب عمر ابن عاص

جناب عبداللہ ابن مسعود

جناب ابوشحمہ بن عمر

جناب سعد ابن معاذ

کے علاوہ گیارہ شہدائے احد کی قبریں ہیں ان کی تمام تفصیلات، جنت البقیع کی تصاویر و تفصیلات کتاب سفر حرمین الشرفین و ذکر مدینہ منورہ معہ نقشہ جات'' (مولفہ جناب الحاج خان بہادر عبدالرحیم نقشبندی مطبوعہ مطبع شوکت الاسلام بنگلور سن اشاعت 1913ء) میں موجود ہے۔ یہ کتاب بزرگ ذاکر اہلبیت مبلغ سندھ مولانا صوفی سید ابن حسن رضوی ضلع خیرپور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

اذنِ دخول وزیارت ائمہ بقیع علیہم السلام

جب حضرت امام حسن علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونا چاہیں تو جیسے کہ آداب زیارت میں گزر چکا ہے غسل کر کے، باوضو ہو کر، پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو وعطر لگا کر جنت البقیع کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اذن دخول پڑھیں۔

يَا مَوَالِيَّ يَا اَبْنَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَبْدُكُمْ وَ ابْنُ اَمَتِكُمُ الذَّلِيْلُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِكُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكُمْ جَائَكُمْ مُسْتَجِيْرًا بِكُمْ قَاصِدًا اِلٰى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكُمْ.

اے میرے سردارو! اے جناب رسول خدا کے بیٹو! آپ حضرات کا ذلیل غلام اور کنیز زادہ اور آپ کی بلند منزلت کی نسبت ایک ناتواں اور آپ کے حق کا اقرار کرنے والا آپ کے ذریعے پناہ چاہتے ہوئے اور آپ کے حرم مبارک کا قصد کئے ہوئے آپ کے مقام کا قرب چاہتے ہوئے درگاہ الٰہی میں آپ ہی کا واسطہ بنائے ہوئے آپ کے ہاں حاضر ہو رہا ہے۔

أَ أَدْخُلُ يَا مَوَالِيَّ أَ أَدْخُلُ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ أَ أَدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِيْمِيْنَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ.

اے میرے سردارو! اے اولیاء خدا! کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اے اس حرم کے گرد چکر لگانے والے اور اس زیارت گاہ کے مقیم فرشتو کیا مجھے اجازت ہے کہ میں داخل ہو جاؤں؟

اس کے بعد نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ داخل ہو جائیں اور یہاں پر مدفون

ائمہ معصومینؑ کو مخاطب کر کے یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوَّامُ فِى الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوٰى اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَ نَصَحْتُمْ وَ صَبَرْتُمْ فِى ذَاتِ اللّٰهِ وَ كُذِّبْتُمْ وَ اُسِىْءَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَ اَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ وَ اَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَّ اَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَ اَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَ اَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا وَ اَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ وَ اَرْكَانُ الْاَرْضِ لَمْ تَزَالُوا بِعَيْنِ اللّٰهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلاَبِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَ يَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ الْجَهْلاَءُ وَلَمْ تَشْرَكْ فِيْكُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَ طَابَ مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنَا دَيَّانُ الدِّيْنِ فَجَعَلَكُمْ فِى بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَّنَا وَ كَفَّارَةً لِّذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَكُمُ اللّٰهُ لَنَا وَطَيَّبَ خَلْقَنَا بِمَا مَنَّ عَلَيْنَا مِنْ وِلاَيَتِكُمْ وَ كُنَّا عِنْدَهٗ مُسَمِّيْنَ بِعِلْمِكُمْ مُعْتَرِفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ اَسْرَفَ وَ اَخْطَاَ وَاسْتَكَانَ وَ اَقَرَّ بِمَا جَنٰى رَجٰى بِمَقَامِهِ الْخَلاَصَ وَ اَنْ يَسْتَنْقِذَهٗ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكٰى مِنَ الرَّدٰى فَكُوْنُوْا لِى شُفَعَاءَ وَ قَدْ وَفَدْتُّ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوْا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لاَ يَسْهُوْ وَ دَائِمٌ لاَ يَلْهُوْ وَ مُحِيْطٌ بِكُلِّ شَىْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِىْ وَ

عَرَّفْتَنِیْ بِمَا اَقَمْتَنِیْ عَلَیْهِ اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُکَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّهِ وَمَالُوْا اِلٰی سِوَاهُ فَکَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْکَ عَلَیَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِیْ بِهٖ فَلَکَ الْحَمْدُ اِذْ کُنْتُ عِنْدَکَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا مَذْکُوْرًا مَکْتُوْبًا فَلَا تَحْرِمْنِیْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ فِیْمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ.

اے امامان ہدایت، اے اہل تقویٰ، اے اہل دنیا کے لئے خدا کی خاص دلیلیں آپ پر میرا اسلام ہو۔ اے مخلوقات خدا میں سے عادل ترین، اے اہل صفا آپ پر میرا اسلام ہو۔ اے خاندان رسالتؐ، اے اہل نجویٰ (صاحبان راز) آپ پر میرا اسلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے احکام شرعیہ کی تبلیغ کی، لوگوں کو نصیحت کی اور راہ خدا میں صبر کیا۔ لوگوں نے آپ کی تکذیب اور آپ سے بدرفتاری کی مگر آپ لوگوں نے درگزر کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رہبران امت اور امامان ہدایت ہیں۔ یقیناً آپ کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ یقیناً آپ کا فرمان سچا ہے اور آپ نے دعوت حق دی مگر لوگوں نے قبول نہ کی، آپ نے فرمان جاری کئے مگر اطاعت نہ ہوئی، یقیناً آپ دین کے ستون اور زمین کے ارکان ہیں، آپ ہمیشہ زیر نظر خدا رہے۔ وہ آپ کو پاک پشتوں میں پھیرتا اور آپ کو ارحام میں منتقل کرتا رہا، حتیٰ کہ جاہلیت کے عمیق دور نے بھی آپ کو میلا اور داغدار نہ کیا اور خواہشات کے فتن نے آپ میں شرکت نہ کی۔ آپ اور آپ کی بنیاد پاک ہے۔ آپ کے ذریعے قیامت کے دن صاحب جزا (خدا) نے ہم پر احسان فرمایا، پس خدا نے آپ کو ایسے گھروں میں رکھا کہ جن کو بلند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان گھروں میں ذکر خدا کیا جائے اور

آپ پر ہمارے درود و سلام بھیجنے کو خدا نے ہمارے لئے باعث رحمت بنایا اور گناہوں کا کفارہ قرار دیا۔ خدا نے آپ کو ہمارے لئے منتخب کیا اور آپ کی ولایت کے سبب سے اس نے ہمیں پاکیزہ خلق فرمایا۔ ہم اس کی پیشگاہ میں آپ کے نام لیوا ہیں اور آپ کی تصدیق کے معترف ہیں۔ یہ اس شخص کا مقام جس نے اسراف کیا ہو، خطا کی ہو، عاجزی کی ہو، اپنے ظلم کا اقرار کیا ہو اور اس طرح اپنی نجات کا امیدوار ہو کہ وہ خدا جو ہلاک ہونے والوں کو تباہی سے نجات دیتا ہے اس کو آپؐ کے واسطہ سے نجات دے دے۔ چونکہ میں نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے لہٰذا میری شفاعت کریں، جب کہ اہل دنیا نے آپ سے منہ موڑ لیا ہے، آیات خدا کو تمسخر سے لیا اور ان سے تکبر کیا ہے۔ اے وہ ذات جو باخبر ہے اور جس میں سہو نہیں ہے، جو ہمیشہ ہے اور ہر شے پر حاوی ہے، جن عقائد کی تو نے مجھے ہدایت فرمائی اور ان پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائی یہ تیرا احسان ہے جب کہ ان عقائد سے تیرے عام بندوں نے پیٹھ پھیر لی اور اس کی معرفت سے نادان رہے اور حق کو خفیف سمجھا اور اس کے غیر کی طرف مائل ہوئے چنانچہ تو نے مجھ پر اور ان لوگوں پر بھی احسان فرمایا ہے جنہیں تو نے اس نعمت سے مختص فرمایا ہے جس سے مجھے مخصوص کیا ہے، پس تیری ہی حمد کرتا ہوں جب کہ یہ میرا مقام تیرے پاس لکھا جا چکا ہے، میں جس شے کا امیدوار ہوں اس سے مجھے محروم نہ فرما۔ تجھے محمدؐ و آل محمدؑ کا واسطہ جو کچھ چاہتا ہوں اس سے ناامید نہ فرما۔ حضرت محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر خدا کی رحمت ہو۔

زیارت امام حسن علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صِرَاطَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَیَانَ حُکْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّهَا السَّیِّدُ الزَّکِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّهَا الْبَرُّ الْوَفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْقَائِمُ الْاَمِیْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْهَادِی الْمَهْدِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الطَّاهِرُ الزَّکِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْحَقُّ الْحَقِیْقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الصِّدِّیْقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

اے پروردگار دو جہان کے فرستادہ نبیؐ کے فرزند، اے امیر المومنینؑ کے بیٹے آپ پر میرا سلام ہو۔ اے فاطمہ زہراؑ کے بیٹے، اے خدا کے حبیب آپ پر میرا سلام ہو۔ اے برگزیدہ خدا، اے امین خدا، اے حجت خدا، آپ پر میرا سلام ہو۔ اے نور خدا، اے راہ و سبیل خدا، اے حکم خدا کو بیان کرنے والے آپ پر سلام ہو۔ اے ناصر دین خدا، اے پاک سردار، اے خوش کردار، اے وفا شعار آپ پر میرا سلام ہو۔ اے قائم اور امین، اے تاویل قرآن کے عالم آپ پر میرا

سلام ہو۔اے ہدایت یافتہ ہادی، اے پاک و پاکیزہ آپ پر میرا سلام ہو۔اے پرہیزگار و پاک دامن، اے حق محض آپ پر میرا سلام ہو۔اے شہید و صدیق، اے ابو محمد امام حسن بن علی آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرات ائمہ ھدیٰ

(زین العابدین محمد باقر اور جعفر صادق علیہم السلام)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَاجِمَةَ وَحْيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَئِمَّةَ الْهُدىٰ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَعْلَامَ التُّقىٰ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلَادَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِكُمْ مُعَادٍ لِاَعْدَائِكُمْ مُوَالٍ لِاَوْلِيَائِكُمْ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَالىٰ آخِرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ اَوَّلَهُمْ وَ اَبْرَءُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ وَ اَكْفُرُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ يَا مَوَالِيَّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِيْنَ وَ سُلَالَةَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَادِقاً مُصَدِّقاً فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ.

اے خدائی علم کے خزانوں، اے ترجمان وحی خدا، اے امامان ہدایت آپ پر میرا سلام ہو۔اے صاحبان تقویٰ، اے فرزندان جناب رسول خداؐ میں آپ کے حق اور بلند مقام کو پہچانتا ہوں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔میں آپ کے دشمنوں کا دشمن اور آپ کے دوستوں کا دوست ہوں۔آپ پر خدا کی

رحمتیں ہوں۔ اے خدایا! جیسے میں ان کے اول امام کا دوست ہوں ایسے ان میں سے آخری امام کا بھی دوست ہوں۔ میں ان کے دشمنوں کی دوستی سے بیزار ہوں اور جبت وطاغوت ولات وعزیٰ کا منکر ہوں۔ اے عبادت کرنے والوں کے سردار امام سجادؑ) جو اولیاء کے فرزند ہیں، اے امام باقرؑ جو انبیاء علیہم السلام کے علوم کے کاشف ہیں، آپ پر میرا سلام ہو۔ اے امام صادقؑ جو اپنے ہر قول وفعل میں تصدیق شدہ ہیں، آپ پر میرا سلام ہو۔

زیارت حضرت عباسؓ ابن عبدالمطلب

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰیؐ.

اے ہمارے سردار عباس، اے رسولؐ خدا کے چچا، اے پیغمبر خدا کے چچا آپ پر سلام ہو، اے حبیب خدا محمد مصطفیٰؐ کے چچا آپ پر سلام ہو۔

زیارت حضرت فاطمہؑ بنت اسد والدہؑ امیر المومنینؑ

یہ زیارت بھی قبور ائمہ علیہم السلام کے نزدیک کھڑے ہو کر پڑھی جائے۔

اَلسَّلاَمُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلٰی مَنْ بَعَثَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلاَمُ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدِ الْھَاشِمِیَّۃِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا

الصِّدِّيقَةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْكَرِيْمَةُ الرَّضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا كَافِلَةَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ ظَهَرَتْ شَفَقَتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ تَرْبِيَتُهَا لِوَلِيِّ اللّٰهِ الْاَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى رُوْحِكِ وَ بَدَنِكِ الطَّاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى وَلَدِكِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكِ اَحْسَنْتِ الْكِفَالَةَ وَ اَدَّيْتِ الْاَمَانَةَ وَاجْتَهَدْتِ فِيْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ بَالَغْتِ فِيْ حِفْظِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَارِفَةً بِحَقِّهِ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِ مُعْتَرِفَةً بِنُبُوَّتِهِ مُسْتَبْصِرَةً بِنِعْمَتِهِ كَافِلَةً بِتَرْبِيَتِهِ مُشْفِقَةً عَلٰى نَفْسِهِ وَاقِفَةً عَلٰى خِدْمَتِهِ مُخْتَارَةً رِضَاهُ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَ التَّمَسُّكِ بِاَشْرَفِ الْاَدْيَانِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً طَاهِرَةً زَكِيَّةً تَقِيَّةً فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكِ وَاَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَاْوٰيكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِيْ بِزِيَارَتِهَا وَ ثَبِّتْنِيْ عَلٰى مَحَبَّتِهَا وَلَا تَحْرِمْنِيْ شَفَاعَتَهَا وَ شَفَاعَةَ الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا وَارْزُقْنِيْ مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِيْ مَعَهَا وَمَعَ اَوْلَادِهَا الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهَا وَارْزُقْنِيْ الْعَوْدَ اِلَيْهَا اَبَداً مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَاِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ فَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهَا وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ شَفَاعَتِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهَا عِنْدَكَ وَمَنْزِلَتِهَا لَدَيْكَ اِغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ.

نبی خدا، رسول خدا اور سردار مرسلین حضرت محمدؐ پر سلام ہو۔ اولین و آخرین کے سردار حضرت محمدؐ پر سلام ہو۔ جس ذات کو خدا نے دو جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اس پر سلام ہو۔ آپ پر سلام ہو اے پیغمبر خدا اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں۔ اے ہاشمیہ فاطمہ بنت اسد اے صدیقہ، پسندیدہ، آپ پر سلام ہو۔ اے صاحب تقویٰ و طاہرہ، اے کریمہ و رضیہ آپ پر میرا سلام ہو۔ اے خاتم النبیین حضرت محمدؐ کی کفالت کرنے والی، اے سید اولیاء کی مادر محترمہ آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم الانبیاء حضرت رسول خداؐ پر شفقت کرنے والی خاتون آپ پر سلام ہو۔ اے ولی خدا اور امین اللہ کی پرورش کرنے والی آپ کی روح اور جسد اطہر پر میرا سلام ہو۔ آپ پر اور آپ کے فرزند پر سلام ہو۔ آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے بہترین کفالت کی ہے اور امانت کو ادا کیا اور خوشنودی خدا میں آپ نے خوب کوشش کی۔ رسولؐ خدا کی آپ نے انتہائی حفاظت کی، آپ نے ان کے حق کو پہچانا اور ان کی سچائی پر ایمان رکھتی تھیں۔ آپ نے ان کی نبوت کا اعتراف کیا، ان کی نعمت (وجود) کی معرفت رکھتی تھیں اور ان کی تربیت کی آپ کفیل رہیں، آپ آنحضرت پر مہربان تھیں اور ان کی خدمت داری میں منہمک۔ آپ نے ان کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مومنہ تھیں اور آپ نے بہترین دین کے ساتھ تمسک کیا، آپ پاک و پاکیزہ و طاہرہ اور صاحب تقویٰ تھیں، خدا آپ سے راضی ہو اور آپ کو خوش رکھے، جنت کو آپ کا ٹھکانا قرار دے۔ اے اللہ! محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج۔ خدایا! ان کی زیارت میرے لئے نفع بخش ہو اور مجھے ان کی محبت پر ثابت قدم رکھ۔ مجھے ان کی اور ان کی

اولاد معصومینؑ کی شفاعت سے محروم نہ فرما۔ خدایا مجھے ان کا دوست بنادے اور اس خاتون اور ان کی اولاد طاہرین کے ساتھ محشور فرما۔ خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دے بلکہ جب تک میں زندہ ہوں مجھے ان کی زیارت سے ہمیشہ موفق فرماتے رہنا اور جب میں مرجاؤں تو اس خاتون کے زمرہ میں مجھے محشور فرمانا۔ مجھے اپنی رحمت کے واسطے سے ان کی شفاعت میں داخل کردے، اے زیادہ رحم کرنے والے۔ خدایا! اس خاتون کی منزلت وعظمت کا واسطہ مجھے اور میرے والدین اور جملہ مؤمنین ومومنات کو بخش دے۔ الٰہی ہم پر دنیا وآخرت میں احسان فرما اور اپنی رحمت سے ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

زیارت حضرت عبداللہ والدگرامی رسولؐ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُسْتَوْدَعَ نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَالِدَ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ انْتَهٰی اِلَیْهِ الْوَدِیْعَةُ وَالْاَمَانَةُ الْمَنِیْعَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَوْدَعَ اللّٰهُ فِیْ صُلْبِهِ الطَّیِّبِ الطَّاهِرِ الْمَکِیْنِ رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّادِقِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَالِدَ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ حَفِظْتَ الْوَصِیَّةَ وَ اَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْ رَسُوْلِهٖ وَ کُنْتَ فِیْ دِیْنِکَ عَلٰی یَقِیْنٍ وَ اَشْهَدُ اَنَّکَ اتَّبَعْتَ دِیْنَ اللّٰهِ عَلٰی مِنْهَاجِ جَدِّکَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ فِیْ حَیَاتِکَ وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ عَلٰی مَرْضَاتِ اللّٰهِ فِیْ رَسُوْلِهٖ وَ اَقْرَرْتَ وَ صَدَّقْتَ بِنُبُوَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ وِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

وَالْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ حَيًّا وَّ مَيِّتاً وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

اے ولی خدا، اے امینِ خدا و نورِ خدا، اے نورِ رسولؐ کے محافظ آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم انبیاء کے پدر بزرگوار، اے مضبوط امانت (نورِ محمدیؐ) کے حامی امین آپ پر سلام ہو۔ اے وہ جس کی پشت مبارک میں اللہ تعالیٰ نے نورِ صادق و امین رسول خدا کو امانت رکھا آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام اے پدر سردار انبیاءؑ و رسولان۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے وصیت کی حفاظت کی اور دو جہان کے مالک رسول خداؐ کے بارے میں امانت کو ادا کیا، آپ یقین کے ساتھ اپنے دین پر قائم تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے جد ابراہیم خلیل اللہ کے طریقے پر دین کی اتباع کی، حیات و ممات میں آپ نے خوشنودی خدا کو حاصل کیا، حضرت رسول خداؐ کی نبوت اور ولایت امیر المومنینؑ اور باقی ائمہ علیہم السلام کی امامت کا آپ نے اقرار کیا۔ آپ کی موت و حیات میں آپ پر خدا کی رحمت ہو اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت عقیلؓ و عبداللہ بن جعفر طیارؓ

ان سے تھوڑے سے فاصلے پر حضرت عقیلؓ اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ کی زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا عَقِيْلَ ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَمِّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَخَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى

عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ جَعْفَرِ الطَّیَّارِ فِیْ الْجِنَانِ وَ عَلٰی مَنْ حَوْلَکُمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ وَ اَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَ جَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُمْ وَ مَسْکَنَکُمْ وَ مَحَلَّکُمْ وَمَاْوٰیکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اے ہمارے آقا عقیلؑ ابن ابی طالبؑ، اے رسولؐ خدا کے چچازاد بھائی آپ پر سلام ہو۔ اے پیغمبرؐ خدا اور حبیبؐ خدا کے چچازاد بھائی آپ پر میرا سلام ہو۔ اے محمد مصطفیٰؐ کے چچازاد، اے علی مرتضیٰؑ کے بھائی آپ پر سلام ہو۔ اے عبداللہ ابن جعفر طیارؓ آپ پر سلام ہو اور اصحاب رسول خدا میں سے جو آپ کے گردونواح میں مدفون ہیں ان پر بھی سلام ہو۔ خداوند کریم آپ لوگوں سے راضی رہے اور آپ کو بے انتہا خوش رکھے اور جنت کو آپ کا مسکن ومحل قرار دے۔ آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت اسماعیل فرزند امام جعفرؑ صادق

اَلسَّلَامُ عَلٰی جَدِّکَ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْکَ الْمُرْتَضٰی الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلَی السَّیِّدَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اُمِّ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ اُمِّ الْاَئِمَّۃِ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّفُوْسِ الْفَاخِرَۃِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ الزَّاخِرَۃِ شُفَعَائِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ اَوْلِیَائِیْ عِنْدَ عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَی الْعِظَامِ النَّخِرَۃِ اَئِمَّۃِ الْخَلْقِ وَ وُلَاۃِ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّخْصُ الشَّرِیْفُ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَوْلَانَا جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ

الطَّاهِرِ الْكَرِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ مُصْطَفَاهُ وَ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهٗ وَ مُجْتَبَاهُ وَ اَنَّ الْاِمَامَةَ فِیْ وُلْدِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ نَعْلَمُ ذٰلِکَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ وَ نَحْنُ لِذٰلِکَ مُعْتَقِدُوْنَ وَفِیْ نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ۔

آپ کے جد (محمدؐ) مصطفیٰ اور آپ کے باپ (علیؑ) مرتضیٰ اور سرداران امام حسنؑ وامام حسینؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو حضرت خدیجہؑ پر جو تمام مومنین اور فاطمہ زہرہؑ کی ماں ہیں۔ تمام ائمہ طاہرین کی ماں فاطمہ زہراؑ پر سلام ہو آخرت میں میری شفاعت کرنے والے نفوس فاخرہ اور موجزن بحر العلوم پر سلام ہو، اس وقت بھی وہ میرے اولیاء ہیں جب کہ بوسیدہ ہڈیوں کی طرف روح کی بازگشت ہوگی، وہ امامان خلق اور والیان حق ہیں۔ اے شخص شریف حضرت اسماعیل فرزند مولانا حضرت جعفر صادقؑ وطاہر وکریم آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں۔ یقیناً کہ محمدؐ مصطفیٰ اس کے بندے ہیں اور علیؑ ان کے چنے ہوئے ولی ہیں۔ قیامت تک امامت کا (سلسلہ) انہی کی اولاد میں جاری رہے گا، اسی پر ہمارا اعتقاد ہے اور ہم ان کی نصرت میں کوشاں ہیں۔

زیارت ام البنینؑ

حضرت ام البنینؑ کی زیارت کے الفاظ یوں ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَةَ وَلِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْبَنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا

اُمُّ الْعَبَّاسِ ابْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْکِ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَاْوَاکِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

اے زوجہ ولی خدا، اے زوجہ امیر المومنینؑ، اے ام البنینؑ آپ پر میرا سلام ہو۔
اے مادر عباسؑ ابن امیر المومنینؑ آپ پر میرا سلام ہو۔ خدا آپ پر راضی ہو اور جنت کو آپ کا ٹھکانہ قرار دے۔ آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔
اس زیارت کے بعد جناب ام البنینؑ کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے حاجات طلب کی جائیں۔

زیارت حضرت حلیمہ مادر (رضاعی) پیغمبر اکرمؐ

حضرت حلیمہ سعدیہ مادر (رضاعی) پیغمبر اکرمؐ کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ صَفِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْمُصْطَفیٰ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکِ یَا مُرْضِعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکِ یَا حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃُ فَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْکِ وَ اَرْضَاکِ وَّجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَ مَاْوَاکِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

اے مادر (رضاعی) رسول خدا، اے مادر صفی اللہ، اے مادر حبیب خدا، آپ پر میرا سلام ہو۔ اے حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ماں، اے حضرت رسول خدا کو دودھ پلانے والی، اے حلیمہ سعدیہ آپ پر سلام ہو۔ خدا آپ سے راضی و خوشنود ہو اور جنت کو آپ کا مقام قرار دے۔ آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں۔
(اگرچہ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی معصوم ہوتا ہے اور معصوم کسی غیر معصوم کا دودھ نہیں پی سکتا۔)

حضرت صفیہؑ اور عاتکہؑ کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمَا وَ جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمَا وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

اے رسول خدا، نبی اللہؐ اور حبیب خداؐ کی دونوں پھوپھیاں آپ پر میرا سلام ہو۔ اے حضرت محمدؐ مصطفٰی کی دونوں پھوپھیاں آپ پر میرا سلام، خدا آپ سے راضی ہو اور آپ کا مقام جنت میں قرار دے، آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

بنات (ربائب رسول)

اس زیارت سے فارغ ہو کر چند قدم چل کر تین قبریں زینب، کلثوم و رقیہ کی ہیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی وجہ سے ان یتیم لڑکیوں کی آنحضرتؐ نے کفالت فرمائی ان پر فاتحہ پڑھیں۔

ازواج رسولؐ

رسولؐ کی باعظمت و پاک دامن ازواج بھی بقیع میں دفن ہیں۔ آنحضرتؐ کی ازواج کو قرآن نے مومنین کی ماں قرار دیا ہے اور ان کا احترام واجب قرار دیا ہے۔ ان باعظمت خواتین کی زیارت اس طرح پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا

کاروان آل عبا (لاهور)

حج بیت اللہ کو خداوند عالم نے اپنی عظمت کے آگے جھکنے کی علامت اور اپنی عزت کے ایقان کی نشانی قرار دیا ہے۔ جس کے لئے اس نے مخلوقات میں سے ان بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس کے کلام کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اراکین کاروان آل عبا بڑے خوش نصیب ہیں جو ہر سال ندائے براہیمی پر لبیک کہنے والوں کے لئے قافلہ ترتیب دیتے ہیں۔ اس قافلے کے خدمت گاروں میں شیخ علی جاوید جعفری کا نام سرِ فہرست ہے۔ اس قافلے کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج آل عباء

کاروان کا پتہ : c/o ایکسیلنٹ پیپرز، 15 پیپر ٹریڈ سینٹر پیسہ اخبار، انارکلی لاہور

فون نمبر : 042-7322469-7324048 موبائل نمبر : 03454728382

قافلہ سالار کا اسم گرامی : شیخ علی جاوید جعفری

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) قبلہ مولانا سید علی مہدی کاظمی، خطیب جامع مسجد، لوکو شیڈ ریلوے

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : الحاج شیخ ظہیر علی، الحاج سید حسین رضوی، الحاج چوہدری نور محمد، الحاج سید محمد

کاروان کی تشکیل کا سال : 2000ء تعداد 120

حجاج کی تعداد : سال (2001ء۔ 161) سال (2003ء۔98) سال (2004ء۔ 90) سال (2005ء۔92)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

زَوْجَاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ ارْضِ عَنْهُنَّ وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِنَّ وَ اَكْرِمْ مَقَامَهُنَّ وَ اَجْزِلْ ثَوَابَهُنَّ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

زیارت جملہ مومنین ومومنات

تمام مومنین جو بقیع میں دفن ہیں ان کے لیے یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلىٰ اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا اَهْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْشُرْ نَا فِيْ زُمْرَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ.

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والوں کی طرف سے اہل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر سلام ہو۔ اس کلمہ پاک پر اعتقاد رکھنے والو اس پاک کلمے کا واسطہ ذرا ہمیں بتلادو کہ آپ نے اس عقیدے کو قبر میں کیسا پایا۔ اے معبود حقیقی! اس پاک کلمہ کے واسطے سے اس کلمہ کے ہر پڑھنے والے کو بخش دے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ کہنے والے کے زمرے میں ہمیں بھی داخل کردے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں جا کر مذکورہ کلمات پڑھے خداوند کریم پچاس سال کی عبادت کا ثواب اس کو عطا فرماتا ہے اور اس کے اور اس کے والدین کے پچاس سال کے گناہ محو فرماتا ہے۔

زیارتِ وداعِ ائمہؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّۃَ الْھُدیٰ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ وَ اَقْرَءُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَ بِمَا جِئْتُمْ وَ دَلَلْتُمْ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ۔

اے ائمہ ہدایت آپ پر سلام ہو، خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ میں وداع کرتا ہوں اور آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے سلام عرض کرتا ہوں۔ ہم خدا اور رسولؐ اور جو کچھ احکام آپ لے کر آئے اور ہماری راہنمائی فرمائی ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اے خدا ہمیں گواہوں میں قرار دے۔

اُحد کا مقام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

اُحد جبُل "یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہ"

مدینہ کے شمال میں تقریباً چھ ہزار میٹر لمبا مشرق سے مغرب کی طرف پھیلا ہوا ایک پہاڑی سلسلہ ہے دوسرے پہاڑی سلسلوں سے جدا ہونے کی وجہ سے اسے احد کہا گیا ہے اس پہاڑی کے سینے میں صدر اسلام کی اہم ترین جنگ کی یادیں دفن ہیں ایک ایسا غزوہ جو نہایت دردناک تھا اور اس کے عبرت انگیز مناظر اب بھی تاریخ کے اوراق پر باقی ہیں اسی جنگ میں آنحضرتؐ کے بہت سے اصحاب کچھ لوگوں کی رسول اللہ کے حکم سے روگردانی کے باعث شہید ہوئے۔

غزوۂ احد

غزوہ بدر میں مشرکین کی عبرتناک شکست کے بعد انہوں نے اگلے سال یعنی ہجرت کے تیسرے سال مسلمانوں سے جنگ کا ارادہ کرلیا انہوں نے ایک سال تک جنگ کی تیاری کی اور بعد ازاں مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ جب انہوں نے مدینے کے شمال میں پڑاؤ ڈال دیا تو رسولؐ اللہ بھی اپنے ساتھ سات سو مجاہد لے کر ان کے مقابلے میں آئے "عینین" کا چھوٹا سا پہاڑ مسلمانوں کی پشت پر تھا۔ رسول اللہ نے پچاس تیر اندازوں کو اس پہاڑ پر

مقرر فرمایا تا کہ پشت سے مسلمانوں پر حملہ نہ کیا جا سکے۔ پہلے حملے میں ہی جب مسلمانوں کی کامیابی کے آثار نظر آنے لگے اور مشرکین فرار ہونے لگے تو چالیس تیر انداز "عینین" سے نیچے اتر آئے اور اپنے سپہ سالار کے حکم پر کوئی توجہ نہ دی جبکہ وہ انہیں اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کا حکم دے رہا تھا آخر کار سپاہ قریش خالد بن ولید کی سربراہی میں پہاڑی کے پیچھے سے چکر کاٹ کر پشت سے غافل مسلمانوں پر حملہ کر دیا کچھ مسلمان میدان احد سے بھاگ گئے اور تقریباً ستر مسلمان شہید ہوئے اور رسول اللہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت کوہ احد پر چڑھ گئے۔ مشرکین نے یہ سمجھ کر کہ رسول اللہ کو قتل کر دیا گیا ہے اور جنگ ختم ہوگئی ہے شہداء کی لاشیں مسلنا یعنی بے حرمتی شروع کر دی۔ شہداء میں حضورؐ کے چچا حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب بھی تھے جنہیں ایک حبشی وحشی نے ہندہ بیگم ابوسفیان کے کہنے پر شہید کیا تھا اور ہندہ جگر خوارہ نے حضرت حمزہؓ کا جگر چاک کر کے اسے چبا کر اپنے بدر کے مقتولین کا بدلہ لے کر اپنی انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کیا تھا۔ شام تک جنگ ختم ہوگئی اور مشرکین واپس چلے گئے۔

مقبرہ شہدا

مسلمانوں نے اس غزوہ کے شہدا کو دفنانا شروع کر دیا اور ان شہداء کی یاد میں کوہ احد کے دامن میں ایک مقبرہ بنایا گیا مسلمان ہمیشہ اس مقبرہ کا احترام کرتے تھے۔ مہاجرین اور انصار میں سے اسلام کے بہت سے عزیز پیروکار وہاں دفن ہیں۔ حضرت حمزہ اور دوسرے شہداء ایک طرف اور باقی شہداء ان سے پچیس میٹر کے فاصلے پر دفن کیے گئے۔ مسلمانوں کا کوہ احد سے تعلق اتنا گہرا تھا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا "احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اسے چاہتے ہیں۔"

گورنر مدینہ سید الشہداء حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب

شہداء میں سے ایک حمزہؓ ابن عبدالمطلب تھے وہ اس زمانے میں اسلام لائے تھے جب آنحضرتؐ پر مشرکین کا بہت دباؤ تھا۔ وہ آپ کی اہانت کرتے تھے اور مذاق اڑایا کرتے۔

حضرت حمزہؓ نے نہایت شجاعت کے ساتھ مشرکوں کے مقابلے میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور آنحضرتؐ کی اہانت کو اپنی اہانت سمجھا مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد مشرکین پر حملہ کرنے والے پہلے دستے کی کمان ان کے ہاتھ میں تھی جنگ بدر میں کثیر تعداد میں مشرکوں کو ہلاک کیا جس میں ابوسفیان کا سالا بھی تھا، اس وجہ سے ابوسفیان کی بیوی ہندہ کے دل میں اپنے بھائی کے انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی اور حمزہ سے سخت نفرت اور کینہ پیدا ہوا اس نے ایک غلام حبشی کو معمور کیا کہ وہ چھپ کر حمزہ پر وار کرے اور موقع ملتے ہی نیزہ سے انہیں شہید کر دے۔ اس نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہندہ نے حمزہ کا جگر نکال کر اسے چبانا چاہا تو وہ جگر پتھر بن گیا چونکہ حمزہؓ اصحاب میں بہت نمایاں حیثیت کے حامل تھے لہٰذا آنحضرتؐ ان کی شہادت پر بہت غمگین اور افسردہ ہوئے اور انہیں سید الشہداء کا لقب دیا۔ جب مدینہ کی عورتیں اپنے اپنے ورثاء پر گریہ کر رہی تھیں تو آپؐ نے فرمایا افسوس میرے چچا پر کوئی گریہ کرنے والا نہیں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ اور بنی ہاشم کے دیگر افراد روزانہ حضرت حمزہؓ کی قبر پر جا کر گریہ کرتے اور فاتحہ خوانی کرتے۔ خود سرکار رسالت بھی اکثر اپنے چچا کی قبر پر تشریف لاتے۔ آل سعود کے اقتدار میں آنے سے قبل تک عثمانی دور خلافت میں حضرت حمزہؓ کی قبر پر قبہ بنا ہوا تھا (عمارت بنی ہوئی تھی) لیکن آل سعود نے دیگر مزارات کے ساتھ حضرت حمزہؓ کا مزار بھی گرا دیا اب مزار کا کوئی نام و نشان نہیں ان کی قبر کے چاروں طرف اونچی اونچی دیوار بنی ہوئی ہے اور سامنے لوہے کا گیٹ بنا ہوا ہے۔

روحانی طور پر چودہ سو سال سے زیادہ سے حضرت امیر حمزہؓ گورنر مدینہ ہیں۔ کوئی دعا بغیر وسیلہ حضرتِ حمزہؓ سرکارِ دو عالمؐ کی بارگاہ میں اور بغیر سرکار دو عالمؐ کے اللہ کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی۔ خصوصاً اولاد نرینہ کے لیے بدھ کے روز حضرت حمزہؓ کے قبر پر جا کر دعا کی جائے تو یقیناً اولاد نرینہ اللہ عطا کرتا ہے۔ راقم الحروف کو بھی اللہ نے آپ کے وسیلے سے بیٹا 13 رجب 1429ھ کو عطا کیا جس کا نام سید علی حمزہ نقوی رکھا گیا۔ اس طرح کاروانِ آلِ عبا لاہور کے علی جاوید شیخ کو بھی آپ کے ذریعے حمزہ ملا اور چار تجربے ہو چکے ہیں لہٰذا اولاد سے محروم افراد رجوع کریں۔ نام حمزہ رکھنا ضروری ہے۔

مصعب بن عمیر

روسائے عرب میں سے تھے۔ حضورؐ پر دل و جان سے ایمان لائے۔ انتہائی سختیوں کے باوجود حضورؐ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ جب بعثت کے بارہویں سال یثرب کے پہلے دستے نے اسلام قبول کیا تو آنحضرتؐ نے مصعب بن عمیر کو بطور مبلغ اس دستے کے ساتھ مدینہ بھیجا۔ آپ جنگ احد میں شہید ہوئے۔

حنظلہ غسیل الملائکہ

حنظلہ وہ عظیم انسان ہیں، جس کی شادی جنگ احد سے ایک شب پہلے ہوئی تھی اس نے رات اپنی بیوی کے ساتھ گزاری اور علی الصبح عشق الٰہی سے لبریز قلب لے کر میدان کارزار کی طرف روانہ ہو گیا اور جنگ احد میں جامِ شہادت نوش کیا۔

زیارت حضرت حمزہ سید الشہداء

حضرت حمزہ سید الشہداءؑ کی زیارت کی بہت زیادہ فضیلت اور اہمیت وارد ہوئی ہے۔
مرحوم علامہ شیخ عباس قمی نے فخر المحققین سے نقل کیا ہے کہ حضرت حمزہؑ اور باقی شہیدان احد کی زیارت مستحب ہے بلکہ حضرت رسول خداؐ سے روایت نقل کی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرے اور میرے چچا حمزہؑ کی زیارت سے مشرف نہ ہو گویا اس نے مجھ پر جفا کی۔

بعض کتب میں ہے کہ حضرت فاطمہؑ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دن زیارت حضرت حمزہؑ کے لئے تشریف لے جاتی تھیں اور نماز و دعا میں مشغول رہتی تھیں اور تا وقت وفات اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ محمود بن لبید کہتے ہیں کہ میں

ایک دفعہ حضرت حمزہؑ کی زیارت کو گیا دیکھا تو سیدہؑ دردناک گریہ میں مشغول ہیں۔ میں رک گیا لیکن معصومہؑ کے گریہ سے میرا جگر پھٹ رہا تھا۔ جب گریہ ختم ہوا تو میں نے آگے بڑھ کر کہا۔ اے مادرِ حسنینؑ! خدا کی قسم آپ کے گریہ نے میری رگِ دل کو توڑ دیا ہے۔ فرمایا کیا میں یہاں بھی آنسو بہانے کا حق نہیں رکھتی جب کہ مجھے مدینے میں گریہ سے روکا گیا ہے۔

لہٰذا ہر حالت میں کوہِ احد کے پاس جا کر یہ زیارت ضرور پڑھی جائے۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ الشُّھَدَاءِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ جَاھَدْتَ فِیْ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ جُدْتَ بِنَفْسِکَ وَ نَصَحْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کُنْتَ فِیْمَا عِنْدَاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ رَاغِبًا بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اَتَیْتُکَ مُتَقَرِّبًا اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ بِذٰلِکَ رَاغِبًا اِلَیْکَ فِی الشَّفَاعَۃِ اَبْتَغِیْ بِزِیَارَتِکَ خَلاَصَ نَفْسِیْ مُتَعَوِّذًا بِکَ مِنْ نَارٍ اسْتَحَقَّھَا مِثْلِیْ بِمَا جَنَیْتُ عَلیٰ نَفْسِیْ ھَارِبًا مِّنْ ذُنُوْبِیَ الَّتِیْ اِحْتَطَبْتُھَا عَلیٰ ظَھْرِیْ فَزِعًا اِلَیْکَ رَجَاءَ رَحْمَۃِ رَبِّیْ اَتَیْتُکَ مِنْ شُقَّۃٍ بَعِیْدَۃٍ طَالِبًا فَکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَوْ قَرَتْ ظَھْرِیْ ذُنُوْبِیْ وَ اَتَیْتُ مَا اَسْخَطَ رَبِّیْ وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَفْزَعُ اِلَیْہِ خَیْرًا لِّیْ مِنْکُمْ اَھْلَ بَیْتِ الرَّحْمَۃِ فَکُنْ لِّیْ شَفِیْعًا یَوْمَ فَقْرِیْ وَ حَاجَتِیْ فَقَدْ سِرْتُ اِلَیْکَ مَحْزُوْنًا وَ اَتَیْتُکَ مَکْرُوْبًا وَّ سَکَبْتُ عَبْرَتِیْ عِنْدَکَ بَاکِیًا وَّصِرْتُ اِلَیْکَ، مُفْرَدًا وَّ اَنْتَ مِمَّنْ اَمَرَنِیَ اللّٰہُ بِصِلَتِہٖ وَحَثَّنِیْ عَلیٰ بِرِّہٖ وَدَلَّنِیْ عَلیٰ فَضْلِہٖ وَ ھَدَانِیْ لِحُبِّہٖ وَ

رَغَّبَنِي فِي الْوِفَادَةِ اِلَيْهِ وَاَلْهَمَنِي طَلَبَ الْحَوَائِجِ عِنْدَهُ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ لَا يَشْقَى مَنْ تَوَلَّاكُمْ وَلَا يَخِيبُ مَنْ اَتَاكُمْ وَلَا يَخْسَرُ مَنْ يَهْوِيكُمْ وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ.

اے حضرت رسول خداؐ کے چچا، اے افضل شہیدان آپ پر سلام ہو۔ اے شیر خدا، اے شیر رسول خداؐ آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور اپنے نفس کو قربان کر دیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے رسول خداؐ کے ساتھ خلوص رکھا اور احکام الٰہی کی تعمیل کی، آپ کے پاس آیا ہوں تا کہ رسول خداؐ سے تقرب حاصل ہو، انؐ پر اور انؐ کی آلؑ پر رحمت خدا ہو۔ آپ کی زیارت سے شفاعت کا طالب ہوں۔ نیز آپ کی زیارت کے سبب سے اخلاص نفس چاہتا ہوں۔ نفس پر ظلم کرنے کی وجہ سے مجھ جیسا شخص جہنم کا مستحق ہے، لیکن آپ کے سبب سے آتش جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ پشت پر جو گناہوں کا بوجھ میں نے ڈالا ہے ان سے آپ ہی کے ذریعے سے فرار اختیار کرتا ہوں، رحمت خدا کی امید لے کر آپ کے یہاں پناہ گیر ہوں، (کہیں) دور سے آپ کے ہاں اس حال میں حاضر ہوا ہوں کہ جہنم سے اپنی گردن رہا کرانے کا طالب ہوں، کیونکہ گناہوں نے میری پشت کو سنگین بنا دیا ہے، معصیت خدا میں بھرپور ہو کر حاضر ہوا ہوں لیکن اے اہل بیتِ رحمت! آپ لوگوں کے سوا اور کون بہتر ہے کہ جس کو فریاد سناؤں، میں غم و گرفتاری کے ساتھ سفر کر کے آیا ہوں، لہٰذا آپ میرے فقر و فاقہ کے دن (قیامت کو) میری شفاعت فرما دیں۔ تنہا آپ کی خدمت میں آنسو بہاتے ہوئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ان ہستیوں میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ متصل ہونے اور نیکی کرنے کی خدا نے مجھے تشویق فرمائی، آپ کے

فضل کی خدا نے رہنمائی فرمائی اور مجھے دوستی رکھنے کی ہدایت کی اور آپ کے ہاں آنے کی ترغیب دلائی اور آپ کے ہاں کھڑے ہو کر خدا سے حاجات طلب کرنے کا اشارہ فرمایا۔ اے خاندانِ نبوت آپ کا دوست بدبخت نہ ہوگا اور کوئی آنے والا ناامید نہ لوٹے گا۔ آپ کی طرف جھکنے والا نقصان میں نہیں اور آپ کا دشمن سعادت مند نہیں ہو سکتا۔

زیارت دیگر شہدائے احد

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الشُّھَدَاءُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ الْاِیْمَانِ وَالتَّوْحِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ رَسُوْلِہٖ عَلَیْہِ وَآلِہٖ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ اخْتَارَکُمْ لِدِیْنِہٖ وَاصْطَفَاکُمْ لِرَسُوْلِہٖ وَ اَشْھَدُ اَنَّکُمْ قَدْ جَاھَدْتُمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ وَعَنْ نَبِیِّہٖ وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ دُوْنَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْھَاجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنْ نَبِیِّہٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَ عَرَّفَنَا وُجُوْھَکُمْ فِیْ مَحَلِّ رِضْوَانِہٖ وَ مَوْضِعِ اِکْرَامِہٖ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا اَشْھَدُ اَنَّکُمْ حِزْبُ اللّٰہِ وَ اَنَّ مَنْ حَارَبَکُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللّٰہَ وَ اَنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ الْفَائِزِیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ

يُرْزَقُونَ فَعَلَىٰ مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ أَتَيْتُكُمْ يَا أَهْلَ التَّوْحِيْدِ زَائِراً وَ بِحَقِّكُمْ عَارِفاً وَ بِزِيَارَتِكُمْ إِلَى اللّٰهِ مُتَقَرِّباً وَبِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِيْفِ الْأَعْمَالِ وَ مَرْضِيِّ الْأَفْعَالِ عَالِماً فَعَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ وَ رَحْمَتُهُ وَ بَرَكَاتُهُ وَ عَلَىٰ مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ غَضَبُهُ وَ سَخَطُهُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِزِيَارَتِهِمْ وَ ثَبِّتْنِيْ عَلَىٰ قَصْدِهِمْ وَ تَوَفَّنِيْ عَلَىٰ مَا تَوَفَّيْتَهُمْ عَلَيْهِ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فِيْ مُسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِكَ أَشْهَدُ أَنَّكُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ.

حضرت رسول خداؐ، پیغمبر خداؐ، حضرت محمدؐ بن عبداللہ اور ان کے اہل بیتؑ اطہار پر سلام ہو۔ اے شہیدان با ایمان، اے خاندان ایمان اور توحید آپ پر سلام ہو۔ اے خدا اور اس کے رسولؐ کی نصرت کرنے والو آپ پر سلام ہو۔ صبر کرنے پر آپ کو کیا خوب جنت جیسا گھر ملا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کو اپنے دین کے لئے منتخب فرمایا اور اپنے رسولؐ کے لئے چنا اسی طرح گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حق جہاد ادا کیا اور دین و رسولؐ خدا سے دفاع کیا اور ان کے سامنے آپ نے جان کی بازی لگا دی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ طریقہ رسولؐ پر شہید ہوئے۔ خدا آپ کو اپنے پیغمبرؐ اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ ہم کو خدا مقام رضوان اور موضع اکرام میں آپ کے مبارک چہروں سے آشنا فرمائے جہاں آپ انبیاء وصدیقین و شہداء وصالحین کی معیت میں ہیں، اور وہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہ لشکر خدا ہیں کہ جس نے بھی آپ سے جنگ کی گویا اس نے

خدا سے جنگ کی۔ میں گواہ ہوں کہ آپ کامیاب اور مقرب خدا ہیں، آپ زندہ ہیں اور پروردگار عالم سے رزق پاتے ہیں۔ آپ کے قاتلین پر خدا و فرشتگان اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اے اہل توحید! میں آپ کے حق کو پہچان کر زیارت کرنے آیا ہوں، جب کہ آپ کی زیارت سے تقرب خدا چاہتا ہوں اور آپ کے شریف اعمال و پسندیدہ افعال کا مجھے علم ہے۔ پس آپ پر خدا کا سلام و رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ آپ کے قاتلان پر خدا کی لعنت و غضب اور سختی نازل ہوتی رہے۔ خدایا! ان کی زیارت میرے لئے نفع مند ہو، ان کے قصد پر مجھے بھی ثابت قدم رکھ، جس حق پر وہ مرے ہیں مجھے بھی اسی پر موت دے۔ خدایا اپنی قرارگاہ رحمت میں مجھے ان کے ساتھ جمع فرما۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہمارے پیش پیش ہیں اور ہم بھی پیچھے پیچھے چلے آرہے ہیں۔

اس کے بعد سورہ انا انزلناہ کی تلاوت کریں۔

قافلۂ بیت اللہ (کراچی)

کاروان سلمان کے اختتام پر جو چار قافلے معرض وجود میں آئے۔ ان میں قافلۂ بیت اللہ کراچی اور اندرون سندھ کے حجاج کی خدمت کے حوالے سے خاصی شہرت کا حامل ہے اس قافلے کے روح رواں عون علی صاحب ہیں جن کی انتظامی صلاحیت کا ہر وہ شخص معترف ہے جو اس قافلے میں حج کر چکا ہے حیدر آباد سندھ میں ڈاکٹر عاشق اس حوالے سے خدمت انجام دیتے ہیں۔ پھر مولانا تقی عباس صاحب کی اس قافلے میں شامل ہیں اور علی التواتر حجاج کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم اس قافلے کے کوائف آپ کی نذر کر رہے ہیں۔

کاروان کا نام : قافلہ بیت اللہ

کاروان کا پتہ : پلاٹ نمبر SOL/B/2/116 قصر عباس، کریم جی اسٹریٹ

فون نمبر : 021-4213941 موبائل نمبر : 0345-2106404

ای میل ایڈریس : aev @ cyber.net.pk

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : 1986 کاروان کی تشکیل کا سال : 1999

قافلہ سالار کا اسم گرامی : مولانا تقی عباس رضوی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا تقی صاحب (2) مولانا قیصری صاحب (3) مولانا اسدی صاحب

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : نوشاد مرچنٹ، عون علی، ڈاکٹر اصغر مہندی

حجاج کی تعداد: سال (1999۔140) (2000ء۔145) (2001ء۔163)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

مساجد مدینہ

مدینہ کی تاریخی مساجد کی ایک طویل فہرست ہے کوئی مصنف یہ یقین سے نہیں لکھ سکتا کہ مسجدوں کی حتمی فہرست یہ ہے۔ ہمارے چند سالہ دورِ حج میں (بشمول جامعہ امام جعفر صادق، جہاں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے ہزاروں شاگردوں کو مختلف علوم پڑھاتے تھے) بہت سے مقامات و مساجد صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے ہیں جن کی کوئی علامت بھی باقی نہیں ہے۔ مسجد ردِ شمس جہاں رسولِ خدا نے حضرت علیؑ کے لئے سورج پلٹایا تھا یہ مسجد، مسجد قبا کے قریب تھی ہم نے کئی سال اس کی زیارت کی اب اسے مٹا دیا گیا ہے۔ مسجد فضیخ جو شمعون یہودی کے باغ کے قریب (جس باغ میں مولا نے کچھ دن کھجور کے درخت لگائے تھے حضرت علی علیہ السلام کی مزدوری کرنے والا واقعہ بنوامیہ کی ٹکسالوں میں گھڑی ہوئی تاریخ میں سے ایک ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام باغبانی کے ماہر تھے اور مختلف قطعات اراضی خرید کر یا معاوضہ پر دوسروں کی زمینوں پر کھجور کے باغات لگاتے تھے) تھی۔ 4 ہجری میں جب شراب کی ممانعت ہوگئی تو کچھ مسلمان چھپ کر اس مقام پر شراب نوشی کر رہے تھے جب سرکارِ دو عالم کو اس کی خبر ملی تو آپؐ اس مقام پر تشریف لائے جب ان مسلمانوں کو حضورؐ کی تشریف آوری کا پتہ چلا تو انہوں نے رو رو کر بارگاہِ خداوندی میں دعا کی کہ پروردگار تو سرکارِ دو عالمؐ کے سامنے اس شرمندگی سے بچا لے

آئندہ ہم شراب نوشی سے توبہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور شراب سرکہ بن گئی۔ اس مقام پر ایک مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام مسجد فضیخ رکھا۔ ہم نے کئی بار اس مسجد کی زیارت کی لیکن اب اس مسجد کا وجود بھی نہیں ہے۔ چونکہ یہ کتاب مناسک حج سے متعلق ہے لہٰذا ہم مساجد مدینہ کی تاریخ کی تفصیل بیان نہیں کر رہے صرف مساجد کے ناموں پر اکتفا کر رہے ہیں ان میں چند مشہور مساجد کا اجمالی ذکر پیش کروں گا باقی کے صرف نام پر اکتفا کر رہا ہوں۔ (1) مسجد قبا (2) مسجد جمعہ (3) مسجد ذوقبلتین (4) مسجد اجابہ (5) مسجد غمامہ (6) مسجد ذباب (7) مسجد فتح (8) مسجد فاطمہ (9) مسجد علیؓ (10) مسجد سلمان فارسیؓ (11) مسجد ابوبکرؓ (12) مسجد عمرؓ (13) مسجد شجرہ (14) جد معرس (15) مسجد ثنیۃ الوداع (16) مسجد ابوذر (17) مسجد بنو حارثہ (18) مسجد بنو ظفر (19) مسجد فاطمہ صغریٰ (20) مسجد مالک ابن سنان (21) مسجد بلالؓ (22) مسجد سقیا (23) مسجد بقیع (24) مسجد فیفاء الخیار (25) مسجد المنارتین (26) مسجد عروہ (27) مسجد السفلہ یا مسجد بنی دینار (28) مسجد بنات النجار (29) مسجد و مشرب ام ابراہیم (20) مسجد الدرع (31) مسجد ثنایا (32) مسجد فسح (33) مسجد بنی حرام الکبیر (34) مسجد بنی قریظہ۔ اس کے علاوہ بے شمار مساجد تھیں جن کی تاریخی حیثیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن سعودی حکومت اسلام کے تاریخی آثار سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی لیکن یہ ضرور ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ کی حکومت نے تاریخی آثار قرار دے کر محفوظ رکھا ہے۔ سبع مساجد میں مسجد علیؓ، مسجد فاطمہؓ وغیرہ ختم کردی گئی ہیں دیکھیں مسجد فتح اور مسجد سلمان فارسیؓ کب ٹوٹتی ہیں۔ ان میں ہم مسجد قبا، مسجد قبلتین، مسجد شجرہ اور سبع مساجد کی قدرے تفصیل آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

آس پاس خیبر، فدک، باغ سلمان فارسیؓ، خاک شفا شہداء احد اور زخمی احد پر سرکار دوعالم ﷺ نے خاک اٹھا کر لگائی تو زخم درست ہو گئے۔ یہ سب کچھ مدینہ کی برکات میں شامل ہیں۔

مسجد قبا

مسجد قبا، مسجد نبویؐ سے چھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ جگہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے راستے میں واقع تھی لہٰذا قبا پہنچ کر سرکار دو عالمؐ نے چند دن وہاں قیام فرمایا یہاں تک کہ حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ زہرا اور دیگر اہل خانہ کو لے کر مدینہ پہنچ گئے۔ پھر سب مل کر یثرب کی جانب روانہ ہو گئے ان چند دنوں میں قبا میں ایک مسجد بنائی گئی جو ان روایات کے مطابق متواتر نقل ہوئی ہے" آیت 13، پارہ 11" سورہ توبہ میں ارشاد خداوندی کے تحت اس کی بنیاد "لَمَسْجِدٌ" اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ" کی مصداق ہے۔ اگرچہ بعض دوسری روایات سے مطابق یہ آیت مسجد نبی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس طرح مسجد قبا رسول اللہ کی بنائی ہوئی پہلی مسجد ہے اس مسجد کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔

مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بيتِ ثم اتى مسجد قبا فصلّى فيه ركعتين كان كاجر عمرة.

جس نے بھی اپنے گھر میں طہارت کی پھر مسجد قبا گیا اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی اس نے ایک عمرہ کا ثواب پایا۔

رسولؐ اللہ کے قبا پہنچنے کی تاریخ 12 یا 13 ربیع الاول بروز پیر بتائی گئی ہے۔ قبا میں چار دن قیام کے دوران رسولؐ اللہ نے مسجد کی بنیاد رکھی ان ایام میں مسجد کی صرف چہار دیواری بن سکی جو حرہ کے پتھر سے بنائی گئی۔ حضور سرور کائنات بعد میں بھی اکثر مسجد قبا تشریف لاتے اور مسجد قبا میں نماز پڑھتے۔ عمر بن عبدالعزیز نے ولید کے حکم پر پہلی بنیادوں کو گرا کر دوبارہ مسجد تعمیر کی۔ 555 ہجری میں حکومت موصل کے ایک وزیر جواد اصفہانی نے مسجد قبا کی تعمیر نو کی۔ اس مسجد پر ہمیشہ مسلمانوں کی توجہ رہی۔ جمال الدین افغانی، الناصر قلاوون، سلطان

محمود دوئم ،فہد بن عبدالعزیز نے اپنے اپنے طور پر اس کی تعمیر کرائی ،موجود مسجد میں پندرہ ہزار نمازیوں کی گنجائش موجود ہے اس کے دو مینار اور 58 گنبد ہیں جن میں 55 چھوٹے اور 3 بڑے گنبد ہیں۔

مسجد ذو قبلتین

ہجرت کے دوسرے سال یا 15 رجب 2 ہجری کو جب سرکار دو عالم نماز ظہر کی امامت فرما رہے تھے تیسری رکعت میں سورہ بقرہ کی آیت 144 نازل ہوئی جس میں تحویل قبلہ کا حکم ملا اور سرکار دو عالمؐ نے بیت المقدس کی طرف سے اپنا رخ انور جانب خانہ کعبہ فرمالیا اور بقیہ دو رکعت خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھی گئی اور آج تک بلکہ تا قیام قیامت پڑھی جاتی رہے گی۔ حضرت علی علیہ السلام آخری صف میں تھے لیکن آپ نے بھی حضور سرور کائناتؐ کے ساتھ ہی اپنے رخ کو بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی جانب موڑ لیا۔ مسجد قبلتین کی شمالی محراب بند کردی گئی ہے۔ چونکہ اس مسجد میں دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی گئی لہٰذا اس کا نام مسجد قبلتین پڑ گیا۔ سلطان سلیمان عثمانی نے 950 ہجری میں اس کی مرمت کرائی، موجودہ مسجد سعودی حکومت نے 1975ء میں تعمیر کرائی۔

نوٹ: بعض لوگ دونوں طرف رخ کر کے مستحب نماز دو رکعت پڑھتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ لہٰذا صرف قبلہ رخ (کعبے کی طرف) نماز ادا کرنا چاہیے۔

مسجد مباہلہ

وہ جگہ قبیلہ بنی نجران کے مقابلہ میں مباہلے کے لئے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؑ، امام حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو لے گئے تھے جنہیں دیکھ کر علمائے بنی نجران مباہلے سے پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا خدا کی قسم ہم ان ہستیوں کو دیکھ رہے ہیں جو اگر پہاڑوں کو حکم دیں تو وہ اپنی جگہ چھوڑ دیں۔ مسلمانوں نے اس جگہ ایک مسجد تعمیر کردی ہے۔

اعمالِ مسجدِ قبا

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز تحیت بجالائے۔ پھر تسبیح فاطمہ زہرا پڑھ کر اور زیارت جامعہ پڑھے اس کے بعد دعا مانگے۔ بہتر ہے کہ اس طرح دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی صَلِّ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴾ اَللّٰھُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَ اَعْمَالَنَا مِنَ الرِّیَا وَ فُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَاَعْیُنَنَا مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ.

خدایا! تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے ﴿وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی تھی یقیناً اس کی سزاوار ہے کہ تم (اے حبیب) اس میں قیام کرو۔ اس میں طہارت کو پسند کرنے والے افراد ہیں اور خدا پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔﴾ خدایا! ہمارے قلوب کو نفاق کی نجاست سے، ہمارے اعمال کو ریا سے، ہماری شرمگاہ کو زنا سے، ہماری زبانوں کو جھوٹ اور غیبت سے، ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک فرما کہ تو نظروں کی خیانت اور دلوں میں پوشیدہ اسرار سے باخبر ہے۔ خدایا! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہم سے درگزر نہ کی اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

مسجد ذو قبلتین کے اعمال

1 ہجری کے چھٹے مہینے میں ام بشر کی دعوت پر رسولؐ مدینہ کے شمال مغرب میں قبیلہ بنی سالم میں تشریف لے گئے اور حسب معمول ظہر کی دو رکعت نماز بیت المقدس کی جانب رخ کرکے ادا ہی کی تھی کہ خدا کی طرف سے کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم پہنچا جس پر آپؐ نے باقی نماز کعبہ کی سمت رخ کر کے ادا کی اس کے بعد کعبہ ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا قبلہ ہو گیا اور اسی بنا پر اس مسجد کو ذو قبلتین یا مسجد قبلتین (یعنی دو قبلوں والی مسجد) کہتے ہیں۔ یہ مسجد، مسجد فتح کی مغربی سمت میں کچھ دور واقع ہے۔

مسجد ذو قبلتین میں دو رکعت نماز تحیت پڑھنا مستحب ہے۔ بہتر ہے کہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مَسْجِدُ الْقِبْلَتَيْنِ وَ مُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَ مَآثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَ اَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَ سُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرِدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

خداوندا! یہ مسجد قبلتین ہے، یہ ہمارے نبیؐ، حبیبؐ اور سید و سردار حضرت محمدؐ کی

عبادت گاہ ہے۔ خدایا! تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا عین حق ہے ﴿(اے حبیب!) ہم آسمان کی جانب تمہارے بار بار سر اٹھانے کو دیکھ رہے ہیں تو ہم تمہیں ایسا قبلہ دے دیں گے کہ تم راضی ہو جاؤ، تو اب اپنا رخ مسجد الحرام کی جانب موڑ دو﴾ خدایا! جس طرح تو نے ہمیں دین میں تیرے نبیؐ اور ان کے متعلقہ آثار کی زیارت کرائی، اسی طرح اے اللہ قیامت میں پیغمبر اکرمؐ کی شفاعت سے ہمیں محروم نہ فرمانا۔ خدایا! ہمیں ان کے گروہ میں اور ان کے پرچم تلے محشور فرما، ہمیں ان کی محبت اور ان کی سیرت پر موت دے، ان کے دست مبارک سے حوض کوثر سے سیراب فرما ایسی سیرابی جو انتہائی ٹھنڈی اور خوشگوار ہو کہ جس کے بعد ابد تک کبھی بھی پیاس محسوس نہ ہو، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

مسجد اجابہ کے اعمال

مسجد اجابہ ہی مسجد مباہلہ ہے۔ 24 ذی الحجہ کو اسی جگہ رسولؐ نے نصارائے نجران سے مباہلہ کیا تھا۔

مسجد اجابہ میں دو رکعت نماز تحیت کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صَبْرَ الشَّاکِرِیْنَ لَکَ وَ عَمَلَ الْخَائِفِیْنَ مِنْکَ وَ یَقِیْنَ الْعَابِدِیْنَ لَکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ اَنَا عَبْدُکَ الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ اَنْتَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ وَ اَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّامْنُنْ بِغِنَاکَ عَلٰی فَقْرِیْ وَبِحِلْمِکَ عَلٰی جَھْلِیْ وَ بِقُوَّتِکَ عَلٰی ضَعْفِیْ یَا قَوِیُّ یَا

عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں شکر گزاروں کے صبر کا، تیرا خوف رکھنے والوں کے عمل کا، تیری بندگی کرنے والوں کے یقین کا۔ خدایا! تیری ذات بہت بلند اور باعظمت ہے جب کہ میں انتہائی برا اور فقیر بندہ ہوں۔ خدایا تو بے نیاز اور لائق حمد ہے جب کہ میں عبد ذلیل ہوں۔ خداوند! محمدؐ وآل محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور اپنی بے نیازی سے میری غربت پر، اپنے حلم سے میری جہالتوں پر، اپنی قوت وطاقت سے میری کمزوری پر احسان فرما، اے قوت وعزت والے۔ خدایا! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر جو وصیاء اور رضایت یافتہ ہستیاں ہیں اپنی رحمت نازل فرما اور دنیا وآخرت کی میری مشکلات کو حل فرما، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

مسجد فتح

جبل سلع کے کنارے سبع مساجد میں سے ایک ہے جو فتح جنگ خندق کی یادگار کے طور پر بنائی تھی۔ سبع مساجد میں مسجد فاطمہ زہراؑ، مسجد امام علیؑ کو بند کر دیا گیا، مسجد سلمان فارسیؓ اور مسجد فتح باقی ہے۔ مسجد فتح یا مسجد احزاب ان مساجد میں سب سے اہم مسجد، مسجد فتح ہے جو پہاڑ کی چوٹ پر واقع ہے۔ بعض منابع کے مطابق غزوۂ احزاب سے پہلے (پانچویں سال) موجود تھی لیکن اس جنگ کے دوران رسول اللہ نے وہاں نماز پڑھی اور خدا سے سپاہ اسلام اور جنگ خندق کی فتح کے لئے دعا کی اس مسجد کا رقبہ تقریباً 24 میٹر اور بلندی تقریباً 5 میٹر ہے۔ یہ ان مساجد میں سے ایک ہے جو مسلمانوں کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور اہلبیتؑ کی

روایات میں یہاں نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ایک روایت میں ہے کہ سورہ فتح اسی مسجد میں نازل ہوئی چونکہ مسجد فتح و مسجد احزاب اور مسجد خندق بھی کہا جاتا ہے۔

مسجد شجرہ

وہ مسجد ہے جہاں سے مدینہ سے مکہ جانے والے حجاج کرام احرام باندھتے ہیں۔ یہ ایک وسیع و عریض مسجد ہے جہاں سینکڑوں غسل خانے بنے ہوئے ہیں۔ پہلی صدی ہجری سے سعودی عملداری سے قبل تک یہ جگہ بئر علی یا آبیار علی کے نام سے معروف تھی یہاں وہ تاریخی کنواں ہے جسے حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے کھودا تھا یہ کنواں علاقے کے مسلمانوں کی پانی کی ضرورت کو بھی پورا کرتا تھا اور کاشت کی ضرورت کو بھی سرکار دوعالمؐ نے یہ علاقہ مولائے کائنات کی زیر نگرانی دیا ہوا تھا۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں "سمرۃ" کے درخت کے نیچے نماز ادا کی تھی اس لئے اسے مسجد شجرہ کہا جاتا ہے۔ ہجرت کے ساتویں سال کے سفر میں جو کہ صلح حدیبیہ پر فتح ہوا رسول اللہ نے اسی مقام سے احرام باندھا تھا اسی طرح آٹھویں سال "عمرۃ القضا" اور دسویں سال حجۃ الوداع کے لئے بھی اسی مقام سے محرم ہوئے۔ یہ مسجد مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر ہے۔ اسی مقام پر وجوب حج کی آیت نازل ہوئی اس مقام پر امام عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام نے احرام باندھا تھا اس کی جدید تعمیر شاہ فہد بن عبدالعزیز نے 1989ء میں کرائی۔

مسجد جمعہ

رسولؐ خدا نے قبا سے مدینہ تشریف لے جاتے ہوئے بنی سالم کے یہاں پہلی بار نماز جمعہ پڑھی اس لئے یہ اس جگہ ایک عالیشان مسجد، مسجد جمعہ کے نام سے تعمیر کی گئی۔ یہ مسجد مختلف ادوار میں مختلف حکمرانوں نے تعمیر کرائی موجودہ تعمیر ملک شاہ فہد نے کرائی جو بہت خوبصورت ہے۔

مسجد فتح (مسجد احزاب) کے اعمال

مستحب ہے کہ اس مسجد میں جو خندق کے میدان میں واقع ہے، دو رکعت نماز تحیت پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ وَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَ يَا مُغِيثَ الْمَهْمُومِينَ اكْشِفْ عَنِّي ضُرِّي وَهَمِّي وَ كَرْبِي وَ غَمِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ هَمَّهُ وَ كَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَاكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اے مصیبت زدہ لوگوں کے مددگار، اے مجبوروں کی پکار کا جواب دینے والے، اے غمزدہ لوگوں کے فریادرس، جس طرح تو نے اپنے نبی کی پریشانی کو دور کیا اور جس طرح اپنے نبی کی دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی اسی طرح میری مجبوری، میری پریشانی، میری مصیبت اور میرے غم واندوہ کو ختم فرما اور دنیا وآخرت کی میری مشکلات کو حل فرما۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

بیت الحزن

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فراق پدری میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دن رات گریہ وزاری میں مصروف رہتی تھیں قوم کی بے رخی و بے اعتنائی اور توہین آمیز رویے پر حضرت زہرا وہ مرثیہ کہ:

حضور کی جدائی میں وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر ٹوٹتیں تو وہ

راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔ بی بی کے مرثیے کے یہ جملے شہزادی کے غم والم، مصیبت و کرب، نامساعد حالات اور مسلمانوں کی بے رخی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کے دن رات کے گریئے سے تنگ آ کر اہل مدینہ حضرت علیؑ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوالحسن بنت رسولؐ سے کہہ دو کہ وہ رونے کے لئے دن یا رات میں سے کسی کا انتخاب کرلیں (مسلمانوں غور فرمائیں اگر تو کونین کی پردہ دار کی آواز کسی دوسرے گھر تک جاتی ہی نہ ہوگی۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ جاتی بھی ہوگی تو آس پاس کے ایک دو گھروں تک جب کہ آس پاس صرف بنی ہاشم کے گھر تھے اہل مدینہ کے احتجاج سے دو تین باتیں سامنے آتی ہیں۔ حضرت فاطمہؑ کے گریئے کی طاقت تھی کہ وہ ان کے گریئے سے بھی خوفزدہ تھے۔ (2) حضرت فاطمہؑ کے گریئے کی آواز انسانوں کے کانوں تک نہیں جاتی تھی البتہ جانوروں پر اس کا اثر اس قدر ہوتا تھا کہ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے اور گریہ کرتے تھے۔ (3) مدینے کے درخت اپنی شاخوں کو زمین سے ٹکرانے لگتے تھے۔ (4) دیگر مخلوق جیسا کہ ام ہانی نے فرمایا کہ ہمارے گھروں پر جب بھی کوئی سانحہ رونما ہونے والا ہوتا ہے جنات پہلے سے گریہ شروع کردیتے ہیں اور ہمیں جنوں کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہیں۔ جناتوں کے گریئے سے مدینہ پر وحشت چھا جاتی تھی۔ حضرت علی علیہ السلام نے جنت البقیع کی پشت پر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لئے ایک حجرہ تعمیر کرا دیا تھا۔ روزانہ جہاں آپ شہزادوں کے ساتھ جاتی تھیں اور اپنے پدر گرامی پر گریہ فرماتی تھیں اس جگہ کا نام "بیت الحزن" قرار پایا جس کی زیارت ہم سب کرچکے ہیں لیکن اب صرف نشان باقی رہ گیا ہے وہ بھی جنہوں نے اس کی زیارت کی ہے صرف وہی اندازہ کرسکتا ہیں۔

باغ سلمان فارسیؓ

حضرت سلمان فارسیؓ ایک یہودی کے غلام تھے اس نے انہیں آزاد کرنے کے لئے یہ شرط لگائی کہ ایک ہزار کھجور کے درختوں کا باغ معاوضہ میں دیا جائے۔ مدینہ میں اتنا بڑا کوئی

باغ نہیں تھا اگر نیا باغ لگایا جاتا تو سات سال درکار ہوتے۔ سرکار دو عالمؐ نے ایک قطعہ اراضی لے کر مسلمانوں سے کہا کہ اس میں گڑھے کھود جائیں آپ کھجور کی گھٹلی پر اپنا لعاب دہن لگاتے اور حضرت علیؑ سے فرماتے اسے زمین میں بوتے جاؤ ابھی ایک گٹھلی دبائی جاتی کہ دوسرے سے کھجور کا درخت پھوٹنا شروع کر دیتا۔ یہودی نے یہ دیکھ کر نہ صرف حضرت سلمان فارسیؓ کو آزاد کر دیا بلکہ خود بھی مسلمان ہو گیا۔ کچھ عرصے تک یہ باغ موجود تھا لیکن یہ بھی حکومت آل سعود کی عدم توجہ کی نذر ہو گیا بلکہ دشمنی کی بھینٹ چڑھ گیا۔

بیت الشرف : اسی طرح بیت الشرف (وہ مکان جہاں کربلا سے واپسی اہل حرم ٹھہرے اور پھر اس جگہ کو خرید کر امام زین العابدینؑ نے یہاں رہائش اختیار کر لی تھی۔

بیرِ غرس : وہ کنواں جس کے پانی سے جناب سید سجادؑ کو غسل دیا گیا اب خشک ہو چکا ہے یہ باغ سلمان فارسی کے قریب تھا۔

بیت یہود : وہ جگہ جہاں بی بیؑ یہودی کے گھر شادی میں شرکت کیلئے تشریف لے گئیں اور آپ کیلئے جنت سے پوشاک آئی تھی آپ جب یہودی کے گھر پہنچیں تو دلہن سمیت تمام عورتیں بے ہوش ہو گئی تھیں آپ کی دعا کی برکت سے سب دوبارہ زندہ ہو گئیں۔

بدعہ : وہ جگہ جہاں حضرت علی علیہ السلام نے سائل کو اونٹ کی قطار عطا فرمائی تھی۔ مسجد نبوی سے یہ جگہ قریب ہے۔

مشربہ ام ابراہیم : ام المومنین جناب ماریہ قبطیہ کا گھر جواب موجود نہیں (یہاں اولاد کی دعا مستجاب ہوتی ہے)

خاکِ شفا: وہ مٹی جو سرکار دو عالمؐ کی دعا سے خاک شفا بن گئی اور جنگ احد کے شہداء کے زخموں پر یہ مٹی مل گئی اور انہیں شفا ہوئی۔ ان میں سے بیشتر زیارتیں اب تاریخ پارینہ بن چکی ہیں۔

زیارت جامعہ صغیرہ

زیارت جامعہ صغیرہ، وہ زیارت جو تمام آئمہ علیہم السلام کیلئے ایک ساتھ پڑھی جا سکتی ہے۔

اَلسَّلاَمُ عَلٰی اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَ اَصْفِيَائِهٖ اَلسَّلاَمُ عَلٰی اُمَنَاءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّائِهٖ اَلسَّلاَمُ عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰهِ وَ خُلَفَائِهٖ اَلسَّلاَمُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلٰی مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلٰی مُظْهِرِیْ اَمْرِ اللّٰهِ وَ نَهْيِهٖ اَلسَّلاَمُ عَلَی الدُّعَاةِ اِلَی اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَی الْمُسْتَقِرِّيْنَ فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَی الْمُخْلِصِيْنَ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَی الْاَدِلاَّءِ عَلَی اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَی الَّذِيْنَ مَنْ وَالاَهُمْ فَقَدْ وَالَی اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَی اللّٰهَ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ وَمَنْ تَخَلّٰی مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰی مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ اَنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلاَنِيَتِكُمْ مُفَوِّضٌ فِیْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ اَبْرَءُ اِلَی اللّٰهِ مِنْهُمْ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ.

سلام ہو دوستان خدا اور اس کے برگزیدوں پر، سلام ہو خدا کے امانت داروں اور اس کے پیاروں پر، سلام ہو خدا کے ناصروں اور اس کے نائبوں پر، سلام ہو معرفت خدا کی نشانیوں پر، سلام ہو ذکر الٰہی کے وظیفہ داروں پر، سلام ہو خدا کی رضا میں رہنے والوں پر، سلام ہو خدا کے سچے اطاعت گزاروں پر، سلام ہو خدا کی رہنمائی کرنے والوں پر، سلام ہو ان پر کہ جو ان سے محبت کرے تو خدا

اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے دشمنی رکھے خدا اس سے دشمنی رکھتا ہے۔
سلام ہو ان پر کہ جو ان کو پہچان لے تو وہ خدا کو پہچان لیتا ہے اور جو ان سے
ناواقف ہو خدا ان سے ناواقف ہوتا ہے۔ جو ان سے تعلق رکھے وہ خدا سے
تعلق رکھتا ہے اور جو ان سے الگ رہے وہ خدا سے الگ رہ جاتا ہے۔ میں خدا
کو گواہ کرتا ہوں کہ میری صلح ہے اس سے جس سے آپ کی صلح ہو اور میری
جنگ ہے اس سے جس سے آپ کی جنگ ہو۔ میں آپ کے ظاہر و باطن پر
ایمان رکھتا ہوں اور اس بارے میں خود کو آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا لعنت
کرے آلِ محمدؐ کے دشمنوں پر جو جن و انس میں سے ہیں۔ میں خدا کے سامنے
ان سے بری ہوں اور خدا رحمت کرے محمدؐ اور ان کی آل پر۔

زیارت امین اللہ

کتب معتبرہ میں اس زیارت کو متن و سند کے لحاظ سے نہایت ہی معتبر شمار کیا گیا ہے اور
ہر امام علیہ السلام کو اس زیارت سے مخاطب کیا جا سکتا ہے۔
اگر امیر المومنین کے علاوہ کسی دوسرے امام کی زیارت پڑھ رہے ہوں تو "اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ" کی جگہ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَائِيْ" کہے۔

زیارت یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْنَ اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهٖ وَ حُجَّتَهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَشْهَدُ أَنَّكَ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ
حَقَّ جِهَادِهٖ وَ عَمِلْتَ بِكِتَابِهٖ وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ حَتّٰى دَعَاكَ اللّٰهُ إِلٰى جِوَارِهٖ فَقَبَضَكَ إِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهٖ

وَأَلْزِمْ أَعْدَائَكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَالَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِىْ مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ رَاضِيَةً بِقَضَائِكَ مُولَعَةً بِذِكْرِكَ وَ دُعَائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيَائِكَ مَحْبُوبَةً فِىْ أَرْضِكَ وَ سَمَائِكَ صَابِرَةً عَلَىٰ نُزُولِ بَلَائِكَ شَاكِرَةً لِفَوَاضِلِ نَعْمَائِكَ ذَاكِرَةً لِسَوَابِغِ آلَائِكَ مُشْتَاقَةً إِلَىٰ فَرْحَةِ لِقَائِكَ مُتَزَوِّدَةً التَّقْوىٰ لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِيَائِكَ مُفَارِقَةً لِأَخْلَاقِ أَعْدَائِكَ مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَ ثَنَائِكَ.

اس کے بعد اپنے چہرے کی داہنی جانب کو قبر مبارک پر رکھے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَالِهَةٌ وَ سُبُلَ الرَّاغِبِينَ إِلَيْكَ شَارِعَةٌ وَ أَعْلَامَ الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاضِحَةٌ وَ أَفْئِدَةَ الْعَارِفِينَ مِنْكَ فَازِعَةٌ وَ أَصْوَاتَ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ صَاعِدَةٌ وَ أَبْوَابَ الْإِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ وَ دَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ وَ تَوْبَةَ مَنْ أَنَابَ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ وَ عَبْرَةَ مَنْ بَكَىٰ مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ وَ الْإِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ مَوْجُودَةٌ وَ الْإِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَبْذُولَةٌ وَ عِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ وَ زَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ مُقَالَةٌ وَ أَعْمَالَ الْعَامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ وَ أَرْزَاقَكَ إِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ وَ عَوَائِدَ الْمَزِيدِ إِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ وَ ذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ وَ حَوَائِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ وَ جَوَائِزَ السَّائِلِينَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ وَ عَوَائِدَ الْمَزِيدِ مُتَوَاتِرَةٌ وَ مَوَائِدَ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ وَ مَنَاهِلَ الظِّمَاءِ

مُعْرَعَةً اَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَ اقْبَلْ ثَنَائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي وَ بَيْنَ اَوْلِيَائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَائِي وَ مُنْتَهٰى مُنَايَ وَ غَايَةُ رَجَائِي فِي مُنْقَلَبِي وَ مَثْوَايَ.

کامل الزیارات میں ان فقرات کے بعد یہ چند ایک فقرے بھی موجود ہیں۔

اَنْتَ اِلٰهِي وَ سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ اغْفِرْ لِاَوْلِيَائِنَا وَ كُفَّ عَنَّا اَعْدَائَنَا وَاشْغَلْهُمْ عَنْ اَذَانَا وَ اَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَ اجْعَلْهَا الْعُلْيَا وَ اَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَ اجْعَلْهَا السُّفْلٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اے امین خدا، اے تمام بندوں پر حجت خدا آپ پر سلام ہو۔ اے تمام مومنین کے مولا آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے راہ حق میں جہاد ادا کیا اور اس کی کتاب پر پورا پورا عمل کیا، آپ نے سنت پیغمبر خدا کی پیروی کی حتیٰ کہ خدا نے آپ کو اپنی طرف بلا لیا اور اس نے اپنے اختیار سے آپ کی جان کو قبض کیا۔ اے مولا! جس طرح خدا نے تمام مخلوق پر آپ کے لئے روشن دلائل معین کیے اسی طرح آپ کے دشمنوں پر بھی آپ کے لئے حجت لازم قرار دی ہے۔ خدایا تو اپنی قدر و قضا پر میرے نفس کو مطمئن کر دے اور راضی فرما اور اپنے ذکر و دعا میں حریص قرار دے، اپنے خالص دوستوں کا اے محبّ اور اپنی زمین و آسمان میں محبوب بنا دے۔ اپنی آزمائش میں مجھے صابر قرار دے، اپنی وافر نعمتوں پر شاکر اور اپنی وسیع مہربانیوں کا ذاکر اور اپنی فرحت اور ملاقات کا مجھ مشتاق بنا دے۔ قیامت کے لئے میرا زادہ راہ تقویٰ ہو اور اپنے خاص بندوں کے راستے پر مجھے گامزن فرما۔ مجھے اپنے دشمنوں کے (بد)

اخلاق سے دور کردے اور اپنی حمد وثناء کے ذریعے دنیا سے بیزار کردے۔
اے خدا! صاحبان تواضع کے دل تیری طرف مائل اور تیری طرف رغبت کرنے والوں کے لئے راستے وسیع ہیں، تیری طرف قصد کرنے والوں کے لئے نشان واضح ہیں اور عارفین کے دل تجھ سے خوفزدہ ہیں، تیری درگاہ میں دعا کرنے والوں کی آوازیں بلند ہیں اور ان کے لئے اجابت کے دروازے کھلے ہیں، ہر پکارنے والے کی دعا مستجاب اور تیری طرف لوٹنے والے کی توبہ قبول ہے، تجھ سے خوفزدہ ہو کر آنسو بہانا رحمت ہے اور تجھ سے مدد چاہنے والے کے لئے تیری مدد موجود ہے، تجھ سے ہر نصرت چاہنے والے کے لئے نصرت ہے اور تیرے وعدے بندوں کے لئے سچے ہیں، جس نے لغزش کے بعد تجھ سے گزشت چاہی تو نے درگزر کیا اور عمل کرنے والوں کے اعمال تیرے ہاں محفوظ ہیں، تمام مخلوقات کا رزق تجھ ہی سے نازل ہوتا ہے اور ہر مرتبہ اضافے کے ساتھ ملتا ہے، توبہ کرنے والوں کے گناہ معاف ہیں اور خلق کی حاجتیں تیرے ہی ہاں روا ہوتی ہیں، سائلین کو تیری طرف سے وافر انعام ملتے ہیں اور ہمیشہ زیادہ ہوتے رہتے ہیں، بھوکوں کے لئے تیرا دستر خوان آمادہ ہے اور پیاسوں کے لئے تیرا حوض لبریز ہے۔ اے خدا میری دعا مستجاب اور حمد وثنا قبول فرما۔ خدایا بحق محمدؐ و علیؑ اور حسنینؑ مجھے اپنے دوستوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر جمع کردے کیونکہ میرے انتقال کے وقت اور آخری ٹھکانے میں تو ہی میری نعمتوں کا وارث، میری آرزو اور امید کی انتہا ہے، تو ہی میرا معبود سید اور میرا مولا ہے ہمارے دوستوں کو بخش دے اور ہمارے دشمنوں کو ہم سے دفع کردے، ہم کو ان کی اذیت سے محفوظ رکھ، کلمہ حق کو ظاہر اور اس کا بول بالا کردے، کلمہ باطل کو زیر پا اور پست تر کردے یقیناً تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

کاروان خراسان (کراچی)

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی بارگاہ وہ ہے کہ اس در پر حاضری دینے والا شخص کبھی محروم نہیں رہ سکتا، بلکہ حج کی سعادت کے ساتھ ساتھ دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو کر واپس جاتا ہے۔ شاہ خراساں حضرت امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے۔ "حج کیا کرو بے نیاز ہو جاؤ گے۔" شاہ خراساں کے ارشاد گرامی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس عظیم عبادت میں شرکت میں عجلت کیجئے اور سعادت دارین حاصل کیجئے۔

کاروان کا نام : کاروان خراساں

کاروان کا پتہ : شاپ نمبر 1 سبطین سینٹر عقب نشتر پارک سولجر بازار کراچی

فون نمبر : 2336322 موبائل نمبر : 03212845516-03212498753

قافلہ سالار کا اسم گرامی : سلیم علی جمعہ صاحب

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) حجۃ الاسلام مولانا علی ناصر مہدوی صاحب

زیارت وداع حضرت رسولؐ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَاَسْتَرْعِیْکَ وَ اَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ بِمَا جِئْتَ بِہٖ وَ دَلَلْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ آخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَۃِ قَبْرِ نَبِیِّکَ فَاِنْ تَوَفَّیْتَنِیْ قَبْلَ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ اَشْھَدُ فِیْ مَمَاتِیْ عَلٰی مَاشَھِدْتُ عَلَیْہِ فِیْ حَیَاتِیْ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ.

میرا اسلام ہو رسول خدا آپؐ پر، آپؐ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، آپؐ کی رعایت کا طالب ہوں اور آپؐ کو سلام عرض کرتا ہوں۔ میں خدا اور جو کچھ آپؐ ساتھ لائے ہیں اور جس چیز کی راہنمائی فرمائی ان سب پر ایمان رکھتا ہوں۔ اے خدایا! اسے میری آخری زیارت قرار نہ دینا۔ اگر تو نے مجھے دوبارہ آنے سے قبل موت دے دی تو جس شے کی میں نے زندگی میں شہادت دی موت کے بعد بھی اسی کا شاہد ہوں یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ تیرے بندے اور رسولؐ ہیں۔ آنحضرتؐ پر اور ان کی آلؑ پر خدا کی رحمت ہو۔

مندرجہ بالا زیارت مستحب ہے ورنہ کس دل سے مسلمان روضہ رسول کو الوداع کہے گا وہ شخص جو عشق رسولؐ میں گرفتار ہوگا اس کے آنسو اور ہچکیاں اور لڑکھڑاتے قدموں سے مدینہ چھوڑنے کو اگر الوداع سمجھا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ سرکار ہر مسلمان کو دوبارہ بلکہ بار بار اپنی بارگاہ میں طلب فرمائیں۔

عمرہ تمتع

آپ اپنی ہی بلڈنگ سے غسل کر کے مسجد شجرہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ سکتے ہیں۔ اور نیت مسجد شجرہ کے بیرونی دروازہ پر کر کے تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی اپنی بسوں میں بیٹھ جائیں جہاں آپ کی بس کھڑی ہو اس جگہ کے آس پاس کو دیکھ لیں اور یہ بھی دیکھ لیں کہ کس نمبر پر کھڑی بس جہاں بھی کھڑی ہوگی کسی کیبن کے آس پاس ہی کھڑی ہوگی اور ان دوکانوں یا کیبنوں پر نمبر پڑے ہوتے ہیں لیکن کاروان والے آپ کی قدم قدم پر رہنمائی کرتے ہیں اور جو حضرات مسجد شجرہ میں غسل کر کے احرام پہننا چاہیں تو یہاں بے شمار غسل خانے موجود ہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور ان کے گلعذاروں کے شکستہ مزاروں سے اس طرح رخصت ہو کر آئے ہوں گے جیسے کوئی بچہ پہلی بار اپنی ماں سے بچھڑتا ہے۔

اس سعادت پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے یہ ہم پر خداوندِ عالم کا کرم نہیں تو اور کیا ہے کہ ہمیں اپنے آخری رسولؐ کے دربار میں حاضری سے نوازا۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ سرکارِ دو عالمؐ سے اپنی شفاعت کی گزارش دوبارہ حاضری کی درخواست کر کے اور اشکبار آنکھوں سے الوداع کہہ کر آئے ہوں گے۔ اب جبکہ آپ مسجد شجرہ پہنچ چکے ہیں ہم آپ کو عمرہ تمتع کے بارے میں مختصراً آگاہ کرتے ہیں کیونکہ ہم بہت سی باتیں اس ضمن میں عمرہ مفردہ کے باب

میں کر چکے ہیں۔

واجب حج میں سب سے پہلے حصے میں عمرہ تمتع بجالانا ضروری ہوتا ہے اس کا ایک خاص وقت ہے یعنی پہلی شوال سے ذی الحجہ کی 9 تاریخ کو دوپہر سے پہلے پہلے انجام دینا ہے (یہ انتہائی وقت باحالت مجبوری ہے جبکہ ہم اپنے Shedule کے مطابق بتدریج تمام ارکان انجام دے رہے ہیں)۔

جبکہ عمرہ مفردہ سال میں کسی وقت بھی انجام دیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ حج دو حصوں پر مشتمل ہے (1) عمرہ تمتع (2) حج تمتع۔ اس وقت ہم پہلا حصہ انجام دے رہے ہیں اور یہ انجام دینے کے بعد دوسرا حصہ شروع ہونے کا انتظار کریں گے۔ دوسرا حصہ یعنی حج تمتع 9 ذی الحجہ سے شروع ہو کر 12 یا 13 ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔ عمرہ تمتع میں پانچ چیزوں کا انجام دینا واجب ہے۔

(1) کسی بھی میقات سے احرام باندھنا۔

(2) خانہ کعبہ کا طواف۔

(3) دو رکعت نماز طواف۔

(4) صفا و مروہ کے درمیان سعی (یعنی سات چکر لگانا)

(5) تقصیر میں تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام اتار لینا۔

(نوٹ) عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہوتا۔

احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں۔

(1) دو کپڑے پہننا۔ (2) نیت کرنا۔ (3) تلبیہ کہنا۔

(نوٹ) عورتوں کا احرام ان کے کپڑے اور چادر ہے۔

نیت کرنا

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد نیت کریں "میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کے لئے احرام باندھتا ہوں قربۃً الی اللہ۔

تلبیہ کہنا : اس کے بعد اس پر وہی چیزیں یعنی 21 چیزیں مرد اور عورت دونوں پر حرام ہیں اور چار چیزیں عورتوں پر حرام ہیں اس کا ذکر عمرہ مفردہ کے باب میں ہو چکا ہے۔

طواف کی نیت: میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کیلئے طواف بجالاتا ہوں/لاتی ہوں قربۃً الی اللہ۔

نماز طواف کی نیت : میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کی 2 رکعت نماز پڑھتا ہوں/پڑھتی ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔

سعی کی نیت : میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کیلئے سعی کرتا ہوں/ کرتی ہوں قربۃً الی اللہ۔

تقصیر کی نیت : حج اسلام کے عمرہ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لئے تقصیر کرتا ہوں/ کرتی ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔

آپ کا عمرہ تمتع مکمل ہو گیا اس کی تفصیل عمرہ مفردہ کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔ عمرہ تمتع کے بعد تین چیزوں کا خیال رکھیں۔

1) جب تک حج مکمل نہ ہو جائے سر منڈوانا جائز نہیں۔

(2) بغیر ضرورت کے حج کا احرام پہننے تک مکہ سے باہر نہ جائیں یہاں تک کہ جدہ یا عرفات ومنیٰ کی زیارت کے لئے بھی نہ جائیں۔

(3) جب تک حج مکمل نہ ہو جائے کوئی عمرہ مفردہ نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد کیا کریں؟

عمرہ تمتع انجام دینے کے بعد حج کے دوسرے مرحلے کے شروع ہونے تک یعنی 8 ذی الحجہ سے پہلے کیا کریں۔

(1) کارروان کی جانب سے منعقدہ مجالس میں پابندی سے شرکت کریں اور اس کے انعقاد میں حصہ لیں تاکہ آپ کے مرحومین کی روح شاد ہو سکے کہ آپ نے انہیں کس مقدس مقام پر یاد رکھا۔

(2) تمام نمازیں خانہ کعبہ میں پڑھیں (کیونکہ یہاں کی نمازوں کا ثواب لاکھوں میں ہے) جماعت میں ضرور شریک ہوں کہ اس کا بے پناہ اجر و ثواب ہے۔

(3) زیادہ سے زیادہ طواف کریں اس موقع پر اپنے مرحومین کے ساتھ ساتھ خانوادہ رسالت علمائے کرام اور شہدائے ملت کو ضرور یاد رکھیں یعنی ان کی طرف سے بھی طواف کریں۔ طواف جس کی طرف سے ہو اس کا نام یا رشتہ بیان کریں مثلاً میں اپنے والدین کا طواف کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔

(4) زیادہ تر وقت حرم میں گزاریں اور حاضری کے ساتھ ساتھ حضوری کی بھی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار کریں۔

(5) زیادہ سے زیادہ تلاوت کلام پاک کریں اور ہو سکے تو یہاں ایک قرآن ضرور ختم کریں۔

(6) طواف و نماز سے فارغ ہو کر خانہ خدا کا تفصیلی جائزہ لیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرتے رہیں کہ اس کا بڑا ثواب ہے۔ معصومین سے روایت ہے کہ چار چیزوں کا دیکھنا بڑا ثواب ہے۔ (1) خانہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔ (2) علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ علیؑ

کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میرے بابا ہر محفل میں علیؑ کے چہرے کو دیکھتے رہتے تھے) (3) ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ (4) قرآن کو دیکھنا عبادت ہے۔

(7) مکہ معظمہ کی اندرونی زیارات سے مشرف ہوں اور سعادت حاصل کریں۔

حجاج کرام آپ عمرہ مفردہ کا ثواب حاصل کر چکے، حج کے پہلے مرحلے عمرہ تمتع کو سر انجام دے چکے اب ہم آپ کو حج کے دوسرے اور آخری حصے کی طرف لے چلتے ہیں جس کے اعمال بجالانے کے بعد آپ کا حج مکمل ہو جائے گا۔

حج کے پانچ روز

تمام زائرین کی آرزوؤں کا دن آ پہنچا۔ سعادتوں اور برکتوں کا دور آ گیا۔ حج کے پانچ دن مسلسل نزول رحمت کے دن ہیں۔ برادران اہلسنت کے یہاں 7 ذی الحجہ سے منیٰ جانے کی تیاریاں ہونے لگتی ہیں۔ ہمارے یہاں 8 ذی الحجہ کو یوم ترویہ عرفات جانے کی تیاریاں ہوتی ہیں منازل برکات میں سے پہلی منزل ہے۔ یہ حج کے راستے میں پہلا قدم ہے۔

واجبات حج تمتع کا ایک اجمالی جائزہ

(1) مکہ معظمہ سے احرام باندھنا۔

(2) وقوف عرفات (9 ذی الحجہ کو میدان عرفات ظہر سے مغرب تک ٹھہرنا)

(3) وقوف مشعر الحرام (مزدلفہ میں 9 اور 10 کی درمیانی شب میں ٹھہرنا)
(طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک قیام کرنا)

(4) منیٰ میں بڑے شیطان (جمرہ عقبیٰ) کو کنکریاں مارنا۔

(5) قربانی کرنا۔

(6) سر منڈوانا۔

(7) مکہ پہنچ کر طواف زیارت کرنا۔

(8) نماز طواف پڑھنا۔

(9) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(10) طواف النساء انجام دینا۔

(11) نماز طواف النساء پڑھنا۔

(12) گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا۔

(13) گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا۔

مستحبات احرام حج

(1) احرام باندھنے کیلئے سب سے افضل دن 8 ذی الحجہ کا ہے جسے یوم ترویہ کہتے ہیں۔

(2) احرام باندھنے کیلئے سب سے افضل مقام خانہ خدا ہے اور اس میں سب سے افضل جگہ مقام ابراہیم یا حجر اسمٰعیل ہے۔

(3) نماز ظہر وعصر کے درمیان یا پھر 2 رکعت نماز پڑھ کر احرام کی نیت کی جائے۔

(4) احرام باندھنے سے قبل غسل کرے۔

احرام باندھنے کی نیت

احرام باندھتا ہوں حج تمتع کیلئے برائے حجۃ الاسلام واجب قربۃً إلی اللہ۔

(نوٹ) حج کا احرام باندھنے کے بعد کوئی مستحب طواف نہیں کیا جاسکتا۔

جب آپ احرام پہن کر عرفات کیلئے روانہ ہوں اور جیسے ہی مکہ سے باہر آئے اور وادی ابطح پر نظر پڑے با آواز بلند لبیک کہیں راستے میں جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِيَّاکَ اَرْجُوْ وَ اِيَّاکَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ.

اے اللہ میں تجھ ہی سے امید رکھتا اور تجھ سے ہی دعا کرتا ہوں، پس مجھے میری آرزو تک پہنچا اور میرے عمل میں میرے لئے اصلاح فرما۔

حج کے دوسرے حصے کا آغاز ہو چکا ہے ہم اپنی منزل سے قریب ہو رہے ہیں وقوف عرفات حج کا لازمی واہم ترین جزو ہے قبل اس کے کہ ہم اعمال عرفات کے متعلق کچھ عرض کریں پہلے آپ کی خدمت میں میدان عرفات کے بارے میں عرض کرتا ہے۔

عرفات

عرفات ایک وسیع علاقے کا نام ہے جو تقریباً 18 مربع کلومیٹر پر محیط ہے اس پورے میدان میں لاکھوں کی تعداد میں نیم کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ یہ علاقہ مکہ کے مشرق میں ذرا سا جنوب کی طرف طائف اور مکہ کی درمیانی راستے پر واقع ہے۔ یہ علاقہ اردگرد کی نیم دائرے میں موجود پہاڑیوں کی وجہ سے معین ہو گیا ہے۔ بیت اللہ کے حجاج عرفہ کے روز (یعنی 9 ذی الحجہ کو) اس جگہ جمع ہو جاتے ہیں اس روز وہاں جمع ہونے کو وقوف کہا جاتا ہے جو حج تمتع کے ارکان میں سے ہے۔ عرفات حرم کے حدود سے باہر واقع ہے اور اس کے نواحی علاقوں کی پہچان کے لئے علامتیں اور بورڈ نصب ہیں۔ کہا گیا ہے کہ "عرفات کا نام اس زمانے سے متعلق ہے جب جبرئیلؑ نے حج کی رسومات حضرت آدم کو تعلیم دی۔ آخر میں ان سے پوچھا "عرفت"؟ کیا جان لیا۔ ایک اور روایت کے مطابق آدم اور حوا نے بہشت سے زمین پر اترنے کے بعد اس سرزمین پر ایک دوسرے کو پہچانا اور پالیا۔ عرفات کے شمال مشرق میں جبل الرحمہ واقع ہے۔ یہ ان پہاڑوں سے الگ ہے جو اس علاقے کے گرد نیم دائرے کی صورت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کا خطبہ اسی پہاڑی پر چڑھ کر ارشاد فرمایا تھا۔

عرفات وہ جگہ ہے جہاں ایک روایت کے مطابق میدان حشر برپا ہوگا۔

عرفات وہ مقدس مقام ہے جہاں آدم سے لے کر ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تشریف لائے۔ یہ وہ پاک سرزمین ہے جہاں ہمارے آقا و مولا حضرت علی علیہ السلام سے لے کر ہمارے بارہویں آقا اور چودھویں معصوم حجت خدا حضرت قائم آل محمد علیہ السلام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ہر سال اپنے قدوم میمنت لزوم سے عرفات کو مشرف فرماتے ہیں اور ظہر سے مغرب تک قیام فرماتے ہیں۔

عرفات وہ پاکیزہ زمین ہے جہاں گنہ گاروں کی توبہ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

آغاز حج

میدان عرفات میں آمد

8 ذی الحجہ کی شب میں مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر حجاج کرام نصف شب تک میدان عرفات میں پہنچتے ہیں۔ حج کے سب سے بڑے رکن کی ادائیگی کے لئے حجاج عرفات روانہ ہوتے ہیں خواہ وہ 9 ذی الحجہ کی شب میں روانہ ہوں یا 9 کی صبح میں۔ آج سڑک پر ایام حج کا سب سے بڑا ہجوم ہوتا ہے آج ہر زائر کو ظہر سے پیشتر میدان عرفات میں حاضر ہونا پڑتا ہے آج تمام حجاج کا مقصود ایک منزل اور جذبہ ایک ہوتا ہے۔ اس میدان مبارک کی حاضری جداگانہ نظریات کے تمام نظریے مسترد کر دیتی ہے۔

وقوف عرفات کی نیت

میں حج تمتع کے لئے آج ظہر سے مغرب تک عرفات میں وقوف کرتا ہوں / کرتی ہوں واسطے قربۃً الی اللہ۔ وقوف عرفات کی نیت کرنے کے بعد کوئی شخص میدان عرفات سے باہر نہیں جاسکتا۔

میدان عرفات کا وقوف ہی حج ہے۔ یہ وقوف کسی صورت سے ہو بیٹھا ہو یا آرام کر رہا ہو، کھڑا ہو یا عبادت میں مشغول ہو، اوراد و وظائف میں مشغول ہو یا عرفات میں گھوم پھر رہا ہو، پیدل ہو سواری پر ہو لیکن اگر سارا وقت نیند یا بیہوشی میں گزار دیا تو عمل باطل ہو جائے گا۔

کاروان العصر (کراچی)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جس نے ایک بار حج کیا اسے خوشحالی نصیب ہوگی اور محتاجی ختم ہوگی۔ جس نے دو بار حج کیا وہ دنیا سے جانے تک ہمیشہ بہتری میں رہے گا اور جو تین بار حج کرے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے فرزند رسولؐ سے عرض کیا۔ میں نے دل میں ٹھان لی ہے کہ ہر سال (یا تو) خود حج کروں گا یا اپنے خاندان میں سے کسی کو پیسے دے کر حج کے لئے بھیجوں گا۔ پروردگار عالم میں اسحٰق بن عمار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ کاروان العصر کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان العصر

کاروان کا پتہ : A-7 گلشن گارڈن سولجر بازار نمبر 3 نزد محفل شاہ خراسان

فون نمبر : 4502355-2232690 موبائل نمبر : 0333-2171741

قافلہ سالار کا اسم گرامی : منصور مرچنٹ

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا غلام علی عارفی صاحب

مستحبات عرفات

(1) عرفات میں قیام کے دوران باوضو رہیں۔

(2) دعائے عرفہ اور دعائے عشرات پڑھنا اور صحیفہ کاملہ سے امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا پڑھنا۔

(3) میدان عرفات میں مقام نمرہ کے پاس ٹھہرنا (افسوس کہ یہ کسی کے اختیار میں نہیں ہے معلم جہاں بھی خیمے نصب کرے گا وہاں قیام کرنا ہوگا)۔

(4) پہاڑ کے دامن میں ہموار جگہ پر ٹھہریں۔(پہاڑوں پر گھومنا چڑھنا وغیرہ مکروہ ہے۔)

(5) قلب کی پوری گہرائی، اخلاص وللّٰہیت اور پورے توسل کے ساتھ ذکر خدا میں مشغول ہونا۔

(6) نماز ظہر وعصر اول وقت ادا کریں۔ظہر کے لئے اذان واقامت اور عصر کے لئے صرف اقامت کہنا کافی ہے۔

(7) وقوف میں زیادہ سے زیادہ کھڑا رہنا مستحب ہے ورنہ جتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے۔

(8) زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگیں اور زیادہ سے زیادہ شیطان کے شر سے پناہ مانگیں۔

(9) اپنے ایک ایک گناہوں کو یاد کر کے روئے اور معافی مانگے، استغفار وگریہ وزاری کرے۔

(10) اپنے اعزہ واقربا اپنے دوستوں اور ہمسائیوں کے لئے دعا مانگے۔

(11) اپنے مرحومین کی مغفرت کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگے۔

(12) شہیدانِ کربلا اور اسیران کربلا کی مصیبتوں کو یاد کرلے اور گریہ کرے۔

(14) دنیاوی باتوں سے گریز کریں اور حضوریٔ قلب کے ساتھ اپنے خالق و مالک کی

طرف متوجہ رہیں اس کی حمد و ثناء کریں۔

(15) جہاں تک ممکن ہو خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کریں اگر وہ دینا ممکن نہ ہو تو وہ رقم نکال کر علیحدہ کرلیں اور پاکستان آکر مستحق مومن بھائی کو دے دیں۔

(نوٹ) عرفات سے متعلق جو دعائیں ہیں وہ سب مستحب ہیں اگر انسان اموش بھی بیٹھا رہا تو بھی وقوف ہو جاتا ہے یہ دعائیں پڑھنا اس لئے بھی بہتر ہے کہ انسان ادھر ادھر کی باتوں کے بجائے یادِ خدا میں مشغول رہے۔

اس کے بعد

سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔

اور سو مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔

پھر جو چاہے دعا کرے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے۔

اور یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَخْيَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِيْرِيْ اِلَيْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْبِيْ وَلَا تَخْدَعْنِيْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِيْ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا

(اپنی حاجات طلب کریں)

میں تیرا بندہ ہوں پس مجھے اپنے پاس آنے والوں میں سے نامراد قرار نہ دے، دور سے میرے تیری طرف چل کر آنے پر رحم فرما۔ اے تمام مشاعر (مقامات

مناسک) کے رب! مجھے آتشِ جہنم سے آزاد فرما، حلال رزق کو مجھ پر کشادہ فرما اور جن و انس کے فاسقوں کے شر کو مجھ سے دور فرما۔ اے اللہ! مجھے مکافات مکروفریب میں نہ پھنسا اور مجھے زینہ بزینہ اپنے عتاب کی طرف نہ کھینچ۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری قوت، جود، کرم، احسان اور فضل کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے بڑھ کر دیکھنے والے، اے سب سے تیز حساب والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت فرما اور میری اس حاجت کو پورا فرما۔ (اپنی حاجات طلب کریں)

پھر ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کہے :

اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَنِيْ وَ اِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَنِيْ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ مِلْكُ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ وَ اَجَلِيْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ وَ اَنْ تُسَلِّمَ مِنِّيْ مَنَاسِكِيَ الَّتِيْ اَرَيْتَهَا خَلِيْلَكَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ دَلَلْتَ عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهٗ وَ اَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَ اَحْيَيْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ.

اے اللہ میری تجھ سے ایک حاجت ہے کہ اگر تو اسے پورا کردے تو جو جو حاجتیں پوری نہ کرے ان کا مجھے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اگر تو اسے پورا نہ کرے تو جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے بے فائدہ رہ جائے گا، (اے اللہ) میں تجھ سے اپنے لئے آتش جہنم سے چھٹکارا چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ

ہوں، تیری ملکیت ہوں، میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے اور میری موت تیرے علم میں ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس چیز کی توفیق دے جو تجھے مجھ سے راضی کردے اور میری جانب سے میرے ان اعمال کو قبول فرما جو تو نے اپنے خلیل ابراہیم صلوات اللہ علیہ کو دکھائے اور جن پر تو نے اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی فرمائی۔ اے اللہ! مجھے ان لوگوں سے قرار دے جن کے عمل سے تو راضی ہوا، ان کی عمر دراز کی اور انہیں موت کے بعد پاکیزہ زندگی کے ساتھ رکھا۔

☆ پھر یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَ خَيْراً مِّمَّا نَقُوْلُ وَ فَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ وَلَكَ تُرَاثِیْ وَ بِكَ حَوْلِیْ وَ مِنْكَ قُوَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصُّدُوْرِ وَ مِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِیْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَ اَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَ خَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْراً وَّ فِیْ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ نُوْراً وَّ فِیْ لَحْمِیْ وَ دَمِیْ وَ عِظَامِیْ وَ عُرُوْقِیْ وَ مَقْعَدِیْ وَ مَقَامِیْ وَ مَدْخَلِیْ وَ مَخْرَجِیْ نُوْراً وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْراً يَا رَبِّ يَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے،

حمد اسی کے لئے ہے، وہ زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں ہے، اس کے قبضے میں ہر طرح کی بہتری ہے او جو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ تیرے لئے ویسی ہی حمد ہے جس طرح تو فرماتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں اور اس سے کہیں بلند جیسا لوگ کہتے ہیں۔
اے اللہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی، میری موت تیرے ہی لئے ہے، میرا ترکہ تیرے لئے ہے، میری طاقت تیرے ساتھ اور میری قوت تجھ ہی سے ہے۔ اے اللہ میں ناداری، دل کے وسوسوں، امر کی پراگندگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ہواؤں کی خوبی کا طالب ہوں اور اس شر سے جو ہوائیں میرے پاس لاتی ہیں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تجھ سے رات اور دن کی خوبی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے دل، کان، آنکھ، گوشت اور خون میں میری ہڈیوں اور رگوں میں میرے اٹھنے اور بیٹھنے میں، میرے داخل ہونے اور خارج ہونے میں نور قرار دے اور اے میرے رب جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو میرے نور کو باعظمت کر دینا، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

سو مرتبہ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

☆ پھر سو مرتبہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِىْ وَهُوَ حَىٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے وہ زندگی دیتا اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں ہے ہر طرح کی اچھائی اس کے قبضے میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

☆ اس کے بعد سورہ بقرہ کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کرنا مستحب ہے جو یہ ہیں۔

سورہ بقرہ کی ابتدائی دس آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ☆ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ☆ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ☆ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ☆ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ☆ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ☆ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ☆ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ☆ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ☆

الٓمّٓ. یہ وہی کتاب (خدا) ہے (جس کا تمہیں علم ہے) اس میں (کسی قسم کے) شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ یہ پرہیزگاروں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر

ایمان لاتے ہیں اور (پابندی سے) نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تم پر (اے رسولؐ) اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عمل پیرا) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مراد پائیں گے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے برابر ہے (اے رسولؐ) خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر خدا نے مہر (نشانی) لگا دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور انہیں کے لئے (بہت) بڑا عذاب ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے۔ خدا کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ آپ اپنے ہی کو دھوکا دیتے ہیں اور کچھ شعور نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں مرض تھا ہی اب خدا نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ بولا کرتے تھے اس لئے ان پر تکلیف دہ عذاب ہے۔

☆ پھر تین مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔

☆ پھر پوری آیۃ الکرسی پڑھے۔

☆ پھر ان آیات کو پڑھے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ☆ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً اِنَّهٗ لَا

يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ☆ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ☆

(الاعراف 7: 54 تا 56)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔ پھر عرش پر حکم چلایا کہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے (پیچھے پیچھے) تیزی سے اس کا طالب ہوتا ہے۔ اور سورج، چاند اور ستاروں کو خلق فرمایا کہ اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور امر کرنا اسی کے لئے ہے جہانوں کا پروردگار اللہ برکت والا ہے۔ پکارو اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور چھپ کر، حقیقت یہ ہے کہ اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین پر فساد اور خرابیاں نہ پھیلاؤ بعد اس کے کہ زمین کی اصلاح ہو چکی ہو اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اس کے فضل و کرم کی طمع کرتے ہوئے پکارو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت اچھے کام کرنے والوں سے بہت قریب ہے۔

پھر سورۂ فلق اور سورۂ الناس کو پڑھنا۔

پھر اللہ کی جتنی نعمتیں یاد ہوں ایک ایک کا تذکرہ کر کے اللہ کی حمد و ثناء کرنا۔ اسی طرح اہل و عیال، مال و ثروت اور دوسری تمام چیزیں جو اللہ نے عطا کی ہیں ان کے سلسلے میں حمد کرنا اور یہ کہنا :

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى بِعَدَدٍ وَّ لَا تُكَافَأُ بِعَمَلٍ.

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیری نعمتوں پر جو گنتی میں نہیں سکتیں اور جن کا کسی کام سے بدلہ نہیں دیا جا سکتا۔

پھر قرآن کی وہ آیتیں پڑھ کر حمد خدا بجالانا جن میں باری اقدس کی حمد کی گئی ہے۔ جن

آیات میں اس کی بڑائی بیان کی گئی ہے ان سے اس کی بزرگی اور بڑائی بیان کرنا۔ تہلیل والی آیتوں سے اس کی تہلیل کرنا۔ نیز محمدؐ وآلِ محمدؐ پر زیادہ درود بھیجنا اور جو اسمائے خدا قرآن میں موجود ہیں ان سے خدا کو پکارنا اور اللہ کے جتنے نام یاد ہوں ان کے ذریعہ خدا کو یاد کرنا اور سورۂ حشر کے آخر میں جو اسمائے خدا مذکور ہیں وہ نام لے کر اللہ کو پکارنا مستحب ہے۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

اَللّٰہُ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ ھُـوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلاَمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ.

اللہ ہر چھپی ہوئی اور ظاہری باتوں کو جاننے والا اور وہ سب کو فیض اور فائدے پہنچانے والا اور بے حد مسلسل رحم کرنے والا ہے، وہی حقیقی بادشاہ، پاک اور پاکیزہ، امن وسلامتی کا دینے والا، ہم سب پر نگراں، بہت طاقت والا، عزت والا اور غلبے والا، ہر ایک پر چھا جانے والا، ہر بڑائی کا مالک، ہر چیز کا خالق، ہر چیز کو پہلے پہل وجود بخشنے والا یعنی وجود کی ابتداء کرنے والا اور ہر چیز کو شکل دینے والا ہے۔

اور اگر ممکن ہو تو یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

اَسْأَلُکَ یَـا اَللّٰہُ یَـا رَحْمٰنُ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ وَ اَسْأَلُکَ بِـقُـوَّتِکَ وَ قُدْرَتِکَ وَ عِـزَّتِکَ وَ بِـجَمِیْعِ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَ بِجَمْعِکَ وَ بِاَرْکَانِکَ کُلِّھَا وَ بِحَقِّ رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُ اللّٰـہِ عَلَـیْـہِ وَ آلِـہٖ وَ بِاسْمِکَ الْاَکْبَرِ الْاَکْبَرِ وَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاکَ بِـہٖ کَانَ حَقًّا عَلَیْکَ اَنْ لاَ تُـخَیِّبَـہٗ وَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاکَ بِـہٖ کَانَ

حَقًّا عَلَیْکَ اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَ اَنْ تُعْطِیَهٗ مَا سَأَلَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ عِلْمِکَ فِیَّ.

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ اے وہ جو سب کو فیض اور فائدے پہنچانے والا ہے، میں تجھے ہر اس نام سے پکارتا ہوں جو تو نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری قوت کا واسطہ دے کر اور تیری قدرت کا واسطہ دے کر جنہیں تو ہی جانتا ہے اور تمام کمالات اور ارکان کا واسطہ دے کر اور تیرے رسولؐ اور ان کی اولاد کے حق کا واسطہ دے کر اور سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر کہ جس اسم سے جو بھی دعا کرتا ہے تو اس کا تجھ پر حق ہو جاتا ہے کہ تو اسے مایوس اور ذلیل نہیں کرے گا۔ اور میں تیرے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں کہ جس نے بھی اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کیا تو اس کا تجھ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اس کو نہ ٹھکرائے اور اس کی حاجت کو پورا کردے، کہ تو میرے تمام گناہ جو تیرے علم میں ہیں معاف فرمادے۔

پھر اپنی تمام حاجتیں طلب کرنا، نیز اللہ سے سال آئندہ اور ہر سال کے لئے حج کی توفیق طلب کرنا اور ستر مرتبہ یہ کہنا۔

اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ.

میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔

پھر ستر مرتبہ یہ کہنا :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ.

میں اپنے رب سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

پھر اس دعا کو پڑھے :

اَللّٰهُمَّ فُكَّنِيْ مِنَ النَّارِ وَ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَ ادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ.

اے اللہ! مجھے آتش جہنم سے آزاد فرما اور مجھ پر اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما، مجھے جن وانس کے فاسقوں کے شر سے دور رکھ اور عرب اور عجم کے فاسقوں کے شر سے دور رکھ۔

غروب آفتاب کے وقت یہ دعا پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ مِنْ تَشَتُّتِ الْاُمُوْرِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِيْ مُسْتَجِيْراً بِعَفْوِكَ وَ اَمْسٰى خَوْفِيْ مُسْتَجِيْراً بِاَمَانِكَ وَ اَمْسٰى ذُنُوْبِيْ مُسْتَجِيْرَةً بِمَغْفِرَتِكَ وَ اَمْسٰى ذُلِّيْ مُسْتَجِيْراً بِعِزِّكَ وَ اَمْسٰى وَجْهِيَ الْفَانِيَ الْبَالِيْ مُسْتَجِيْراً بِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَ يَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى جَلِّلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَ اَلْبِسْنِيْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ.

اے اللہ! میں ناداری، امر کی پراگندگی، رات دن کے حادثات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرا ظلم تیرے عفو کے ساتھ اور میرا خوف تیرے امان کے ساتھ میرے گناہ تیری مغفرت اور میری ذلت تیری عزت کے ساتھ پناہ پڑے ہوئے ہے۔ اے ان سب میں بہترین جن سے سوال کیا جاتا ہے، اے سب عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی، ان سب سے زیادہ رحم کرنے والے جن سے رحم کی استدعا کی گئی ہو، مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، مجھے اپنی عافیت میں لے لے اور مجھ سے اپنی تمام مخلوق کے شر کو پھیر دے۔

اور وقت باقی ہو تو غروب کے وقت اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيْهِ مِنْ قَابِلٍ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ اقْلِبْنِيَ الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِيَ الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَ اَعْطِنِيْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَ الرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ وَ بَارِكْ لَهُمْ فِيَّ.

اے اللہ! اسے (میرے لئے) اس موقف کی آخری زیارت قرار نہ دے اور جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ اس کی طرف بار بار آنا نصیب فرما اور مجھے آج کے دن فلاح پانے والا، کامیاب، مستجاب الدعاء، رحم کیا ہوا اور بخشا ہوا بنا کر اس شے سے افضل چیز کے ساتھ لوٹا کہ جس کے ساتھ تیرے پاس آنے والوں اور تیرے مقدس گھر کے حاجیوں میں سے کوئی لوٹ کر جائے۔ اور آج کے دن مجھے تو اپنے پاس آنے والوں سے عزت والا بنا اور ان میں سے ہر ایک سے زیادہ مجھے خیر و برکت دے۔ رحمت ورضوان اور مغفرت عطا فرما اور میں جہاں پلٹ کر جا رہا ہوں میرے خاندان اور مال میں قلیل ہو یا کثیر برکت فرما اور ان کے لئے مجھے بابرکت فرما۔

اور کثرت کے ساتھ یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ.

اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

مسجد نمرہ

قبل اس کے مشعر الحرام کا بیان ہو مسجد نمرہ اور جبل رحمت کے متعلق کچھ عرض کرتا چلوں۔ یہ مسجد میدان عرفات کی وادیٔ نمرہ میں واقع ہے یہیں سے پوری دنیا میں حج کا خطبہ نشر کیا جاتا ہے اس مسجد کا کل رقبہ ایک لاکھ چوبیس ہزار مربع فٹ ہے اس میں 5 لاکھ افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش مسجد کے اندر اور باہر موجود ہے۔ اس مسجد کو مسجد ابراہیم بھی کہا جاتا تھا لیکن اس کا مشہور نام مسجد نمرہ ہے اس کے متعلق یہ اندازہ ہے کہ یہ دوسری صدی ہجری میں بنائی گئی اور اس کے بعد مورخوں اور سفر نامہ والوں کی توجہ اس مسجد پر رہی۔ اس بات کا احتمال بھی ہے کہ یہ مسجد پہلی صدی ہی سے موجود ہو اور بعد میں اسے گرا کر نئی مسجد تعمیر کی گئی ہو۔ مہدی عباسی کے دور میں اس مسجد کا رقبہ تقریباً آٹھ ہزار مربع میٹر تھا اور یہ بات مسجد کی اس اہمیت کا مظہر ہے جو اسے دوسری صدی ہجری میں اسے مسلمانوں کے نزدیک حاصل تھی۔ 559 ہجری میں وزیر جواد اصفہانی نے اس مسجد کی از سر نو تعمیر کی تھی اس کا رقبہ 14400 مربع میٹر تک بڑھ گیا تھا گویا اس زمانے میں اس مسجد میں کوئی چھت اور برآمدہ موجود نہیں تھا پھر عثمانیوں کے دور میں اس کے برآمدے بنائے گئے۔ مسجد کی موجودہ عمارت سعودیوں کے دور میں بنائی گئی ہے۔ یہ مسجد حضرت ابراہیم وتمام انبیاء کا مسکن رہی ہے۔ انہوں نے یہاں نمازیں ادا کیں۔ اس مسجد میں 9 ذی الحجہ کو قیام عرفات کے دوران نماز ظہر وعصر ایک ہی اذان اور تکبیروں سے امام کی اقتداء میں پڑھی جاتی ہے۔ موجودہ مسجد کا تقریباً نصف حصہ عرفات سے باہر ہے۔ ایک بڑے سائن بورڈ پر یہ عبارت درج ہے جو انگریزی، اردو اور دیگر زبانوں میں لکھا ہے کہ حاجی بھائی یہ حد عرفہ ہے جو حاجی اس تختے کے پیچھے کھڑا ہوگا تو اس وجہ سے اس کا حج نہیں ہوگا۔

جبلِ رحمت

جبل عرفات کا سلسلہ بڑی دور تک پھیلا ہوا ہے اس میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کا نام جبل رحمت ہے اس پہاڑی کا رقبہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے یہ میدان عرفات کے مشرق میں واقع ہے اس پہاڑی کی بلندی تقریباً 30 میٹر ہے۔ جس پر پہنچنے کے لئے پتھروں کے زینے بنے ہوئے ہیں۔ جس کے ذریعے اونٹ تک جبل رحمت کی چوٹی پر پہنچ جاتے ہیں تمام زینے پر سودا بیچنے والوں کا قبضہ ہے۔ یہ جگہ اب میلے ٹھیلے کا سماں پیش کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی تاریخی اہمیت پر غور ہی نہیں کیا جاتا۔ ہمارے چوتھے امام اور چھٹے معصوم سید الساجدین امام زین العابدین حج کے موقع پر اپنا خیمہ جبل رحمت کے دامن میں نصب کرتے تھے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع کا خطبہ اسی جبل رحمت پر کھڑے ہو کر دیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے گناہوں کا اعتراف اسی جبل رحمت پر کیا تھا اور آپ کی توبہ قبول اور دعا مقبول ہوئی اور آپ کی ملاقات جناب حوا سے اسی مقام پر ہوئی تھی۔

جبل عرفات پر چڑھتے ہوئے ایک چھوٹا سا چبوترہ سا بنا ہوا ہے اسے مسجد ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سرکار رسالتؐ نے بھی اس مسجد میں نماز ادا کی تھی۔ ہمارے آقا و مولا حضرت امام حسین علیہ السلام نے دعائے عرفات اسی پہاڑی کے دامن میں بیٹھ کر پڑھی تھی یہ جگہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے خیموں کی جگہ ہے۔

مشعر الحرام یا مزدلفہ

ارشاد رب العزت ہے "فاذا افضتم من عرفات فاذکرو اللہ عندا لمشعر الحرام" (ترجمہ) اور جب تم عرفات سے نکلو تو مشعر الحرام کے قریب اللہ کا ذکر کرو۔

(سورۂ بقرہ آیت 198) ۔عرفات سے مکہ کی طرف آتے ہوئے وادی "ماز مین" ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے "ماذم" تنگ کے معنی میں ہے اور یہ اشارہ آمدورفت کے ان دو تنگ راستوں کی طرف ہے جو اس حصے میں ہیں۔اس وادی کو عبور کر کے ہی مزدلفہ پہنچا جاتا ہے جہاں مشعر الحرام واقع ہے۔اگرچہ سعودی حکومت نے اس جگہ میں خاصی توسیع کی ہے تاہم اب بھی 5 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے میں اور مزدلفہ پہنچنے میں آٹھ آٹھ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔مزدلفہ حرم کا دروازہ کہلاتا ہے۔مزدلفہ لفظ زلف سے مشتق ہے جس کے معنی قریب و دور کے ہیں۔چونکہ حجاج کرام اس جگہ پہنچ کر منٰی کے قریب ہو جاتے ہیں۔عربی لغت کے مطابق "ازلاف" کے معنی اجتماع کے بھی ہیں اور حجاج کرام اس جگہ مغرب وعشا جمع کر کے پڑھتے ہیں اس وجہ سے بھی اس جگہ کو مزدلفہ کہا جاتا ہے۔

مزدلفہ کی شب صحیح معنوں میں اظہار عجز کی رات ہے، درویشانہ زندگی کا لطف لینے کی شب ہے، نہ خیمے ہیں نہ قناتیں، نہ بستر ہے نہ تکیہ، کھلے آسمان کے نیچے چٹیل میدان میں عبد خدا اپنے خدا سے راز و نیاز کرتا نظر آتا ہے۔مزدلفہ حج کے راستے کی تیسری منزل ہے۔ یہاں کا قیام سنت ہے، ہمارے یہاں واجب ہے کوئی حاجی شرعی مجبوری کے علاوہ سیدھا منٰی نہیں جا سکتا۔مزدلفہ کا قیام یہ مردِ مومن کی درویشانہ زندگی کی عکاسی کرتا ہے، یہ کارواں تو حجاج کا کارواں ہے، سعادت آثار لوگوں کا قافلہ ہے۔مزدلفہ گناہوں سے معافی ملنے کی شب ہے، عام معافی کی شب۔عرفات میں کچھ گناہ اگر معاف ہونے سے رہ بھی گئے تھے تو باقی یہاں معاف ہو جاتے ہیں۔

مسجد مشعر الحرام

مسجد مشعر الحرام مزدلفہ کے اندر اور منٰی سے قریب ہے۔سڑک کے کنارے واقع ہے اس مسجد کا رقبہ 4000 مربع میٹر ہے جس میں 10 ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔

عباسی دور حکومت کے آغاز میں اس مسجد کا رقبہ تقریباً 4 ہزار مربع میٹر تھا اس کے چاروں طرف دیواریں بنائی گئی تھیں لیکن چھت نہ تھی اس مسجد کی بار ہا تعمیر مکمل ہوئی۔ 1072 ہجری میں عثمانیوں نے اس کی نئے سرے سے تعمیر کی۔ 1399 ہجری میں تعمیر مکمل ہوئی۔ موجودہ دور میں مستطیل شکل کی یہ مسجد صرف ایک دودن کے لئے آباد ہوتی ہے۔

وادی مُحَسّر

یمن کے حاکم ابرہہ نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا اور خانہ کعبہ کے متولی رئیس مکہ جناب عبدالمطلبؑ کے سینکڑوں اونٹ ہنکا کر لے گیا تا کہ اس کو تنازع بنا کر جنگ کا آغاز کیا جا سکے۔ جب حضرت عبدالمطلبؑ کو یہ معلوم ہوا تو آپ ابرہہ کے پاس تشریف لے گئے۔ ابرہہ یہ دیکھ کر ہی حیران ہوا کہ سردار مکہ ان کے اتنے کثیر لشکر سے متاثر نہ ہوا اور بجائے نقل مکانی کر جانے یا گھر میں چھپ کر بیٹھ جانے کے خود ابرہہ کے خیمے میں چل کر آ گیا۔ جناب عبدالمطلبؑ کی وجاہت اور متاثر کن شخصیت دیکھ کر وہ احتراماً کھڑا ہو گیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمایا کہ تمہارے آدمی میرے اونٹ ہنکا لائے ہیں لہٰذا میں اپنے اونٹ واپس لینے آیا ہوں۔ ابرہہ اس پر اور متعجب ہوا اس نے جناب عبدالمطلبؑ سے کہا کہ میں سمجھا کہ آپ مجھ سے مکہ پر حملہ نہ کرنے اور خانہ کعبہ کو ڈھانے سے باز رکھنے کے لئے کہیں گے۔ آپ نے فرمایا اونٹ میرے ہیں لہٰذا میں انہیں تم سے واپس لینے آیا ہوں۔ کعبہ خدا کا گھر ہے اور وہ اپنے گھر کی حفاظت کرنا خوب جانتا ہے۔ میرے ماں باپ حضرت عبدالمطلبؑ کے تیقن پر قربان ہو جائیں کیا خدا پر عقیدہ و بھروسہ تھا جو حضرت عبدالمطلبؑ کو کافر کہے ان پر خدا کی لعنت ہو۔ حضرت عبدالمطلبؑ اور ان کا خانوادہ دین ابراہیمی (جو اس وقت کا دین تھا) پر قائم تھے۔ ابرہہ نے حضرت عبدالمطلبؑ

کے اونٹ ہی واپس کر دیئے اور اپنے لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے چلا۔ ادھر حضرت عبدالمطلبؑ نے اپنے پوتے یتیم عبداللہ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ تشریف لے گئے، طواف کیا اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی۔ پروردگار تجھے محمدؐ کا واسطہ اپنے اور ہماری جان و مال کی حفاظت فرما۔ بھلا پروردگار اپنے گھر کے کلید بردار اور جاروب کش بندے کی بات کیسے رد کر دیتا اور وہ بھی جب اس کے محبوبؐ کا وسیلہ بھی دعا میں شامل ہو۔ غضب پروردگار جوش میں آیا اور ابرہہ کے لشکر پر عذاب اس طرح نازل ہوا کہ ابابیل کا ایک غول آیا جس کی چونچوں میں ننھی کنکریاں تھیں جو ہاتھیوں کے فیل بانوں، ہاتھیوں اور ابرہہ کے لشکر پر اس طرح پھینکیں کہ جسم میں سوراخ ہو گئے اور خود ہاتھیوں نے اپنے ہی لشکر کو کچل دیا۔ ہاتھیوں اور فوجیوں کے جسم کے جس جس حصے پر کنکر گرے وہاں سے پانی رسنے لگا اور ابرہہ کی ساری فوج تباہ ہو گئی۔ جس جگہ پر عذاب آیا یہ وہی وادی محسر ہے یہ وادی مزدلفہ کے آخر سے لے کر منیٰ کے آغاز تک ہے۔ لہٰذا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہاں سے گزرے تو آپؐ نے اپنی سواری کی رفتار کو تیز کر دیا اور جلد از جلد اس وادی محسر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ جس سال یہ واقعہ پیش آیا اس سال کو عام الفیل کہا جاتا ہے۔ وادی محسر کو وادی نار بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وادی 545 میٹر کے قریب ہے۔ اس کے دونوں طرف نشان لگے ہوئے ہیں۔

مشعر الحرام یا مزدلفہ میں وقوف کے مستحبات

عرفات میں مغرب تک وقوف کر کے اب آپ کو مزدلفہ یا مشعر الحرام کی طرف روانہ ہونا ہے۔ بسا اوقات معلم کی طرف سے بسیں مغرب سے پہلے آجاتی ہیں اور کبھی رات دیر سے آتی ہیں۔ اگر بسیں پہلے آجائیں تو آپ فوراً بس میں بیٹھ جائیں اور یہ نہ سوچیں کہ ابھی

مغرب نہیں ہوئی ہے۔ بسیں مغرب تو کیا اکثر رش کی وجہ سے عشاء بلکہ نصب شب تک یہاں سے نہیں نکل پاتیں۔ کبھی معلم کی طرف سے بسیں دو کے بجائے ایک یا چار کے بجائے دو آتی ہیں لہٰذا آپ کو چاہیے کہ خواتین، بزرگوں اور بیماروں کو اپنی سیٹ دے دیں یہی آپ کا امتحان ہے اور نیکی کمانے کا وقت۔ ایسے وقت میں عموماً لوگ بزرگ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ حج نام ہی ایثار اور قربانی کا ہے خالق کائنات نیتوں اور دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

آپ کی بسیں مشعر الحرام کی طرف رواں دواں ہیں۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ خواتین اور بزرگوں کو ایک بس میں بٹھا کر مزدلفہ میں تھوڑی دیر بس روک کر یا رش میں بسیں خود ہی رکی رہتی ہیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشعر الحرام کے مختصر سے اعمال کرا کر بس کو منیٰ روانہ کر دیا جاتا ہے اور باقی لوگ مزدلفہ میں رات کو وقوف کرتے ہیں اور کنکریاں چنتے ہیں۔
مشعر الحرام کے مستحبات میں ہے کہ :

(1) راستے میں کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے۔
(2) نماز مغرب وعشاء مزدلفہ پہنچ کر پڑھے خواہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جائے۔
(3) دونوں نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھے تو افل مغرب کو نماز عشاء کے بعد بجالائے۔ اگر نصف شب سے پہلے مزدلفہ پہنچنے کے امکانات نہ ہوں تو مغربین میں تاخیر نہ کی جائے بلکہ راستے میں ہی پڑھ لے۔
(4) اگر پہلا حج ہو تو مشعر الحرام میں ننگے پیر چلنا مستحب ہے (مگر عملاً نجاست کے احتمال اور نوکیلے پتھروں کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے)۔
(5) خواتین حجاب کا خاص خیال رکھیں۔
(6) اس رات کو عبادت الٰہی میں بسر کرے کہ یہ دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مومنین کی دعائیں خوب قبول ہوتی ہیں۔

(7) رمی جمرات کے لئے مزدلفہ سے کنکر چننا مستحب ہے۔

(نوٹ) یہاں اپنے لئے، اپنے ماں باپ، اپنے بزرگوں، اہل وعیال، دوستوں اور دیگر مومن ومومنات کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کریں۔

نیز سو مرتبہ اللہ اکبر، سو مرتبہ الحمدللہ، سو مرتبہ سبحان اللہ

اور سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ جُمَعُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْهَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ، اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ سَاَلْتُکَ اَنْ تَجْمَعَهٗ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ وَ اَطْلُبُ اِلَیْکَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِیَائَکَ فِیْ مَنْزِلِیْ هٰذَا وَ اَنْ تَقِیَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس میں میرے لئے خوبی کو اکٹھا کرنے والی چیزیں جمع کردے۔ اے اللہ! مجھے اس خوبی سے مایوس نہ فرما جس کے لئے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے دل میں جمع فرما، پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس جگہ اترنے میں مجھے اس کی معرفت نصیب کر جس کی معرفت تو نے اپنے اولیاء کو دی ہے اور یہ کہ مجھے بدی کے جمع کرنے والی چیزوں سے بچا۔

نماز صبح کے بعد طہارت کی حالت میں اللہ کی حمد و ثناء کرنا، جتنا ہو سکے اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل و کرم کو یاد کرنا، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا اور اس کے بعد دعا کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ وَ ادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَیْهِ وَخَیْرُ مَدْعُوٍّ وَ خَیْرُ مَسْئُوْلٍ وَ

لِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِي فِي مَوْطِنِي هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِي عَثْرَتِي وَ تَقْبَلَ مَعْذِرَتِي وَ اَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِيْ وَ تُقْلِبَنِيْ مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً اِلٰى بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَ زُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ.

اے اللہ! اے مشعر الحرام کے رب۔ مجھے نار جہنم سے آزاد فرما اور مجھ سے اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما، مجھ سے جن وانس کے فاسقوں کے شر کو دفع کر، اے اللہ! تو بہترین مطلوب ہے اوران سب سے بہتر ہے جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے، تو بہترین مسئول ہے، ہر قاصد کے لئے ایک انعام ہوتا ہے پس میرا انعام یہ قرار دے کہ میری لغزش معاف فرما، میری معذرت قبول فرما اور میری خطاؤں سے درگزر فرما، پھر دنیا سے میرا زادِ راہ تقویٰ قرار دے اور مجھے یہاں سے فلاح یافتہ، کامیاب، مستجاب الدعوۃ بنا کر اس چیز سے بہتر شے کے ساتھ لوٹا جس کے ساتھ تو نے اپنے پاس آنے والوں اور اپنے مقدس گھر کے زائروں میں سے کسی کو بھی لوٹایا ہو۔

مزدلفہ سے کنکر چننے کے مستحبات

منیٰ میں رمی جمرات (یعنی تینوں شیطانوں کو کنکر مارنے) کے لئے مزدلفہ سے کنکریاں چننا مستحب ہے۔

(1) کنکریاں کرش کی ہوئی نہ ہوں۔

(2) کم از کم ستر کنکریاں چنی جائیں۔

(3) کنکریاں قدرتی رنگ والی سخت ہوں، بھربھری نہ ہوں۔

(4) اندازاً ایک انگلی کے تیسرے حصے کے برابر ہوں۔

(5) ایک ایک کر کے زمین سے چن کر جمع کرے۔

(6) جب سورج کی روشنی کوہ شبیر پر پھیل جائے یا نمودار ہو تو سات مرتبہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے۔

(7) مزدلفہ میں سورج طلوع ہونے کے بعد دعائیں مانگ کر اطمینان کے ساتھ منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ راستے میں ایک دوسرے سے غیر ضروری گفتگو کرنے کے بجائے دعا و استغفار کرتا ہوا جائے۔

(8) جب مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے وادی محسر کا بورڈ نظر آئے تو اپنی رفتار تیز کردے اور جلد از جلد مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی حصے سے نکل جائے کیونکہ اس جگہ پر یمن کے حاکم ابرہہ پر خداوند عالم کا عذاب نازل ہوا تھا۔ یہاں سے تیز چلتے ہوئے یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ لِیْ عَھْدِیْ وَ اقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَ اَجِبْ دَعْوَتِیْ وَ اخْلُفْنِیْ فِیْمَنْ تَرَکْتُ بَعْدِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

اے اللہ میرے عہد کو محفوظ رکھ، میری توبہ قبول فرما۔ میری دعا مستجاب فرما، میرے بعد میرے پسماندگان میں میرا عوض ہو جا۔ اے میرے رب مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور میرے گناہوں کو جنہیں تو جانتا ہے درگزر فرما، بے شک تو سب سے زیادہ عزت و کرم والا ہے۔

مزدلفہ کے وقوف کی نیت

میں حج تمتع کے لئے آج مزدلفہ میں وقوف کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

کاروان حیدری (لاہور)

فریضہ حج کی اہمیت اور اس کی حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آزمانے اور انہیں امتحان کی منزل و ابتلاء سے دوچار کرنے کے لئے سفر کی تکالیف اور مشکلات کے علاوہ مال و دولت صرف کرنے والے اور اپنے آرام وسکون کو بالائے طاق رکھ کر اس خانہ خدا کی زیارت کا حکم دیا ہے۔

مگر کاروان حیدری کے ساتھ تکالیف اور مشکلات کا کیا کام۔

کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج حیدری

کاروان کا پتہ : جامع مسجد کشمیریاں اندرون موچی گیٹ، لاہور

فون نمبر : 0300-9483736 / 0300-9410687

ای میل ایڈریس : carwanemuslim@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 1997

قافلہ سالار : الحاج محمود عباس۔ الحاج محمد ضیا مربے والے

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(۱) الحاج مولانا آغا سید الموسوی صاحب

جمرات

منٰی کے مغرب میں کبری کے نیچے تھوڑے تھوڑے فاصلے سے تین ستون ہیں جو اب بہت بڑے کردیئے گئے ہیں لہٰذا کنکریاں مارتے وقت اس دیوار کے بالکل درمیان میں کنکریاں ماریں کیونکہ بڑا شیطان کا کچھ حصہ منٰی سے باہر حدود حرم میں ہے۔

(1) جمراولی (چھوٹا شیطان)

(2) جمرۂ وسطیٰ (درمیانی شیطان)

(3) جمرہ عقبہ (بڑا شیطان)

دسویں ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکر مارتے ہیں۔

رمی جمرات کی نیت

(پہلے دن) میں جمرہ عقبہ کو سات کنکر مارتا ہوں حج تمتع کے لئے برائے حجۃ اسلام واجب قربتاً الی اللہ۔

☆ صرف کنکر مارنا کافی نہیں بلکہ اس بات کا یقین کرلیں کہ وہ کنکر شیطان کو لگا ہے اور یہ کنکر کسی چیز سے ٹکرائے بغیر شیطان کو لگے۔

☆ کسی کا استعمال کیا ہوا کنکر اٹھا کر مارنا جائز نہیں۔

☆ ہر شخص کو اپنا کنکر خود پھینکنا ہے۔ اگر کوئی شدید بیمار ہو تو اسے جمرات کے پاس لے جائے اور اس کی موجودگی میں کوئی شخص کنکر مار دے۔

☆ ہر شیطان کو کنکر مارتے وقت یہ نیت کرنی ہوگی کہ :

جمرہ ________ کو کنکر مارتا ہوں حج تمتع کے لئے برائے حجۃ الاسلام واجب قربتہً الی اللہ۔

☆ پہلے دن جمرہ عقبہ کو پتھر زوال کے بعد مارنا ہے۔

☆ دوسرے دن تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا ہے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک۔

☆ تیسرے دن بھی تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا ہے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک۔

اگر 12 ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا پڑ جائے تو 13 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد کنکریاں مار کر مکہ معظمہ روانہ ہوا جا سکتا ہے۔

(نوٹ) چرواہے، بوڑھے، بچے، عورتیں، کمزور اور بیمار اشخاص مغرب کے بعد بھی کنکر مار سکتے ہیں۔

شیطان کو کنکر مارنے کے مستحبات

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تینوں شیطان (جو اب بڑی دیوار کی شکل میں ہے) کو درمیان میں پتھر مارنا ہے۔

شیطان کو کنکر مارنے میں چند چیزیں مستحب ہیں:

(1) کنکریاں مارتے وقت باطہارت ہونا۔

(2) جب کنکریاں ہاتھ میں لے کر مارنے کے لئے آمادہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِيْ فَاَحْصِهِنَّ لِيْ وَ ارْفَعْهُنَّ فِيْ عَمَلِيْ.

اے اللہ بے شک یہ میری کنکریاں ہیں ان کو شمار میں رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند فرما۔

(3) ہر کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہے۔

(4) ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّيْ الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيْقاً بِكِتَابِكَ

وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّ عَمَلاً مَقْبُوْلاً وَّسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ مجھ سے شیطان کو دفع کر دے، میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد مصطفیٰؐ کی سنت پر قائم ہوں۔

اے اللہ! اسے میرے لئے مقبول حج، مقبول عمل اور سعی مشکور بنا دے اور بخشا ہوا گناہ قرار دے۔

(5) بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت اس کے اور شیطان کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور چھوٹے شیطان اور منجھلے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت ان کے قریب کھڑا ہو۔

(6) بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے والے کا رخ شیطان کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف ہو جبکہ چھوٹے اور منجھلے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت رو بہ قبلہ کھڑا ہو۔

(7) کنکری، انگوٹھے اور پر کھ کر کلمہ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔

(8) پتھر مارنے کے بعد خداوند عالم کی حمد و ثناء کرے، محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجے پھر تھوڑا آگے جائے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ.

اے اللہ! اسے میری طرف سے قبول فرما۔

(9) منیٰ میں اپنی جگہ واپس آ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ.

اے اللہ! مجھے تجھ ہی پر اعتماد اور توکل ہے، تو بہترین رب، بہترین آقا اور بہترین مددگار ہے۔

منیٰ

مزدلفہ یا مشعر الحرام میں 10 ذی الحجہ کی شب گزار کر سورج کی پہلی کرن نکلنے کے ساتھ جو دعائیں مانگی جاتی ہیں رب کعبہ اسے فوراً قبول و مقبول فرماتا ہے۔ منیٰ خیموں کا وہ شہر ہے جو تین دن کے لئے آباد ہوتا ہے۔ 12 ذی الحجہ بعد ظہر سے اجڑنا شروع ہو جاتا ہے اور 13 ذی الحجہ کو مکمل طور پر اجڑ جاتا ہے۔ یہاں پر حجاج کرام تین دن قیام فرماتے ہیں اب تو شاندار فائر پروف خیمے ہیں اور نرم مٹی پر سرخ قالین بچھے ہوئے ہیں۔ یہ زمین کتنی مبارک و متبرک ہے جس پر ہر حیثیت کا آدمی نہایت رغبت سے سوتا ہے۔ سب کے بستر زمین پر لگے ہوتے ہیں، یہاں حاکم و محکوم کی تمیز نہیں، یہاں امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہیں سب اسی زمین پر آباد ہوتے ہیں۔ وقار و تمکنت کو اس سرزمین مقدس میں عجز و انکساری کا عملی درس دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں لفظ منیٰ ''تمنا'' سے مشتق ہے۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام مکمل حج سے فارغ ہو گئے اور تمام مناسک ادا کر چکے تو حضرت جبرئیلؑ نے آپ سے دریافت فرمایا آپ کے دل میں کوئی تمنا ہے؟ آپ نے فرمایا اب جنت کے سوا کوئی تمنا نہیں۔ 1318 ہجری میں عثمانی خلیفہ رفعت پاشا نے منیٰ کی چوڑائی 434 میٹر بیان کی تھی۔ سعودی حکومت میں 1393 ہجری کی توسیع کے بعد جنوب میں واقع ''جبلِ شبیر'' کا بڑا حصہ کاٹ کر کشادہ سڑکیں بنا دی گئیں اور مسجد خیف کے قریب ''کبری عزیز'' سے آگے ایک سرنگ حرم تک بنادی ہے تاکہ پیدل سفر کرنے والے منیٰ سے حرم باآسانی پہنچ سکیں۔ ایک روایت کے مطابق سورہ النصر منیٰ میں نازل ہوئی تھی۔ منیٰ میں معروف تاریخی مسجد خیف واقع ہے جس کا تذکرہ علیحدہ آئے گا۔ علاوہ ازیں مسجد کوثر، مسجد بیعت، مسجد کبش، بیت ابراہیم کا تذکرہ اب کتابوں میں رہ گیا ہے۔ اگرچہ یہ تمام مقامات تاریخی نوعیت کے حامل ہیں مثلاً مسجد کوثر وہ جگہ جہاں سورہ کوثر نازل ہوئی۔ مسجد بیعت جہاں سرکار دو عالمؐ عبادت

فرماتے تھے اور لوگ مختلف علاقوں اور شہروں سے آکر آپ کی بیعت کرتے تھے۔ مسجد کبش جبل شبیر کے دامن میں ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیلؑ کو خدا کی راہ میں ذبح کرنے کے لئے لے گئے تھے۔ بیت ابراہیم جمرہ عقبیٰ کے سامنے واقع تھا جہاں خلیل خدا حج ادا کرنے کے بعد آرام فرماتے تھے۔ اب یہ سب تاریخی مقام خبث و عصبیت کا شکار ہو چکے ہیں۔

منیٰ میں قیام کی نیت

آج کی رات منیٰ میں ٹھہرتا ہوں حج تمتع کیلئے برائے حجۃ الاسلام واجب قربتاً الی اللہ۔

نوٹ : اگر کوئی شخص کسی عذر شرعی کی وجہ سے منیٰ میں نہ ٹھہر سکے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر شب کے بدلے ایک دنبہ کفارہ دے یا پھر مکہ معظمہ میں حرم کے اندر گیارہ اور بارہ کی شب تمام رات عبادت کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

منیٰ میں قیام اور مستحبات منیٰ

مزدلفہ سے ہم اپنے اپنے خیموں میں منیٰ آئیں گے۔ یہاں حجاج کرام کا امتحان ذرا اور سخت ہو جاتا ہے حجاج کی تعداد کے لحاظ سے خیمے کی جگہ (Capacity) کم ہوتی ہے لہٰذا آرام کے لئے مناسب جگہ نہ ملنے سے بدمزگی کا احتمال ہوتا ہے یہ احتمال شیطان پیدا کرتا ہے۔ حجاج اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی اپنی مرضی کی جگہ چاہتے ہیں نہ ملنے کی صورت میں اکثر اخلاق سے تجاوز کر جاتے ہیں جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں حج ذاتی انا کو ختم کرنے اور ایثار و قربانی کا نام ہے۔ حج میں جس کا اخلاق جتنا بلند ہوگا اس کا حج اتنا ہی قبول و مقبول ہوگا۔ لہٰذا جہاں جگہ ملے وہاں صبر و شکر کے ساتھ اپنا سامان رکھ کر کچھ دیر آرام فرمالیں کیونکہ بعد ظہر بڑے شیطان کو پتھر مارنے کے لئے جانا ہے اور اس مرحلے میں خواتین و بزرگوں کا بھی خیال رکھنا ہے اگر کوئی بزرگ مرد و خواتین وہیل چیئر پر ہے تو انکی

وہیل چیئر چلانا آپ کے ثواب میں اضافہ کرے گا۔ حاجی کی خدمت کا بہت اجر و ثواب ہے۔ بعد ظہر ہم مختلف قسم کے ورد کرتے ہوئے کاروان کی شکل میں بڑے شیطان کی طرف جائیں گے۔ ہمیں پورے قافلے کو لے کر چلنا ہے قافلے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ قافلے کے ہر فرد کا خیال رکھے، تنظیم برقرار رکھے، مزاج معتدل رکھے، اخلاق کریمانہ رکھے۔

بڑے شیطان پر پہنچ کر یہ خیال رکھے کہ اب شیطان کو بہت بڑا کردیا ہے اور اس کا کچھ حصہ منٰی سے نکل گیا ہے لہٰذا شیطان کے بالکل بیچ میں کنکریاں ماریئے۔

رمی جمرات کا بیان آگے کیا جائے گا۔ منٰی میں تین دن قیام کے دوران رمی جمرات (شیطانوں کو کنکر ماریئے) کیجئے۔ مجلس سید الشہداء علیہ السلام برپا کیجئے کہ اس کی تمنا ہمارا پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام نے کی ہے اور ہمارے تمام آئمہ الطاہرین منٰی میں مجلس عزا برپا کرتے رہے ہیں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے دریافت فرمایا ''مولا کیا وجہ ہے کہ آپ عرفات و منٰی میں عزاداری سید الشہداء کی بہت تاکید فرماتے ہیں؟'' امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ''جس طرح ایک لاکھ چالیس ہزار حجاج کے سامنے میرے جدّ امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور جانشینی رسول کا اعلان کیا گیا اور مسلمانوں نے اسے فراموش کردیا میں نہیں چاہتا کہ میرے جدّ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون ناحق کو بھی (قبائلی عصبیت کی گرد میں) چھپا دیا جائے لہٰذا بھرپور طریقے سے دامے درمے سخنے اور قدمے مجالس سید الشہداء میں حصہ لیجئے۔

منٰی کے مستحبات

اور منٰی میں عبادت و ریاضت اور اوراد و وظائف کے ساتھ ان مستحبات کا بھی خیال رکھئے اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ.

اے اللہ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری فرمانبرداری کی اور تجھ پر توکل کیا۔ یقیناً تو بہترین رب، بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہے۔

(1) 12،11،10 ذی الحجہ کے دنوں کو سوائے اعمال مکہ کو انجام دینے کے منیٰ سے باہر نہ جائے۔

(2) عید کی ظہر سے لے کر 15 نمازوں تک، بعد نماز یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَ رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا.

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس پر جو اس نے ہمیں ہدایت بخشی اور اسی کے لئے حمد ہے اس پر جو اس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں چوپائے رزق میں دیئے اور جو اس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا اس پر بھی اس کی حمد ہے۔

(3) اسی طرح جب تک منیٰ میں رہے واجب اور مستحب نمازیں مسجد خیف میں پڑھنا مستحب ہے۔

(4) حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسجد خیف میں سو (100) رکعت نماز کا ثواب ستر سال کی عبادت کے برابر ہے اور وہاں سو (100) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو (100) مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کا ثواب ایک زندگی بچانے کے ثواب کے برابر ہے اور سو (100) مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ کہنے کا ثواب عراقین (کوفہ اور بصرہ) کا خراج راہ خدا میں صدقہ کرنے کے ثواب کے برابر ہے۔

(6) منیٰ سے باہر نکلنے سے پہلے چھ رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے۔

(7) لیکن موجودہ مسجد خیف میں جگہ بڑی مشکل سے ملتی ہے اور کتب اہلبیت کے مخالفین تنگ بھی کرتے ہیں لہٰذا احتیاط برتیں۔

قربانی

☆ موجودہ قربان گاہ میں قربانی جائز ہے۔

☆ قربانی کے لئے Raji Bank یا کسی اور کو پیسے نہ دیں ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

☆ اگر آپ قربان گاہ تک جانے کی زحمت برداشت نہیں کر سکتے ہیں جو واقعی مشکل مرحلہ ہے تو کاروان کی قربانی کمیٹی کو اپنی نیابت دے دیں کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ جانور خود ذبح کرے ورنہ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔

☆ مستحب ہے کہ اونٹ کی قربانی کرے ورنہ گائے، بیل اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو بھیڑ یا بکری کی قربانی کرے۔ بہتر ہے نر جانور کا انتخاب کرے۔

☆ جانور بے عیب، صحت منداور کم از کم دو سال کا ہونا چاہئے۔

☆ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی وغیرہ پلائے۔

☆ جانور کو ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً مُّسْلِماً وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔

آقای خمینی علیہ الرحمہ کے مقلدین کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو ذبح کرنے والا شیعہ اثناء عشری ہو ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

قربانی کی نیت

قربانی دیتا ہوں حج تمتع کے لئے برائے حجتہ السلام واجب قربتاً الی اللہ۔

قربانی کا مصرف

قربانی کے جانور کے تین حصے ہوتے ہیں یہ حصے کرنا اور مستحقین میں تقسیم کرنا سعودی عرب میں ممکن نہیں۔ ایک حصہ اس کی اپنی ملکیت ہے، دوسرا حصہ مستحقین کا ہے، تیسرا اہل ایمان، اعزہ واحباب کا ہے اگر سعودی حرب میں کوئی مستحق نہ ملے تو ایک تہائی حصہ وطن آ کر مستحقین میں تقسیم کرے۔

حلق (سر مونڈنے) کے مستحبات

جس کا پہلا حج ہو اس کے لئے سر منڈانا ہر حال میں ضروری ہے لیکن اگر اس کا دوسرا یا تیسرا حج ہے تو وہ تقصیر کرا سکتا ہے۔

سر مونڈنے کے سلسلے میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

(1) سر منڈاتے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔

(2) اگلے حصہ کی داہنی سمت سے سر منڈانا شروع کرے۔

(3) یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

اے اللہ! مجھے ہر بال کے بدلے روز قیامت کو نور عطا فرما۔

(4) سر کے بالوں کو منیٰ میں اپنے خیمہ میں دفن کرے۔

(5) بہتر یہ ہے کہ سر منڈانے کے بعد داڑھی اور مونچھ بھی چھوٹی کرلے اور ناخن بھی کاٹے۔

(6) عورتوں کیلئے سر منڈانا حرام ہے وہ اپنے بالوں کی لٹ کاٹ کر تقصیر کر سکتی ہیں۔

(نوٹ) سر منڈانے کے بعد احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گئے ہیں البتہ خوشبو وغیرہ کا استعمال اس وقت تک ناجائز ہے جب تک طواف وسعی وطواف النساء مکمل نہ کر لیا جائے۔

حلق کرنے / سر منڈوانے کی نیت : میں حج تمتع برائے حجتہ الاسلام کے لئے سر منڈوا لا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

تقصیر کرانے والے اس طرح نیت کریں : میں حج تمتع برائے حجتہ الاسلام تقصیر کراتا ہوں (یا کراتی ہوں) واجب قربتاً الی اللہ۔

نیت کرنے والا خود اپنے ہاتھوں سے بھی بال کاٹ سکتا ہے اور کسی دوسرے سے بھی کٹوا سکتا ہے لیکن دونوں صورتوں میں نیت خود کرنی چاہیے۔

مسجد خیف

مسجد خیف اپنی تاریخی اہمیت اور اسلامی عظمت کے لحاظ سے اہم ترین مساجد میں شمار ہوتی ہے۔ یہ منیٰ میں واقع ہے۔ اس مسجد کے محل وقوع اور اس کے بننے کے بارے میں ایک دلچسپ روایت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہجرت کے پانچویں سال مکہ کے مشرکین نے یہودیوں کے اکسانے پر بعض عرب قبائل سے ایک معاہدہ پر دستخط کیے تاکہ مدینہ پر حملہ کر کے اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ اس معاہدہ پر دستخط کے لئے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا یہ وہی جگہ تھی جہاں بعد میں مسجد خیف بنائی گئی اسکا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ مشرکین نے اسلام دشمنی میں معاہدہ کیا وہاں ایک ایسی مسجد بنائی گئی جو ابد تک عرب قبائل سے قریش کے اتحاد کی شکست کا اعلان کرتی رہے گی۔

''خیف'' ایسی جگہ کو کہتے ہیں جو پوری طرح کوہستانی تو نہ ہو لیکن دشت وصحرا کی شکل میں بھی نہ ہو۔ کوہ صفا کے دامن میں ایسی ہی جگہ واقع ہے اور مسجد بھی اسی جگہ بنائی گئی ہے۔

مسجد خیف صدر اسلام کی ابتدائی مساجد میں سے ایک ہے۔ اس کے تاریخی شواہد تیسری صدی ہجری کے بعد سے ملتے ہیں۔ 240 ہجری میں سیلاب نے اسے خراب کر دیا تھا لہٰذا اس کی جگہ نئی مسجد بنائی گئی اور سیلاب روکنے کے بعد بھی انتظامات کیے گئے تا کہ مسجد محفوظ رہے۔ اس زمانے میں مسجد کا رقبہ 1500 مربع میٹر تھا اس کے اطراف میں چھوٹے چھوٹے برآمدے تھے۔ 556 ہجری میں وزیر جواد اصفہانی نے اس کی مرمت کروائی۔ نویں صدی ہجری میں اس کی عمارت نہایت پرشکوہ تھی اس کی آخری مرمت 1362 ہجری میں سعودی حکومت کے ہاتھوں ہوئی۔ اس کی عمارت بڑی کی گئی اور متعدد برآمدے بنائے گئے۔ اس کا رقبہ 23440 مربع میٹر تک بڑھا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق اس مسجد میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نے نماز ادا کی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔

مسجد خیف کے اعمال میں

سبحان اللہ 100 مرتبہ۔

لا الٰہ الا اللہ 100 مرتبہ۔

الحمد للہ 100 مرتبہ۔

دو رکعت تحیہ مسجد۔

اعمال مکہ معظمہ

حجاج کرام آپ 10 ذی الحجہ کو رمی جمرات، قربانی، سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد نماز طواف، سعی، طواف النساء اور نماز طواف النساء کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جا سکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ آپ شب میں منیٰ واپس آجائیں۔ دس یا گیارہ ذی الحجہ یہ عمل صرف مستحب ہے اور یہ آپ کی ہمت وطاقت پر منحصر ہے ورنہ آپ یہ عمل ذی الحجہ کے آخر تک انجام دے سکتے ہیں بشرطیکہ آپ کے پاس وقت کی گنجائش ہو ورنہ 12 ذی الحجہ کو بعد ظہر یا 13 ذی الحجہ کی صبح رمی جمرات کر کے مکہ معظمہ پہنچ کر یہ عمل انجام دے سکتے ہیں۔ ارکان بالکل عمرہ مفردہ کی طرح انجام دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اب کہ آپ بجائے احرام کے یہ عمل اپنے معمول کے لباس میں انجام دیں گے۔

مستحب ہے کہ مکہ پہنچ کر پہلے غسل کریں پھر خدا کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے اور محمد و آل محمدؐ پر درود پڑھتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوں جب خانہ خدا کے دروازے پر پہنچیں تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُکِکَ وَ سَلِّمْنِیْ لَہٗ وَ سَلِّمْہُ لِیْ اَسْاَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ یَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ اَنْ تُرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَ الْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَ اَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعاً لِاَمْرِکَ رَاضِیاً بِقَدَرِکَ اَسْاَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ لِاَمْرِکَ رَاضِیاً بِقَدَرِکَ اَسْاَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَکَ وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ.

☆ حجرِ اسود سے طواف شروع کرے۔

☆ سات چکر مکمل کر کے 2 رکعت نماز مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرے۔

☆ صفا و مروہ کی سعی کرے۔

☆ تقصیر و حلق آپ پہلے ہی کرا چکے ہیں۔

☆ طواف النساء کریں۔

☆ دو رکعت نماز طواف النساء مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کریں۔ اب آپ کا حج مکمل ہو چکا ہے۔ آپ احرام کی جملہ پابندیوں سے آزاد ہو چکے ہیں۔

طواف وداع

مکہ سے باہر جانے والے ہر فرد پر خواہ وہ مدینہ جا رہا ہو یا اپنے وطن طواف وداع کرنا مستحب ہے لیکن حجاج کرام شرط انصاف سے کیسے کوئی خدا کے گھر سے الوداع کرے اور کس منہ سے الوداع کہے۔ یہاں تو دوسرے قافلوں کو جاتا دیکھ کر دل بھر آتا ہے۔ خدا سے دعا کریں کہ ہر سال اس سعادت سے نوازے جائیں۔ ہجر کا یہ تصور ہی رلا دینے کے لئے کافی ہے۔ خانہ کعبہ مرکز انوار و تجلیات، نزول ملائکہ کا مقام ولادت گاہِ مولائے کائنات، قبور خانوادہ سرکار رسالت، سر چشمہ فیوض برکات سے جدائی کا صدمہ غضب ہے۔ اشک برساتی آنکھوں سے یہ دعا کریں کہ رب کعبہ ہماری حاضری کو قبول فرمائے۔ ہمارے حج کو قبول فرمائے، ہمارے دلوں کو منور کر دے، ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے دامنوں کو اپنے فضل و کرم سے بھر دے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ اَمِیْنِکَ وَ حَبِیْبِکَ وَ نَجِیِّکَ وَ خِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ، اَللّٰھُمَّ

كَمَا بَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ وَصَدَعَ بِاَمْرِكَ وَ اُوْذِيَ فِي جَنْبِكَ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ اَللّٰهُمَّ اَقْلِبْنِيْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْعَافِيَةِ.

اے اللہ! خاص الخاص نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تیرے نبیؐ ہیں اور تیرے امین اور چاہنے والے اور بڑا انتخاب ہیں اور تیری مخلوق میں سب سے اچھے ہیں (یہ اس وجہ سے کہ) اے اللہ انہوں نے جس طرح تیرے پیغامات کو پہنچایا اور تیری راہ میں سخت جدوجہد کی اور تیرے حکم پر لوگوں کو سمجھایا اور تیری وجہ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں اور تیری بندگی اور اطاعت کرتے رہے یہاں تک کہ انہیں موت آئی۔ اے اللہ مجھے یہاں سے پوری طرح کامیاب اور بامراد لوٹا، اس حال میں کہ میں ہر بلا سے محفوظ ہو جاؤں، میری ہر دعا قبول ہو جائے، مجھے اسی طرح لوٹا جس طرح تو اپنے کسی افضل بندے کو لوٹاتا ہے، معافیوں کے ساتھ، برکتوں کے ساتھ، رحمتوں کے ساتھ اور اپنی رضامندی اور امن وعافیت کے ساتھ۔

دعائیں

معزز زائرین بیت اللہ و بارگاہِ نبوی پروردگار عالم اس مقدس سرزمین پر آپ کی دعاؤں، آپ کی مناجاتوں، آپ کے اوراد و وظائف اور خصوصاً تلاوت کلام پاک کو قبول و مقبول فرمائے۔ خانہ خدا اور مسجد نبویؐ وہ مقامات ہیں جہاں قبولیت دعا کرنے والوں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے دعا کے لئے اس بات کا خیال رکھیں کہ خلوص نیت ہو، حاجت شرعی ہو، مال میں ملاوٹ نہ ہو، توسّل سچا ہو اور دعا مانگتے وقت آنکھ میں آنسو ہوں۔ پُرنم آنکھوں سے مانگی ہوئی دعا اور چہاردہ معصومین علیہم السلام کا وسیلہ خالق کائنات کو بہت زیادہ پسند ہے اور پھر خانہ کعبہ ہو یا مسجد نبویؐ۔ خانہ کعبہ میں خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ ان کے جد حضرت آدمؑ، جناب حاجرہ، حضرت اسماعیلؑ، سرکار ابو طالب، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، اجداد رسول اللہ، والدہ رسولؐ حضرت آمنہ کے علاوہ، ملتزم و مستجار، رکن یمانی و مقام ابراہیم، میزاب رحمت و حجر اسود، زمزم و صفا و مروہ کا واسطہ دے کر دعا مانگیں۔ مدینہ منورہ میں ان مقدس ہستیوں کا واسطہ دے کر دعا مانگیں جو جنت البقیع میں آرام فرما رہی ہیں معصوم اماموں کے اجڑے ہوئے مزارات کا واسطہ دیں انشاء اللہ آپ کی مراد ضرور پوری ہوگی۔

مجھے نہ اپنے عالم ہونے کا کوئی دعویٰ ہے نہ علم و فضل پر اصرار ہے لیکن یہ شرف کیا میرے لئے کم ہے کہ میں اہلبیتؑ کا ذاکر ہوں۔ اب چاہیے کیا تخت ملا تاج ملا۔ مولا کی نوکری بڑے سے بڑے عہدہ سے بڑی ہے اتنا ضرور ہے میرا تعلق مداح اہلبیت کے خانوادہ سے ہے میرے دادا جناب سید ابرار حسین نقوی معروف سوز خواں تھے۔ میرے

والد ماجد سید عابد حسین نقوی حاتف الوری شاعر و سوز خواں ہیں میرے برادر خورد ایک عالم و فاضل شخصیت ہیں۔ حجۃ الاسلام مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی طولعمرہ مسجد باب العلم میں امام جماعت ہیں اور قم میں درس خارج تک تعلیم حاصل کی ہے۔ ناچیز ہمیشہ بزرگوں کی محفلوں میں بیٹھا ہے بہت سے درویشوں، فقیروں، ذاکروں، علماء اور خاصان خدا سے فیض حاصل کیا ہے ان بزرگوں کی صحبت سے بہت کچھ پایا ہے۔ مولانا سید فاضل علی شاہ موسوی مرحوم جو کہ جامعہ امامیہ کے پرنسپل اور جامع مسجد کھارادر کے خطیب میرے استاد تھے۔ مولانا سید محمد رضا لکھنوی مرحوم روحانی طور پر استاد تھے۔ ہمارے تایا سید مرتضٰی حسین نقوی المعروف چیرمین صاحب میرے مربی تھے جبکہ مولانا مظہر عباس نقوی میرے محسن ہیں۔ اہل عرفان اور روحانی علوم سے ہمیشہ وابستگی رہی اس وابستگی سے جو کچھ ملا وہ میں نے بلا تامل، بغیر کسی بخل کے لوگوں تک پہنچا دیا اور فیض پہنچایا۔ آج کی دکھی دنیا، مادیت کے حصار میں گھرے ہوئے لوگ، دنیا کی دلدل میں دھنسے ہوئے اور رنگینیوں میں کھوئے ہوئے ہیں۔ دنیاوی علم، دنیاوی عہدے اور دولت و ثروت نے ان سے اچھے برے کی تمیز چھین لی ہے، انہیں نیک و بد اور خیر و شر کی پہچان نہیں رہی۔ وہ صلہ رحمی کے مفہوم سے ناآشنا ہو چکے ہیں، غریب رشتہ داروں سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ ہمسائیوں کے حقوق سے نابلد ہیں۔ غریبوں، محتاجوں، فقیروں، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، اسیروں اور محروموں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ Status کی بلندی اور دولت کی دوڑ نے ان سے حلال و حرام کی پہچان ختم کر دی ہے اگر کسی عہدے پر ہیں تو اپنے برادر مومن کے لئے نہیں سوچتے اگر کوئی غریب مومن اپنے مسلک کے کسی بڑے افسر کے پاس کسی کام سے جاتا ہے تو وہ افسر اصول و قوانین کا حوالہ دیتا ہے اور اپنی اصول پسندی کا رعب بٹھاتا ہے حالانکہ اگر کوئی بڑی سفارش آجائے تو جی سر اور یس سر کرتے کرتے زبان تھک جائے گی اور سارے اصول بالائے طاق رکھ کر اس کا کام کر دے گا۔ پھر ایسے تمام لوگ ایک کہانی سناتے ہیں کہ فلاں صاحب کا کام مومن ہونے کی وجہ سے

کیا تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ یہ کیا تو کیا ایسے کسی صاحب کے ساتھ کسی غیر مومن نے کبھی ایسا سلوک نہیں کیا۔ میرا عقیدہ ہے، میرا ایمان ہے، میرا یقین ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے برادر مومن کا کام خالصتاً حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خشنودی کے لئے کرے اور اس کا اجر شہزادی سے طلب کرے تو انشاء اللہ وہ اجر پائے گا۔

پھر وہ شخص جو حسینؑ کے ماننے اور چاہنے والوں سے حسن سلوک روا نہ رکھے وہ بھی آلام و مصائب سے دوچار رہنے کے لئے تیار رہے۔ میرے سامنے بڑے گھروں کے بہت سے مسائل سامنے آئے جس میں زیادہ تر دخل ان کی بے دینی، دین سے دوری اور مال پاک نہ ہونا تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ غریب گھروں میں یہ کہانی نہیں ہے، یہ تمام گھروں کی کہانی ہے ان سے میری گزارش ہے کہ یادِ خدا اور ذکرِ حسینؑ سے کبھی غافل نہ ہونا جب کبھی تنہائی کے لمحات میسر آئیں تو امام مظلوم کو یاد کر کے ضرور رویا کریں۔ آپ اگر تنہائی میں اپنے مولا کو یاد کریں گے تو مولا بھی آپ کو نہیں بھولیں گے۔ بات کہاں سے کہاں نکل آئی۔ اے زائرین حرم خدا حرم میں بھی اپنے مولا کی یاد سے غافل نہ رہنا کہ آپ کا مظلوم امام حج کی حسرت لے کر، حج کو عمرہ سے بدل کر کربلا کی طرف روانہ ہوگیا۔ اپنے طواف میں اپنے مظلوم امام کو فراموش نہ کریں جہاں اپنے اجداد، اپنے والدین، اپنے بہن بھائی، اپنے بیوی بچوں، اپنے تمام سسرال والوں، اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کی طرف سے طواف کریں وہیں اپنے جدّ حضرت آدمؑ جو تاریخ کائنات کے پہلے حاجی ہیں، معمار کعبہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، ابوالائمہ حضرت علی علیہ السلام سے لے کر حضرت قائم آل محمد عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تک اور غازی سرکار حضرت عباس علمدار، آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام البنین، سرکار ابوطالب، حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا، مجتہدین عظام، مراجع کرام، علماء و ذاکرین، شعرائے ملت، شہدائے ملت جعفریہ اور شہدائے کربلا کی طرف سے بھی اپنے

طواف کے ساتھ ان کا طواف بھی کریں۔ آپ اپنی حیثیت کے مطابق یہ تحفہ بارگاہ آئمہ میں پیش کریں گے لیکن جواب میں جو ہدیہ وہ پیش کریں گے اس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اتنی طویل فہرست سے آپ پریشان نہ ہوں اگر آپ روزانہ اوسطاً تین طواف کرتے ہیں تو روزانہ ایک طواف ان ذواتِ مقدسہ کی طرف سے کریں ایک طواف میں کئی ہستیوں کی نیت کی جاسکتی ہے۔ خانہ خدا میں مختلف مقامات پر مختلف دعائیں قبول ہوتی ہیں ہم اس کا تذکرہ علیحدہ سے کریں گے۔ فی الحال میں ان دعاؤں کے بارے میں آپ سے تاکید کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ خانہ خدا اور بارگاہِ نبویؐ میں ان دعاؤں کو ضرور تلاوت فرمائیں گے اور اپنے مدارج میں اضافہ کریں گے لیکن سب سے پہلے دعائے مشلول جس کی تلاوت کی حقیقی لذت آپ کو خانہ کعبہ ہی میں محسوس ہوگی کہ اس دعا کو میرے آقا و مولا نے خانہ کعبہ میں ہی تعلیم فرمائی تھی۔ لہٰذا آپ اس لذیذ مناجات کو پوری روح کے ساتھ اپنے بیمار عزیزوں کے لئے تلاوت کریں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

دعائے مشلول

سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے کتاب مہج الدعوات میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شب میں اپنے پدر بزرگوار علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ہمراہ خانہ کعبہ میں مصروف تھا اور وہ شب بہت تیرہ و تاریک تھی اور سوائے میرے اور میرے پدر بزرگوار کے اور کوئی اس وقت طواف میں نہ تھا بلکہ اکثر خلائق خواب استراحت میں تھی کہ ناگاہ میں نے ایک آواز فریاد کی سنی کہ کوئی شخص با آواز دردناک وحزیں یہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

يَامَنْ يُجِيْبُ دُعَآءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ

اے وہ کہ مستجاب کرتا ہے دعاء مضطر کی تاریکی میں

يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ

اے دفع کرنیوالے، ضرر اور بلاؤں اور بیماریوں کے

قَدْ نَامَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَانْتَبَهُوْا

تحقیق کہ سو گئے لوگ گرد کعبے کے اور جاگے

وَاَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَمْ تَنَمِ

اور تو اے زندہ اور قائم نہیں سوتا

هَبْ لِيْ بِجُوْدِكَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنْ جُرْمِيْ

مجھ کو اپنی رحمت اور احسان کے فضل سے بخش دے

يَا مَنْ اَشَارَ اِلَيْهِ الْخَلْقُ فِي الْحَرَمِ

اے وہ کہ خلقت حرم میں اس کی طرف اشارہ کرتی ہے

اِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَا يَرْجُوْهُ ذُوْ سَرَفٍ

اگر عفو تیرا ایسا نہ ہو کہ امید رکھیں صاحب اسراف

فَمَنْ يَجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ

پس کون مہربانی کرے گا گناہگاروں پر ساتھ نعمت کے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جناب امام حسن علیہ السلام کو اس کے پاس بھیجا۔ پس حضرت امام حسین علیہ السلام بموجب ارشاد اس کو اپنے ہمراہ خدمت میں امیر المومنین علیہ السلام کی لائے۔ حضرت نے نام دریافت کیا اس نے عرض کیا نام میرا امنازل ابن لاحق ہے اور میں پہلے اپنی شامتِ نفس سے گناہ بہت زیادہ کیا کرتا تھا اور باپ کمال مہربانی سے مجھ کو وعظ و نصیحت کرتا اور عذاب خدا سے ڈرایا کرتا تھا میں اس کی نصیحت کو نہیں مانتا تھا بلکہ اس کو مارا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے کچھ روپیہ گھر میں مجھ سے چھپا کر رکھے تھے میں اس

روپیہ کو واہیات خرچ کرنے لے چلا اس نے مجھ کو روکا اور چاہا کہ روپیہ مجھ سے لے لیوے۔ میں نے اس کا ہاتھ مروڑ کر روپیہ اس سے چھین لیا، پس وہ خانہ کعبہ میں آیا اور طواف خانہ کعبہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے میری شکایت خدا سے کی اور دعا کی کہ میرا ایک طرف کا بدن شل ہو جائے۔

قسم ہے خدا کی ہنوز اس کی دعائے بد میرے حق میں تمام نہ ہوئی تھی کہ میرا بدن شل ہو گیا اور رہ گیا جس طرح آپ ملاحظہ فرماتے ہیں بعد اس کے میرا باپ اپنے وطن کو چلا گیا۔ جب میرا یہ حال ہوا تو میں نے اپنے باپ سے کمال عذر خواہی کی اور اس سے استدعا کی کہ جس مقام میں تم نے میرے واسطے بد دعا کی ہے اسی مقام پر دعائے خیر کرو کہ بلا مجھ سے دفع ہو۔ میری استدعا کو میرے باپ نے محبت پدری سے قبول کیا لیکن میں اپنے باپ کو دعائے خیر کے لئے اونٹ پر بامید شفا لا رہا تھا کہ ناگاہ راہ میں ایک مرغ نے پرواز کی اور اونٹ بھڑکا، میرا باپ اونٹ پر سے گر کر انتقال کر گیا، اب لوگ طعن و تشنیع کرتے ہیں اور کہتے ہیں الماخوذ بعوق ابیہ باپ کے عقوق کرنے سے بلائے ناگہانی میں گرفتار ہے، لوگوں کا یہ کہنا مجھ پر شاق ہے۔ پس جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کو اس کے لئے لکھا ہے اور ارشاد فرمایا کہ اسی شب اس دعا کو باوضو پڑھ، جب صبح کو میرے پاس آئے تو یہ بلا تجھ سے دفع ہو گی اور اللہ تیری توبہ قبول کرے گا جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضرت کی خدمت میں اس طرح حاضر ہوا کہ بالکل تندرست ہاتھ میں حضرت کی لکھی ہوئی دعا اور کہتا جاتا تھا کہ یا حضرت بخدا یہ دعا اسم اعظم ہے اس واسطے کہ شب گزشتہ جب لوگ سو گئے اور مسجد الحرام میں لوگوں کی آمد و رفت کم ہوئی تو میں نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کئی مرتبہ اس دعا کو پڑھا اور بعد پڑھنے کے سو گیا۔ پس خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ جناب اپنے دست مبارک سے میرے بدن کو ملتے ہیں اور فرماتے ہیں "محافظت کر اس اسم اعظم خدا کی۔" پس ناگاہ بیدار ہوا تو دیکھا میں نے کہ سب بلائیں اور

عارضے دفع ہو گئے "خدا تم کو جزائے خیر دے یا امیر المومنین" اسی وجہ سے اس دعا کو دعائے مشلول کہتے ہیں۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے اور پڑھنا اس دعا کا باعث اجابت دعا اور برطرف ہونے غم والم و کوفت کا ہے اور اس دعا کے پڑھنے والے کا قرض ادا ہو جائے اور فقر مبدل بہ غنا ہوئے اور گناہ اس کے بخش دیئے جائیں اور عیب اس کے پوشیدہ ہوں اور باعث ایمنی کا ہے شر شیطان اور سلطان سے۔ اور اگر پڑھے مطیع خدا اس دعا کو پہاڑ پر تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اگر مردے پر پڑھے تو خدا اس دعا کی برکت سے اس کو زندہ کر دے اگر پانی پر پڑھے تو پانی جم جائے، حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس دعا کے فائدے سن کر مجھے اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ اس بیمار کے اچھے ہونے کی بھی اتنی خوشی نہ ہوئی تھی اس لئے کہ اس سے پہلے میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اسی دعا کو سنا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اس دعا کو باطہارت پڑھا کرے۔ بدون طہارت نہ پڑھنا چاہیے۔ دعائے مشلول یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا هُوَ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا کَیْفَ هُوَ وَلَا اَیْنَ هُوَ وَلَا حَیْثُ هُوَ اِلَّا هُوَ یَا ذَاالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ یَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ یَا مَلِکُ یَاقُدُّوْسُ یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ یَا مُفِیْدُ یَا مُدَبِّرُ یَا شَدِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا مُبِیْدُ یَا وَدُوْدُ یَا مَحْمُوْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا بَعِیْدُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا رَقِیْبُ یَا حَسِیْبُ یَا بَدِیْعُ یَا رَفِیْعُ یَا مَنِیْعُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ یَا

كَرِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا قَدِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَنَّان يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا
مُسْتَعَانُ يَا جَلِيْلُ يَا جَمِيْلُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ يَا مُقِيْلُ يَا مُنِيْلُ يَا
دَلِيْلُ يَا نَبِيْلُ يَا هَادِيُ يَا بَادِيُ يَآ اَوَّلُ يَآ اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا
قَائِمُ يَا دَآئِمُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا قَاضِيُ يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ
يَا طَاهِرُ يَا مُطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا كَبِيْرُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا وَاحِدُ
يَآ اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ صَاحِبَةٌ وَّلَا كَانَ مَعَهٗ وَزِيْرٌ وَّلَا اتَّخَذَ مَعَهٗ مُشِيْرً
وَّلَا احْتَاجَ اِلٰى ظَهِيْرٍ وَّلَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا يَا عَلِيُّ يَا شَامِخُ يَا
بَاذِخُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْتَصِرُ يَا
مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْتَقِمُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَآ اَوَّلُ يَآ اٰخِرُ
يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَّا يَفُوْتُهٗ هَارِبٌ يَا تَوَّابُ يَآ اَوَّابُ يَا
وَهَّابُ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا مَنْ حَيْثُ مَادُعِيَ
اَجَابَ يَا طَهُوْرُ يَا شَكُوْرُ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مُدَبِّرَ
الْاُمُوْرِ يَا لَطِيْفُ يَا خَبِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُبِيْرُ يَا مُنِيْرُ يَا نَصِيْرُ يَا بَصِيْرُ
يَا ظَهِيْرُ يَا كَبِيْرُ يَا وِتْرُ يَا فَرْدُ يَا اَبَدُ يَا سَنَدُ يَا صَمَدُ يَا كَافِيُ
يَا شَافِيُ يَا وَافِيُ يَا مُعَافِيُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ
يَا مُتَفَضِّلُ يَا مُتَكَرِّمُ يَا مُتَفَرِّدُ يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَّلَكَ فَقَدَ
رَ يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ
وَسَتَرَ يَا مَنْ لَّا تَحْوِيْهِ الْفِكَرُ وَلَا يُدْرِكُهٗ بَصَرٌ وَّلَا يَخْفٰي عَلَيْهِ اَ
ثَرٌ يَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَالِيَ الْمَكَانِ يَا شَدِيْدَ

اَلْاَرْکَانِ یَا مُبَدِّلَ الزَّمَانِ یَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ یَا ذَاالْمَنِّ وَالْاِحْسَانِ یَا ذَاالْعِزَّةِ وَالسُّلْطَانِ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا مَنْ هُوَ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَانٍ یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ شَانٌ عَنْ شَانٍ یَا عَظِیْمَ الشَّانِ یَا مَنْ هُوَ بِکُلِّ مَکَانٍ یَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ یَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ یَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ یَا مُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ یَا وَلِیَّ الْحَسَنَاتِ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ یَا مُعْطِیَ السُّؤْلَاتِ یَا مُحْیِیَ الْاَمْوَاتِ یَا جَامِعَ الشَّتَاتِ یَا مُطَّلِعًا عَلَی النِّیَّاتِ یَا رَآدَّ مَاقَدْ فَاتَ یَا مَنْ لَّا تُضْجِرُهُ الْمَسْئَلَاتُ وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ یَا نُوْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتِ یَا سَابِغَ النِّعَمِ یَا دَافِعَ النِّقَمِ یَا بَارِئَ النَّسَمِ یَا جَامِعَ الْاُمَمِ یَا شَافِیَ السَّقَمِ یَا خَالِقَ النُّوْرِ وَالظُّلَمِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ یَا مَنْ لَّا یَطَاءُ عَرْشَهٗ قَدَمٌ یَآ اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ یَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَآ اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَآ اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَآ اَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ یَا ظَهِیْرَ اللَّاجِیْنَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا غَایَةَ الطَّالِبِیْنَ یَا صَاحِبَ کُلِّ غَرِیْبٍ یَا مُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ یَا مَلْجَاَ کُلِّ طَرِیْدٍ یَا مَاْوٰی کُلِّ شَرِیْدٍ یَا حَافِظَ کُلِّ ضَآلَّةٍ یَا رَاحِمَ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ یَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْکَسِیْرِ یَا فَاکَّ کُلِّ اَسِیْرٍ یَا مُغْنِیَ الْبَآئِسِ الْفَقِیْرِ یَا عِصْمَةَ الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِیْرِ یَا مَنْ لَّهُ التَّدْبِیْرُ وَالتَّقْدِیْرُ یَا مَنِ الْعَسِیْرُ عَلَیْهِ سَهْلٌ یَّسِیْرٌ یَا مَنْ لَّا یَحْتَاجُ اِلٰی تَفْسِیْرٍ یَا مَنْ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَا مَنْ هُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ خَبِیْرٌ

يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا
بَاعِثَ الْاَرْوَاحِ يَا ذَاالْجُوْدِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهٖ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا
سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ
الْمَوْتِ يَا عُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ يَا حَافِظِيْ فِيْ غُرْبَتِيْ يَا مُوْنِسِيْ
فِيْ وَحْدَتِيْ يَا وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ يَا كَهْفِيْ حِيْنَ تُعْيِيْنِيْ
الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِي الْاَقَارِبُ وَيَخْذُلُنِيْ كُلُّ صَاحِبٍ يَا عِمَادَ
مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا
حِرْزَ مَنْ لَّا حِرْزَ لَهٗ يَا كَهْفَ مَنْ لَّا كَهْفَ لَهٗ يَا كَنْزَ مَنْ لَّا
كَنْزَ لَهٗ يَا رُكْنَ مَنْ لَّا رُكْنَ لَهٗ يَا غِيَاثَ مَنْ لَّا غِيَاثَ لَهٗ يَا جَارَ مَنْ
لَّا جَارَ لَهٗ يَا جَارِيَ اللَّصِيْقَ يَا رُكْنِيَ الْوَثِيْقَ يَا اِلٰهِيْ بِالتَّحْقِيْقِ يَا
رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ يَا شَفِيْقُ يَا رَفِيْقُ فُكَّنِيْ مِنْ حَلَقِ الْمَضِيْقِ
وَاصْرِفْ عَنِّيْ كُلَّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَّضِيْقٍ وَّاكْفِنِيْ شَرَّ مَا لَا اُطِيْقُ وَ
اَعِنِّيْ عَلٰى مَا اُطِيْقُ يَا رَادَّ يُوْسُفَ عَلٰى يَعْقُوْبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ اَ
يُّوْبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوٗدَ يَا رَافِعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهٗ مِنْ
اَيْدِي الْيَهُوْدِ يَا مُجِيْبَ نِدَآءِ يُوْنُسَ فِي الظُّلُمَاتِ يَا مُصْطَفِيَ
مُوْسٰى بِالْكَلِمَاتِ يَا مَنْ غَفَرَ لِاٰدَمَ خَطِيْئَتَهٗ وَرَفَعَ اِدْرِيْسَ مَكَانًا
عَلِيًّا بِرَحْمَتِهٖ يَا مَنْ نَجّٰى نُوْحًا مِّنَ الْغَرَقِ يَا مَنْ اَهْلَكَ عَادَا نِ
الْاُوْلٰى وَثَمُوْدَ فَمَا اَبْقٰى وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا اَظْلَمَ وَ
اَطْغٰى وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى يَا مَنْ دَمَّرَ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ وَّدَمْدَمَ
عَلٰى قَوْمِ شُعَيْبٍ يَا مَنِ اتَّخَذَ مُوْسٰى كَلِيْمًا وَّاتَّخَذَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ حَبِيْبًا يَا مُوْلِيَ لُقْمَانَ

الْحِكْمَةَ وَ الْوَاهِبَ لِسُلَيْمَانَ مُلْكاً لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ يَا مَنْ نَّصَرَ ذَا الْقَرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةِ يَا مَنْ اَعْطَى الْخِضْرَ الْحَيٰوةَ وَ رَدَّ لِيُوْشَعَ ابْنِ نُوْنٍ الشَّمْسَ بَعْدَ غُرُوْبِهَا يَا مَنْ رَبَطَ عَلٰى قَلْبِ اُمِّ مُوْسٰى وَ اَحْصَنَ فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ يَا مَنْ حَصَّنَ يَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا مِنَ الذَّنْبِ وَ سَكَّنَ عَنْ مُوْسَى الْغَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحْيٰى يَا مَنْ فَدٰى اِسْمٰعِيْلَ مِنَ الذَّبْحِ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ يَا مَنْ قَبِلَ قُرْبَانَ هَابِيْلَ وَجَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلٰى قَابِيْلَ يَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ وَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ سَئَلَكَ بِهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ رَّضِيْتَ عَنْهُ فَحَتَمْتَ لَهٗ عَلَى الْاِجَابَةِ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ بِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِمَا لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَّ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنَى الَّتِيْ نَعَتَّهَا فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ قُلْتَ وَ اِنْ اَسْئَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ

قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ وَ قُلْتَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَ اَنَا اَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِيْ وَ اَدْعُوْكَ يَا رَبِّ وَ اَرْجُوْكَ يَا سَيِّدِيْ وَ اَطْمَعُ فِيْ اِجَابَتِيْ يَا مَوْلَايَ كَمَا وَعَدْتَنِيْ وَ قَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

اے پروردگار میں تیرے ہی نام پر تجھ سے بھیک مانگتا ہوں اس خدا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جو آخرت میں ترس کھانے والا اور دنیا میں رحیم ہے اے جلال و بزرگی والے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے قائم اور نظام کائنات کو قائم رکھنے والے تیرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اے وہ اللہ اے وہ خدا اے وہ ذات کہ کوئی (اور) نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے کیونکر ہے اور کہاں ہے اور کس طرح ہے بس وہ خود ہی عالم ہے اے ملک و سلطنت والے اے عالم بالا کے حاکم اے عزت والے اے اقتدار والے اے مالک اے پاکیزہ اے (ہمہ) سلامتی اے امن دینے والے اے پاسبان اے عزت و مرتبہ والے اے زبردست اے بزرگی والے اے پیدا کرنے والے اے موجود نے والے اے صورت گری کرنے والے اے فائدہ پہنچانے والے اے تدبیر کرنے والے اے سخت گیر اے ابتدا کرنے والے اے پلٹانے والے اے ہلاک کرنے والے اے محبت کرنے والے اے حمد کے مرکز اے معبود اے ظاہر اے دور رہنے والے (بندہ سے) اے قریب رہنے والے اے دعاؤں کے

قبول کرنے والے اے نگہبانی کرنے والے اے کافی اے ایجاد کرنے والے اے بلند و برتر اے حملوں سے محفوظ اے سننے والے اے جاننے والے اے حکمت والے اے کرم والے اے حلم والے اے ہمیشہ رہنے والے اے برتر و بالا اے عظمت والے اے ترس کھانے والے اے احسان کرنے والے اے جزا دینے والے اے مدد کے لئے پکارنے والے اے جلالت والے اے جمال والے اے کارساز اے مدد کرنے والے اے سنبھالنے والے اے عطا کرنے والے اے فضل والے اے راہنما اے راہبر اے خالق اے سب سے پہلے اے سب کے بعد اے سب کے بعد رہنے والے اے ظاہر اے مخفی اے قائم اے ہمیشہ رہنے والے اے جاننے والے اے حکم کرنے والے اے فیصلہ کرنے والے اے انصاف کرنے والے اے جدا کرنے والے اے ملانے والے اے پاک اے پاک کرنے والے اے صاحب قدرت اے صاحب اختیار اے بزرگ اے بزرگی والے اے تنہا اے یکتا اے سردار نافذ الارادہ والے وہ جو کسی کا باپ نہیں اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے اور نہ کوئی اس کی زوجہ ہے اور نہ بیٹا اور نہ کوئی اس کا وزیر اور نہ اس نے اپنا کسی کو مشیر بنایا ہے اور نہ وہ محتاج ہے کسی پشت پناہ کی طرف اور نہ اس کے سوا کوئی دوسرا خدا تیرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں تیری ذات (ان اقوال سے) جو ظالمین کہتے ہیں بلند و برتر ہے اے بلند اے برتر اے بہت دینے والے اے کھولنے والے اے ہواؤں کے چلانے والے اے راحتوں کے دینے والے اے غموں کے دور کرنے والے اے مدد کرنے والے اے مدد دینے والے (مظلوم کیلئے) اے پانے والے اے ہلاک کرنے والے اے انتقام لینے والے اے مردوں کو اٹھانے والے اے وارث اے سب سے پہلے

اے سب کے بعد رہنے والے اے طلب کرنے والے اے سب پر غالب
اے وہ ذات جس کی گرفت سے بھاگنے والا بھاگ نہیں سکتا اے بار بار پلٹنے
والے اے توبہ قبول کرنے والے اے بہت عطا کرنے والے اے ذریعوں
کے مہیا کرنے والے اے بند دروازوں کے کھولنے والے اے وہ کہ جس
طرح بھی پکارا جائے دعا قبول کرتا ہے اے پاکوں کے پاک اے شکر گزاروں
کے بدلہ دینے والے اے بخشنے والے اے نوروں کے نور دینے والے اے
کاموں کے درست کرنے والے اے لطف و کرم کرنے والے اے خبر رکھنے
والے اے پناہ دینے والے اے ہلاک کرنے والے اے روشنی دینے والے
اے مددگار اے بینا اے معین و محافظ اے بزرگ اے یگانہ اے بے مثل اے
ہمیشہ رہنے والے اے جائے پناہ اے بے نیاز اے کفایت کرنے والے اے
شفا دینے والے اے وفا کرنے والے اے درگزر کرنے والے اے اچھائی
کرنے والے اے نیکی کرنے والے اے نعمت دینے والے اے فضیلت
دینے والے اے فضل کرنے والے اے صاحب بزرگی و کرامت اے یگانہ
اے وہ کہ جو بلند ہو کے غالب رہا اے وہ کہ جو مالک ہو کے صاحب قدرت
رہا اے وہ جو کہ پوشیدہ ہو کر باخبر رہا اے وہ کہ جس کی پرستش کی گئی اور اس نے
جزا دی اے وہ کہ جس نے اپنی نافرمانی پر بھی بخشا اور پردہ پوشی کی اور اے وہ
کہ جس کو انسانی فکریں گھیر نہیں سکتیں اور آنکھ دیکھ نہیں سکتی اور نہ کوئی چیز اس
سے پوشیدہ ہے اے انسانوں کو رزق دینے والے اے قسمتوں کے تقدیر کرنے
والے اے بلند جگہ والے اے مضبوط رکنوں والے اے زمانہ کے بدلنے
والے اے قربانیوں کے قبول کرنے والے اے نیکی اور احسان کرنے والے
اے عزت و غلبہ اور حکومت والے اے رحم کرنے والے اے سب سے زیادہ

ترس کرنے والے اے بڑی شان والے اے وہ کہ ہر روز جس کی نئی شان ہے
اے وہ کہ جسے ایک امر دوسرے امر سے نہیں روکتا اے بزرگ مرتبہ والے
اے وہ کہ جو ہر جگہ ہے اے آوازوں کے سننے والے اے دعاؤں کے قبول
کرنے والے اے مرادوں کے پورا کرنے والے اے حاجتوں کے برلانے
والے اے برکتوں کے نازل کرنے والے اے آنسوؤں پر رحم کرنے والے
اے لغزشوں میں دستگیری کرنے والے اے غموں کے دور کرنے والے اے
نیکیوں کے والی اے رتبوں کے بڑھانے والے اے سوالوں کے عطا کرنے
والے اے مردوں کے زندہ کرنے والے اے بچھڑے ہوؤں کو ملانے والے
اے نیتوں سے واقف اے کھوئی ہوئی چیزوں کے پلٹانے والے اے وہ کہ
جس پر آوازیں (ملی ہوئی فریادیں) مشتبہ نہیں ہوتیں اے وہ کہ سوالوں کی
کثرت سے دل تنگ نہیں ہوتا اور جسے تاریکیاں نہیں چھپاتیں اے روشنی
زمین اور آسمانوں کی اے نعمتوں کے کامل کرنے والے اے بلاؤں کے ٹالنے
والے اے جانداروں کے پیدا کرنے والے اے امتوں کے اکٹھا کرنے
والے اے بیماریوں سے شفا دینے والے اے اجالے اور اندھیرے پیدا
کرنے والے اے جود و کرم والے اے وہ جس کے عرش کو کسی کے پاؤں نے
نہیں کچلا اے جوادوں میں سب سے زیادہ جواد اے کرم کرنے والوں میں
سب سے زیادہ کرم کرنے والے اے سننے والوں میں سب سے زیادہ سننے
والے اے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ دیکھنے والے اے پناہ ڈھونڈھنے
والوں کی جائے پناہ اے ڈرنے والوں کے لئے امان اے پناہ چاہنے والوں
کی پشت پناہ اے ایمان والوں کے دوست اور مددگار اے فریاد کرنے والوں
کے فریادرس اے حاجتمندوں کی (انتہا) مراد اے ہر مسافر کے ساتھی اے ہر

تنہا کے ہمدم اور مونس اے ہر در بدر پھرنے والے کی جائے پناہ اے ہر کھدیرے ہوئے شخص کے ملجا اے کھوئی ہوئی چیز کی حفاظت کرنے والے اے بوڑھوں پر ترس کھانے والے اے چھوٹے بچوں کو رزق دینے والے اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے اے ہر قیدی کے چھوڑنے والے اے پریشان حال محتاج کو مالدار بنانے والے اے خوفزدہ پناہ چاہنے والے کے بچاؤ اے وہ ذات کہ اسی کے لئے تدبیر اور تقدیر ہے اے وہ کہ جس پر دشواریاں سہل اور آسان ہیں اے وہ کہ جسے اپنے لئے توضیح وتفسیر کی ضرورت نہیں اے وہ کہ جو ہر چیز پر قادر ہے اے وہ کہ جو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے اے وہ کہ جو ہر چیز کو جانتا اور دیکھتا ہے اے ہواؤں کے چلانے والے اے صبح کی پو کے پھاڑنے والے اے روح ملائکہ کے بھیجنے والے اے جود وسخاوت والے اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی کنجی ہے اے ہر صدا کے سننے والے اے ہر گزرے ہوئے سے پہلے اے موت کے بعد ہر جاندار کو زندہ کرنے والے اے میری سختیوں میں میری پناہ اے عالم مسافرت میں میری حفاظت کرنے والے اے میرے رفیق تنہائی اے میرے ولی نعمت اے میرے ملجا (اس وقت) جب میری سب راہیں بند ہو جائیں اور راستے مجھے ٹھکرا دیں اے میرے ملاذ جبکہ میرے رشتہ دار میرا ساتھ چھوڑ دیں اور ساتھی مجھے بے مدد چھوڑ دیں اے اس کی تکیہ گاہ جس کا کوئی تکیہ گاہ نہیں اے اس کے بھروسے جس کا کوئی بھروسہ نہیں اے اس کے سرمائے جس کا کوئی سرمایہ نہیں اے اس کی امان جس کی کوئی امان نہیں اے اس کی جائے پناہ جس کی کوئی جائے پناہ نہیں اے اس شخص کے خزانے جس کا کوئی خزانہ نہیں اے اس کی پشت پناہ جس کی کوئی پشت پناہ نہیں اے اس شخص کے فریاد رس جس کا کوئی فریاد رس نہیں اے اس کے ہمسایہ جس کا کوئی

ہمسایہ نہیں اے میرے ہمسایہ جو مجھ سے ہر وقت متصل ہے اے میرے مضبوط موثق رکن جس کا اعتقاد (اے میرے خدائے حقیقی و تحقیقی اے کعبہ کے مالک اے مہربانی کرنے والے (نرمی کرنے والے) اے ساتھ رہنے والے مجھے (زمانے کے پھندوں سے رہا فرما اور مجھ سے رنج و غم اور تنگی اور پریشانی کو پھیر دے (دور کر) اے اللہ جن بلاؤں کا متحمل نہیں ان کے شر سے محفوظ رکھ اور جن کے برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہوں اس میں میری مدد کر اے یوسف کو یعقوب کے پاس پلٹانے والے اے ایوب کی بیماریوں اور سختیوں کو دور کرنے والے اے داؤد کی لغزش کو بخشنے والے اے عیسیٰ کو آسمان پر چڑھانے والے اور یہودیوں کے ہاتھ سے انہیں نجات دینے والے اے یونس کی فریاد تاریکی (بحر و شکم ماہی) میں سننے والے اے موسیٰ کو اپنے کلام سے مخاطب کر کے منتخب کرنے والے اے وہ کہ جس نے آدمؑ کے ترک اولیٰ کو بخشا اور ادریسؑ کو مقام بلند پر اپنی رحمت سے اٹھالیا اے وہ کہ جس نے نوحؑ کو ڈوبنے سے بچایا اے وہ کہ جس نے عاد اولیٰ اور ثمود کو بالکل ہلاک کر دیا اور ان کے قبل قوم نوحؑ کو جو بڑی ظالم اور سرکش تھی اور اجڑی ہوئی منقلب بستیوں کو مسمار کر دیا اے وہ کہ جس نے قوم لوط کو ہلاک کر دیا اور قوم شعیب پر اپنا غضب نازل فرمایا اے وہ ذات جس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اے وہ کہ جس نے موسیٰ کو اپنا کلیم بنایا اے وہ کہ جس نے محمد مصطفیٰؐ کو ان پر اور ان کی آل پر خدا کی صلوٰۃ اور رحمت ہو اپنا حبیب بنایا، اے لقمان کو حکمت عطا کرنے والے اے سلیمان کو وہ ملک دینے والے جو ان کے بعد کسی کو نہ پہنچے اے جابر بادشاہوں کے خلاف ذوالقرنین کی مدد کرنے والے اے وہ کہ جس نے خضرؑ کو حیات جاوید عطا کی اور یوشعؑ بن نون کے لئے آفتاب کی روشنی

کاروان آل یٰسین (کراچی)

حج کے احکامات کو سمجھانے اور اس کی تفصیلات سے روشناس کرانے کے لئے کاروانِ آل یٰسین کی سعی، دلجمعی اور لگن قابل ذکر ہے پھر قافلے کے روح رواں عابد بھائی ایک انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، بردبار اور منکسر المزاج شخص ہیں جو ہر وقت زائرین وحجاج کرام کی دلجوئی اور خدمت میں لگے رہتے ہیں۔

کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان آل یٰسین

کاروان کا پتہ : شاپ نمبر 1 مسجد وامام بارگاہ محمدی ڈیرہ نزد نیشنل بینک ملیرسٹی

فون نمبر : 4405027-4503716 موبائل نمبر : 0333-2106403

قافلہ سالار کا اسم گرامی : عابد بھائی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام : جید علمائے کرام کی زیر نگرانی

قافلے کے مستقل کارکنان : مختلف خادمین حج

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

ڈوبنے کے بعد پلٹائی۔ اے وہ کہ جس نے اپنے الہام سے مادرِ موسیٰ کے دل کو مضبوط کر دیا اور مریم کو قلعہ عفت میں محفوظ رکھا اے وہ کہ جس نے یحییٰ بن زکریا کو خلاف عصمت باتوں سے بچایا اور موسیٰ کے غصہ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو ساکن کیا اے وہ کہ جس نے زکریا کو ولادت یحییٰ کی بشارت دی اے وہ کہ جس نے اسمٰعیل کا فدیہ ذبح عظیم ایک بڑی قربانی سے دیا اے وہ کہ جس نے ہابیل کی قربانی قبول کی اور قابیل پر لعنت مقرر کی اے فوج کفار کے بھگانے والے حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے اے خدا ان پر اور ان کی آل پر درود بھیج اے خدا تو رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور تمام نبیوں پر اور تمام رسولوں پر اور اپنے مقرب بارگاہ فرشتوں اور تمام طاعت گزار بندوں اور (اے خدا) میں تجھ سے مانگتا ہوں ہر اس سوال کے واسطے سے جو کسی ایسے شخص نے تجھ سے کیا ہو جس سے تو راضی ہوا اور تو نے اس کے قبول کرنے پر حتم و جزم کر لیا ہو اے اللہ اے اللہ اے رحم کرنے والے اے رحم کرنے والے اے رحم کرنے والے اے مہربان اے مہربان اے جلالت و بزرگی والے اے جلالت و بزرگی والے اے جلالت و بزرگی والے اسی کا واسطہ اسی کا واسطہ اسی کا واسطہ اسی کا واسطہ اسی کا واسطہ اسی کا واسطہ اسی کا واسطہ (اے خدا) میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہر اس ذاتی نام کے وسیلے سے جو تو نے اپنے لئے تجویز کیا ہے یا اپنے صحیفوں میں سے کسی ایک میں اتارا ہے یا اسے تو نے اپنے علم غیب میں مخصوص پوشیدہ رکھا ہے اور ان مقامات عزت کا واسطہ دے کے میں مانگتا ہوں جو تیرے عرش میں اور اس منتہائے (منزل) رحمت کے واسطے سے جو تیری کتاب میں ہے اور اس واسطۂ خاص سے میں دعا کرتا ہوں کہ اگر تمام درخت جو زمین پر ہیں وہ قلم ہو جائیں اور ساتوں دریا (یکے بعد

دیگرے) سیاہی ہو جائیں جب بھی خدا کے کلمات تمام نہ ہوں یقیناً اللہ بڑا عزت و حکمت والا ہے اور میں تجھ سے اے خدا اسمائے حسنٰی کے وسیلے کے ساتھ دست سوال بڑھاتا ہوں جس کی توصیف تو نے اپنی کتاب میں کی ہے اور تو نے کہا کہ خدا کے لئے اسماء حسنٰی ہیں (اے بندو) ان کے واسطے سے خدا کو پکارو اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب میرے بندے مجھ سے مانگتے ہیں تو میں (اس وقت) ان سے نزدیک ہوتا ہوں اور پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے لہٰذا (بندوں کو) چاہیے کہ وہ مجھ سے دعا کریں تاکہ میں اس کو قبول کروں اور مجھ پر ایمان لائیں شاید وہ ہدایت پاجائیں اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف ظلم کیا ہے خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تمام گناہوں کا بخشنے والا ہے کیونکہ وہ رحم و کرم والا ہے۔ (اب) میں اے میرے خدا تجھ سے سوال کرتا ہوں اے پالنے والے تجھے پکارتا ہوں اور اے میرے سردار تجھ سے امید رکھتا ہوں اور اے میرے مالک دعا کے قبول ہونے کی طمع رکھتا ہوں جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے اب اے کریم کارساز جس کا تو اہل ہے وہی مجھ پر کرم کر اور تمام حمد اسی خدا کے لئے زیبا ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے اور خدا صلوات بھیجے محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پر۔

حدیث کساء

حدیث کساء کتب اہلبیت میں محتاج تعارف نہیں اس کے عظیم فیوض اور غیر فانی برکات کے لحاظ سے قوم میں عام مقبولیت حاصل ہے ہر مسجد میں ہر شیعہ گھر میں زیادہ نہیں تو ہر جمعرات کے روز یہ خیر و برکت کے لئے پڑھی جاتی ہے نام نہاد کچھ علماؤں کی جانب سے اس کی سند کے بارے میں شکوک و شبہات ظاہر کر کے قوم میں ناکام غیر یقینی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں ہم ان نام نہاد علماء کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے اسناد پیش کر رہے ہیں تا کہ شیعہ قوم میں ہونے والی علمی دہشت گردی کا بھی کچھ تدارک کیا جا سکے۔ جن اساسی علمائے ماسلف نے اس کی سند پیش کی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(1) آیت اللہ سید ہاشم بحرینی رحمتہ اللہ علیہ

(2) آیت اللہ مقدس اردبیلی رحمتہ اللہ علیہ

(3) آیت اللہ علامہ شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ

(4) آیت اللہ مقدس اردبیلی رحمتہ اللہ علیہ

(5) آیت اللہ شیخ علی بن عبد العلی کرکی علیہ الرحمہ

(6) آیت اللہ علی بن ہلال جزائری رحمتہ اللہ علیہ

(7) آیت اللہ احمد بن فہد حلی رحمتہ اللہ علیہ

(8) آیت اللہ علی بن خازن حائری رحمتہ اللہ علیہ

(9) آیت اللہ ضیا الدین علی رحمتہ اللہ علیہ

(10) آیت اللہ شیخ شمس الدین محمد بن مکی رحمتہ اللہ علیہ

(11) آیت الہ علامہ حلی رحمتہ اللہ علیہ

(12) آیت اللہ علامہ ابن نما الحلی رحمتہ اللہ علیہ

(13) آیت اللہ محمد بن ادریس حلی رحمتہ اللہ علیہ

(14) آیت اللہ ابن حمزہ طوسی رحمتہ اللہ علیہ

(15) آیت اللہ محمد بن شہر آشوب مازندرانی رحمتہ اللہ علیہ

(16) آیت اللہ طبرسی علیہ الرحمہ

(17) آیت اللہ حسن بن محمد بن حسن طوسی علیہ الرحمہ

(18) آیت اللہ شیخ الطائفہ علیہ الرحمہ

(19) آیت اللہ شیخ محمد مفید علیہ الرحمہ

(20) آیت اللہ شیخ ابن قولویہ بابو برقی علیہ الحمہ

(21) آیت اللہ شیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ

(22) آیت اللہ علی محمد ابراہیم علیہ الرحمہ

(23) آیت اللہ ہاشم علیہ الرحمہ

(24) آیت اللہ احمد بن محمد بن ابی نصر برکی علیہ الرحمہ

(25) آیت اللہ قاسم بن یحییٰ جلاء کوفی علیہ الرحمہ

(26) آیت اللہ ابو نصیر علیہ الرحمہ

(27) جناب آبان بن تغلب

(28) صحابی رسولؐ جناب جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۹) علاوہ ازیں حضرت آیت اللہ العظمیٰ کی ،سید شہاب الدین حسینی مرعشی نجفی اعلیٰ اللہ مقامہ نے ان اسناد کی توثیق فرمائی ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مقدس مقام پر اپنی دینی و دنیاوی حاجتوں کیلئے اور وطن عزیز پاکستان کے اعزہ واقرباء کی مشکلات کے لئے روزانہ حرم خدا اور حرم رسولؐ میں تلاوت حدیث کساء شریف فرمائیں اور ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حدیث کساء شریف

عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبِىْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِىْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ
فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّىْ اَجِدُ فِىْ بَدَنِىْ ضُعْفًا فَقُلْتُ
لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَآ اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِىْ
بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِىْ فَغَطِّيْنِىْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِىْ
فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَاْلَاُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ
فِىْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَ كَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَ اِذَا بِوَلَدِىَ
الْحَسَنُ قَدْ اَقْبَلَ وَ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَآ اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَ
عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِىْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِىْ فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّىْ
اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ
نَحْوَ الْكِسَآءِ وَ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ
لِىْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا
وَلَدِىْ وَ يَا صَاحِبَ حَوْضِىْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ
الْكِسَآءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَ اِذَا بِوَلَدِىَ الْحُسَيْنُ قَدْ اَقْبَلَ وَ
قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَآ اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِىْ
وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِىْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِىْ فَقَالَ لِىْ يَآ اُمَّاهُ اِنِّىْ اَشَمُّ
عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ وَ اَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَدَنَى
الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمَا تَحْتَ
الْكِسَآءِ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَ يَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ
اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ
اَبُوالْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيطَالِبٌ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَآ اَبَا الْحَسَنِ و يَآ اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً
كَاَنَّهَا رَائِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ
وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَ قَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ
الْكِسَآءِ قَالَ لَهٗ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَآ اَخِيْ وَ يَا وَصِيِّيْ وَ
خَلِيْفَتِيْ وَ صَاحِبَ لِوَآئِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ
الْكِسَآءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَ قُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَتَاهُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ وَ
عَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَ يَا بِضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ
تَحْتَ الْكِسَآءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَآءِ اَخَذَ اَبِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ بِطَرَفَيِ الْكِسَآءِ وَ اَوْمَىٰ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَآءِ وَ
قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَ خَآصَّتِيْ وَ حَآمَّتِيْ لَحْمُهُمْ
لَحْمِيْ وَ دَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَ يَحْزُنُنِيْ مَا يَحْزُنُهُمْ
اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ

وَ مُحِبٌّ مَنْ اَحَبَّهُمْ اِنَّهُمْ مِنِّی وَ اَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ
بَرَکَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ غُفْرَانَکَ وَ رِضْوَانَکَ عَلَیَّ وَ عَلَیْهِمْ
وَ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَا
مَلَآئِکَتِیْ وَ یَا سُکَّانَ سَمٰوَاتِیْ اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَبْنِیَّةً وَلَآ
اَرْضًا مَدْحِیَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِیْرًا وَلَا شَمْسًا مُضِیْئَةً وَلَا فَلَکًا یَدُوْرُ
وَلَا بَحْرًا یَجْرِیْ وَلَا فُلْکًا یَسْرِیْ اِلَّا فِیْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَآءِ
الْخَمْسَةِ الَّذِیْنَهُمْ تَحْتَ الْکِسَآءِ فَقَالَ الْاَمِیْنُ جِبْرَآئِیْلُ یَا رَبِّ وَ
مَنْ تَحْتَ الْکِسَآءِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَعْدِنُ
الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَ اَبُوْهَا وَ بَعْلُهَا وَ بَنُوْهَا فَقَالَ جِبْرَآئِیْلُ یَا
رَبِّ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ لِاَکُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ
اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَکَ فَهَبَطَ الْاَمِیْنُ جِبْرَآئِیْلُ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یُقْرِئُکَ السَّلَامُ وَ
یَخُصُّکَ بِالتَّحِیَّةِ وَالْاِکْرَامِ وَ یَقُوْلُ لَکَ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ
اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَبْنِیَّةً وَلَآ اَرْضًا مَدْحِیَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِیْرًا وَلَا
شَمْسًا مُضِیْئَةً وَلَا فَلَکًا یَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا یَجْرِیْ وَلَا فُلْکًا یَسْرِیْ
اِلَّا لِاَجْلِکُمْ وَ مَحَبَّتِکُمْ وَ قَدْ اَذِنَ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَکُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ
لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَآ اَمِیْنَ
وَحْیِ اللّٰهِ اِنَّهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَکَ فَدَخَلَ جِبْرَآئِیْلُ مَعَنَا تَحْتَ
الْکِسَآءِ فَقَالَ لِاَبِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰۤی اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا فَقَالَ
عَلِیٌّ لِاَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْکِسَآءِ

مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَاللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ فِيْهِ جَمْعٌ مِنْ شِيْعَتِنَا وَ مُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَتَفَرَّقُوا فَقَالَ عَلِيٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَ فَازَ شِيْعَتُنَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ثَانِيًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَاذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِنْ شِيْعَتِنَا وَ مُحِبِّيْنَا وَ فِيْهِمْ مَهْمُوْمٌ اِلَّا وَ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَ كَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَ قَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَ سُعِدْنَا وَ كَذٰلِكَ شِيْعَتُنَا فَازُوا وَ سُعِدُوا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ.

صاحب عوال نے بسند صحیح جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے اور انہوں نے دختر رسول خدا جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جناب فاطمہؑ سے سنا انہوں نے کہا کہ میرے پاس میرے والد بزرگوار رسولؐ خدا ایک روز تشریف لائے اور فرمایا کہ تم پر سلام ہو اے فاطمہؑ میں نے کہا کہ آپ پر بھی سلام پھر فرمایا میں اپنے جسم میں کمزوری پا رہا ہوں پس میں نے کہا میں آپ کے لئے خدا کی پناہ چاہتی ہوں اے والد ماجد کمزوری سے، انہوں نے کہا اے فاطمہؑ رداء یمانی لاؤ اور اسے مجھ کو اڑھا دو پس میں رداء یمانی لے کر آئی اور اسے میں نے انہیں اڑھا دیا اور میں ان کی طرف دیکھنے لگی ان کا رخ زیبا اس طرح درخشندہ تھا جیسے چودھویں

رات کا چاند۔ ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میرا بیٹا حسنؑ آیا اور اس نے کہا کہ مادر گرامی آپ پر سلام ہو میں نے کہا تم پر بھی سلام اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے میوۂ دل، اس نے کہا اے اماں میں آپ کے قریب ایسی خوشبو پا رہا ہوں جیسے میرے نانا رسولؐ خدا کی خوشبو۔ میں نے کہا ہاں تمہارے نانا چادر کے نیچے آرام فرما ہیں۔ حسنؑ چادر کے پاس گئے اور کہا اے نانا اے رسولؐ خدا آپ پر سلام ہو کیا مجھے بھی چادر میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام اے میرے لال اے میرے حوض کے مالک تمہیں اجازت ہے، پس وہ چادر میں داخل ہو گئے ابھی تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میرا بیٹا حسینؑ آیا اور کہا سلام آپ پر اے مادر گرامی، میں نے کہا تم پر بھی سلام ہو اے بیٹے، اے خنکیٔ چشم، اے میوۂ دل، اس نے کہا اب اماں میں آپ کے نزدیک ویسی خوشبو پا رہا ہوں جیسی میرے نانا رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خوشبو ہے۔ میں نے کہا بیشک تمہارے نانا اور بھائی چادر کے نیچے ہیں حسینؑ چادر کے قریب گئے اور کہا سلام آپ پر اے نانا سلام آپ پر اے منتخب پروردگار کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ دونوں کے ساتھ چادر میں آجاؤں۔ انہوں نے فرمایا تم پر سلام اے میرے لال اے میری امت کے شفیع میں نے تم کو اجازت دیدی تو وہ بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ چادر میں آگئے اتنے میں ابوالحسن علیؑ بن ابی طالب تشریف لائے اور کہا سلام تم پر اے دختر رسولؐ خدا میں نے کہا اور آپ پر بھی سلام اے ابوالحسن اے امیرالمومنین، انہوں نے کہا میں آپ کے پاس ایسی خوشبو محسوس کر رہا ہوں جو میرے بھائی اور میرے چچا کے فرزند رسولؐ خدا کی خوشبو ہے۔ میں نے کہا ہاں وہ آپ کے بچوں سمیت چادر کے نیچے آرام فرما ہیں۔ پس علیؑ بھی چادر

کے پاس آئے اور کہا سلام آپ پر اے اللہ کے رسول کیا مجھے اجازت ہے کہ
میں آپ کے ساتھ زیر چادر آ جاؤں۔ فرمایا رسولؐ اکرم نے تم پر بھی سلام اے
میرے بھائی، وصی، خلیفہ اور میرے پرچم دار تمہیں اجازت ہے۔ پھر حضرت
علیؑ بھی زیرِ چادر داخل ہو گئے پھر میں چادر کے پاس آئی اور کہا سلام آپ پر
اے والد بزرگوار اے رسولؐ خدا کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ کے ہمراہ
زیرِ چادر آ جاؤں۔ فرمایا تم پر بھی سلام اے پارۂ جگر، اے نورِ نظر تمہیں بھی
اجازت ہے۔ پس میں داخل چادر ہو گئی۔ پھر جب ہم سب کے سب زیر کساء
جمع ہو گئے تو رسولؐ خدا نے چادر کے دونوں گوشوں کو پکڑا اور اپنے داہنے ہاتھ
سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا خدایا یہ میرے اہل بیت، میرے خاص،
میرے عزیز ہیں ان کا گوشت میرا گوشت ہے ان کا خون میرا خون ہے جس
نے ان کو اذیت دی اس نے مجھ کو اذیت دی اور جس نے ان کو محزون کیا اس
نے مجھ کو محزون کیا، میری اس سے جنگ ہے جس نے ان سے جنگ کی اور
اس سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے، ان کا
دوست میرا دوست ہے یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں خدایا تو قرار دے
اپنی صلوات و برکت اور رحمت و مغفرت اور رضامندی کو میرے اوپر اور ان پر
اور ان سے گندگی کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاکیزہ رکھ جو حق پاکیزگی ہے۔ پس
خدا نے فرمایا اے میرے ملائکہ اے میرے آسمان کے رہنے والو میں نے بلند
شدہ آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ
درخشاں سورج کو اور نہ چلنے والے آسمان کو اور نہ بہنے والے دریا کو اور نہ چلنے
والی کشتی کو مگر یہ کہ ان پانچ افراد کی محبت میں جو زیر کساء ہیں۔ جبرئیلؑ امین
نے کہا اے پروردگار یہ کون زیر کساء ہے فرمایا خداوند عزوجل نے یہ نبوت

کے اہل بیت اور معدن رسالت ہیں یہ فاطمہ، ان کے پدر بزرگوار، ان کے شوہر اور ان کے بچے ہیں۔ پس جبرئیل نے کہا اے میرے پروردگار کیا تو مجھے بھی اجازت دیتا ہے کہ میں زمین پر جاؤں اور ان پانچ افراد کے ساتھ چھٹا ہو جاؤں۔ خدایا نے فرمایا ہاں تمہیں اجازت ہے۔ پس جبرئیل امین زمین پر آئے اور کہا سلام تم پر اے رسولؐ خدا بزرگ و برتر خدا تم کو سلام پہنچاتا ہے او رمحبت واکرام سے تمہیں مخصوص کرتا ہے اور فرماتا ہے قسم ہے میری عزت اور میرے جلال کی میں نے بلند آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ چلنے والے آسمان اور نہ جاری دریا کو اور نہ رواں دواں کشتی کو مگر تمہاری وجہ سے اور تمہاری محبت کی وجہ سے اور اس نے مجھ کو اجازت دی ہے کہ میں آپ کے ساتھ زیر کساء آ جاؤں تو اے رسولؐ خدا کیا مجھ کو اجازت ہے۔ فرمایا رسولؐ خدا نے تم پر بھی سلام اے وحی خدا کے امین ہاں تم کو بھی اجازت ہے پس جبرئیلؑ بھی ہمارے ساتھ زیر کساء آ گئے اور انہوں نے میرے والد ماجد سے کہا خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے وہ فرماتا ہے بیشک خدا کا ارادہ ہو چکا ہے کہ اے اہل بیتؑ تم سے گندگی کو دور رکھے اور تم کو ویسا پاک و پاکیزہ رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے۔ علیؑ نے میرے والد سے کہا اے رسولؐ خدا ہم کو بتائیں کہ زیر کساء ہمارے بیٹھنے کا فضل و شرف کیا ہے خدا کے نزدیک، رسولؐ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا نبی بنا کر اور مجھ کو رسالت کے لئے منتخب کیا۔ ہماری اس خبر کو زمین کی مجلسوں میں سے کسی مجلس میں ذکر نہیں کیا جائے گا۔ جہاں میرے شیعوں اور محبوں کی جماعت ہو مگر یہ کہ ان پر رحمت نازل ہوگی اور ملائکہ ان کے اطراف ہوں گے اور ان کے لئے استغفار کریں گے یہاں

تک کہ متفرق ہو جائیں تب حضرت علیؑ نے کہا بخدا ہم کامیاب ہو گئے اور رب کعبہ کی قسم ہمارے شیعہ کامیاب ہو گئے۔ دوبارہ رسولؐ نے فرمایا اے علی قسم ہے اس کی جس نے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا اور رسالت کے لئے منتخب کیا۔ زمین کی محفلوں میں سے کسی محفل میں ہماری اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جائے گا درانحالیکہ اس میں ہمارے شیعہ اور محب بھی ہوں مگر یہ کہ اس میں کوئی صاحب غم ہوگا تو اس کا غم خدا دور کر دے گا اور کوئی محزون ہوگا تو خدا اس کے حزن کو دور کر دے گا اور اگر کوئی طالب حاجت ہوگا تو خدا اس کی حاجت پورا کر دے گا تو علیؑ نے کہا کہ بخدا ہم کامیاب و سعید ہو گئے اور اسی طرح ہمارے شیعہ کامیاب اور سعادت مند ہو گئے دنیا اور آخرت میں پروردگار کعبہ کی قسم۔

دعائے کمیل بن زیاد علیہ الرحمہ

یہ مشہور دعاؤں میں سے ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے اسے بہترین دعا کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ دعائے حضرت خضرؑ ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے اسے کمیل بن زیادؒ کو تعلیم کیا تھا جو آپ کے خاص اصحاب میں سے تھے اور فرمایا کہ اسے ہر شب جمعہ اور اور پندرہ شعبان میں پڑھے۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے، گناہوں کی بخشش، رزق کا دروازہ کھولنے کے لئے بہت نفع بخش ہے اور شیخ وسید نے اسے نقل کیا ہے اور میں اس کو مصباح المتہجد سے نقل کر رہا ہوں اور وہ دعائے شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَ بِقُوَّتِکَ الَّتِیْ قَھَرْتَ بِھَا کُلَّشَیْءٍ وَ خَضَعَ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ وَذَلَّ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ وَ بِجَبَرُوْتِکَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِھَا کُلَّ شَیْءٍ وَ بِعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا یَقُوْمُ لَھَا شَیْءٌ وَ بِعَظَمَتِکَ الَّتِیْ مَلَاَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَ بِسُلْطَانِکَ الَّذِیْ عَلَا کُلَّشَیْءٍ وَ بِعِلْمِکَ الَّذِیْ اَحَاطَ بِکُلِّشَیْءٍ وَبِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَضَآءَ لَہٗ کُلُّشَیْءٍ یَا نُوْرُ یَا قُدُّوْسُ یَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَ یَآ اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَھْتِکُ الْعِصَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ النِّقَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَآءَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ الْبَلَآءَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ اَخْطَاْتُھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِذِکْرِکَ وَاَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی نَفْسِکَ وَ اَسْئَلُکَ بِجُوْدِکَ اَنْ تُدْنِیَنِیْ مِنْ قُرْبِکَ وَ اَنْ

تُوزِعَنِی شُکْرَکَ وَ اَنْ تُلْهِمَنِی ذِکْرَکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ
سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ اَنْ تُسَامِحَنِی وَ تَرْحَمَنِی وَ
تَجْعَلَنِی بِقَسْمِکَ رَاضِیًا قَانِعًا وَ فِی جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا
اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُکَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَ اَنْزَلَ بِکَ عِنْدَ
الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهٗ وَعَظُمَ فِیْمَا عِنْدَکَ رَغْبَتُهٗ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ
سُلْطَانُکَ وَعَلَا مَکَانُکَ وَ خَفِیَ مَکْرُکَ وَ ظَهَرَ اَمْرُکَ وَ
غَلَبَ قَهْرُکَ وَ جَرَتْ قُدْرَتُکَ وَلَا یُمْکِنُ الْفِرَارُ مِنْ
حُکُوْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ لَآ اَجِدُ لِذُنُوْبِی غَافِرًا وَلَا لِقَبَآئِحِی سَاتِرًا وَلَا
لِشَیْئٍ مِنْ عَمَلِیَ الْقَبِیْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَیْرَکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ ظَلَمْتُ نَفْسِی وَ تَجَرَّأْتُ بِجَهْلِی وَ
سَکَنْتُ اِلٰی قَدِیْمِ ذِکْرِکَ لِی وَ مَنِّکَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ مَوْلَایَ کَمْ
مِنْ قَبِیْحٍ سَتَرْتَهٗ وَکَمْ مِنْ فَادِحٍ مِنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ وَ کَمْ مِنْ عِثَارٍ
وَقَیْتَهٗ وَ کَمْ مِنْ مَکْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ وَ کَمْ مِنْ ثَنَآءٍ جَمِیْلٍ لَسْتُ
اَهْلًا لَهٗ نَشَرْتَهٗ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَآئِی وَ اَفْرَطَ بِی سُوْٓءُ حَالِی وَ
قَصُرَتْ بِی اَعْمَالِی وَ قَعَدَتْ بِی اَغْلَالِی وَ حَبَسَنِی عَنْ نَفْعِی
بُعْدُ اَمَلِی وَ خَدَعَتْنِی الدُّنْیَا بِغُرُوْرِهَا وَ نَفْسِی بِخِیَانَتِهَا وَبِجِنَا
یَتِهَا وَ مِطَالِی یَا سَیِّدِی فَاَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ اَنْ لَا یَحْجُبَ عَنْکَ
دُعَآئِی سُوْٓءُ عَمَلِی وَ فِعَالِی وَ لَا تَفْضَحْنِی بِخَفِیِّ مَا اطَّلَعْتَ
عَلَیْهِ مِنْ سِرِّی وَلَا تُعَاجِلْنِی بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰی مَا عَمِلْتُهٗ فِی
خَلَوَاتِی مِنْ سُوْٓءِ فِعْلِی وَ اِسَآئَتِی وَ دَوَامِ تَفْرِیْطِی وَجَهَالَتِی وَ
کَثْرَةِ شَهَوَاتِی وَ غَفْلَتِی وَ کُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِکَ لِی فِی کُلِّ

الْاَحْوَالِ رَؤُفًا وَ عَلَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا اِلٰهِیْ وَ رَبِّیْ مَنْ
لِیْ غَیْرُکَ اَسْئَلُهٗ کَشْفَ ضُرِّیْ وَ النَّظَرَ فِیْ اَمْرِیْ اِلٰهِیْ وَ
رَبِّیْ مَنْ لِیْ غَیْرُکَ اَسْئَلُهٗ کَشْفَ ضُرِّیْ وَالنَّظَرَ فِیْ اَمْرِیْ
اِلٰهِیْ وَ مَوْلَایَ اَجْرَیْتَ عَلَیَّ حُکْمًا اِتَّبَعْتُ فِیْهِ هَوٰی نَفْسِیْ
وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِیْهِ مِنْ تَزْیِیْنِ عَدُوِّیْ فَغَرَّنِیْ بِمَآ اَهْوٰی وَ اَسْعَدَهٗ
عَلٰی ذٰلِکَ الْقَضَآءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰی عَلَیَّ مِنْ ذٰلِکَ بَعْضَ
حُدُوْدِکَ وَ خَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِکَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلَیَّ فِیْ
جَمِیْعِ ذٰلِکَ وَلَا حُجَّةَ لِیْ فِیْمَا جَرٰی عَلَیَّ فِیْهِ قَضَآؤُکَ وَ
اَلْزَمَنِیْ حُکْمُکَ وَ بَلَآؤُکَ وَ قَدْ اَتَیْتُکَ یَآ اِلٰهِیْ بَعْدَ
تَقْصِیْرِیْ وَ اِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ مُعْتَذِرًا نَادِمًا مُنْکَسِرًا مُسْتَقِیْلًا
مُسْتَغْفِرًا مُنِیْبًا مُقِرًّا مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا لَآ اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا کَانَ مِنِّیْ
وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَیْهِ فِیْ اَمْرِیْ غَیْرَ قَبُوْلِکَ عُذْرِیْ وَ
اِدْخَالِکَ اِیَّایَ فِیْ سَعَةِ رَحْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِیْ
وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّیْ وَ فُکَّنِیْ مِنْ شَدِّ وَثَاقِیْ یَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ
بَدَنِیْ وَ رِقَّةَ جِلْدِیْ وَدِقَّةَ عَظْمِیْ یَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِیْ وَ ذِکْرِیْ وَ
تَرْبِیَتِیْ وَ بِرِّیْ وَ تَغْذِیَتِیْ هَبْنِیْ لِاِبْتِدَآءِ کَرَمِکَ وَ سَالِفِ
بِرِّکَ بِیْ یَا اِلٰهِیْ وَ سَیِّدِیْ وَ رَبِّیْ اَتُرَاکَ مُعَذِّبِیْ بِنَارِکَ
بَعْدَ تَوْحِیْدِکَ وَ بَعْدَ مَا انْطَوٰی عَلَیْهِ قَلْبِیْ مِنْ مَعْرِفَتِکَ
وَلَهِجَ بِهٖ لِسَانِیْ مِنْ ذِکْرِکَ وَ اعْتَقَدَهٗ ضَمِیْرِیْ مِنْ حُبِّکَ وَ
بَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِیْ وَ دُعَآئِیْ خَاضِعًا لِرُبُوْبِیَّتِکَ هَیْهَاتَ اَنْتَ
اَکْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَیِّعَ مَنْ رَبَّیْتَهٗ اَوْ تُبْعِدَ مَنْ اَدْنَیْتَهٗ اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ

اَوْتَبَعَهٗ اَوْ تُسَلِّمَ اِلَی الْبَلَآءِ مَنْ کَفَیْتَهٗ وَ رَحِمْتَهٗ وَ لَیْتَ شِعْرِیْ یَا
سَیِّدِیْ وَ اِلٰهِیْ وَ مَوْلَایَ اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰی وُجُوْهٍ خَرَّتْ
لِعَظَمَتِکَ سَاجِدَةً وَ عَلٰٓی اَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِیْدِکَ صَادِقَةً وَ
بِشُکْرِکَ مَادِحَةً وَ عَلٰی قُلُوْبٍ اِعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِیَّتِکَ مُحَقِّقَةً وَ
عَلٰی ضَمَآئِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِکَ حَتّٰی صَارَتْ خَاشِعَةً وَ عَلٰی
جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰٓی اَوْطَانِ تَعَبُّدِکَ طَآئِعَةً وَ اَشَارَتْ
بِاسْتِغْفَارِکَ مُذْعِنَةً مَا هٰکَذَا الظَّنُّ بِکَ وَلَآ اُخْبِرْنَا بِفَضْلِکَ
عَنْکَ یَا کَرِیْمُ یَا رَبِّ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِیْ عَنْ قَلِیْلٍ مِنْ بَلَآءِ
الدُّنْیَا وَ عُقُوْبَاتِهَا وَ مَا یَجْرِیْ فِیْهَا مِنَ الْمَکَارِهِ عَلٰٓی اَهْلِهَا عَلٰٓی
اَنَّ ذٰلِکَ بَلَآءٌ وَ مَکْرُوْهٌ قَلِیْلٌ مَکْثُهٗ یَسِیْرٌ بَقَآئُهٗ قَصِیْرٌ مُدَّتُهٗ
فَکَیْفَ احْتِمَالِیْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ جَلِیْلِ وَ قُوْعِ الْمَکَارِهِ فِیْهَا
وَهُوَ بَلَآءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ وَ یَدُوْمُ مَقَامُهٗ وَلَا یُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ لِاَنَّهٗ
لَا یَکُوْنُ اِلَّا عَنْ غَضَبِکَ وَ انْتِقَامِکَ وَ سَخَطِکَ وَ هٰذَا مَا لَا
تَقُوْمُ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ یَا سَیِّدِیْ فَکَیْفَ لِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ
الضَّعِیْفُ الذَّلِیْلُ الْحَقِیْرُ الْمِسْکِیْنُ الْمُسْتَکِیْنُ یَا اِلٰهِیْ وَ رَبِّیْ وَ
سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایَ لِاَیِّ الْاُمُوْرِ اِلَیْکَ اَشْکُوْا وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَ
اَبْکِیْ لِاَلِیْمِ الْعَذَابِ وَ شِدَّتِهٖ اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَآءِ وَ مُدَّتِهٖ فَلَئِنْ
صَیَّرْتَنِیْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِکَ وَجَمَعْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اَهْلِ
بَلَآئِکَ وَ فَرَّقْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اَحِبَّآئِکَ وَ اَوْلِیَآئِکَ فَهَبْنِیْ
یَا اِلٰهِیْ وَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایَ وَ رَبِّیْ صَبَرْتُ عَلٰی عَذَابِکَ
فَکَیْفَ اَصْبِرُ عَلٰی فِرَاقِکَ وَهَبْنِیْ صَبَرْتُ عَلٰی حَرِّ نَارِکَ

فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النَّارِ
وَرَجَائِي عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَئِنْ
تَرَكْتَنِي نَاطِقًا لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ
وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَلَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ
بُكَاءَ الْفَاقِدِيْنَ وَلَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غَايَةَ
اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ
وَيَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ اَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا اِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ
تَسْمَعُ فِيْهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيْهَا بِمُخَالَفَتِهٖ وَ ذَاقَ طَعْمَ
عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهٖ وَ حُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهٖ وَ جَرِيْرَتِهٖ وَهُوَ
يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ وَ يُنَادِيْكَ بِلِسَانِ اَهْلِ
تَوْحِيْدِكَ وَ يَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقٰى
فِي الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُوْ مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ اَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ
النَّارُ وَهُوَ يَاْمُلُ فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيْبُهَا وَ
اَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَ تَرٰى مَكَانَهُ اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيْرُهَا
وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ
صِدْقَهُ اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيْكَ يَا رَبَّهُ اَمْ كَيْفَ
يَرْجُوْ فَضْلَكَ فِي عِتْقِهٖ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيْهَا هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ
الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوْفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ
بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنْ بِرِّكَ وَ اِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ لَوْلَا مَا
حَكَمْتَ بِهٖ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ وَ قَضَيْتَ بِهٖ مِنْ اِخْلَادِ
مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا

مَقَرًّا وَّلَا مُقَامًا لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآئُكَ اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَاَهَا مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَ اَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ قَدَّرْتَهَا وَ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِيْ حَتَمْتَهَا وَ حَكَمْتَهَا وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهُ وَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَ كُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهُ وَ كُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ اَخْفَيْتُهُ اَوْ اَظْهَرْتُهُ وَ كُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ وَ كَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّيْ وَ جَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِيْ وَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَ بِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهُ وَ بِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَ اَنْ تُوَفِّرَ حَظِّيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهُ اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهُ اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَ مَالِكَ رِقِّيْ يَا مَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَ مَسْكَنَتِيْ يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَ فَاقَتِيْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَ قُدْسِكَ وَ اَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَ اَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْ قَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً وَ اَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَ اَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا وَ حَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ

مُعَوَّلِیْ یَا مَنْ اِلَیْہِ شَکَوْتُ اَحْوَالِی یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ قَوِّ عَلٰی
خِدْمَتِکَ جَوَارِحِی وَ اشْدُدْ عَلَی الْعَزِیْمَۃِ جَوَانِحِی وَ ھَبْ لِیَ
الْجِدَّ فِی خَشْیَتِکَ وَالدَّوَامَ فِی الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِکَ حَتّٰی
اَسْرَحَ اِلَیْکَ فِی مَیَادِیْنِ السَّابِقِیْنَ وَاُسْرِعَ اِلَیْکَ فِی الْبَارِزِیْنَ
وَاَشْتَاقَ اِلٰی قُرْبِکَ فِی الْمُشْتَاقِیْنَ وَ اَدْنُوَمِنْکَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِیْنَ
وَ اَخَافَکَ مَخَافَۃَ الْمُوْقِنِیْنَ وَ اَجْتَمِعَ فِی جِوَارِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَللّٰھُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِی بِسُوْءٍ فَاَرِدْہُ وَمَنْ کَادَنِی فَکِدْہُ وَاجْعَلْنِی مِنْ
اَحْسَنِ عَبِیْدِکَ نَصِیْباً عِنْدَکَ وَ اَقْرَبِھِمْ مَنْزِلَۃً مِنْکَ وَ
اَخَصِّھِمْ زُلْفَۃً لَدَیْکَ فَاِنَّہٗ لَا یُنَالُ ذٰلِکَ اِلَّا بِفَضْلِکَ وَجُدْلِی
بِجُوْدِکَ وَاعْطِفْ عَلَیَّ بِمَجْدِکَ وَاحْفَظْنِی بِرَحْمَتِکَ
وَاجْعَلْ لِسَانِی بِذِکْرِکَ لَھِجًا وَ قَلْبِی بِحُبِّکَ مُتَیَّمًا وَ مُنَّ عَلَیَّ
بِحُسْنِ اِجَابَتِکَ وَ اَقِلْنِی عَثْرَتِی وَاغْفِرْزَلَّتِی فَاِنَّکَ قَضَیْتَ
عَلٰی عِبَادِکَ بِعِبَادَتِکَ وَ اَمَرْتَھُمْ بِدُعَآئِکَ وَ ضَمِنْتَ لَھُمُ
الْاِجَابَۃَ فَاِلَیْکَ یَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْھِی وَ اِلَیْکَ یَا رَبِّ مَدَدْتُ
یَدِی فَبِعِزَّتِکَ اسْتَجِبْ لِی دُعَآئِی وَ بَلِّغْنِی مُنَایَ وَلَا تَقْطَعْ
مِنْ فَضْلِکَ رَجَائِی وَ اکْفِنِیْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِی یَا
سَرِیْعَ الرِّضَا اِغْفِرْلِمَنْ لَا یَمْلِکُ اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّکَ فَعَّالٌ لِمَا
تَشَآءُ یَا مَنِ اسْمُہٗ دَوَآءٌ وَ ذِکْرُہٗ شِفَآءٌ وَ طَاعَتُہٗ غِنًی اِرْحَمْ مَنْ
رَاسُ مَالِہِ الرَّجَآءُ وَ سِلَاحُہُ الْبُکَآءُ یَا سَابِغَ النِّعَمِ یَا دَافِعَ النِّقَمِ یَا
نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِیْنَ فِی الظُّلَمِ یَا عَالِمًا لَا یُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِی مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی

رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

خدایا میں تجھ سے تیری رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز سے بڑی ہے اور تیری اس قوت کا واسطہ دے کر جس کی وجہ سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور ہر چیز نے اس کے آگے فروتنی کی ہے اور ہر چیز اس سے پست ہے اور تیری اس جبروت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے سبب سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور تیری عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے آگے کوئی چیز نہیں ٹھہرتی اور تیری عظمت کے واسطے سے جس سے ہر چیز بھری نظر آتی ہے اور تیری اس سلطنت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر غالب ہے اور تیری ذات کے واسطے سے جو ہر شے کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی ہے اور تیرے ناموں کے واسطے سے جس سے ہر چیز ارکان بھرے ہیں اور تیرے علم کے واسطے سے جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہے اور تیری ذات کے نور کے واسطے سے جس کی وجہ سے ہر چیز روشن ہے اے نور اے پاکیزہ اے سب سے پہلے اور اے سب کے آخر خدایا میرے وہ کل گناہ بخش دے جو ناموس میں بٹہ لگاتے ہیں خدایا میرے وہ سارے گناہ معاف کر دے جو بلاؤں کے نازل ہونے کا سبب ہوتے ہیں خدایا میرے وہ تمام گناہ بخش دے جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں خدایا میرے ان کل گناہوں کو بخش دے جو دعاؤں کو قبول ہونے سے روک دیتے ہیں خدایا ان گناہوں کو بخش دے جن سے بلائیں نازل ہوتی ہیں خدایا میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے کئے ہیں اور ان گناہوں کو جو مجھ سے ہو گئے ہوں خدایا میں تیری یاد کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں تقرب چاہتا ہوں اور تیری ہی ذات کو اپنا سفارشی بناتا ہوں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بخشش اور کرم کے ذریعہ کہ میرے لئے اپنا قرب زیادہ کر اور مجھے شکریہ کی

توفیق دے اور اپنی یاد میرے دل میں ڈال دے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا
ہوں گڑگڑانے والے عاجزی کرنے والے خضوع وخشوع کرنے والے اور
رونے والے کے سوال کی طرح کہ تو میرے گناہوں کو درگزر کر اور مجھ پر رحم کر
اور جو کچھ تو نے میرا حصہ لگایا ہے اس پر میں راضی ہوں اور قناعت کروں اور
ہر حال میں تیرے بندوں سے تواضع کروں خدایا میں تیری بارگاہ میں اسی شخص
جیسا سوال کرتا ہوں جس کا فاقہ سخت ہوگیا ہو اور تیرے پاس سختیوں میں اپنی
حاجت اس نے پیش کی ہو اور جو کچھ تیرے خزانے میں ہو اس کے بارے میں
اس کی رغبت بڑھی ہوئی ہو اے خدا تیری بادشاہت عظیم ہے اور تیرا مرتبہ بلند
ہے اور تیرا بدلہ لینا مجھ سے باہر ہے اور تیرا حکم ظاہر ہے اور تیرا قہر غالب ہے
اور تیری قدرت کی مشین چل رہی ہے اور تیری حکومت سے بھاگ کر نکل جانا
ممکن نہیں ہے خدایا میں نہیں پاتا ہوں اپنے گناہوں کے لئے بخشنے والا اور نہ
برائیوں کے لئے پردہ پوشی کرنے والا اور اپنی بدعملی کے لئے نیکی سے بدل
دینے والا سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے تو پاک ومنزہ ہے
اور میں تیری تعریف کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنی جہالت سے
جری ہوگیا اور اطمینان کرلیا تیرے ہمیشہ مجھ پر احسان کرنے کی وجہ سے اور
تیری یاد کی وجہ سے خدایا اے میرے مولا تو نے میری کتنی ہی برائیوں کو چھپایا
اور کتنی بلاؤں کو تو نے ٹال دیا اور کتنی لغزشوں سے تو نے بچالیا اور کتنی اذیتوں کو
تو نے دفع کیا اور کتنی خوبیاں جن کا میں بالکل مستحق نہیں تھا تو نے اس کو لوگوں
میں پھیلا دیا ہے خدایا میری آزمائش بڑھ گئی اور میری بدحالی حد سے آگے
بڑھ گئی ہے اور میرے نیک اعمال کم ہیں اور سخت تکلیفوں نے مجھے بٹھا دیا ہے
اور مجھے نفع سے باز رکھا ہے میری امیدوں کی درازی نے اور دنیا نے مجھے اپنی

فریب دہی سے دھوکہ میں رکھا اور میرے نفس نے اپنی خیانت اور ٹال مٹول سے دھوکہ دیا اے میرے سردار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت کے واسطہ سے کہ میری بدعملی میری دعا کو پہنچنے سے نہ روکے اور میرے جن پوشیدہ رازوں سے تو مطلع ہے انہیں ظاہر کر کے مجھے ذلیل نہ کرنا اور میں اپنی غفلت خواہشوں کی کثرت اپنی جہالت اور نیکی کی طرف ہمیشہ کی کم رغبتی کے سبب جو برائیاں چھپ چھپ کر کر چکا ہوں ان کی سزا میں جلدی نہ کر خدایا مجھ پر ہر حال میں مہربان رہ اپنی عزت کے واسطے سے اور میرے تمام معاملات میں مہربانی دکھا میرے خدا میرے رب تیرے سوا اور کون ہے جس سے میں اپنی مصیبت کے دور کرنے اور اپنے معاملہ میں نظر کرنے کا سوال کروں میرے خدا میرے مولا تو نے میرے لئے ایک حکم جاری کیا جس میں میں نے اپنے خواہش نفس کی پیروی کی اور دشمن کی فریب کاری سے بچاؤ کا انتظام نہیں کیا تو اس نے میری خواہش کے ذریعہ مجھے دھوکہ دے دیا اور قضا وقدر نے اس معاملہ میں اس کی مدد کر دی اس طرح تیری مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کر گیا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کر دی ہے بہرحال اس معاملہ میں میرے ذمہ تیری حمد بجالانا ضروری ہے اور کوئی دلیل میرے پاس نہیں ہے ان تمام امور میں جس میں تیرا فیصلہ مجھ پر جاری ہوا اور تیرا حکم اور تیری آزمائش میرے لئے لازمی ہوئی اور میں اے خدا تیری بارگاہ میں آیا ہوں کوتاہی اور نفس پر زیادتی کے بعد عذر کرتا ہوا شرمندہ انکساری کے ساتھ چھٹکارا چاہتا ہوں طلب مغفرت کرتا ہوا گڑگڑاتا ہوا اقرار کرتا ہوا یقین کرتا ہوا اعتراف کرتا ہوا کیونکہ جو مجھ سے ہو گیا ہے اس سے کہیں بھاگنے کا بھی ٹھکانا نہیں ہے اور نہ رونے کی جگہ کہ پناہ لوں سوائے اس کے کہ تو میرا عذر قبول کر لے اور اپنی وسعت رحمت

میں مجھ کو داخل کرے خدایا میرا عذر قبول کرلے اور میری تکلیف کی سختی پر رحم کر اور میری جکڑ بندیوں کو کھول دے اے میرے خدا میرے جسم کی ناتوانی اور میری جلد کی کمزوری اور میری ہڈیوں کے دبلے پن پر رحم کر اے وہ ذات جس نے میری تخلیق کی ابتدا کی میرا ذکر بھی کیا اور میری تربیت بھی کی میرے ساتھ نیکی کی میری غذا کا انتظام کیا جیسے تو نے کرم کی ابتدا کی تھی اور پہلے سے نیکی کرتا آیا ہے اسے باقی رکھو اے میرے خدا میرے سردار اے میرے پروردگار کیا تو مجھ کو اپنی آگ کے عذاب میں گرفتار دیکھے گا بعد اس کے کہ میں توحید کا مقر ہوں اور میرا دل تیری محبت سے سرشار ہے اور میری زبان تیری یاد میں رطب اللسان ہے اور میرا دل تیری محبت کی گرہ باندھے ہوئے ہے اور بعد اس کے کہ میں تجھے پروردگار مان کر سچے دل سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اور گڑگڑا کر تجھ سے دعا مانگتا ہوں میں یقین نہیں کرتا ہوں کہ تو ایسا کرے گا کہ عذاب دے تیرا کرم اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اس کو ضائع کردے جس کو پالا ہوا ہے اور اسے دور کردے جسے قرب دیا ہو یا اس کو نکال دے جسے پناہ دی ہو یا اسے بلا کے حوالے کردے جس کے لئے کافی ہوا ہو اور رحم کیا ہو اور یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اے میرے سردار اے میرے خدا کہ تو آتش جہنم کو ان چہروں پر مسلط کرے گا جو تیری عظمت کے لئے تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور ان زبانوں پر مسلط کردے گا جو سچائی کے ساتھ تیری توحید کے لئے گویا ہیں اور تیرے شکر میں تیری مدح کر رہی ہیں اور ان دلوں پر مسلط کرے گا جو تیرے معبود ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں اور ان ضمیروں پر مسلط کرے گا جنہیں تیرا علم اتنا مل گیا ہے کہ وہ تیری بارگاہ میں پست ہیں او ان اعضاء جوارح پر جن کی باگ ڈور اسی حد تک محدود رہی کہ برضا و رغبت

تیرے بندہ ہونے کا اقرار کریں اور یقین کے ساتھ تجھ سے طلب مغفرت کرنے کی کوشش کریں ، نہ تو ایسا کوئی گمان ہے تیرے بارے میں اور نہ تیرے فضل کے بارے میں ہم کو ایسی خبر دی گئی ہے اے صاحب کرم اے پروردگار اور تو جانتا ہے میری کمزوری کو دنیا کی چھوٹی آزمائشوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں اور جو مکروہات دنیا کے لوگوں پر گزرتے ہیں باوجودیکہ وہ آزمائش اور تکلیف دیر پا نہیں ہوتی۔ اس کی مدت تھوڑی اور اس کی بقا چند روزہ ہوتی ہے تو بھلا مجھ سے آخرت کی بلا اور وہاں کی بڑی بڑی مکروہات کیونکر برداشت ہوں گی جبکہ وہاں کی بلا کی مدت طولانی اور اس کا قیام دوامی ہوگا اور جو اس میں ہوگا اس کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی اس لئے کہ وہ عذاب تیرے غضب ، انتقام اور غصہ کے سبب سے ہوگا اور تیرے غصہ کو نہ آسمان برداشت کرتا ہے نہ زمین اے میرے سردار تو بھلا میری کیا حالت ہوگی حالانکہ میں تیرا ایک کمزور ذلیل اور حقیر مسکین اور عاجز بندہ ہوں اے میرے خدا اے میرے پروردگار اور سردار و مولا کن کن امور کی تیری بارگاہ میں شکایت کروں اور کن کن باتوں کے لئے روؤں اور چلاؤں دردناک عذاب اور اس کی سختی کے لئے یا طولانی بلا اور اس کی مدت کی زیادتی کے لئے اگر تو نے عذاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ قرار دے دیا اور عذاب والوں کو اور مجھ کو جمع کر دیا اور میرے اور اپنے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دی تو تجھے معلوم ہے اے میرے معبود ، اے سردار اے میرے مولا اے میرے پروردگار میں عذاب پر تو صبر کرلوں گا لیکن تیری جدائی پر کیونکر صبر کروں گا میں نے مان لیا کہ میں تیری آگ کی گرمی پر صبر کرلوں گا لیکن تیری نگاہِ کرم کے بدل جانے پر کیوں کر صبر کروں گا یا آتش جہنم میں کیوں کر رہ سکوں گا درانحالیکہ

مجھے تیری معافی کی امید لگی ہے اے میرے سردار اے میرے مولا تیری ہی عزت کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں اگر تو نے میرا ناطقہ نہ بند کر دیا تو میں اہل جہنم کے درمیان سے ضرور اسی طرح نام لے کر چیخوں گا جیسے کہ امید لگانے والے چیختے ہیں اور ضرور اسی طرح فریاد کروں گا جیسے فریادی فریاد کرتے ہیں اور ضرور تیری رحمت کے فراق میں ویسے ہی روؤں گا جیسے ناامید ہونے والے روتے ہیں اور ضرور بار بار تجھے پکاروں گا اے مومنوں کے سرپرست اور اے معرفت رکھنے والوں کی امید کی منزل اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس اے سچوں کے دلوں کے محبوب اور اے عالمین کے خدا تو جہاں بھی رہے اے معبود تو پاک ہے اے میرے خدا اور میں تیری حمد کرتا ہوں کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تو اسی آگ میں سے ایک فرمانبردار بندہ کی آواز سنے جو اپنی مخالفت کی پاداش میں قیدی ہو اور اس کے عذاب کا مزہ چکھ رہا ہو اپنی معصیت کی وجہ سے اور اپنے جرم اور خطا کے بدلہ اس کے تہ بہ تہ طبقات میں بند کیا گیا ہو اور وہ تیری بارگاہ میں چیختا ہو تیری رحمت کی امید لگانے والے کی طرح اور تیری توحید کے ماننے والوں کی زبان سے تجھ کو پکار رہا ہو اور تیری بارگاہ میں تیری ربوبیت کو وسیلہ بناتا ہو اے میرے مولا پھر وہ عذاب میں کیسے رہ سکے گا حالانکہ وہ تیری گزشتہ حلم و مہربانی کی امید لگائے ہو یا کیوں کر اس کو آتش جہنم تکلیف دے گی درانحالیکہ وہ تیرے فضل اور رحمت کی آس لگائے ہو یا اس کو جہنم کا شعلہ کیوں کر جلائے گا حالانکہ تو خود اس کی آواز سن رہا ہو اور اس کی جگہ کو دیکھ رہا ہو یا اسے جہنم کی آواز کیوں کر پریشان کرے گی درانحالیکہ تو اس کی کمزوری سے واقف ہے یا کیوں کر اس کے طبقوں میں وہ حرکت کر سکتا ہے جب کہ تو اس کی سچائی سے واقف ہے یا کیوں کر اس کو اس

کے شعلے پریشان کر سکتے ہیں جب کہ وہ تجھے اپنا رب کہہ کر بلا رہا ہو کیوں کر
ہو سکتا ہے کہ وہ تو اپنے جہنم سے آزاد ہو جانے میں تیرے فضل کی امید رکھتا ہو
اور تو اسے چھوڑ دے ایسا ہو ہی نہیں سکتا نہ تیری نسبت یہ گمان ہے اور نہ تیرے
فضل سے ایسی بات مشہور ہے اور نہ اپنی نیکی اور احسان کے باعث تو نے اہل
توحید کے ساتھ کبھی اس طرح کا معاملہ کیا ہے پس میں تو یقین کے ساتھ کہتا
ہوں کہ اگر تو نے اپنے منکروں کو عذاب کا حکم نہ دیا ہوتا اور اپنے مخالفین کو جہنم
میں دائمی سزا کا حکم نہ دے دیا ہوتا تو کل کی کل آتش جہنم کو سرد اور سلامتی کا
ذریعہ بنا دیتا اور کسی ایک کا بھی اس میں قیام و قرار نہ ہوتا لیکن خود تو نے تیرے
نام پاک و پاکیزہ میں قسم کھائی ہے کہ جہنم کو کافروں سے بھر دے گا چاہے وہ
جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے اور دشمنی رکھنے والوں کو ہمیشہ اسی میں
رکھے گا اور تو وہ ذات ہے کہ تیری تعریف جلیل و عظیم ہے تو پہلے ہی فرما چکا ہے
اور انعام و اکرام و احسان سے فرما چکا ہے کہ کیا وہ شخص جو مومن ہو اس کے
مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو یہ کبھی برابر نہ ہوں گے اے میرے معبود اے
میرے سردار اب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس قدرت کے وسیلہ سے جو
تجھے حاصل ہے اور اس فیصلہ کے واسطے سے جو تو نے حتمی طور پر فرمایا اور جن پر
تو نے جاری کیا ان پر ان کا نفاذ ہو گیا تجھ سے سوال ہے کہ اس رات میں اور
اس وقت میں میرا ہر وہ جرم جو مجھ سے ہو گیا ہو اور ہر گناہ جو مجھ سے سرزد ہوا ہو
اور ہر برائی جس کو چھپا کے کیا ہو معاف کر دے اور جہالت جس کو میں عمل میں
لایا چھپایا ہو یا ظاہر کیا ہو پوشیدہ کیا ہو یا ظاہر بظاہر کیا ہو اور ہر ایسی برائی جس
کے اندراج کا تو نے کرام کاتبین کو حکم دے دیا ہے معاف کر دے جن کو تو نے
میرے ہر فعل کی نگرانی سپرد کی ہے اور میرے اعضاء و جوارح کے ساتھ ساتھ

ان کو بھی تو نے میرا گواہ بنادیا ہے اور ان کے ماوراتو خود بھی میرے اوپر نگراں ہے اور گواہ ہے ان کا جو ان سے مخفی ہے حالانکہ اپنی رحمت سے تو ان کو چھپا تا رہتا ہے اور اپنے فضل سے پردہ ڈالتا ہے اور میرا بڑا حصہ قرار دے ہر اس نیکی میں جسے تو نازل کرے یا اس احسان میں جو تو کرے یا ہر نیکی میں جسے تو پھیلائے یا رزق میں جسے تو وسیع کرے یا گناہ میں جسے تو معاف کرے یا غلطی میں جسے تو چھپا دے اے میرے پروردگار اے میرے رب اے رب اے میرے خدا، سردار، مولا، اے میری بندگی کے مالک اور جس کے ہاتھ میں میری تقدیر ہے اے میرے نقصان اور غربت کے جاننے والے اور اے میرے فقر و فاقہ سے واقف اے پروردگار اے پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے حق اور پاکیزگی کے واسطہ سے اور تیری عظیم صفتوں اور ناموں کے واسطہ سے کہ میرے رات اور دن کے اوقات کو اپنی یاد سے بھر دے۔ اپنی خدمت میں لگے رہنے کی دھن میں لگائے اور میرے اعمال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے تاکہ میرے کل اعمال اور وظائف کی ایک ہی ورد ہو جائے اور مجھے تیری ہی خدمت کرتے رہنے میں دوام حاصل ہو جائے اے میرے سردار اے وہ جس کا مجھے آسرا ہے اور جس کے پاس اپنی شکایت لاتا ہوں اے میرے پروردگار اے پروردگار میرے ہاتھ پاؤں کو اپنی خدمت کے لئے مضبوط کردے اور اس ارادہ کے لئے میرے قلب کو توانا کردے اور تجھ سے خوف میں کوشش کی توفیق عطا کر اور تیری خدمت کے لگاتار انجام دینے کی تاکہ سبقت کرنے والوں کے میدان میں تیرے حضور میں آنے کے لئے آگے بڑھتا رہوں اور تیری خدمت میں پہنچنے کے لئے جلدی کرنے والوں میں تیز رہوں اور تیرا قرب حاصل کرنے کا

شوق رکھنے والوں کا شوق ہو اور تیری بارگاہ میں خلوص رکھنے والوں کا سا
قرب حاصل ہو اور تجھ پر یقین رکھنے والوں کا سا خوف مل جائے اور تیری
بارگاہ میں مومنین کے ساتھ میں بھی جمع ہو جاؤں خدایا جو شخص میرے ساتھ
برائی کا ارادہ کرے تو تو بھی اس کے ساتھ ویسا ہی ارادہ کر اور جو مجھ سے چال
چلے تو بھی اسے ویسا ہی بدلہ دے اور مجھے ان بندوں میں قرار دے جو حصہ
پانے میں تیرے نزدیک سب سے اچھے ہوں اور تیرے قرب میں بڑی
منزلت رکھتے ہوں اور تیرے حضور میں انہیں خاص خصوصیت حاصل ہو اس
لئے کہ یہ رتبہ بغیر تیرے خالص فضل کے نہیں مل سکتا ہے اور اپنی خاص مہربانی
سے مجھے بہرہ ور فرما اور اپنی شان کے مطابق مجھ پر مہربانی کر اور اپنی رحمت
سے مجھ کو محفوظ فرما اور میری زبان کو اپنی یاد میں چلتا رکھ اور میرے دل کو اپنی
محبت میں مستغرق رکھ اور میری دعا خوبی کے ساتھ قبول فرما اور میری لغزش کو
درگزر کر اور میری خطا معاف کر اس لئے کہ تو نے اپنے بندوں کے بارے میں
طے کیا ہے کہ وہ تیری عبادت کریں اور تو نے انہیں اپنے سے دعا مانگنے کا حکم
دیا ہے اور تو ان کے قبول کرنے کا ضامن ہے پس اے خدا میں نے تیری
طرف لو لگائی ہے اور تیری جانب اے پروردگار اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں پس
اپنی عزت کے صدقہ میں میری دعا قبول کر لے اور میری امید عطا کر دے اور
اپنے فضل سے میری امید کو نہ توڑ اور جنوں اور انسانوں میں سے جتنے میرے
دشمن ہیں ان کے شر سے بچا لے اے سب سے جلدی راضی ہونے والے اس
کو بخش دے جس کے دعا کرنے کے علاوہ اور کچھ بس نہیں ہے بیشک تو جو
چاہے اسے کر گزرتا ہے وہ ذات کہ جس کا نام دوا ہے جس کا ذکر شفا ہے اور
جس کی اطاعت مالداری ہے رحم کر اس پر جس کی پونجی امید ہے اور جس کا

ہتھیار گریہ ہے اے نعمتوں کے گوارا بنانے والے اے بلاؤں کے دور کرنے ولاے اندھیروں میں گھبرانے والوں کو روشنی دینے والے اے ایسے عالم جس کو کسی نے تعلیم نہیں دی محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود نازل فرما اور میرے حق میں وہ کر جو تیری شان کے زیبا ہے اور اللہ کا درود ہو اس کے رسولؐ پر اور صاحب برکت اماموں پر ان کی آل میں سے اور ایسا بہت سا سلام ہو جو سلام کا حق ہے۔

کاروان آل زہرا (اسلام آباد)

جو شخص تندرستی اور خوشحالی کے باوجود حج کئے بغیر مرجائے وہ ان لوگوں میں سے ہے جس کے لئے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ (ترجمہ) اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا محشور کریں گے۔

اراکین کاروان آل زہراؑ خوش نصیب ہیں کہ مومن اسلام آباد کو اسلام کی اہم عبادت کی سعادت انجام دلانے میں پیش پیش ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان آل زہراؑ

کاروان کا پتہ : مسجد الحسین F-11 مرکز اسلام آباد

فون نمبر : 051-466802 / 051-5465631

موبائل نمبر : 0300-5090532

قافلہ سالار کا اسم گرامی : جناب سید اخلاق حسین کاظمی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام : جید علماء کرام کی زیر نگرانی

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

دعاءِ توسّل

بعض معتبر کتابوں میں محمد بن بابویہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس دعاءِ توسل کو ائمہ علیہم السلام سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اس کو کسی معاملہ میں نہیں پڑھا مگر یہ کہ اس کی قبولیت کا اثر بہت جلدی پایا اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ یَآ اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَآ اِمَامَ الرَّحْمَةِ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَیِّدَتَنَا وَ مَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکِ اِلَی اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاکِ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعِیْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الْمُجْتَبٰی یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ

تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا
عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا جَعْفَرٍ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا
الْبَاقِرُ یَا بْنَ رَسُولِ اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ
بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا
عَبْدِاللّٰہِ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّهَا الصَّادِقُ یَابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ یَاحُجَّةَ
اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ
تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا
عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا مُوسَی بْنَ جَعْفَرٍ اَیُّهَا
الْکَاظِمُ یَابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ
یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوسٰی اَیُّهَا الرِّضَا یَابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ یَا
حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا
وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا
عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا جَعْفَرٍ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا
التَّقِیُّ الْجَوَادُ یَابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا
وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ
یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّهَا الْهَادِیُ النَّقِیُّ یَابْنَ رَسُولِ
اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ

اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَى اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا

يَا وَجِيهًا عِنْدَاللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ

عَلِيٍّ اَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِیُّ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى

خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ

اِلَى اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَاللّٰهِ اشْفَعْ

لَنَا عِنْدَاللّٰهِ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ الْخَلَفَ الْحُجَّةَ اَيُّهَا الْقَائِمُ

الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا

سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَى اللّٰهِ وَ

قَدَّمْنَاکَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَاللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی

رحمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے واسطہ سے اے ابوالقاسم اے اللہ کے رسول

اے رحمت کے امام اے میرے سردار اور میرے مولا ہم تیری طرف متوجہ

ہوئے اور شفاعت چاہی اور تجھ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور اپنی تمام

حاجتوں کو تیرے سامنے پیش کر دیا۔ اے خدا کی بارگاہ میں عزت دار ہماری

شفاعت فرمایئے خدا کے پاس۔ اے ابوالحسن اے امیرالمومنین اے علی بن ابی

طالب اے اللہ کی حجت مخلوق پر اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ

ہوئے ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور

ہم نے آپ کے سامنے اپنی تمام حاجتوں کو پیش کر دیا اے خدا کی بارگاہ میں

عزت دار ہماری شفاعت کیجئے خدا کے پاس۔ اے فاطمہ زہراؑ اے بنت محمدؐ

اے رسول کی آنکھوں کی ٹھنڈک اے ہماری مالکہ اے ہماری شہزادی ہم متوجہ

ہوئے ہم نے شفاعت چاہی ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور آپ

تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیھًا
عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا جَعْفَرٍ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا
الْبَاقِرُ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ
بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیھًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا
عَبْدِاللّٰہِ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا الصَّادِقُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَاحُجَّۃَ
اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ
تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیھًا
عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ اَیُّھَا
الْکَاظِمُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیھًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ
یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی اَیُّھَا الرِّضَا یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا
حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا
وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیھًا
عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا جَعْفَرٍ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا
التَّقِیُّ الْجَوَادُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا
وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیھًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ
یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا الْھَادِیُ النَّقِیُّ یَابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَ

اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِیُّ یَابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَ الْخَلَفَ الْحُجَّةَ اَیُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ یَا بْنَ رَسُولِ اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیهًا عِنْدَاللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰہِ

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے واسطہ سے اے ابوالقاسم اے اللہ کے رسول اے رحمت کے امام اے میرے سردار اور میرے مولا ہم تیری طرف متوجہ ہوئے اور شفاعت چاہی اور تجھ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور اپنی تمام حاجتوں کو تیرے سامنے پیش کردیا۔ اے خدا کی بارگاہ میں عزت دار ہماری شفاعت فرمایئے خدا کے پاس۔ اے ابوالحسن اے امیرالمومنین اے علی بن ابی طالب اے اللہ کی حجت مخلوق پر اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ ہوئے ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور ہم نے آپ کے سامنے اپنی تمام حاجتوں کو پیش کردیا اے خدا کی بارگاہ میں عزت دار ہماری شفاعت کیجئے خدا کے پاس۔ اے فاطمہ زہرؑا اے بنت محمدؐ اے رسول کی آنکھوں کی ٹھنڈک اے ہماری مالکہ اے ہماری شہزادی ہم متوجہ ہوئے ہم نے شفاعت چاہی ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور آپ

کی بارگاہ میں اپنی تمام حاجات پیش کر دیں اے نگاہ خدا میں عزت دار ہماری
شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابو محمدؑ اے حسن بن علیؑ اے منتخب روزگار
اے رسول خدا کے فرزند اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار
اے میرے مولا ہم نے رخ کیا ہم نے شفاعت چاہی اور آپ سے توسل کیا
اللہ کی طرف اور اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دیں اے خدا کی
بارگاہ میں عزت دار ہماری شفاعت کیجئے خدا کے نزدیک۔ اے ابو عبداللہ
اے حسینؑ بن علی اے شہید اے رسول خداؐ کے فرزند اے اللہ کی مخلوق پر اس کی
محبت اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ ہوئے ہم نے شفاعت
چاہی اور ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور میں نے اپنی تمام حاجتیں
آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری
شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے ابو الحسن اے علی بن الحسینؑ اے زین
العابدینؑ اے رسولؐ خدا کے فرزند اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے
میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ ہوئے ہم نے شفاعت چاہی اور ہم
نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور میں نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے
سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ
کے نزدیک۔ اے ابو جعفر محمد بن علی اے باقرؑ اے فرزند رسولؐ اللہ اے اللہ کی
مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ ہوئے ہم
نے شفاعت چاہی اور ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور میں نے
اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت
دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابو عبداللہ اے جعفر بن محمدؑ اے
صادق اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار

اے میرے مولا ہم نے رُخ کیا ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور ہم نے آپ کے پاس اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کردی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابوالحسنؑ اے موسیٰؑ بن جعفرؑ اے کاظمؑ اے فرزند رسول اللہؐ اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار اور میرے مولا ہم تیری طرف متوجہ ہیں اور شفاعت چاہتے ہیں اور ہم نے آپ سے توسل کیا ہے اللہ کی طرف اور ہم نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے ابوالحسنؑ اے علیؑ بن موسیٰ رضاؑ یا فرزند رسول اللہؐ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے میرے سردار اور میرے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے آپ سے توسل کیا خدا کی طرف اور ہم نے اپنی کل حاجتیں آپ کے سامنے پیش کردی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے ابوجعفرؑ اے محمدؑ بن علیؑ اے تقی جوادؑ اے فرزند رسول اللہؐ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار اے ہمارے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم شفاعت چاہتے ہیں اور ہم نے آپ سے توسل کیا ہے خدا کی طرف اور ہم نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہمارے لئے شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابوالحسنؑ اے علیؑ بن محمدؑ اے ہادی نقی اے فرزند رسول اللہؐ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے میرے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت چاہی اور آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور ہم نے آپ کے سامنے اپنی تمام حاجتیں پیش کی ہیں اے خدا کی نگاہ میں

عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس اے ابو محمدؑ اے حسنؑ بن علیؑ اے زکی عسکری اے فرزند رسول اللہؐ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور آپ کو مقدم کیا ہے اپنی حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے اے خدا کی نگاہ میں عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے حسنؑ کے وصی اے جانشین حجت اے امام قائم منتظر مہدیؑ اے فرزند رسول اللہؐ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے توسل کیا ہے آپ سے اللہ کی جانب اور آپ کو مقدم کیا ہے خدا کے پاس اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے اے خدا کی نظر میں عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔

☆ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس کے بعد پڑھے۔

يَا سَادَاتِيْ وَ مَوَالِيَّ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اَئِمَّتِيْ وَ عُدَّتِيْ لِيَوْمِ فَقْرِيْ وَ حَاجَتِيْ اِلَى اللّٰهِ وَ تَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ اسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاشْفَعُوا لِي عِنْدَاللّٰهِ وَاسْتَنْقِذُونِي مِنْ ذُنُوبِي عِنْدَاللّٰهِ فَاِنَّكُمْ وَسِيلَتِي اِلَى اللّٰهِ وَ بِحُبِّكُمْ وَ بِقُرْبِكُمْ اَرْجُو نَجَاةً مِنَ اللّٰهِ فَكُونُوا عِنْدَاللّٰهِ رَجَائِي يَا سَادَاتِي يَا اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ ظَالِمِيْهِمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

اے میرے سردار اور میرے مولا میں خلوص کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہوں میرے امام میرے ذخیرہ میرے فقر و حاجت کے دن کے لئے اللہ کی

طرف اور آپ سے توسل کیا ہے اللہ کی طرف اور آپ سے شفاعت چاہی ہے اللہ کی طرف تو ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک اور مجھ کو بچا لیجئے میرے گناہوں سے اللہ کے نزدیک کیوں کہ آپ میرے وسیلہ ہیں اللہ کے پاس اور آپ کی محبت اور تقرب کے واسطے سے میں اللہ سے نجات کی امید کرتا ہوں تو آپ اللہ کے نزدیک میری امید ہو جایئے اے میرے سردار وائے اولیاء اللہ اللہ کا درود ہو آپ سب پر اور اللہ کی لعنت ہو آپ کے دشمنوں پر ظالموں پر اولین اور آخرین میں سے اے عالمین کے رب اس دعا کو قبول فرما۔

شیخ کفعمی نے بلد الامین میں مبسوط دعا نقل کی ہے جس کا نام دعاء فرج رکھا ہے اور یہ دعاء توسل اس کے ضمن میں مذکور ہے اور میرا گمان ہے کہ خواجہ نصیر الدین کا "دوازدہ امام" بھی دعاء توسل ہے جس میں حجج طاہرین پر صلوات کو بھی ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ ایک بلیغ خطبہ میں موجود ہے جسے کفعمی نے مصباح کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

دعائے عشرات

بہت معتبر دعاؤں میں سے ہے اور اس کے نسخوں میں اختلاف ہے اور ہم اس کو مصباح شیخ سے نقل کرتے ہیں اس دعا کا ہر صبح وشام پڑھنا مستحب ہے اور اس کا بہترین وقت جمعہ کے دن عصر کے بعد ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بخشنے والے مہربان خدا کے نام سے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِ الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِ الْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُهَيْمِنِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ الْقَآئِمِ الدَّآئِمِ سُبْحَانَ الدَّآئِمِ الْقَآئِمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ الدَّآئِمِ غَيْرِ
الْغَافِلِ سُبْحَانَ الْعَالِمِ بِغَيْرِ تَعْلِيمٍ سُبْحَانَ خَالِقِ مَا يُرٰى وَمَا
لَا يُرٰى سُبْحَانَ الَّذِى يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَلَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِى نِعْمَةٍ وَ خَيْرٍ وَ
بَرَكَةٍ وَ عَافِيَةٍ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَ
خَيْرَكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ عَافِيَتَكَ بِنَجَاةٍ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي
شُكْرَكَ وَ عَافِيَتَكَ وَ فَضْلَكَ وَ كَرَامَتَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي
اَللّٰهُمَّ بِنُورِكَ اهْتَدَيْتُ وَ بِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْتُ وَ بِنِعْمَتِكَ
اَصْبَحْتُ وَ اَمْسَيْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ وَ كَفٰى بِكَ شَهِيدًا
وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَكَ وَ اَنْبِيَآئَكَ وَ رُسُلَكَ وَ حَمَلَةَ عَرْشِكَ
وَسُكَّانَ سَمٰوَاتِكَ وَ اَرْضِكَ وَ جَمِيعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ
اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ وَ اَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ تُحْيِي وَ تُمِيتُ تُمِيتُ وَ تُحْيِي وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ اَنَّ
النَّارَ حَقٌّ وَ النُّشُورَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِى الْقُبُورِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيطَالِبٍ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا
حَقًّا وَ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ هُمُ الْاَئِمَّةُ الْهُدَاةُ الْمَهْدِيُّونَ
غَيْرُ الضَّآلِّينَ وَلَا الْمُضِلِّينَ وَ اَنَّهُمْ اَوْلِيَآئُكَ الْمُصْطَفَوْنَ وَ
حِزْبُكَ الْغَالِبُونَ وَ صِفْوَتُكَ وَ خِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ
وَنُجَبَاؤُكَ الَّذِينَ انْتَجَبْتَهُمْ لِدِينِكَ وَاخْتَصَصْتَهُمْ مِنْ
خَلْقِكَ وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلٰى عِبَادِكَ وَ جَعَلْتَهُمْ حُجَّةً عَلٰى

اَلْعَالَمِیْنَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِمْ وَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ
اَللّٰهُمَّ اکْتُبْ لِیْ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ عِنْدَکَ حَتّٰی تُلَقِّنَنِیْهَا یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ وَ اَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ اِنَّکَ عَلٰی مَا تَشَآءُ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَکَ
الْحَمْدُ حَمْدًا یَصْعَدُ اَوَّلُهٗ وَلَا یَنْفَدُ اٰخِرُهٗ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ
حَمْدًا تَضَعُ لَکَ السَّمَآءُ کَنَفَیْهَا وَ تُسَبِّحُ لَکَ الْاَرْضُ وَ
مَنْ عَلَیْهَا اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا سَرْمَدًا اَبَدًا لَا انْقِطَاعَ لَهٗ
وَلَا نَفَادَ وَلَکَ یَنْبَغِیْ وَ اِلَیْکَ یَنْتَهِیْ فِیَّ وَ عَلَیَّ وَلَدَیَّ وَ مَعِیْ وَ
قَبْلِیْ وَ بَعْدِیْ وَ اَمَامِیْ وَ فَوْقِیْ وَ تَحْتِیْ وَ اِذَامِتُّ وَ بَقِیْتُ فَرْدًا وَ
حِیْدًا ثُمَّ فَنِیْتُ وَلَکَ الْحَمْدُ اِذَا نُشِرْتُ وَ بُعِثْتُ یَا مَوْلَایَ اَللّٰهُمَّ
وَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِکَ کُلِّهَا عَلٰی
جَمِیْعِ نَعْمَآئِکَ کُلِّهَا حَتّٰی یَنْتَهِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَ
تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ اَکْلَةٍ وَ شَرْبَةٍ وَ بَطْشَةٍ وَ
قَبْضَةٍ وَ بَسْطَةٍ وَفِیْ کُلِّ مَوْضِعِ شَعْرَةٍ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا
خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰی لَهٗ دُوْنَ
عِلْمِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَآ اَمَدَ لَهٗ دُوْنَ مَشِیْئَتِکَ وَلَکَ
الْحَمْدُ حَمْدًا لَآ اَجْرَ لِقَآئِلِهٖ اِلَّا رِضَاکَ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی
حِلْمِکَ بَعْدَ عِلْمِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی عَفْوِکَ بَعْدَ
قُدْرَتِکَ وَ لَکَ الْحَمْدُ بَاعِثَ الْحَمْدِ وَ لَکَ الْحَمْدُ وَارِثَ
الْحَمْدِ وَ لَکَ الْحَمْدُ بَدِیْعَ الْحَمْدِ وَلَکَ الْحَمْدُ مُنْتَهَی
الْحَمْدِ وَلَکَ الْحَمْدُ مُبْتَدِعَ الْحَمْدِ وَ لَکَ الْحَمْدُ مُشْتَرِیَ
الْحَمْدِ وَ لَکَ الْحَمْدُ وَلِیَّ الْحَمْدِ وَ لَکَ الْحَمْدُ قَدِیْمَ الْحَمْدِ

وَلَکَ الْحَمْدُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَفِیُّ الْعَهْدِ عَزِیْزُ الْجُنْدِ قَآئِمُ
الْمَجْدِ وَ لَکَ الْحَمْدُ رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ مُنْزِلَ
الْاٰیٰتِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰاتٍ عَظِیْمَ الْبَرَکَاتِ مُخْرِجَ النُّوْرِ مِنَ
الظُّلُمَاتِ وَ مُخْرِجَ مَنْ فِی الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ مُبَدِّلَ السَّیِّئَاتِ
حَسَنَاتٍ وَ جَاعِلَ الْحَسَنَاتِ دَرَجَاتٍ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ غَافِرَ
الذَّنْبِ وَ قَابِلَ التَّوْبِ شَدِیْدَ الْعِقَابِ ذَالطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَلَکَ
الْحَمْدُ فِی النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَلَکَ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی وَ
لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ کُلِّ نَجْمٍ وَ مَلَکٍ فِی السَّمَآءِ وَ لَکَ الْحَمْدُ
عَدَدَ الثَّرٰی وَالْحَصٰی وَالنَّوٰی وَ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا فِی جَوِّ
السَّمَآءِ وَ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا فِی جَوْفِ الْاَرْضِ وَ لَکَ
الْحَمْدُ عَدَدَ اَوْزَانِ مِیَاهِ الْبِحَارِ وَ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ وَرَاقِ
الْاَشْجَارِ وَ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَلَکَ
الْحَمْدُ عَدَدَ مَآ اَحْصٰی کِتَابُکَ وَ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ
بِهٖ عِلْمُکَ وَ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ وَ الْهَوَآمِ وَ
الطَّیْرِ وَ الْبَهَآئِمِ وَ السِّبَاعِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ
کَمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَ تَرْضٰی وَ کَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْهِکَ وَ عِزِّ
جَلَالِکَ پھر دس مرتبہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ اور دس مرتبہ کہے لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَ یُمِیْتُ وَ یُمِیْتُ وَ یُحْیِیْ وَ هُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اور دس مرتبہ یَـا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اور دس مرتبہ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ دس مرتبہ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ دس مرتبہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ دس مرتبہ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام دس مرتبہ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ دس مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ دس مرتبہ یَا حَیُّ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ دس مرتبہ یَا اَللّٰہُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ دس مرتبہ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پھر کہے اَللّٰھُمَّ اصْنَعْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَصْنَعْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَ اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ وَ اَنَا اَھْلُ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَایَا فَارْحَمْنِیْ یَا مَوْلَایَ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اور دس مرتبہ پڑھے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔

پاک اور منزہ ہے خدا اور حمد خدا کے لئے مخصوص ہے کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا ہے اور کوئی قوت و طاقت نہیں ہے مگر بلند مرتبہ خدا کی جانب سے میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں رات کے گھنٹوں اور دن کے حدود میں، میں خدا کی تسبیح کرتا ہوں صبح اور عصر کے وقت، میں خدا کی تسبیح کرتا ہوں رات کے شروع میں اور دن کے شروع میں، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں جب شام کرتے ہیں اور جب صبح کرتے ہیں اور حمد خدا سے مخصوص ہے آسمانوں اور زمین میں اور رات کے وقت اور جب دن ظاہر ہوتا ہے اس خدا کی تعریف جو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ اور دس مرتبہ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اور دس مرتبہ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ دس مرتبہ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ دس مرتبہ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دس مرتبہ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ دس مرتبہ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ دس مرتبہ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ دس مرتبہ يَا حَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ دس مرتبہ يَا اَللّٰهُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ دس مرتبہ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اصْنَعْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَصْنَعْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَ اَنَا اَهْلُ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا فَارْحَمْنِيْ يَا مَوْلَايَ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اور دس مرتبہ پڑھے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا.

پاک اور منزہ ہے خدا اور حمد خدا کے لئے مخصوص ہے کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا ہے اور کوئی قوت و طاقت نہیں ہے مگر بلند مرتبہ خدا کی جانب سے میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں رات کے گھنٹوں اور دن کے حدود میں، میں خدا کی تسبیح کرتا ہوں صبح اور عصر کے وقت، میں خدا کی تسبیح کرتا ہوں رات کے شروع میں اور دن کے شروع میں، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں جب شام کرتے ہیں اور جب صبح کرتے ہیں اور حمد خدا سے مخصوص ہے آسمانوں اور زمین میں اور رات کے وقت اور جب دن ظاہر ہوتا ہے اس خدا کی تعریف جو

سے مستغنی ہوا اور تیری نعمت میں صبح و شام کی خدایا میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تو
گواہی کے لئے بہت کافی ہے اور میں گواہ بناتا ہوں تیرے ملائکہ، انبیاء،
رسول و حاملین عرش اور آسمان و زمین کے رہنے والے اور تیری تمام مخلوقات کو
کہ تو اللہ ہے کوئی خدا تیرے علاوہ نہیں ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے
اور بے شک محمدؐ (ان پر اور ان کی آل پر اللہ کا درود ہو) تیرے بندے تیرے
رسول ہیں اور تو ہر چیز پر قادر ہے زندگی دیتا ہے اور موت دیتا
ہے اور زندگی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنت حق ہے جہنم حق ہے روز محشر حق
ہے اور قیامت کی ساعت حق ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور خدا ہر اس
شخص کو جو قبر میں ہے اٹھائے گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب
علیہ السلام حق پر ہیں اور ان کی اولاد میں سے تمام ائمہ علیہم السلام ہدایت
کرنے والے اور مخلوق کے امام ہیں نہ وہ خود گمراہ ہیں اور نہ گمراہ کرنے والے
اور بیشک وہ تیرے منتخب ولی ہیں اور تیرا غالب گروہ ہیں اور تیری مخلوق میں
بہترین اور خاص بندہ ہیں اور تیرے وہ خالص بندے ہیں کہ جن کو تو نے اپنے
دین کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنی مخلوق میں خصوصیت دی ہے اور جنہیں اپنے
بندوں میں چن لیا ہے اور عالمین کے لوگوں پر حجت قرار دیا ہے تیرا درود و سلام
اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو ان پر خدایا میری اس گواہی کو اپنے نزدیک
میرے نامہ عمل میں لکھ دے تا کہ روز قیامت مجھے یاد رکھے اور تو مجھ سے راضی
رہے بیشک تو جس پر چاہے قادر ہے خدایا حمد تو بس تیرے لئے ہے جس کی
ابتدا بلند ہوتی ہے اور جس کے آخر کی کوئی حد نہیں ہے خدایا حمد تیرے لئے ہے
آسمان تیرے لئے تواضع اختیار کئے ہوئے ہے اور تیرے لئے زمین اور اس
کے رہنے والے تسبیح پڑھتے ہیں خدایا تیرے لئے سرمدی، ابدی، بے انتہا اور

ناتمام حمد ہے اور وہ حمد تیرے ہی لئے مناسب اور تیری طرف ختم ہوتی ہے
میرے بارے میں میرے نزدیک اور میرے ساتھ اور میرے پہلے اور میرے
بعد اور تیرے ہی لئے حمد ہے جب دوبارہ زندہ کیا جاؤں اے میرے مولا
اے خدا تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے شکر ہے تمام حمد کی قسموں کے ساتھ
تمام نعمتوں کی قسموں پر یہاں تک کہ میری حمد ختم ہو اس چیز پر جسے تو اے
میرے رب پسند کرے اور راضی ہو جائے خدایا میں تیری حمد کرتا ہوں ہر
کھانے اور پینے، زور و طاقت اور بست و کشاد اور ہر بال پر جو میرے جسم میں
ہے خدایا میں تیری حمد کرتا ہوں جو باقی رہے تیرے باقی رہنے کے ساتھ اور
تیری حمد کرتا ہوں جو ختم نہ ہوتی ہو مگر تیرے علم میں اور میں تیری حمد کرتا ہوں
جس کی کوئی مدت نہیں ہے سوائے تیری مشیت کے اور میں تیری حمد کرتا ہوں
جس کے لئے سوائے تیری رضا کے کوئی اجر نہ ہو اور میں تیری حمد کرتا ہوں
تیرے علم کے بعد حلم پر اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیری قدرت کے باوجود
معاف کرنے پر اور حمد تیرے لئے ہے جو حمد کا ابھارنے والا ہے اور حمد تیرے
لئے ہے جو حمد کا وارث ہے تیرے لئے حمد ہے حمد کے آغاز سے اور تیرے
لئے حمد ہے حمد کے آخر تک اور تیرے لئے حمد ہے کہ حمد کو بندہ میں ایجاد کیا ہے
اور تیرے لئے حمد ہے جو حمد کا خریدار ہے اور تیرے لئے حمد ہے جو حمد کا ولی ہے
اور تیرے لئے قدیم ترین حمد ہے اور تیرے لئے حمد ہے تیرا وعدہ سچا عہد کا پورا
کرنے والا تیری فوج غالب ہے اور تیری عزت قائم ہے اور تیرے لئے حمد
ہے تیرے درجات بلند ہیں تو مخلوق کی دعاؤں کا قبول کرنے والا اور ساتوں
آسمانوں سے عظیم برکتوں والی آیتوں کا نازل کرنے والا ہے روشنی کو تاریکی
سے نکالنے والا ہے اور جو تاریکیوں میں ہیں انہیں روشنی کی طرف لانے والا

ہے برائیوں کو نیکیوں میں بدلنے والا ہے اور نیکیوں کے حساب سے درجات کا عطا کرنے والا ہے خدایا تیرے لئے حمد ہے تو گناہ کا بخشنے والا توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب والا اور احسان کرنے والا ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے اور تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے خدایا تیرے لئے حمد ہے رات میں جب دنیا کو تاریک کردے اور تیرے لئے حمد ہے دن میں جب وہ دنیا کو روشن کردے اور تیرے لئے حمد ہے آخرت اور دنیا میں اور تیرے لئے حمد ہے آسمان میں ستاروں اور ملائکہ کے عدد کے برابر اور تیرے لئے حمد ہے دنیا کے خاک وریگ اور بیج کے عدد کے برابر اور تیرے لئے حمد ہے اس کے عدد کے برابر جو آسمان کے درمیان میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے ہر چیز کے برابر جو زمین میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے دریاؤں کے پانی کے وزن کے مطابق اور تیرے لئے حمد ہے درختوں کے پتوں کے عدد کے برابر اور تیرے لئے حمد ہے اس چیز کے برابر جو زمین پر ہے اور تیرے لئے حمد ہے اس چیز کے عدد کے برابر جس کو تیری کتاب نے گھیر لیا ہے اور تیرے لئے حمد ہے اس چیز کے برابر جس کا تیرے علم نے احاطہ کیا ہے اور تیری حمد کرتا ہوں جن و انس کے عدد کے برابر کیڑے، مکوڑوں، پرندوں، جانوروں اور درندوں کے برابر بہت زیادہ پاکیزہ، نیک اور برکت والی حمد جس میں اے میرے رب تو راضی ہو جاتا ہے اور پسند کرتا ہے اور جیسی حمد مناسب ہے تیری ذات کے کرم کے لئے اور تیرے جلال کی عزت کے لئے کوئی۔ (پھر دس مرتبہ کہے) کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے وہ ایک اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس ی کے لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ مہربان اور باخبر ہے (اور دس مرتبہ کہے) کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے وہ اکیلا اور بے شریک ہے اسی کے

لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے موت دیتا ہے موت دیتا ہے زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہے کل چیز اس کے قبضہ میں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے (اور دس مرتبہ) میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ زندہ و پائندہ ہے اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (اور دس مرتبہ) اے اللہ اے اللہ اے بخشنے والے اے بخشنے والے (دس مرتبہ) اے مہربان اے مہربان (دس مرتبہ) اے مہربان اے صاحب منت (دس مرتبہ) اے زندہ و پائندہ (دس مرتبہ) اے زندہ خدا تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں (دس مرتبہ) اے خدا اے معبود تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں (دس مرتبہ) مہربان بخشنے والے خدا کے نام سے (دس مرتبہ) خدایا درود نازل فرما محمدؐ وآل محمدؐ پر اور خدایا (دس مرتبہ) جو تیرے لئے مناسب ہے وہ میرے ساتھ بجالا (دس مرتبہ) آمین، آمین (دس مرتبہ) قل ھو اللہ احد (پھر کہے) اے خدا تو میرے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہو اور میرے ساتھ وہ سلوک نہ کر جس کا میں اہل ہوں بیشک تو تقویٰ اور مغفرت والا ہے اور میں گناہوں اور غلطیوں والا ہوں تو مجھ پر رحم کر اے میرے مولا اور تو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے (اور دس مرتبہ پڑھے) کوئی قوت وطاقت سوائے خدا کی طرف کے نہیں ہے میں نے توکل کیا ہے اس زندہ خدا پر جس کے لئے موت نہیں ہے اور حمد اس خدا سے مخصوص ہے جس کے کوئی اولاد نہیں ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہت میں اور اس کی قدرت مخلوق کی مدد سے بے نیاز ہے اور اس کو برابر بزرگی کے ساتھ یاد کرو جو حق کبریائی ہے۔

دعائے سید الشہداءؑ روز عرفہ

یہ دعا حضرت امام حسین علیہ السلام سے منسوب ہے یہ دعا میدان عرفات میں پڑھنا مستحب ہے یہ خاص دعا ہے جو حمد باری تعالیٰ، مناجات، طلب حاجت، اعتراف گناہ اور بارگاہ خداوندی میں دامن پھیلانے کا سلیقہ عطا کرتی ہے۔

غالب اسدی کے فرزند بشیر نے روایت کی ہے کہ روز عرفہ (عرفات کے میدان میں) حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ خیمے سے باہر تشریف لائے اور اپنے اہلبیتؑ، فرزندان اور شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ نہایت انکساری اور خضوع کے ساتھ پہاڑ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے اور کعبہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ کو چہرے کے برابر بلند کیا اس مسکین کی طرح جو کھانا طلب کرتا ہو اور یہ دعا پڑھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ لِقَضَآئِهٖ دَافِعٌ وَ لَا لِعَطَآئِهٖ مَانِعٌ وَلَا كَصُنْعِهٖ صُنْعُ صَانِعٍ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ اَجْنَاسَ الْبَدَآئِعِ وَ اَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنَآئِعَ لَا تَخْفٰى عَلَيْهِ الطَّلَآئِعُ وَلَا تَضِيْعُ عِنْدَهُ الْوَدَآئِعُ جَازِیْ كُلِّ صَانِعٍ وَ رَآئِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَ رَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ مُنْزِلُ الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَ لِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ وَ لِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَ لِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ فَلَآ اِلٰـهَ غَيْرُهُ وَلَا شَیْءَ يَعْدِلُهُ وَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَ اَشْهَدُ بِالرُّبُوْبِيَّةِ لَكَ مُقِرًّا بِاَنَّكَ رَبِّیْ وَ اِلَيْكَ مَرَدِّیْ اِبْتَدَاْتَنِیْ بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ شَيْئًا مَذْكُوْرًا وَ خَلَقْتَنِیْ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَنِی الْاَصْلَابَ اٰمِنًا لِرَيْبِ الْمَنُوْنِ

وَاخْتِلاَفِ الدُّهُوْرِ وَالسِّنِيْنَ فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ اِلٰى رَحِمٍ
فِى تَقَادُمٍ مِنَ الْاَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُوْنِ الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِى
لِرَأْفَتِكَ بِى وَ لُطْفِكَ لِى وَ اِحْسَانِكَ اِلَىَّ فِى دَوْلَةِ اَئِمَّةِ
الْكُفْرِ الَّذِيْنَ نَقَضُوا عَهْدَكَ وَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ لٰكِنَّكَ
اَخْرَجْتَنِى لِلَّذِى سَبَقَ لِى مِنَ الْهُدَى الَّذِى لَهُ يَسَّرْتَنِى وَ فِيْهِ
اَنْشَأْتَنِى وَ مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِى بِجَمِيْلِ صُنْعِكَ وَ سَوَابِغِ
نِعَمِكَ فَابْتَدَعْتَ خَلْقِى مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى وَ اَسْكَنْتَنِى فِى ظُلُمَاتٍ
ثَلاَثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَ دَمٍ وَجِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْنِى خَلْقِى وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَىَّ
شَيْئًا مِنْ اَمْرِى ثُمَّ اَخْرَجْتَنِى لِلَّذِى سَبَقَ لِى مِنَ الْهُدٰى اِلَى الدُّنْيَا
تَآمًّا سَوِيًّا وَ حَفِظْتَنِى فِى الْمَهْدِ طِفْلاً صَبِيًّا وَ رَزَقْتَنِى مِنَ
الْغِذَآءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَ عَطَفْتَ عَلَىَّ قُلُوْبَ الْحَوَاضِنِ وَ كَفَّلْتَنِى
الْاُمَّهَاتِ الرَّوَاحِمَ وَ كَلَأْتَنِى مِنْ طَوَارِقِ الْجَآنِّ وَ سَلَّمْتَنِى مِنَ
الزِّيَادَةِ وَ النُّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى اِذَا
اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِالْكَلاَمِ اَتْمَمْتَ عَلَىَّ سَوَابِغَ الْاِنْعَامِ وَ رَبَّيْتَنِى
زَايِدًا فِى كُلِّ عَامٍ حَتّٰى اِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِى وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِى
اَوْجَبْتَ عَلَىَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَنِى مَعْرِفَتَكَ وَ رَوَّعْتَنِى
بِعَجَآئِبِ حِكْمَتِكَ وَاَيْقَظْتَنِى لِمَا ذَرَاْتَ فِى سَمَآئِكَ وَ
اَرْضِكَ مِنْ بَدَآئِعِ خَلْقِكَ وَ نَبَّهْتَنِى لِشُكْرِكَ وَ ذِكْرِكَ وَ
اَوْجَبْتَ عَلَىَّ طَاعَتَكَ وَ عِبَادَتَكَ وَ فَهَّمْتَنِى مَاجَآءَتْ بِهِ
رُسُلُكَ وَ يَسَّرْتَ لِى تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَ مَنَنْتَ عَلَىَّ فِى
جَمِيْعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَ لُطْفِكَ ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِى مِنْ خَيْرِ الثَّرٰى

لَمْ تَرْضَ لِيْ يَا اِلٰهِيْ نِعْمَةً دُوْنَ اُخْرٰى وَ رَزَقْتَنِيْ مِنْ اَنْوَاعِ
الْمَعَاشِ وَ صُنُوْفِ الرِّيَاشِ بِمَنِّكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ عَلَيَّ وَ
اِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ اِلَيَّ حَتّٰى اِذَا اَتْمَمْتَ عَلَيَّ جَمِيْعَ النِّعَمِ وَ
صَرَفْتَ عَنِّيْ كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِيْ وَ جُرْاَتِيْ عَلَيْكَ اَنْ
دَلَلْتَنِيْ اِلٰى مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ وَ وَفَّقْتَنِيْ لِمَا يُزْلِفُنِيْ لَدَيْكَ
فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِيْ وَ اِنْ سَئَلْتُكَ اَعْطَيْتَنِيْ وَ اِنْ اَطَعْتُكَ
شَكَرْتَنِيْ وَ اِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِيْ كُلُّ ذٰلِكَ اِكْمَالٌ لِاَنْعُمِكَ
عَلَيَّ وَ اِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَسُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيْدٍ
حَمِيْدٍ مَجِيْدٍ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ وَ عَظُمَتْ اٰلَآؤُكَ فَاَيُّ
نِعَمِكَ يَا اِلٰهِيْ اُحْصِيْ عَدَدًا وَ ذِكْرًا اَمْ اَيُّ عَطَايَاكَ اَقُوْمُ بِهَا
شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصِيَهَا الْعَآدُّوْنَ اَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا
بِهَا الْحَافِظُوْنَ ثُمَّ مَا صَرَفْتَ وَ دَرَاْتَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَ
الضَّرَّآءِ اَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِيْ مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَّآءِ وَ اَنَا اَشْهَدُ يَآ
اِلٰهِيْ بِحَقِيْقَةِ اِيْمَانِيْ وَ عَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِيْنِيْ وَ خَالِصِ صَرِيْحِ
تَوْحِيْدِيْ وَ بَاطِنِ مَكْنُوْنِ ضَمِيْرِيْ وَ عَلَآئِقِ مَجَارِيْ نُوْرِ بَصَرِيْ
وَ اَسَارِيْرِ صَفْحَةِ جَبِيْنِيْ وَ خُرْقِ مَسَارِبِ نَفْسِيْ وَ خَذَارِيْفِ
مَارِنِ عِرْنِيْنِيْ وَ مَسَارِبِ سِمَاخِ سَمْعِيْ وَ مَا ضُمَّتْ وَ اَطْبَقَتْ
عَلَيْهِ شَفَتَايَ وَ حَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِيْ وَ مَغْرَزِ حَنَكِ فَمِيْ وَ
فَكِّيْ وَ مَنَابِتِ اَضْرَاسِيْ وَمَسَاغِ مَطْعَمِيْ وَ مَشْرَبِيْ وَ حِمَالَةِ اُمِّ
رَاْسِيْ وَ بُلُوْعِ فَارِغِ حَبَآئِلِ عُنُقِيْ وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تَامُوْرُ
صَدْرِيْ وَ حَمَآئِلِ حَبْلِ وَتِيْنِيْ وَنِيَاطِ حِجَابِ قَلْبِيْ وَ اَفْلَاذِ

حَوَاشِي كَبِدِي وَ مَا حَوَتْهُ شَرَاسِيفُ اَضْلَاعِي وَ حِقَاقُ مَفَاصِلِي وَ قَبْضُ عَوَامِلِي وَ اَطْرَافُ اَنَامِلِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ عَصَبِي وَ قَصَبِي وَ عِظَامِي وَ مُخِّي وَ عُرُوقِي وَ جَمِيعُ جَوَارِحِي وَمَا انْتَسَجَ عَلٰى ذٰلِكَ اَيَّامَ رِضَاعِي وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّي وَ نَوْمِي وَ يَقْظَتِي وَ سُكُونِي وَ حَرَكَاتِ رُكُوعِي وَ سُجُودِي اَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْاَعْصَارِ وَالْاَحْقَابِ لَوْ عُمِّرْتُهَا اَنْ اُؤَدِّيَ شُكْرَ وَاحِدَةٍ مِنْ اَنْعُمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ذَالِكَ اِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوْجِبِ عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ اَبَدًا جَدِيْدًا وَ ثَنَاءً طَارِفًا عَتِيْدًا اَجَلْ وَلَوْ حَرَصْتُ اَنَا وَالْعَادُّوْنَ مِنْ اَنَامِكَ اَنْ نُحْصِيَ مَدٰى اِنْعَامِكَ سَالِفِهِ وَاٰنِفِهِ مَا حَصَرْنَاهُ عَدَدًا وَلَاۤ اَحْصَيْنَاهُ اَمَدًا هَيْهَاتَ اَنّٰى ذٰلِكَ وَ اَنْتَ الْمُخْبِرُ فِي كِتَابِكَ النَّاطِقِ وَ النَّبَاِ الصَّادِقِ وَ اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا صَدَقَ كِتَابُكَ اَللّٰهُمَّ وَ اِنْبَاۤؤُكَ وَ بَلَّغَتْ اَنْبِيَاۤؤُكَ وَ رُسُلُكَ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِكَ وَ شَرَعْتَ لَهُمْ وَ بِهِمْ مِنْ دِيْنِكَ غَيْرَ اَنِّي يَا اِلٰهِي اَشْهَدُ بِجُهْدِي وَ جِدِّي وَ مَبْلَغِ طَاعَتِي وَ وُسْعِي وَ اَقُوْلُ مُؤْمِنًا مُوْقِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا فَيَكُوْنَ مَوْرُوْثًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي مُلْكِهِ فَيُضَادَّهُ فِيْمَا ابْتَدَعَ وَلَا وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ فَيُرْفِدَهُ فِيْمَا صَنَعَ فَسُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا وَتَفَطَّرَتَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُعَادِلُ حَمْدَ مَلَاۤئِكَتِهِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خِيَرَتِهٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمُخْلَصِيْنَ وَسَلَّمَ.

پھر آپ نے دعا و سوال میں خاص اہتمام شروع کیا درانحالیکہ آپ کی چشم مبارک سے آنسو رواں تھے اور کہا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ كَاَنِّيْ اَرَاكَ وَ اَسْعِدْنِيْ بِتَقْوٰىكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْلِيْ فِيْ قَضَآئِكَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَآ اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَ الْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالْاِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ وَالنُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالْبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَتِّعْنِيْ بِجَوَارِحِيْ وَاجْعَلْ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيَ الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَ اَرِنِيْ فِيْهِ ثَارِيْ وَ مَاٰرِبِيْ وَ اَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِيْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَاخْسَاْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْ لِيْ يَا اِلٰهِيْ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِيْ فَجَعَلْتَنِيْ خَلْقًا سَوِيًّا رَحْمَةً بِيْ وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِيْ غَنِيًّا رَبِّ بِمَا بَرَاْتَنِيْ فَعَدَّلْتَ فِطْرَتِيْ رَبِّ بِمَا اَنْشَاْتَنِيْ فَاَحْسَنْتَ صُوْرَتِيْ رَبِّ بِمَا اَحْسَنْتَ اِلَيَّ وَ فِيْ نَفْسِيْ عَافَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا كَلَاْتَنِيْ وَ وَفَّقْتَنِيْ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِيْ بِمَا اَوْلَيْتَنِيْ وَمِنْ كُلِّ خَيْرًا اَعْطَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا اَطْعَمْتَنِيْ وَ سَقَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا اَغْنَيْتَنِيْ وَ اَقْنَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا اَعَنْتَنِيْ وَ اَعْزَزْتَنِيْ رَبِّ بِمَا اَلْبَسْتَنِيْ مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِيْ وَ يَسَّرْتَ لِيْ

مِنْ ضُعْفِکَ الْکَافِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَعِنِّیْ عَلٰی
بَوَآئِقِ الدُّهُوْرِ وَ صُرُوْفِ اللَّیَالِیْ وَ الْاَیَّامِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ اَهْوَالِ
الدُّنْیَا وَ کُرُبَاتِ الْاٰخِرَةِ وَاکْفِنِیْ شَرَّ مَا یَعْمَلُ الظّٰالِمُوْنَ فِی
الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ مَا اَخَافُ فَاکْفِنِیْ وَمَا اَحْذَرُ فَقِنِیْ وَ فِیْ نَفْسِیْ وَ
دِیْنِیْ فَاحْرُسْنِیْ وَ فِیْ سَفَرِیْ فَاحْفَظْنِیْ وَ فِیْ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ
فَاخْلُفْنِیْ وَ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ فَبَارِکْ لِیْ وَ فِیْ نَفْسِیْ فَذَلِّلْنِیْ وَ
فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِیْ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فَسَلِّمْنِیْ وَ
بِذُنُوْبِیْ فَلَا تَفْضَحْنِیْ وَ بِسَرِیْرَتِیْ فَلَا تُخْزِنِیْ وَ بِعَمَلِیْ فَلَا
تَبْتَلِنِیْ وَ نِعَمَکَ فَلَا تَسْلُبْنِیْ وَ اِلٰی غَیْرِکَ فَلَا تَکِلْنِیْ
اِلٰهِیْ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی قَرِیْبٍ فَیَقْطَعُنِیْ اَمْ اِلٰی بَعِیْدٍ
فَیَتَجَهَّمُنِیْ اَمْ اِلَی الْمُسْتَضْعَفِیْنَ لِیْ وَ اَنْتَ رَبِّیْ وَ مَلِیْکُ
اَمْرِیْ اَشْکُوْا اِلَیْکَ غُرْبَتِیْ وَ بُعْدَ دَارِیْ وَهَوَانِیْ عَلٰی مَنْ
مَلَّکْتَهٗ اَمْرِیْ اِلٰهِیْ فَلَا تُحْلِلْ عَلَیَّ غَضَبَکَ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ
غَضِبْتَ عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ سِوَاکَ سُبْحَانَکَ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَکَ
اَوْسَعُ لِیْ فَاَسْئَلُکَ یَا رَبِّ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ
الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰاتُ وَکُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَ صَلَحَ بِهٖ اَمْرُ
الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَنْ لَا تُمِیْتَنِیْ عَلٰی غَضَبِکَ وَلَا تُنْزِلَ بِیْ
سَخَطَکَ لَکَ الْعُتْبٰی لَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی قَبْلَ ذٰلِکَ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ
الْعَتِیْقِ الَّذِیْ اَحْلَلْتَهُ الْبَرَکَةَ وَجَعَلْتَهٗ لِلنَّاسِ اَمْنًا یَا مَنْ عَفَا عَنْ
عَظِیْمِ الذُّنُوْبِ بِحِلْمِهٖ یَا مَنْ اَسْبَغَ النَّعْمَآءَ بِفَضْلِهٖ یَا مَنْ اَعْطٰی

الجليل مكرمه يا عدتي في شدتي يا صاحبي في وحدتي يا
غياثي في كربتي يا وليي في نعمتي يا إلهي وإله آبائي
إبراهيم وإسماعيل وإسحاق ويعقوب ورب جبرئيل و
ميكائيل وإسرافيل ورب محمد خاتم النبيين و
آله المنتجبين منزل التوراة والإنجيل والزبور والفرقان و
منزل كهيعص وطه ويس والقرآن الحكيم أنت كهفي حين
تعييني المذاهب في سعتها وتضيق بي الأرض برحبها ولولا
رحمتك لكنت من الهالكين وأنت مقيل عثرتي ولولا
سترك إياي لكنت من المفضوحين وأنت مؤيدي بالنصر
على أعدائي ولولا نصرك إياي لكنت من المغلوبين يا من
خص نفسه بالسمو والرفعة فأولياؤه بعزه يعتزون يا من
جعلت له الملوك نير المذلة على أعناقهم فهم من سطواته
خائفون يعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور وغيب ما تأ
تي به الأزمنة والدهور يا من لا يعلم كيف هو إلا هو يا من لا
يعلم ما هو إلا هو يا من لا يعلمه إلا هو يا من كبس الأرض
على الماء وسد الهواء بالسماء يا من له أكرم الأسماء يا ذا
المعروف الذي لا ينقطع أبدا يا مقيض الركب ليوسف في
البلد القفر ومخرجه من الجب وجاعله بعد العبودية ملكا
يا راده على يعقوب بعد أن ابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم
يا كاشف الضر والبلوى عن أيوب ويا ممسك يدي إبراهيم
عن ذبح ابنه بعد كبر سنه وفناء عمره يا من استجاب لزكر

يَا مَنْ وَهَبَ لَهُ يَحْيَىٰ وَلَمْ يَدَعْهُ فَرْدًا وَحِيدًا يَا مَنْ اَخْرَجَ يُونُسَ
مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِيٓ اِسْرَآئِيْلَ فَاَنْجَاهُمْ
وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَ جُنُوْدَهُ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ يَا مَنْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ
مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلٰى مَنْ عَصَاهُ مِنْ
خَلْقِهِ يَا مَنِ اسْتَنْقَذَ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُوْلِ الْجُحُوْدِ وَ قَدْ غَدَوْا
فِيْ نِعْمَتِهِ يَاْكُلُوْنَ رِزْقَهُ وَ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهُ وَ قَدْ حَآدُّوْهُ وَ نَآدُّوْهُ وَ
كَذَّبُوْا رُسُلَهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا بَدِئُ يَا بَدِيْعُ لَانِدَّلَكَ يَا دَآئِمًا
لَانَفَادَ لَكَ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى يَا مَنْ هُوَ قَآئِمٌ
عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَ
عَظُمَتْ خَطِيْئَتِيْ فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ وَ رَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ
يَشْهَرْنِيْ يَا مَنْ حَفِظَنِيْ فِيْ صِغَرِيْ يَا مَنْ رَزَقَنِيْ فِيْ كِبَرِيْ يَا
مَنْ اَيَادِيْهِ عِنْدِيْ لَا تُحْصٰى وَ نِعَمُهُ لَا تُجَازٰى يَا مَنْ عَارَضَنِيْ
بِالْخَيْرِ وَالْاِحْسَانِ وَعَارَضْتُهُ بِالْاِسَآئَةِ وَالْعِصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِيْ
لِلْاِيْمَانِ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَعْرِفَ شُكْرَ الْاِمْتِنَانِ يَا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرِيْضًا
فَشَفَانِيْ وَ عُرْيَانًا فَكَسَانِيْ وَجَآئِعًا فَاَشْبَعَنِيْ وَعَطْشَانَ
فَاَرْوَانِيْ وَ ذَلِيْلًا فَاَعَزَّنِيْ وَ جَاهِلًا فَعَرَّفَنِيْ وَ وَحِيْدًا فَكَثَّرَنِيْ وَ
غَآئِبًا فَرَدَّنِيْ وَ مُقِلًّا فَاَغْنَانِيْ وَ مُنْتَصِرًا فَنَصَرَنِيْ وَ غَنِيًّا فَلَمْ
يَسْلُبْنِيْ وَاَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ فَابْتَدَاَنِيْ فَلَكَ الْحَمْدُ
وَالشُّكْرُ يَا مَنْ اَقَالَ عَثْرَتِيْ وَ نَفَّسَ كُرْبَتِيْ وَ اَجَابَ دَعْوَتِيْ وَ
سَتَرَ عَوْرَتِيْ وَ غَفَرَ ذُنُوْبِيْ وَ بَلَّغَنِيْ طَلِبَتِيْ وَ نَصَرَنِيْ عَلٰى
عَدُوِّيْ وَ اِنْ اَعُدَّ نِعَمَكَ وَ مِنَنَكَ وَ كَرَآئِمَ مِنَحِكَ لَآ اُحْصِيْهَا

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُكَبِّرِيْنَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَ رَبُّ
اٰبَائِيَ الْأَوَّلِيْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَائِيْ عَلَيْكَ مُمَجِّدًا وَ إِخْلَاصِيْ
لِذِكْرِكَ مُوَحِّدًا وَ إِقْرَارِيْ بِاٰلَائِكَ مُعَدِّدًا وَ إِنْ كُنْتُ مُقِرًّا
أَنِّيْ لَمْ أُحْصِهَا لِكَثْرَتِهَا وَ سُبُوْغِهَا وَ تَظَاهُرِهَا وَ تَقَادُمِهَا إِلٰى
حَادِثٍ مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِيْ بِهٖ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِيْ وَ بَرَأْتَنِيْ مِنْ
أَوَّلِ الْعُمْرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَ كَشْفِ الضُّرِّ وَ تَسْبِيْبِ
الْيُسْرِ وَ دَفْعِ الْعُسْرِ وَ تَفْرِيْجِ الْكَرْبِ وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ
وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّيْنِ وَلَوْ رَفَدَنِيْ عَلٰى قَدْرِ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ جَمِيْعُ
الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ مَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ
تَقَدَّسْتَ وَ تَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ عَظِيْمٍ رَحِيْمٍ لَا تُحْصٰى
اٰلَاؤُكَ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تُكَافٰى نَعْمَاؤُكَ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ أَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ وَ أَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ
سُبْحَانَكَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَ
تَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ تُغِيْثُ الْمَكْرُوْبَ وَ تَشْفِي السَّقِيْمَ وَ تُغْنِي
الْفَقِيْرَ وَ تَجْبُرُ الْكَسِيْرَ وَ تَرْحَمُ الصَّغِيْرَ وَ تُعِيْنُ الْكَبِيْرَ وَلَيْسَ
دُوْنَكَ ظَهِيْرٌ وَلَا فَوْقَكَ قَدِيْرٌ وَ أَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ يَا مُطْلِقَ
الْمُكَبَّلِ الْأَسِيْرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ
الْمُسْتَجِيْرِ يَا مَنْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَ أَعْطِنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَ أَنَلْتَ
أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُوْلِيْهَا وَ اٰلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَ بَلِيَّةٍ
تَصْرِفُهَا وَ كُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَ دَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَ حَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا

فَلَکَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِیْلُ عَلَیَّ یَا مَنْ سَتَرَنِی مِنَ الْاٰبَآءِ
وَالْاُمَّهَاتِ اَنْ یَزْجُرُوْنِی وَ مِنَ الْعَشَآئِرِ وَالْاِخْوَانِ اَنْ یُعَیِّرُوْنِی وَ
مِنَ السَّلَاطِیْنِ اَنْ یُعَاقِبُوْنِی وَلَوِ اطَّلَعُوْا یَا مَوْلَایَ عَلٰی مَا
اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنِّی اِذًا مَا اَنْظَرُوْنِی وَلَرَفَضُوْنِی وَقَطَعُوْنِی فَهَا
اَنَا ذَا یَا اِلٰهِی بَیْنَ یَدَیْکَ یَا سَیِّدِیْ خَاضِعٌ ذَلِیْلٌ حَصِیْرٌ حَقِیْرٌ
لَا ذُوْ بَرَآءَةٍ فَاَعْتَذِرُ وَلَا ذُوْ قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ وَلَا حُجَّةٍ فَاَحْتَجُّ بِهَا
وَلَا قَآئِلٌ لَمْ اَجْتَرِحْ وَلَمْ اَعْمَلْ سُوْٓءً وَمَا عَسَی الْجُحُوْدُ وَلَوْ
جَحَدْتُ یَا مَوْلَایَ یَنْفَعُنِی کَیْفَ وَ اَنّٰی ذَالِکَ وَجَوَارِحِی کُلُّهَا
شَاهِدَةٌ عَلَیَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ وَ عَلِمْتُ یَقِیْنًا غَیْرَ ذِیْ شَکٍّ
اَنَّکَ سَآئِلِی مِنْ عَظَآئِمِ الْاُمُوْرِ وَ اَنَّکَ الْحَکَمُ الْعَدْلُ الَّذِی لَا
تَجُوْرُ وَعَدْلُکَ مُهْلِکِی وَمِنْ کُلِّ عَدْلِکَ مَهْرَبِی فَاِنْ تُعَذِّبْنِی
یَا اِلٰهِی فَبِذُنُوْبِی بَعْدَ حُجَّتِکَ عَلَیَّ وَ اِنْ تَعْفُ عَنِّیْ فَبِحِلْمِکَ
وَجُوْدِکَ وَ کَرَمِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ
الظّٰالِمِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الْخَآئِفِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الْوَجِلِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی
کُنْتُ مِنَ الرَّاجِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ
الرَّاغِبِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِیْنَ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ السَّآئِلِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ

اِنِّی کُنْتُ مِنَ الْمُکْبِرِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ رَبِّی وَ رَبُّ
اٰبَـآئِیَ الْاَوَّلِیْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَآئِی عَلَیْکَ مُمَجِّدًا وَ اِخْلَاصِیْ
لِذِکْرِکَ مُوَحِّدًا وَ اِقْرَارِی بِاٰلَآئِکَ مُعَدِّدًا وَ اِنْ کُنْتُ مُقِرًّا
اَنِّی لَمْ اُحْصِهَا لِکَثْرَتِهَا وَسُبُوْغِهَا وَ تَظَاهُرِهَا وَ تَقَادُمِهَا اِلٰی
حَادِثٍ مَالَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِی بِهٖ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِیْ وَ بَرَاْتَنِیْ مِنْ
اَوَّلِ الْعُمْرِ مِنَ الْاِغْنَآءِ مِنَ الْفَقْرِ وَ کَشْفِ الضُّرِّ وَ تَسْبِیْبِ
الْیُسْرِ وَ دَفْعِ الْعُسْرِ وَ تَفْرِیْجِ الْکَرْبِ وَالْعَافِیَـةِ فِی الْبَدَنِ
وَالسَّلَامَةِ فِی الدِّیْنِ وَلَوْ رَفَدَنِیْ عَلٰی قَدْرِ ذِکْرِ نِعْمَتِکَ جَمِیْعُ
الْعَالَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ مَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلٰی ذٰلِکَ
تَقَدَّسْتَ وَ تَعَالَیْتَ مِنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ عَظِیْمٍ رَحِیْمٍ لَا تُحْصٰی
اٰلَآؤُکَ وَلَا یُبْلَغُ ثَنَآؤُکَ وَلَا تُکَافٰی نَعْمَآؤُکَ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعَمَکَ وَ اَسْعِدْنَا بِطَاعَتِکَ
سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ وَ
تَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ تُغِیْثُ الْمَکْرُوْبَ وَ تَشْفِی السَّقِیْمَ وَ تُغْنِی
الْفَقِیْرَ وَ تَجْبُرُ الْکَسِیْرَ وَ تَرْحَمُ الصَّغِیْرَ وَ تُعِیْنُ الْکَبِیْرَ وَلَیْسَ
دُوْنَکَ ظَهِیْرٌ وَلَا فَوْقَکَ قَدِیْرٌ وَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ یَا مُطْلِقَ
الْمُکَبَّلِ الْاَسِیْرِ یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ یَا عِصْمَةَ الْخَآئِفِ
الْمُسْتَجِیْرِ یَا مَنْ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَلَا وَزِیْرَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ اَفْضَلَ مَآ اَعْطَیْتَ وَ اَنَلْتَ
اَحَدًا مِنْ عِبَادِکَ مِنْ نِعْمَةٍ تُوْلِیْهَا وَاٰلَآءٍ تُجَدِّدُهَا وَ بَلِیَّةٍ
تَصْرِفُهَا وَ کُرْبَةٍ تَکْشِفُهَا وَ دَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَ حَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا

وَسَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهَا اِنَّكَ لَطِيْفٌ بِمَا تَشَاءُ خَبِيْرٌ وَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ وَ اَسْرَعُ مَنْ اَجَابَ وَ اَكْرَمُ مَنْ
عَفٰى وَ اَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى وَ اَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْئُوْلٌ وَلَا سِوَاكَ مَاْمُوْلٌ
دَعَوْتُكَ فَاَجَبْتَنِيْ وَ سَئَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِيْ وَ رَغِبْتُ اِلَيْكَ
فَرَحِمْتَنِيْ وَ وَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِيْ وَ فَزِعْتُ اِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ نَبِيِّكَ وَعَلٰى
اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَ تَمِّمْ لَنَا نَعْمَاۤئَكَ وَ هَنِّئْنَا
عَطَاۤئَكَ وَاكْتُبْنَا لَكَ شَاكِرِيْنَ وَلِاٰلَاۤئِكَ ذَاكِرِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ
رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَقَدَرَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ
فَسَتَرَ وَاسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ الرَّاغِبِيْنَ وَ مُنْتَهٰى اَمَلِ
الرَّاجِيْنَ يَا مَنْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَ وَسِعَ الْمُسْتَقِيْلِيْنَ
رَاْفَةً وَ رَحْمَةً وَ حِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ
الَّتِيْ شَرَّفْتَهَا وَ عَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَ
خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ اَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ
السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ الَّذِيْ اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ جَعَلْتَهُ
رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
مُحَمَّدٌ اَهْلٌ لِذٰلِكَ مِنْكَ يَا عَظِيْمُ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ
الْمُنْتَجَبِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَ تَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا
فَاِلَيْكَ عَجَّتِ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ فَاجْعَلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ
فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَ نُوْرٍ

تَهْدِیْ بِهٖ وَ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَ بَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا وَ عَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا وَ
رِزْقٍ تَبْسُطُهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَقْلِبْنَا فِی هٰذَا الْوَقْتِ
مُنْجِحِيْنَ مُفْلِحِيْنَ مَبْرُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ وَلَا
تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا مَانُؤَمِّلُهٗ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا
تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ وَلَا لِفَضْلِ مَا نُؤَمِّلُهٗ مِنْ
عَطَائِكَ قَانِطِيْنَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُوْدِيْنَ يَا
اَجْوَدَالْاَجْوَدِيْنَ وَاَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ اِلَيْكَ اَقْبَلْنَا مُوْقِنِيْنَ وَ لِبَيْتِكَ
الْحَرَامِ اٰمِّيْنَ قَاصِدِيْنَ فَاَعِنَّا عَلٰی مَنَاسِكِنَا وَ اَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا
وَاعْفُ عَنَّا وَ عَافِنَا فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ اَيْدِيَنَا فَهِیَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ
مَوْسُوْمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنَا فِی هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَمَا سَئَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا
اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِیَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ نَافِذٌ فِيْنَا
حُكْمُكَ مُحِيْطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِيْنَا قَضَاؤُكَ اِقْضِ لَنَا
الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَنَا بِجُوْدِكَ عَظِيْمَ
الْاَجْرِ وَ كَرِيْمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اَجْمَعِيْنَ
وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِيْنَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَاْفَتَكَ وَ رَحْمَتَكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِی هٰذَا الْوَقْتِ مِمَّنْ سَئَلَكَ
فَاَعْطَيْتَهٗ وَ شَكَرَكَ فَزِدْتَهٗ وَ تَابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهٗ وَ تَنَصَّلَ
اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهٗ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اَللّٰهُمَّ وَنَقِّنَا وَ سَدِّدْنَا وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَ يَا
اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ لَا يَخْفٰی عَلَيْهِ اِغْمَاضُ الْجُفُوْنِ وَلَا
لَحْظُ الْعُيُوْنِ وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِی الْمَكْنُوْنِ وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ

مُضْمَرَاتُ الْقُلُوبِ اَلَا كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ اَحْصَاهُ عِلْمُكَ وَ وَسِعَهُ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَ تَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيْرًا تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُونَ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ اِنْ مِنْ شَيْئٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَ عُلُوُّ الْجَدِّ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَالْاَيَادِي الْجِسَامِ وَ اَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَ عَافِنِيْ فِي بَدَنِي وَ دِيْنِي وَ اٰمِنْ خَوْفِيْ وَ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْبِي وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي وَلَا تَخْدَعْنِي وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ.

حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے فیصلہ کو کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے اور جس کی عطا کا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور کسی صانع کی صنعت اس کی صنعت کی طرح نہیں ہے وہ وسعت کرنے والا ہے اس نے تعجب خیز و عمدہ مخلوقات کی جنسوں کو پیدا کیا اور اپنی حکمت سے صنعتوں کو محکم کیا، کوئی ظاہر ہونے والی چیز اس سے مخفی نہیں ہوتی ہے اور کوئی امانت رکھی ہوئی ضائع نہیں ہوتی ہے ہر عمل والے کو جزا دینے والا ہے اور ہر قناعت کرنے والے کی اصلاح کرنے والا ہے اور ہر تضرع کرنے والے پر رحم کرنے والا ہے منافع اور کتاب جامع کا نازل کرنے والا ہے، روشن نور کے ساتھ اور وہ دعاؤں کا سننے والا ہے اور مصیبتوں کا دفع کرنے والا ہے درجات کو بلند کرنے والا اور جابروں کو ختم کرنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور کوئی اس کا نظیر نہیں ہے اس کے مثل کوئی نہیں ہے وہ سننے والا دیکھنے والا ہے لطف کرنے والا اور جاننے والا

ہےاور وہ ہر چیز پر قادر ہے خدایا میں شوق رکھتا ہوں اور تیری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اس اقرار کے ساتھ کہ تو میرا رب ہے اور تیری جانب بازگشت ہے تو نے اپنی نعمت سے مجھ کو وجود بخشا قبل اس کے کہ میں کوئی قابل تذکرہ چیز ہو جاؤں ۔تو نے مجھے مٹی سے پیدا کیا پھر مجھ کو صلبوں میں ساکن کیا محفوظ رکھتے ہوئے حادثات زمانہ اور تغیرات روزگار سے یہاں تک کہ میں برابر صلبوں سے رحموں میں منتقل ہوتا رہا گزرے ہوئے زمانوں اور گزری ہوئی صدیوں میں ،تو نے مجھ کو اپنی مہربانی سے نہیں نکالا اور اپنے لطف اور اپنے احسان سے نہیں پیدا کیا ان کافروں کی حکومت میں جنہوں نے تیرے عہد کو توڑ دیا اور تیرے رسول کی تکذیب کی لیکن تو نے مجھ کو نکالا اور وجود دیا ایسے زمانہ میں جو میرے لئے ہدایت سے سابق ہوا جو تو نے میرے لئے آسان کردیا اور اس میں تو نے مجھ کو وجود دیا کر دیا اور اس کے قبل تو نے مجھ پر مہربانی کی اپنی بہترین مہربانی کے ساتھ اور اپنی بھرپور نعمت کے ساتھ پس تو نے میری تخلیق آب نطفہ سے کی اور تو نے مجھ کو ساکن کیا تین تاریکیوں میں گوشت، خون اور جلد کی تو نے مجھ کو میری خلقت سے آگاہ نہیں کیا اور کوئی کار تخلیق مجھ پر نہیں چھوڑا پھر تو نے مجھ کو دنیا میں ہدایت سابقہ کے ساتھ مکمل طور پر پیدا کیا اور تو نے میرے بچپن میں گہوارہ میں میری حفاظت کی اور شیر مادر کی بہترین غذا مجھ کو عطا کی اور محبت رکھنے والوں کو مجھ پر مہربان کردیا اور مہربان ماؤں کو میرا کفیل بنادیا اور مجھ کو جنوں کے آسیب سے محفوظ کیا اور عیب ونقصان سے مجھ کو بچایا تو بلند ہے اے رحم کرنے والے اے مہربان یہاں تک کہ جب میں نے بات کرنے کے لئے زبان ہلائی تو تو نے بھرپور انعام سے مجھ کو نواز دیا اور تو نے میری پرورش کی ہر سال زیادہ کرتے ہوئے یہاں تک کہ جب میری

خلقت مکمل ہوئی اور میری حالت اعتدال کو پہنچی تو حجت کو میرے اوپر لازم اس طرح کیا کہ تو نے اپنی معرفت کو مجھ کو الہام کیا اور مجھ کو اپنی حکمت کے عجائب سے حیران کردیا اور تو نے جگا دیا اس کی وجہ سے جو تو نے اپنے آسمان وزمین میں عجیب مخلوقات پیدا کیا اور تو نے مجھے بیدار کیا اپنے شکر کے لئے اور ذکر کے لئے اور مجھ پر اپنی اطاعت کو لازم کیا اور عبادت کو اور مجھ کو سمجھ دی وہ جس کو تیرا رسول لایا اور تو نے آسان بنادیا اپنی مرضی کے قبول کرنے کو اور تو نے احسان کیا ان سب میں اور لطف سے پھر جب کہ تو نے مجھ کو بہترین مٹی سے پیدا کیا تو تو میرے لئے اے میرے خدا ایک نعمت کے راضی نہ ہوا اور تو نے مجھ کو رزق عطا کیا مختلف معاش کا اور متعدد اساس زندگی کا اپنے سب سے عظیم احسان کے ذریعہ اور قدیم احسان کے ذریعہ یہاں تک کہ جب تو نے مجھ پر تمام نعمتیں مکمل کردیں اور تمام بدبختی وبلا کو مجھ سے دور کردیا تو میری جہالت اور میری جرأت نے تجھ کو نہیں روکا کہ تو میری رہنمائی کرے اس چیز کی طرف جو مجھ کو تجھ سے قریب کردے اور تو نے مجھ کو توفیق دی اس امر کی جانب کہ جو مجھ کو تجھ سے قربت عطا کرے کہ اگر میں نے تجھ سے دعا کی تو تو نے قبول کیا اور جب میں نے تجھ سے سوال کیا تو تو نے مجھ کو عطا کیا اور اگر میں نے تیری اطاعت کی تو اس کا مکمل بدلہ دیا اور اگر میں ے تیرا شکر کیا تو تو نے مجھے زیادہ دیا یہ سب کا سب میرے اوپر نعمتوں کو مکمل کرنے اور احسان کو تمام کرنے کے لئے ہے تو پاک ہے پیدا کرنے والا ہے لوٹانے والا ہے ستودہ صفات ہے عزت والا ہے تیرے نام پاکیزہ ہیں اور تیری نعمتیں عظیم ہیں تو اے معبود تیری کس نعمت کے عدد اور تذکرہ کا احصا کیا جاسکتا ہے یا تیری کن عطاؤں کے شکر کو ادا کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ انعام شمار کرنے والوں کے احصا کرنے سے زیادہ

ہے یا یاد کرنے والوں کے علم سے بلند ہے پھر تو نے جس رنج و غم کو مجھ سے دور کیا اے خدا وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو میرے لئے عافیت اور سکون ظاہر ہوا اور میں گواہی دیتا ہوں اے میرے خدا اپنے ایمان کی حقیقت اور اپنے یقین کے عزم محکم اور اپنی توحید کے خالص ہونے کی اور اپنے ضمیر کے راز کی اور اپنی آنکھ کی روشنی کے رابطہ نور کی اور اپنے صفحہ جبین کے اسرار نقوش کیا اور اپنے نفس کی راہوں کی اور اپنی قوت شامہ کے مخزن کی اور اپنے کان کی ہڈی کی راہ کی اور جس کو دونوں لب مل کر چھپا لیتے ہیں اور اپنی زبان کے لفظ کی حرکتوں کی اور اپنے منہ اور جبڑے کے محل ارتباط کی اور دانتوں کے نکلنے کی جگہ اور قوت ذائقہ کی جو کھانے پینے کا ذریعہ ہیں اور دماغ کی کھوپڑی کی اور میری گردن کے اعصاب کے رشتہ کی پیچ کی اور جو اس پر مشتمل ہے میرے سینہ کی فضا اور میری رگوں کے مماثل کی اور پردہ لب کے رابطہ کی اور جگر کے اطراف کی اور جو اس کو حاوی ہے میرے اضلاع اور جوڑ بند اور قوائے عاملہ اور میری انگلیوں کے پور اور میرے گوشت اور خون اور بال اور جلد اور اعصاب اور رگیں اور ہڈی اور گودا اور رگ اور تمام اعضاء اور جوارح اور جو میرے دوران رضاعت جسے وجود میں آتے رہے اور جو کچھ زمین نے مجھ سے اٹھایا ہے اور میری نیند اور بیداری اور سکون و حرکات رکوع و سجود کی کہ اگر میں فکر کروں اور کوشش کروں زمانوں اور صدیوں کے طول کے برابر اگر میں زندہ رہوں کہ تیری ایک نعمت کا شکر ادا کرسکوں تو میرے لئے ممکن نہیں ہوسکتا ہے مگر تیرے احسان کے ذریعہ جس پر شکر جدید لازم ہو جائے گا اور تازہ تعریف واجب ہو جائے گی اور اگر میں اور تمام مخلوق کے شمار کرنے والے چاہیں کہ تیرے انعام کو شمار کرلیں جو ماضی اور حال میں ہے تو ہم اس کے عدد کو حصر کے ساتھ

ہیں گن سکتے اور ہم اس کا احصا نہیں کر سکتے یہ بات میرے لئے کہاں ممکن ہے
جب کہ تو نے خود ہی اپنی ناطق کتاب میں خبر دی ہے اور سچی خبر میں کہا ہے کہ
اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اس کا احصانہ کر سکو گے تیری کتاب نے سچ
کہا ہے اے خدا یہ وہ بات ہے جو تیرے رسولوں اور پیغمبروں پر الہام ہوئی ہے
اور تیری وحی کے ذریعہ ان پر نازل ہوئی ہے اور اپنے دین کو اس وحی اور کتاب
کے ذریعہ تشریع کیا ہے علاوہ بر ایں اے میرے خدا میں گواہی دیتا ہوں اپنی
تمام کوشش، قصد اور مکمل اطاعت اور کامل وسعت کے ساتھ اور ایمان و یقین
کے ساتھ کہتا ہوں حمد اس خدا کے لئے ہے جس کا کوئی فرزند نہیں ہے کہ جو
وارث ہو جائے اور اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں ہے کہ اس کی
مخالفت کرے اس میں جو اس نے پیدا کیا ہے اور نہ کوئی ولی ہے جو اس کی
صنعت میں اس کی مدد کرے وہ پاک ہے وہ پاک ہے اگر آسمان و زمین خدا
کے علاوہ بہت سے خدا ہوتے تو دونوں فاسد ہو جاتے اور ٹکرا جاتے پاک ہے
وہ خدا جو ایک ہے اکیلا ہے بے نیاز ہے جو نہ پیدا ہوا ہے نہ اس کی کوئی اولاد
ہے اور کوئی اس کا ہمسر بھی نہیں ہے حمد ہے خدا کے لئے ایسی حمد جو اس کے
مقرب ملائکہ اور مرسل نبیوں کی حمد کے مثل ہے اور درود ہو اللہ کا اس کے
برگزیدہ محمد خاتم النبیینؐ پر اور ان کی پاک و پاکیزہ مخلص آلؑ پر اور سلام ہو۔

خدایا مجھ کو وہ خوف و خشیت عطا کر گویا میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو اپنے
تقویٰ کی سعادت عطا کر اور اپنی معصیت کی بدبختی نہ دے اور اپنے قضا و قدر
کو میرے لئے خیر و برکت قرار دے تا کہ میں اس میں جلدی نہ چاہوں جس
میں تو تاخیر کرے اور نہ تاخیر چاہوں اس میں جس میں تو جلدی کرے خدایا
میری مالداری میرے نفس میں قرار دے اور میرے دل میں یقین قرار دے

اور عمل میں خلوص دے اور نگاہ میں نورانیت دے اور دین میں بصیرت عطا کر اور میرے اعضاء و جوارح کو بہرہ مند کر اور میری آنکھ اور میرے کان کو میرا وارث بنا دے اور میری مدد کر اس کے مقابلہ میں جو مجھ پر ظلم کرے اور مجھ کو دکھا دے میرا انتقام اور تسلط اور اس کے ذریعہ خنکی چشم عطا کر خدایا میرے غم کو دور کر دے اور میرے عیب کو چھپا لے اور میری غلطی کو معاف کر دے اور مجھ سے شیطان کو ہٹا دے اور میری گرفتاری کو چھڑا دے اور اے میرے خدا میرے لئے آخرت اور دنیا میں بلند درجہ قرار دے خدایا تیرے لئے حمد ہے جیسا کہ تو نے مجھ کو پیدا کیا پھر مجھ کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا اور تیرے لئے حمد ہے جیسا کہ تو نے مجھ کو پیدا کیا پس تو نے میری خلقت کو بہتر بنایا اپنی رحمت سے جب کہ تو میری خلقت سے مستغنی تھا خدایا تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میری طبیعت کو اعتدال بخشا خدایا تو نے مجھ کو پیدا کیا پس میری صورت کو اچھا بنایا خدایا تو نے مجھ پر احسان کیا اور میرے نفس کو تو نے بچایا خدایا تو نے مجھ کو بچایا اور مجھ کو توفیق دی، خدایا تو نے مجھ پر انعام کیا پس تو نے میری ہدایت کی خدایا تو نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور ہر بھلائی مجھ کو عطا کی خدایا تو نے مجھ کو کھلایا اور پلایا خدایا تو نے مجھ کو مالدار کیا اور غنی بنایا خدایا تو نے میری مدد کی اور عزت دی خدایا تو نے مجھ کو خاص کرامت کا لباس پہنایا اور کافی حد تک مصنوعات کو میری دسترس میں رکھا، درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور میری مدد کر روزگار کی سختی میں اور شب و روز کی تبدیلی میں اور مجھ کو دنیا کے خوف اور آخرت کے مصائب سے نجات عطا کر اور کافی ہو جا زمین میں ظالموں کے شر سے خدایا جس سے میں ڈرتا ہوں اس کے لئے کافی ہو جا اور جس سے مجھ کو خوف ہے بچا لے مجھ کو اور میرے نفس کو اور میرے دین کو بچا لے اور میرے سفر میں

میری حفاظت کر اور اہل و مال میں میری ذمہ داری ادا کر اور جو تو نے مجھ کو رزق دیا ہے اس میں برکت دے اور میرے نزدیک مجھ کو ذلیل رکھ اور لوگوں کی نگاہ میں مجھ کو عظمت عطا کر اور جن و انسان کے شر سے مجھ کو بچا لے اور میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ کو رسوا نہ کر اور میرے باطنی خیالات سے ذلیل نہ کر اور ناشائستہ عمل میں جتلا نہ کر اور اپنی نعمت کو نہ چھین اور اپنے علاوہ کی طرف مجھ کو نہ ڈال دے خدایا تو مجھ کو کس کے حوالہ کرے گا کسی قریب کی طرف جو قطع تعلق کرے یا بعید کی طرف جو مجھ سے نفرت کر دے یا مجھے کمزور بنا دینے والوں کی طرف جب کہ تو میرا رب ہے اور میرے امر کا مالک ہے میں تیری طرف اپنی غربت اور گھر کی دوری اور اس کی نظر میں ذلت کی جس کو تو نے میرے امر کا مالک بنایا ہے شکایت کرتا ہوں میرے خدا مجھ پر اپنا غضب نہ نازل کر اگر تو نے مجھ پر غضب نہ کیا تو میں تیرے علاوہ کسی کی پرواہ بھی نہیں کروں گا تو پاک ہے تیری عافیت میرے لئے وسیع ہے کہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے پروردگار تیری ذات کے نور کے واسطہ سے جس سے آسمان و زمین چمک رہے ہیں اور جس کے ذریعہ تاریکیاں دور کی گئی ہیں اور اولین و آخرین کے امر کی اصلاح ہوئی ہے کہ تو مجھ کو اپنے غضب پر موت نہ دے اور میرے اوپر اپنا غصہ نہ نازل کر تیری پناہ ہے تیری پناہ ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے عذاب کے قبل۔ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو مکہ، مشعر الحرام اور کعبہ کا پروردگار ہے تو نے اس کو برکت دی ہے اور لوگوں کے لئے مرکز امن و سکون بنایا ہے اے وہ خدا جس نے عظیم گناہوں کو اپنے علم سے معاف کیا ہے اور اے وہ خدا جس نے اپنے فضل سے نعمتوں کو مکمل کیا ہے اے وہ خدا جس نے اپنے کرم سے بہتر عطا کیا ہے اے میری سختی میں میرا

ذخیرہ اے میری تنہائی میں مونس اے میری مصیبت میں فریادرس اے میرے ولی نعمت اے میرے خدا اور میرے آباء طاہرین، ابراہیم واسماعیل، اسحاق، یعقوب کے خدا اور جبریل ومیکائیل واسرافیل کے پروردگار اور خاتم النبیین محمدؐ اور ان کی آل پاک کے پروردگار اور اے توریت، انجیل، زبور اور قرآن کے نازل کرنے والے اور کھٰیٰعص، طٰہٰ، یٰسٓ اور قرآن حکیم کے نازل کرنے والے تو میری پناہ ہے جب زندگانی کی راہیں اپنی وسعتوں کے ساتھ مشکل ہو جائیں اور زمین اپنی پہنائیوں کے ساتھ تنگ ہو جائے اور اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہونے والوں میں ہو جاتا اور تو میری لغزش سے درگزر کرنے والا ہے اور اگر تیری کوشش نہ ہوتی تو میں رسوا ہو جانے والوں میں ہو جاتا اور تو میرے دشمنوں کے مقابلہ میں میرا مددگار ہے اور اگر تیری مدد نہ ہوتی تو میں مغلوب لوگوں میں سے ہوتا اے وہ خدا جس نے اپنے کو بلندی اور رفعت سے مخصوص کیا ہے تو اس کے ولی اس کی عزت کے ذریعہ عزت دار ہو گئے ہیں اے وہ خدا جس کی بارگاہ میں بادشاہ طوق ذلت اپنی گردنوں میں ڈالے ہوئے ہیں اور خدا کی سطوت وحکومت سے خوفزدہ ہیں وہ نگاہوں کی خیانت کو اور دلوں کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے اور روزگار کے تمام غائب کو اچھی طرح جانتا ہے اے وہ ذات جس کے کریم نام ہیں اے وہ نیکی والے جس کی نیکی کبھی ختم نہیں ہوتی ہے اے قافلہ کے روکنے والے یوسف کی نجات کے لئے صحراو بیابان میں اور کنویں سے ان کو نکالنے والے اور غلامی کے بعد ان کو بادشاہ بنانے والے اے یوسف کو یعقوب کے پاس واپس کرنے والے غم سے ان کی آنکھوں کے سفید ہو جانے کے بعد جب کہ وہ اسے برداشت کئے ہوئے تھے اے ایوب سے رنج وغم کو دور کرنے والے اور اے ابراہیمؑ کے

ہاتھ کو ان کے بیٹے کے ذبح سے روکنے والے کبیر السن ہو جانے اور غم کے انتہا تک پہنچنے کے بعد اے وہ خدا جس نے زکریا کی دعا قبول کی اور یحییٰ جیسا فرزند عطا کیا اور ان کو اکیلا نہیں چھوڑا اے وہ خدا جس نے یونس کو شکم ماہی سے نکالا اے وہ خدا جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو شگافتہ کیا پس انہیں نجات دی اور فرعون کو مع لشکر کے ڈوبنے والوں میں بنا دیا اے وہ خدا جس نے ہواؤں کو اپنی رحمت باراں کی بشارت کے لئے بھیجا اے وہ جس نے اپنی مخلوق کی معصیت پر جلدی نہیں کی اے وہ جس نے جادوگروں کو طویل کفر و انکار کے بعد مات دیدی جبکہ وہ برابر نعمتوں میں صبح کرتے تھے اس کا رزق کھاتے تھے اور غیر کی عبادت کرتے تھے ان لوگوں نے دشمنی کی شرک کیا اور اس کے رسولوں کی تکذیب کی اے خدا اے خدا اے پیدا کرنے والے اے ایجاد کرنے والے تیرا کوئی مثل نہیں ہے اے ذات دائم جس کے لئے انتہا نہیں ہے اے سب سے پہلے زندہ اے مردوں کے زندہ کرنے والے اے وہ خدا جو نگراں ہے ہر نفس پر اس کے کسب کے لئے اے وہ خدا جس کے لئے میرا شکر کم ہوا تو اس نے مجھ کو محروم نہیں کیا اور میری غلطی عظیم ہوئی تو اس نے مجھ کو رسوا نہیں کیا اور مجھ کو معصیت کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے مشہور نہیں کیا اے وہ خدا جس نے مجھ کو بچپن میں محفوظ کیا۔ اے وہ خدا جس نے بڑھاپے میں مجھ کو رزق دیا اے وہ خدا جس کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا اور مہربانیوں کی تعریف نہیں کی جا سکتی اے وہ خدا جس نے مجھ پر خیر و احسان کیا اور میں نے اس کے ساتھ برائی اور عصیان کیا اے وہ خدا جس نے مجھ کو ایمان کی ہدایت کی میرے احسان کا شکر پہچاننے سے قبل اے وہ خدا جس کو میں نے بیمار ہو کر پکارا تو اس نے مجھ کو شفا دی اور برہنہ ہو کر پکارا تو اس نے لباس عطا

کیا بھوک کی حالت میں پکارا تو سیر کیا پیاس کی حالت میں بلایا تو سیراب کیا ذلت کی حالت میں بلایا تو عزت دی جاہل ہو کر بلایا تو عارف بنا دیا اکیلے ہو کر بلایا تو کثیر بنا دیا مسافر ہو کر پکارا تو مجھ کو لوٹا دیا بے مال ہو کر بلایا تو مالدار بنا دیا مدد طلب کی تو مدد کی مالداری میں بلایا تو اس نے نہیں چھینا اور اگر میں دعا کرنے سے رک گیا تو اس نے ابتدا کر دی، پس تیرے لئے حمد و شکر ہے اے وہ خدا جس نے میری لغزش سے درگزر کیا اور میری مصیبت کو دور کیا اور میری دعا کو قبول کیا اور میرے عیب کو چھپایا اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور میری حاجت کو عطا کیا اور میرے دشمن پر میری مدد کی اور اگر میں تیری نعمت اور احسان اور کرم کی بارش کو شمار کروں تو احصا نہیں کر سکتا اے میرے مولا تو نے ہی احسان کیا ہے تو نے ہی نعمت دی ہے تو نے ہی نیکی سے نوازا ہے تو نے ہی خوبی عطا کی ہے تو نے ہی فضیلت دی ہے تو نے ہی مکمل کیا ہے تو نے ہی رزق دیا ہے تو نے ہی توفیق دی ہے تو نے ہی عطا کیا ہے تو نے ہی مالدار بنایا ہے تو نے ہی سرمایہ دار بنایا ہے تو نے ہی پناہ دی ہے تو ہی کافی ہوا ہے تو نے ہی ہدایت کی ہے تو نے ہی محفوظ کیا ہے تو نے ہی چھپایا ہے تو نے ہی معاف کیا ہے تو نے ہی درگزر کیا ہے تو نے ہی قدرت دی ہے تو نے ہی عزت دی ہے تو نے ہی مدد کی ہے تو نے ہی اعانت کی ہے تو نے ہی تائید کی ہے تو نے ہی نصرت کی ہے تو نے ہی شفا دی ہے تو نے ہی عافیت دی ہے تو ہی وہ ہے جس نے مکرم کیا ہے تو بلند ہے متبرک ہے تیرے لئے حمد دائم ہے اور تیرے لئے مسلسل شکر ہے پھر میں اے میرے معبود اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہوں تو انہیں بخش دے میں ہی وہ ہوں جس نے برائی کی میں نے ہی خطا کی ہے میں نے ہی گناہ کا اہتمام کیا ہے میں ہی غافل ہوں میں ہی بھولا ہوں

میں نے ہی اعتماد کیا ہے میں نے ہی عمدہ خواہش پر عمل کیا ہے میں نے ہی وعدہ کیا ہے اور میں نے ہی مخالفت کی ہے میں نے ہی عہد توڑا ہے میں نے ہی اقرار کیا ہے میں نے ہی تیری نعمت کا اپنے اوپر اعتراف کیا ہے اور پھر گناہوں کی طرف رجوع کیا ہے تو تو مجھ کو بخش دے اے وہ خدا جس کو بندوں کا گناہ نقصان نہیں پہنچاتا وہ بندوں کی اطاعت سے مستغنی ہے اور توفیق دینے والا ہے اپنی مدد رحمت سے اس کو جو عمل صالح انجام دے پس حمد تیرے ہی لئے ہے اے میرے معبود اے میرے سردار میرے خدا تو نے حکم دیا میں نے تیری معصیت کی تو نے مجھ کو روکا تو میں نے ارتکاب گناہ کیا تو میں ایسا ہو گیا کہ برائت والا نہیں ہوں کہ عذر کروں اور نہ قوت والا ہوں کہ مدد طلب کروں تو اب کس چیز کے ذریعہ تیرے سامنے آؤں اے میرے مولا اپنی سماعت کے ذریعہ یا اپنی بصارت کے ذریعہ اپنی زبان کے ذریعہ یا اپنے ہاتھ کے ذریعہ یا اپنے پیر کے ذریعہ کیا یہ سب کے سب میرے پاس تیری نعمت نہیں ہیں اور کیا سب سے میں نے تیری نافرمانی نہیں کی ہے اے میرے مولا تیرے لئے حجت ہے اور راہ ہے مجھ پر اے وہ خدا جس نے مجھ کو ماں باپ کے زجر و توبیخ سے بچایا اور قبیلہ والوں اور بھائیوں کے طعنوں سے مجھ کو بچایا اور بادشاہوں کے عتاب سے بچایا کہ اگر وہ مطلع ہوئے اے میرے مولا جس پر تو میرے بارے میں مطلع ہے تو وہ مجھ کو مہلت نہ دیتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے اور قطع تعلق کر لیتے تو میں وہی گناہگار بندہ ہوں اے خدا تیرے حضور میں اے میرے سردارؐ دن جھکائے ہوئے ذلیل عاجز اور ناچیز ہوں برائت والا نہیں ہوں کہ عذر کر سکوں اور نہ قوت والا ہوں کہ مدد طلب کر سکوں اور نہ حجت والا ہوں کہ حجت پیش کر سکوں اور نہ یہ کہنے والا ہوں کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا ہے اور

یہ برا عمل انجام نہیں دیا ہے اور انکار ممکن بھی نہیں ہے اور اگر انکار کروں اے
میرے مولا تو وہ میرے لئے کیونکر اور کیسے فائدہ مند ہو سکتا ہے درانحالیکہ اعضا
وجوارح کل کے کل میرے اوپر گواہ ہیں جو میں نے کیا ہے اور بغیر شک کے
یقینی طور پر میں جانتا ہوں تو میرے گناہان کبیرہ کے بارے میں سوال کرنے
والا ہے اور تو حاکم ہے عادل ہے تو ظلم نہیں کرتا ہے اور تیری عدالت ہی مجھ کو
ہلاک کرنے والی ہے اور تیرے ہر عدل ہی سے میں بھاگ رہا ہوں پس اگر تو
مجھ پر عذاب کرے گا اے میرے معبود تو یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا
تیری حجت کے مجھ پر قائم ہونے کے بعد اور اگر تو معاف کردے گا تو یہ تیرے
علم وجود اور کرم کی وجہ سے ہوگا تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک و بے نیاز
ہے میں تو ظالموں میں سے ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے
میں استغفار کرنے والوں میں سے ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو
پاک ہے میں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے والوں میں سے ہوں۔ تیرے
علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے خوف کرنے والوں میں سے ہوں تیرے
علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے میں تیری سطوت سے ہراساں ہوں
تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں تیری سطوت سے ہراساں ہوں
تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں امید لگانے والوں میں سے
ہوں تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں شوق رکھنے والوں میں
سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تہلیل کرنے
والوں میں سے ہوں۔ تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں
سوال کرنے والوں میں سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں
ہے میں تسبیح کرنے والوں میں سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی

معبود نہیں ہے میں تکبیر کہنے والوں میں سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو میرا رب ہے اور میرے گزشتہ آباء کا رب ہے خدایا یہ میری حمد وثنا تیری بارگاہ مجد میں ہے اور یہ میرا تیرے ذکر کا اخلاص مقام توحید میں ہے اور میرا تیری نعمتوں کا اقرار شمار کرنے کے بعد ہے اگر چہ مجھ کو اقرار ہے کہ ان کا احصا نہیں ہو سکتا۔ ان کی زیادتی اور کمال، ظہور اور میرے وجود پر سبقت کی وجہ سے تو نے ان کو ہمیشہ میرے ساتھ رکھا ہے جس وقت سے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میری ابتدائے عمر سے نعمتیں دیں کہ میری احتیاج کو مالداری سے بدلا اور مجھ سے رنج والم کو دور کیا آسانی کے اسباب پیدا کئے اور سختی کو دور کیا اور غم سے نجات دی جسم کو عافیت اور دین کو سلامتی عطا کی اور اگر اولین و آخرین کے تمام لوگ تیری بے پایاں نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو نہ میں اس پر قادر ہو سکتا ہوں اور نہ وہ لوگ۔ تو پاک ہے بلند ہے کریم پروردگار عظیم ہے رحم و کرم کرنے والا ہے تیری نعمتوں کا احصا نا ممکن ہے اور تیری ثنا کو پہنچنا ممکن نہیں ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں ہے درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ہم پر اپنی نعمتوں کو مکمل کردے اور ہم کو خوش بخت بنادے اپنی اطاعت کے ذریعہ۔ تو پاک ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے خدایا تو پریشان لوگوں کی دعا کو قبول کرتا ہے اور رنج والم کو دور کرتا ہے اور غمزدہ کی فریادرسی کرتا ہے مریض کو شفا دیتا ہے فقیر کو مالدار بناتا ہے ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے بچہ پر رحم کرتا ہے بوڑھے کی مدد کرتا ہے اور تیرے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے اور تیرے اوپر کوئی قادر نہیں ہے اور تو بلند و بزرگ ہے اے قیدیوں کو آزادی دینے والے اے چھوٹے بچہ کو رزق دینے والے اے خوف زدہ پناہ طلب کے محافظ اے وہ ذات جس کا کوئی نہ شریک ہے نہ وزیر درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور

مجھ کو اس شام میں عطا کر بہترین وہ نعمت جو تو نے عطا کی ہے اپنے بندوں میں سے کسی ایک کو۔ ان نعمتوں میں سے جو تو بندوں کو دیتا ہے اور وہ باطنی نعمت جس کی تو تجدید کرتا ہے اور وہ معصیت جو تو دور کرتا ہے اور وہ رحمت جس کو تو ختم کرتا ہے اور وہ دعا جس کو تو سنتا ہے اور نیکی جس کو تو قبول کرتا ہے اور برائی جس کو تو ڈھانک دیتا ہے بیشک تو لطیف اور جس سے چاہے باخبر ہے ہر چیز پر قادر ہے۔ خدایا تو ان سب میں قریب ہے جن سے دعا کی جائے اور ان سب میں جلدی کرنے والا ہے جو قبول کریں اور معاف کرنے والوں میں کریم ہے اور عطا کرنے والوں میں وسیع ہے اور جن سے سوال کیا جائے ان میں سب سے زیادہ سننے والا ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمان و رحیم تیرے مثل کوئی نہیں ہے جس سے سوال کیا جائے اور تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں لگائی جاتی میں نے تجھ سے دعا کی تو نے قبول کیا میں نے تجھ سے سوال کیا تو تو نے عطا کیا میں نے تیری جانب رغبت کی تو تو نے رحم کیا میں نے تجھ پر اعتماد کیا تو تو نے مجھ کو نجات دی اور میں تیری طرف فریادی ہوا تو تو میرے لئے کافی ہو گیا۔ خدایا درود نازل فرما اپنے بندہ رسول اور نبی محمدؐ پر اور ان کی پاک و پاکیزہ تمام آل پر اور ہمارے لئے اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے اور اپنی عطا کو ہمارے لئے بہتر بنا دے اور ہم کو اپنے شکر گزاروں میں لکھ دے اور اپنی نعمتوں کے یاد کرنے والوں میں۔ یہ دعا میری قبول کر لے اے عالمین کے پالنے والے خدایا اے وہ ذات جو مالک ہے تو قادر ہے اور قادر ہے تو غالب بھی ہے اور اس کی معصیت کی گئی تو اس نے چھپایا اور اس سے استغفار کیا گیا تو اس نے بخش دیا اے طلبگاروں اور شوق رکھنے والوں کی منزل اے امید لگانے والوں کی انتہا اے وہ ذات جس کے علم نے تمام چیزوں کا احاطہ کیا ہے

اور عذر خواہوں پر وسیع ہے اس کی مہربانی ، رحمت اور حلم۔ خدایا میں تیری طرف متوجہ ہوں اس شام میں جس کو تو نے شرف وعظمت عطا کی ہے محمدؐ کے ذریعہ جو تیرے نبی ورسول اور تیری مخلوق میں بہترین اور تیری وحی کے امین ہیں بشارت دینے والے ڈرانے والے روشن چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں پر انعام کیا ہے اور جن کو عالمین کے لئے رحمت قرار دیا ہے خدایا درود نازل فرما محمدؐ وآل محمدؐ پر جیسے کہ محمدؐ تیری طرف سے درود کے اہل ہیں اے صاحب عظمت درود نازل کران پر اور ان کی پاک وپاکیزہ نجیب تمام آل پر اور اپنی معافی کے پردہ میں ہم کو چھپالے۔ تیری ہی جانب مختلف زبانوں میں آواز فریاد بلند ہے تو اے خدا میرے لئے اس شام (عصر) میں ہر نیکی کا حصہ قرار دیدے جس کو تو اپنے بندوں میں تقسیم کرے گا اور نور کا حصہ جس سے تو ہدایت کرتا ہے اور رحمت کا حصہ جس کو تو پھیلاتا ہے اور برکت کا حصہ جس کو تو نازل کرتا ہے اور عافیت کا حصہ جس کو تو عطا کرتا ہے اور رزق کا حصہ جس کو تو وسعت دیتا ہے اے سب سے عظیم رحم کرنے والے۔ خدایا اس وقت میں ہم کو بدل دے کامیابی اور رستگاری میں، نیکوکاری اور فائدہ مندی میں اور ہم کو مایوس ہونے والوں میں نہ قرار دے اور اپنی رحمت سے ہم کو بے بہرہ بنا اور جس فضل کی ہم تجھ سے امید لگائے ہیں اس سے مایوس ہونے والوں میں قرار دے اور ہم کو خاسر نہ لوٹا اور اپنے دروازہ سے ہم کو مردود نہ کر یا سب سے زیادہ سخی اور سب سے بڑے کرم کرنے والے ہم تیری بارگاہ میں یقین کے ساتھ آئے ہیں اور تیرے گھر کی دعوت پر لبیک کہی ہے اور اس کی زیارت کا قصد کیا ہے تو ہماری مدد کر ہمارے ارکان کی ادائیگی پر اور ہمارے لئے حجت کو مکمل کر اور گناہوں سے درگزر کر اور عافیت دے ہم نے تیری طرف اپنے ہاتھ

پھیلائے ہیں جو اعتراف گناہ کی ذلت سے موسوم ہیں۔ خدایا ہم کو اس شام میں عطا کردہ چیز جس کا ہم نے تجھ سے سوال کیا ہے اور ہمارے لئے کافی ہو جا جس کی ہم نے کفایت چاہی ہے تیرے علاوہ میرے لئے کوئی کفایت کرنے والا نہیں ہے اور تیرے علاوہ میرا کوئی پروردگار نہیں ہے تیرا حکم ہم پر نافذ ہے تیرا علم ہم پر محیط ہے اور تیرا فیصلہ ہمارے بارے میں عدل ہے تو ہمارے لئے خیر کو مقدر کر اور ہم کو خیر والوں میں قرار دے۔ خدایا ہمارے لئے اپنے وجود سے عظیم اجر اور کریم ذخیرہ اور دائمی آسانی کو لازم قرار دے اور ہمارے کل گناہوں کو بخش دے اور ہم کو ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک نہ کر اور ہم سے اپنی مہربانی اور رحمت کو دور نہ کر، اے سب سے عظیم رحم کرنے والے خدایا ہم کو اس وقت میں قرار دے ان میں سے جس نے تجھ سے سوال کیا تو تو نے اس کو عطا کیا اور تیرا شکر ادا کیا تو تو نے زیادہ کیا اور تجھ سے توبہ کی تو تو نے اس کی توبہ کو قبول کیا اور اپنے تمام گناہوں سے الگ ہو گیا تو تو نے اس کو بخش دیا اے صاحب جلالت و کرم خدایا ہم کو توفیق دے اور ہم کو اطاعت کے لئے قوی بنا اور ہمارے تضرع کو قبول کر اے وہ بہترین ذات جس سے سوال کیا جائے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے جس سے رحم طلب کیا جائے اے وہ خدا جس سے پلکوں کی حرکت اور گوشہ چشم کا اشارہ بھی مخفی نہیں ہے اور نہ وہ مخفی ہے جو ضمیر میں چھپا ہے اور نہ وہ جس پر دلوں کے راز مشتمل ہیں یقیناً تیرے علم نے ان سب کا احصا کر لیا ہے اور تیرا علم اس کو گھیرے ہوئے ہے تو پاک ہے اور بہت بلند ہے اس بات سے جو ظالم لوگ کہتے ہیں میری تسبیح ساتوں آسمان ، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کرتے رہتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تیرے حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ حمد، بزرگی اور عزت سب تیرے لئے ہے اے

جلالت واکرام والے اور فضل واحسان اور بلند ترین نعمتوں والے اور تو سخی اور کرم والا اور مہربان اور رحم کرنے والا ہے خدایا مجھ پر اپنے حلال رزق کو وسیع کردے اور میرے جسم ودین کو عافیت دے اور میرے خوف کو امن میں بدل دے اور جہنم سے میری گلوخلاصی کردے خدایا اپنی تدبیر میں مجھ کو (گناہ کی سزا) جتلانہ کر اور ناگہانی عذاب جتلانہ کر اور مجھ کو دھوکہ میں نہ رہنے دے اور مجھ کو جن وانسان کے فاسقوں کے شر سے محفوظ رکھ۔

پھر اپنے سر اور آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور با آواز بلند عرض کر رہے تھے۔

يَـا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ، يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَ يَـا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِينَ وَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي وَ إِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي أَسْئَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَ أَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَبُّ يَا رَبُّ.

اے سب سے زیادہ سننے والے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ دیکھنے والے اے بہت جلدی حساب کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے درود نازل فرما محمدؐ وآل محمدؐ پر جو سردار اور عالم میں بابرکت ہیں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے خدا اس حاجت کا کہ اگر تو نے اس کو مجھے عطا کردیا تو پھر جس سے بھی محروم کردے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اگر تو نے اس کو روک

دیا تو پھر جو بھی عطا کرے گا اس سے فائدہ ہو گا میں تجھ سے جہنم کے چھٹکارہ کا سوال کرتا ہوں تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے تیرے لئے بادشاہت ہے تیرے لئے حمد ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار میرے پروردگار۔

پھر مکرر یا رب کہتے تھے اور جو لوگ آپؑ کے پاس ہوتے تھے، کان لگائے رہتے تھے حضرت کی دعا پر اور صرف آمین کہنے پر اکتفا کرتے تھے تو ان لوگوں کے رونے کی آوازیں بھی حضرت کے ساتھ بلند ہوئیں یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ سامان سفر تیار کیا اور مشعر الحرام کی طرف روانہ ہو گئے۔ مؤلف کہتا ہے کہ کفعمی نے دعاء عرفہ امام حسینؑ کو بلد الامین میں یہاں تک نقل کیا ہے اور علامہ مجلسی نے زاد المعاد میں اس دعا کو کفعمی کی روایت کے مطابق لکھا ہے لیکن سید بن طاؤسؒ نے اقبال میں یارب یارب کے بعد اتنا اور لکھا ہے۔

اِلٰهِی اَنَا الْفَقِيْرُ فِیْ غِنَایَ فَكَيْفَ لَآ اَكُوْنَ فَقِيْرًا فِیْ فَقْرِیْ اِلٰهِیْ اَنَا الْجَاهِلُ فِیْ عِلْمِیْ فَكَيْفَ لَآ اَكُوْنُ جَهُوْلًا فِیْ جَهْلِیْ اِلٰهِی اِنَّ اخْتِلَافَ تَدْبِيْرِكَ وَ سُرْعَةَ طَوَآءِ مَقَادِيْرِكَ مَنَعَا عِبَادَكَ الْعَارِفِيْنَ بِكَ عَنِ السُّكُوْنِ اِلٰی عَطَآءٍ وَالْيَاْسِ مِنْكَ فِیْ بَلَآءٍ اِلٰهِیْ مِنِّیْ مَا يَلِيْقُ بِلُؤْمِیْ وَمِنْكَ مَا يَلِيْقُ بِكَرَمِكَ اِلٰهِی وَصَفْتَ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّاْفَةِ لِیْ قَبْلَ وُجُوْدِ ضَعْفِیْ اَفَتَمْنَعُنِیْ مِنْهُمَا بَعْدَ وُجُوْدِ ضَعْفِیْ اِلٰهِی اِنْ ظَهَرَتِ الْمَحَاسِنُ مِنِّیْ فَبِفَضْلِكَ وَلَكَ الْمِنَّةُ عَلَیَّ وَ اِنْ ظَهَرَتِ الْمَسَاوِیْ مِنِّیْ فَبِعَدْلِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَیَّ اِلٰهِی كَيْفَ تَكِلُنِیْ وَقَدْ تَكَفَّلْتَ

لِی وَ کَیْفَ اُضَامُ وَاَنْتَ النَّاصِرُ لِی اَمْ کَیْفَ اَخِیْبُ وَ اَنْتَ الْحَفِیُّ
بِی هَا اَنَا اَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِفَقْرِی اِلَیْکَ وَکَیْفَ اَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ
بِمَا هُوَ مَحَالٌ اَنْ یَصِلَ اِلَیْکَ اَمْ کَیْفَ اَشْکُو اِلَیْکَ حَالِی وَهُوَ
لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ اَمْ کَیْفَ اُتَرْجِمُ بِمَقَالِی وَهُوَ مِنْکَ بَرَزَ
اِلَیْکَ اَمْ کَیْفَ تُخَیِّبُ اٰمَالِی وَهِیَ قَدْ وَفَدَتْ اِلَیْکَ اَمْ کَیْفَ لَا
تُحْسِنُ اَحْوَالِی وَبِکَ قَامَتْ اِلٰهِیْ مَا اَلْطَفَکَ بِیْ مَعَ عَظِیْمِ
جَهْلِی وَمَا اَرْحَمَکَ بِیْ مَعَ قَبِیْحِ فِعْلِی اِلٰهِی مَا اَقْرَبَکَ مِنِّیْ
وَاَبْعَدَنِی عَنْکَ وَمَا اَرْاَفَکَ بِی فَمَا الَّذِی یَحْجُبُنِی عَنْکَ
اِلٰهِیْ عَلِمْتُ بِاخْتِلَافِ الْاٰثَارِ وَ تَنَقُّلَاتِ الْاَطْوَارِ اَنَّ مُرَادَکَ
مِنِّی اَنْ تَتَعَرَّفَ اِلَیَّ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی لَآ اَجْهَلَکَ فِی شَیْءٍ
اِلٰهِیْ کُلَّمَآ اَخْرَسَنِی لُؤْمِی اَنْطَقَنِیْ کَرَمُکَ وَ کُلَّمَا
اَیْئَسَتْنِیْ اَوْصَافِیْ اَطْمَعَتْنِیْ مِنَنُکَ اِلٰهِی مَنْ کَانَتْ مَحَاسِنُهٗ
مَسَاوِیَ فَکَیْفَ لَا تَکُوْنُ مَسَاوِیْهِ مَسَاوِیَ وَمَنْ کَانَتْ حَقَائِقُهٗ
دَعَاوِیَ فَکَیْفَ لَا تَکُوْنُ دَعَاوِیْهِ دَعَاوِیَ اِلٰهِیْ حُکْمُکَ النَّافِذُ
وَمَشِیَّتُکَ الْقَاهِرَةُ لَمْ یَتْرُ کَالِذِیْ مَقَالٍ وَلَالِذِیْ حَالٍ اِلٰهِیْ کَمْ
مِنْ طَاعَةٍ بَنَیْتُهَا وَ حَالَةٍ شَیَّدْتُهَا هَدَمَ اعْتِمَادِیْ عَلَیْهَا عَدْلُکَ
بَلْ اَقَالَنِیْ مِنْهَا فَضْلُکَ اِلٰهِی اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّی وَاِنْ لَمْ تَدُمِ
الطَّاعَةُ مِنِّی فِعْلاً جَزْمًا فَقَدْ دَامَتْ مَحَبَّةً وَ عَزْمًا اِلٰهِیْ کَیْفَ
اَعْزِمُ وَ اَنْتَ الْقَاهِرُ وَ کَیْفَ لَآ اَعْزِمُ وَ اَنْتَ الْاٰمِرُ اِلٰهِیْ تَرَدُّدِی
فِی الْاٰثَارِ یُوْجِبُ بُعْدَ الْمَزَارِ فَاجْمَعْنِیْ عَلَیْکَ بِخِدْمَةٍ
تُوْصِلُنِیْ اِلَیْکَ کَیْفَ یُسْتَدَلُّ عَلَیْکَ بِمَا هُوَ فِیْ وُجُوْدِهٖ

مُفْتَقِرٌ اِلَيْکَ اَیَکُوْنُ لِغَیْرِکَ مِنَ الظُّھُوْرِ مَالَیْسَ لَکَ حَتّٰی
یَکُوْنَ ھُوَ الْمُظْھِرَ لَکَ مَتٰی غِبْتَ حَتّٰی تَحْتَاجَ اِلٰی دَلِیْلٍ یَدُلُّ
عَلَیْکَ وَ مَتٰی بَعُدْتَ حَتّٰی تَکُوْنَ الْاٰثَارُ ھِیَ الَّتِیْ تُوْصِلُ اِلَیْکَ
عَمِیَتْ عَیْنٌ لَا تَرَاکَ عَلَیْھَا رَقِیْبًا وَ خَسِرَتْ صَفْقَۃُ عَبْدٍ لَمْ
تَجْعَلْ لَہٗ مِنْ حُبِّکَ نَصِیْبًا اِلٰھِیْ اَمَرْتَ بِالرُّجُوْعِ اِلَی الْاٰثَارِ
فَارْجِعْنِیْ اِلَیْکَ بِکِسْوَۃِ الْاَنْوَارِ وَ ھِدَایَۃِ الْاِسْتِبْصَارِ حَتّٰی
اَرْجِعَ اِلَیْکَ مِنْھَا کَمَا دَخَلْتُ اِلَیْکَ مِنْھَا مَصُوْنَ السِّرِّ عَنِ
النَّظَرِ اِلَیْھَا وَ مَرْفُوْعَ الْھِمَّۃِ عَنِ الْاِعْتِمَادِ عَلَیْھَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰھِیْ ھٰذَا ذُلِّیْ ظَاھِرٌ بَیْنَ یَدَیْکَ وَھٰذَا حَالِیْ لَا
یَخْفٰی عَلَیْکَ مِنْکَ اَطْلُبُ الْوُصُوْلَ اِلَیْکَ وَبِکَ اَسْتَدِلُّ
عَلَیْکَ فَاھْدِنِیْ بِنُوْرِکَ اِلَیْکَ وَاَقِمْنِیْ بِصِدْقِ الْعُبُوْدِیَّۃِ بَیْنَ
یَدَیْکَ اِلٰھِیْ عَلِّمْنِیْ مِنْ عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ وَصُنِّیْ بِسِتْرِکَ
الْمَصُوْنِ اِلٰھِیْ حَقِّقْنِیْ بِحَقَائِقِ اَھْلِ الْقُرْبِ وَاسْلُکْ بِیْ
مَسْلَکَ اَھْلِ الْجَذْبِ اِلٰھِیْ اَغْنِنِیْ بِتَدْبِیْرِکَ لِیْ عَنْ تَدْبِیْرِیْ وَ
بِاخْتِیَارِکَ عَنْ اِخْتِیَارِیْ وَ اَوْقِفْنِیْ عَنْ مَرَاکِزِ اضْطِرَارِیْ
اِلٰھِیْ اَخْرِجْنِیْ مِنْ ذُلِّ نَفْسِیْ وَطَھِّرْنِیْ مِنْ شَکِّیْ وَ شِرْکِیْ قَبْلَ
حُلُوْلِ رَمْسِیْ بِکَ اَنْتَصِرُ فَانْصُرْنِیْ وَ عَلَیْکَ اَتَوَکَّلُ فَلَا
تَکِلْنِیْ وَ اِیَّاکَ اَسْئَلُ فَلَا تُخَیِّبْنِیْ وَفِیْ فَضْلِکَ اَرْغَبُ فَلَا
تَحْرِمْنِیْ وَ بِجَنَابِکَ اَنْتَسِبُ فَلَا تُبْعِدْنِیْ وَ بِبَابِکَ اَقِفُ فَلَا
تَطْرُدْنِیْ اِلٰھِیْ تَقَدَّسَ رِضَاکَ اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ عِلَّۃٌ مِنْکَ فَکَیْفَ
یَکُوْنُ لَہٗ عِلَّۃٌ مِنِّیْ اِلٰھِیْ اَنْتَ الْغَنِیُّ بِذَاتِکَ اَنْ یَصِلَ اِلَیْکَ

لنفعُ منک فکیف لا تکون غنیا عنی الٰہی اِنّ القضاءَ والقدر
یمنّینی و اِنّ الھوی بوثائق الشھوۃ اسرنی فکن انت النصیر لی
حتی تنصرنی و تبصرنی و اغننی بفضلک حتی استغنی بک
عن طلبی انت الذی اشرقت الانوار فی قلوب اولیائک حتی
عرفوک و وحدوک و انت الذی ازلت الاغیار عن قلوب
احبائک حتی لم یحبوا سواک ولم یلجئوا الی غیرک انت
المونس لھم حیث اوحشتھم العوالم و انت الذی ھدیتھم
حیث استبانت لھم المعالم ماذا وجد من فقدک و ما الذی
فقد من وجدک لقد خاب من رضی دونک بدلا ولقد خسر
من بغی عنک متحولا کیف یرجی سواک وانت ما قطعت
الاحسان و کیف یطلب من غیرک و انت ما بدلت عادۃ
الامتنان یا من اذاق احبائہ حلاوۃ المؤانسۃ موا بین یدیہ
متملقین ویا من البس اولیائہ ملابس ھیبتہ فقاموا بین یدیہ
مستغفرین انت الذاکر قبل الذاکرین و انت البادی
بالاحسان قبل توجہ العابدین و انت الجواد بالعطاء قبل طلب
الطالبین و انت الوھاب ثم لما وھبت لنا من المستقرضین
الٰہی اطلبنی برحمتک حتی اصل الیک واجذبنی بمنک
حتی اقبل علیک الٰہی ان رجائی لا ینقطع عنک وان
عصیتک کما ان خوفی لا یزایلنی و ان اطعتک فقد دفعتنی
العوالم الیک وقد اوقعنی علمی بکرمک علیک الٰہی
کیف اخیب و انت املی ام کیف اھان و علیک متکلی الٰہی

كَيْفَ اَسْتَعِزُّ وَفِي الذِّلَّةِ اَرْكَزْتَنِي اَمْ كَيْفَ لَآ اَسْتَعِزُّ وَاِلَيْكَ نَسَبْتَنِي اِلٰهِيْ كَيْفَ لَآ اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي فِي الْفُقَرَآءِ اَقَمْتَنِي اَمْ كَيْفَ اَفْتَقِرُ وَ اَنْتَ الَّذِي بِجُوْدِكَ اَغْنَيْتَنِيْ وَ اَنْتَ الَّذِي لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ تَعَرَّفْتَ لِكُلِّ شَيْءٍ فَمَا جَهِلَكَ شَيْءٌ وَ اَنْتَ الَّذِي تَعَرَّفْتَ اِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَرَاَيْتُكَ ظَاهِرًا فِي كُلِّ شَيْءٍ وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنِ اسْتَوٰى بِرَحْمَانِيَّتِهٖ فَصَارَ الْعَرْشُ غَيْبًا فِي ذَاتِهٖ مَحَقْتَ الْاٰثَارَ وَ مَحَوْتَ الْاَغْيَارَ بِمُحِيْطَاتِ اَفْلَاكِ الْاَنْوَارِ يَا مَنِ احْتَجَبَ فِي سُرَادِقَاتِ عَرْشِهٖ اَنْ تُدْرِكَهُ الْاَبْصَارُ يَا مَنْ تَجَلّٰى بِكَمَالِ بَهَآئِهٖ فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهُ الْاِسْتِوَآءَ كَيْفَ تَخْفٰى وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ اَمْ كَيْفَ تَغِيْبُ وَ اَنْتَ الرَّقِيْبُ الْحَاضِرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ .

میرے خدا میں اپنی مالداری میں بھی فقیر ہوں تو اپنے فقر میں کیوں کر فقیر نہ ہوں گا خدایا میں اپنے علم میں بھی جاہل ہوں تو کیوں کر جاہل نہ ہوں گا اپنی جہالت میں، میرے معبود بے شک تیری تدبیر کی تبدیلی اور تیرے مقدارات کو سریع تغیرات نے تیرے عارف بندوں کو روک دیا ہے عطا پر سکون سے اور مصیبت میں ناامید ہونے سے میرے معبود میری طرف سے وہ عمل سرزد ہوتا ہے جو میری ذلت کے لائق ہے اور تیری طرف سے وہ امر ہونا چاہئے جو تیرے کرم کا سزاوار ہے میرے معبود تو نے اپنے کو مہربانی ولطف سے موصوف کیا ہے میری ناتوانی کے وجود سے قبل تو کیا تو مجھ کو محروم کردے گا ان دونوں سے میری ناتوانی کے باوجود میرے معبود اگر مجھ سے اچھائیاں ظاہر ہوں تو یہ تیرے فضل کی وجہ سے ہے اور تیرا احسان ہے میرے اوپر اور اگر برائیاں مجھ

سے ظاہر ہوں تو یہ تیرے عدل سے ہے اور تیری حجت مجھ پر قائم ہے میرے خدا کیسے تو مجھ کو چھوڑ دے گا جب کہ تو میرا کفیل ہے اور کیسے کوئی مجھ پر ظلم کر سکتا ہے جب کہ تو میرا ناصر ہے یا کیسے میں نقصان اٹھا سکتا ہوں جب کہ تو مجھ پر مہربان ہے، میں تیری بارگاہ سے متوسل ہوں اپنے فقر و فاقہ کے ذریعہ اور کیسے میں توسل کر سکتا ہوں اس کے ذریعہ جس کا تجھ تک پہنچنا محال ہے یا کیسے میں تیری بارگاہ میں شکایت کر سکتا ہوں اپنی حالت کی جب کہ وہ تیرے اوپر مخفی نہیں ہے اور کیسے میں اپنی بات کی ترجمانی کر سکتا ہوں جب کہ وہ تیرے سامنے ظاہر ہے یا کیوں کر تو میری امیدوں کو ناامیدی میں بدل سکتا ہے جب کہ وہ تیری کریم بارگاہ میں پہنچی ہیں یا کیسے تو میرے حالات کو بہتر نہ بنائے گا جب کہ میرے حالات کا قیام تیرے ہی ذریعہ ہے میرے معبود تو نے کتنا میرے اوپر لطف کیا ہے میری جہالت کی شدت کے باوجود اور کتنا تو نے مجھ پر رحم کیا ہے میرے اعمال کے قبیح ہونے کے باوجود میرے معبود تو کتنا مجھ سے قریب ہوا جب کہ میں تجھ سے دور ہوا اور کتنی تو نے مجھ پر مہربانی کی تو وہ کون سی چیز ہے جو مجھ کو تجھ سے چھپائے گی میرے معبود آثار کی تبدیلیوں اور اطوار کے گوناگوں ہونے سے یہ سمجھا ہوں کہ تیری مراد یہی ہے کہ تو میری نگاہ میں ہر چیز میں پہچانا جائے اور میں تیرے کسی امر سے جاہل و غافل نہ رہوں۔ میرے معبود جب بھی میری ذلت نے مجھ کو گونگا بنایا تو تیرے کرم نے مجھ کو گویا کر دیا اور جب بھی میرے خراب اوصاف نے مجھ کو مایوس کیا تو تیرے احسان نے مجھ کو امیدوار بنا دیا میرے معبود جس کی نیکیاں برائیاں ہوں تو اس کی برائیاں کیوں کر برائی ہوں گی اور جس کے حقائق باطل دعویٰ ہوں تو باطل دعوے کیوں کر باطل نہ ہوں گے میرے معبود تیرے حکم نافذ اور تیری مشیت

غالب نے کسی بولنے والے کے لئے بولنے کی جگہ اور حالت والے کے لئے
حالت کا مقام نہیں چھوڑا۔ میرے معبود میں نے کتنی ہی اطاعت کو بنایا اور
حالت کو مستحکم کیا مگر تیرے عدل نے اس پر سے میرے اعتماد کو گرادیا مگر تیرے
فضل نے مجھ کو اس میں سنبھالا دے دیا۔ میرے معبود تو جانتا ہے کہ اگر چہ میں
اطاعت میں دائمی طور پر قائم نہیں ہوں مگر دل میں محبت اور عزم دائم رکھتا
ہوں۔ میرے معبود میں کیسے عزم کرسکتا ہوں جب کہ تو غالب ہے اور کیسے
عزم نہیں کروں گا جب کہ تو حاکم ہے۔ میرے معبود تیرے آثار قدرت میں
میرا مسلسل فکر کرنا تیری ملاقات کی دوری کا سبب بنتا جارہا ہے تو مجھ کو اپنی
بارگاہ میں ایسی خدمت کی توفیق دے جو مجھ کو تجھ سے ملادے۔ کیسے تیرے
اوپر استدلال کیا جاسکتا ہے اس چیز سے جو اپنے وجود میں محتاج ہے تیری
طرف۔ کیا تیرے علاوہ کسی کے لئے ظہور ہے جو تیرے لئے نہیں ہے کہ وہ تیرا
ظاہر کرنے والا ہے تو کہاں غائب ہوا ہے کہ محتاج ہو جائے دلیل کا جو تجھ پر
دلالت کرے اور تو کب دور ہوا ہے کہ آثار تجھ سے ملائے کا سبب بنیں وہ آنکھ
اندھی ہے جو تجھ کو اس پر نگراں نہ سمجھے اور وہ معاملہ نقصان میں ہے جس کے
لئے تو اپنی محبت کا حصہ نہ قرار دے۔ میرے خدا تو نے حکم دیا ہے آثار کی
طرف رجوع کرنے کا تو تو مجھ کو لوٹا دے اپنی طرف نور کی تجلیوں اور استبصار کی
ہدایت کے ساتھ یہاں تک کہ میں تیری طرف پلٹ آؤں۔ جس طرح میں
مقام معرفت میں داخل ہوا ہوں آثار کی طرف توجہ نہ کرتے ہوئے اور میری
ہمت ان پر نگاہ سے بلند ہو۔ اے خدا تو ہم پر لطف کر بے شک تو ہر چیز پر قادر
ہے میرے معبود میں وہ بندہ ہوں کہ میری رسوائی تیرے سامنے ظاہر ہے اور
یہ میری حالت تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے میں تیری طرف پہنچنے کا مطالبہ کرتا ہوں

اور تیرے ہی ذریعہ تجھ پر استدلال کرتا ہوں۔تو میری ہدایت کر اپنی طرف اپنے نور سے اور مجھ کو خلوص بندگی کے ساتھ قائم رکھ اپنے حضور میں خدایا مجھ کو اپنے مخزون علم سے علم عطا کر اور اپنے محفوظ پردہ سے مجھ کو محفوظ کر۔میرے معبود مجھ کو مقرب لوگوں کے حقائق سے آگاہ کر اور مشتاق لوگوں کے راستہ پر چلا میرے خدا مجھ کو اپنی تدبیر کے ذریعہ میری تدبیر سے بے نیاز کر اور اپنے اختیار کے مقابلہ میں میرے اختیار سے بے نیاز کر اور مجھ کو میرے اضطرار کے مقامات سے روک دے۔میرے خدا مجھ کو میرے نفس کی ذلت سے نکال لے اور مجھ کو پاک کر میرے شک اور شرک سے میری موت کے آنے اور قبر میں جانے سے قبل تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں تو میری مدد کر اور تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھ کو تو نہ چھوڑ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو مجھ کو تو مایوس نہ کر اور تیرے فضل کی جانب راغب ہوں تو مجھ کو محروم نہ کر اور تیری بارگاہ کی طرف منسوب ہوں تو مجھ کو دور نہ کر اور تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں تو مجھ کو نہ ہٹا میرے معبود تیری رضامندی اس سے پاک ہے کہ اس میں تیری طرف سے کوئی عیب ہو تو اس کے لئے میری طرف سے کیوں کر عیب ہوگا میرے خدا تو اپنی ذات کے لحاظ سے اس سے غنی ہے کہ تیری طرف سے تجھ کو نفع پہنچے تو کیوں کر ہم سے مستغنی نہ ہوگا۔میرے معبود قضا و قدر مجھ کو امیدوار بناتے ہیں اور خواہش نفس شہوت کی زنجیر میں مجھ کو اسیر کرتی ہے تو میرے لئے مددگار ہو جا کہ میری مدد کرے اور مجھ کو بصیرت دے اور اپنے فضل سے مجھ کو مستغنی کر دے یہاں تک کہ میں مستغنی ہو جاؤں تیری وجہ سے اپنی طلب میں۔تو نے ہی نور کو اپنے دوستوں کے دلوں میں چمکایا ہے یہاں تک کہ انہوں نے تجھ کو پہچانا اور تیری وحدانیت کا اقرار کیا اور تو وہ ہے جس نے محو کیا ہے اپنے

دوستوں کے دلوں سے غیروں کو کہ انہوں نے سوائے تیرے کسی اور سے محبت نہ کی اور تیرے علاوہ کی جانب پناہ نہ لی۔ تو ان کا مونس ہے جب سارے عالم ان کو وحشت میں مبتلا کردیں اور تو نے ہی ان کی ہدایت کی جب ان کے لئے نشانیاں واضح ہوئیں۔ اس نے کیا پایا جس نے تجھ کو کھو دیا اور اس نے کھویا جس نے تجھ کو پالیا۔ وہ مایوس ہوا جو تیرے علاوہ بدل پر راضی ہوا اور وہ گھاٹے میں رہا جس نے تجھ سے اعراض کیا کیسے تیرے علاوہ کسی سے امید کی جاسکتی ہے کہ جب کہ تو نے احسان کو ختم نہیں کیا اور کیسے تیرے علاوہ سے طلب کیا جاسکتا ہے جب کہ تو نے احسان کی عادت کو نہیں بدلا اے وہ ذات جس نے اپنے دوستوں کو اپنی محبت کا مزہ چکھا دیا تو وہ اس کے سامنے خوشامد کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اے وہ ذات جس نے اپنے دوستوں کو اپنی ہیبت کا لباس پہنا دیا تو وہ اس کے سامنے کھڑے ہیں استغفار کرتے ہوئے۔ تو بندوں کو یاد کرنے والا ہے قبل اس کے کہ بندے تجھ کو یاد کریں اور تو احسان کی ابتدا کرے والا ہے عابدوں کی توجہ سے قبل۔ تو سخاوت کرنے والا ہے طلبگاروں کی طلب سے پہلے۔ تو عطا کرنے والا ہے پھر جو تو نے مجھ کو عطا کیا ہے اس میں قرض چاہنے والوں میں ہے۔ میرے معبود مجھ کو اپنے در رحمت پر طلب کر تاکہ میں تجھ سے مل جاؤں اور مجھ کو اپنے احسان سے کھینچ لے تاکہ تیری طرف توجہ کروں۔ میرے خدا میری امید تجھ سے منقطع نہیں ہوتی ہے چاہے میں تیرا عصیان کروں جس طرح کہ میرا خوف نہیں ختم ہوتا ہے چاہے میں تیری اطاعت کروں۔ مجھ کو ہر عالم نے تیری طرف دھکیل دیا ہے جب کہ مجھ کو تیرے کرم کے علم نے تیرے پاس ڈال دیا ہے۔ میرے معبود میں کیسے ناکام ہوسکتا ہوں جب کہ تو میری امید ہے یا کیسے میں رسوا ہوسکتا ہوں جب کہ تجھ پر

میرا توکل ہے میرے خدا کس طرح میں دعویٰ عزت کرسکتا ہوں جب کہ ذلت میں تو نے مجھ کو مرکوز کر دیا ہے یا کیسے میں عزت نہ محسوس کروں جب کہ تیری طرف میری نسبت ہے میرے خدا میں کیسے فقیر نہ ہوں جب کہ تو نے مجھ کو فقراء میں رکھا ہے یا کیسے میں فقیر رہوں جب کہ تو نے اپنے جود و عطا سے مجھ کو غنی بنا دیا ہے اور تو خدا ہے تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے تو ہر ایک کے لئے معروف ہے کوئی چیز تجھ سے جاہل نہیں ہے اور تو ہی وہ ہے جس نے اپنے کو پہنچوایا ہے مجھے ہر چیز میں تو میں تجھ کو ہر چیز میں ظاہر دیکھتا ہوں اور تو ظاہر ہے ہر چیز کے لئے اے خدا جو اپنی رحمانیت کے ساتھ قائم ہے یہاں تک کہ عرش اس کی ذات میں غائب ہے تو نے آثار کو آثار کے ذریعہ نابود کیا ہے اور اغیار کو محو کیا ہے نور کے فلک کے احاطہ سے اے وہ خدا جو اپنے عرش کے پردہ میں چھپا ہے کہ نگاہ اس کو دیکھ سکے اے خدا جو اپنے کمال نور کے ساتھ روشن ہوا تو اس کی عظمت کا غلبہ متحقق ہوا تو کیوں کر مخفی ہو سکتا ہے جب کہ تو ظاہر ہے یا تو کیوں کر غائب ہو سکتا ہے جب کہ تو نگہبان اور حاضر ہے اور تو بیشک ہر چیز پر قادر ہے اور اس خدا کی حمد ہے جو اکیلا ہے۔

مختصر یہ کہ جس کو توفیق ہو اور اس دن عرفات میں ہو تو اس کے لئے بہت سی دعائیں ہیں۔ اس دن کے بہترین اعمال میں دعا ہے اور سال کے تمام دنوں میں یہ دن دعا کے لئے امتیاز رکھتا ہے اور زندہ و مردہ مومنین کے لئے دعا زیادہ کرنا چاہئے اور عبداللہ بن جندبؒ کے حال کے بارے میں روایت اور ان کی دعا برادران مومن کے لئے مشہور ہے اور زید نرسی کی روایت ثقہ جلیل، القدر معاویہ بن وہب کے موقف کے بارے میں اور ان کی دعا آفاق کے ایک ایک شخص کے بارے میں اور ان کی روایت امام صادق علیہ السلام سے اس عظیم کام کی فضیلت میں قابل دید ہے اور برادران ایمان سے امید ہے کہ ان بزرگوار کی اقتدا کریں

گے اور مومنین کے لئے اپنی دعا میں ایثار کریں گے اور اس گناہ گار کو ان لوگوں میں سے ایک قرار دیں گے اور زندگی وموت میں اسے دعا خیر سے فراموش نہ کریں گے۔ اور اس دن تیسری زیارت جامعہ کو بھی روز عرفہ آخر وقت میں پڑھے۔

يَا رَبِّ اِنَّ ذُنُوبِي لَا تَضُرُّكَ وَ اِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِي لَا تَنْقُصُكَ فَاَعْطِنِي مَالَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْلِي مَالَا يَضُرُّكَ وَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِي خَيْرَ مَا عِنْدَكَ لِشَرِّ مَا عِنْدِي فَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَرْحَمْنِي بِتَعَبِي وَ نَصَبِي فَلَا تَحْرِمْنِي اَجْرَ الْمُصَابِ عَلٰى مُصِيبَتِهِ.

اے پروردگار میرا گناہ تجھ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اور میری مغفرت تجھ میں کچھ کمی نہ پیدا کر سکے گی تو مجھ کو عطا کر وہ جس سے تیرے یہاں کمی نہ ہوئی اور بخش دے وہ جو تجھ کو نقصان نہ کرتا ہو۔ خدایا مجھ کو محروم نہ کرنا اس نیکی سے جو تیرے نزدیک ہے اس برائی کی بنا پر جو میرے پاس ہے اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے میری تکلیف وزحمت میں تو مجھ کو محروم نہ کرنا مصیبت کے اٹھانے کے اجر سے۔

مؤلف کہتا ہے کہ سید بن طاؤسؒ نے روز عرفہ کی دعاؤں کے ضمن میں فرمایا ہے کہ جب آفتاب کے ڈوبنے کا وقت قریب ہو تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الخ۔ یہ وہی دعائے عشرات ہے جو پہلے گزر چکی ہے لہٰذا دعائے عشرات کا آخر روز عرفہ میں پڑھنا مستحب ہے یہ عشرات کے اذکار جن کو کفعمیؒ نے نقل کیا ہے وہی ہیں جن کو سیدؒ نے نقل کیا ہے۔ دسویں رات برکت والی راتوں میں سے ایک ہے اور ان چار راتوں میں سے ایک ہے جن میں جاگنا مستحب ہے اور اس میں آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور سنت ہے اس میں زیارت امام حسین علیہ السلام اور دعا يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ جوشب جمعہ کے بارے میں گزرا ہے۔ (صفحہ ۱۱) دسواں دن عید الاضحیٰ کا

دن ہے۔ بہت فضیلت والا دن ہے۔ اس دن کے چند اعمال ہیں۔ (1) اس روز غسل کرنا سنت موکدہ ہے اور بعض علماء نے واجب جانا ہے۔ (2) نماز عید اسی طرح پڑھنا جیسے عید فطر کے سلسلہ میں گزرا ہے لیکن اس روز مستحب یہ ہے کہ افطار نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے کرے۔ (3) نماز عید سے قبل ان دعاؤں کا پڑھنا جو وارد ہوئی ہیں اور اقبال میں ذکر ہوئی ہیں اور شاید بہترین دعا صحیفہ کاملہ کی اڑتالیسویں دعا ہے کہ جس کی ابتدا میں اَللّٰهُمَّ هٰذَا يَوْمٌ مُبَارَكٌ ہے، اس کو پڑھے اور پھر چھیالیسویں دعا يَا مَنْ يَرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُهُ الْعِبَادُ کو پڑھے۔ (4) دعائے ندبہ کا پڑھنا۔ (5) قربانی کرنا سنت موکدہ ہے۔ (6) تکبیر کا پڑھنا اس شخص کے لئے جو منیٰ میں ہو پندرہ نمازوں کے بعد جس کی ابتدا روزِ عید کے ظہر سے ہوگی اور آخر تیرہویں تاریخ کی نماز صبح پر ہوگی اور وہ لوگ جو دوسرے شہروں میں ہیں وہ دس نمازوں کے بعد تکبیر کو پڑھیں جس کی ابتداء روز عید کے ظہر سے بارہ ذی الحجہ کی نماز صبح تک ہے اور کافی کا روایت کے اعتبار سے تکبیرات یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدٰينَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا۔

خدا بڑا ہے اللہ بڑا ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے اللہ بڑا ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اللہ بڑا ہے اس بنا پر کہ اس نے ہم کو ہدایت دی اللہ بڑا ہے اس پر کہ اس نے بے زبان چوپایوں کو ہمارا رزق قرار دیا ہے اور حمد ہے خدا کی کہ اس نے ہم کو آزمایا۔

اور ان تکبیروں کی تکرار مستحب ہے نمازوں کے بعد بقدر امکان اور نماز نافلہ کے بعد پڑھنا بھی مستحب ہے۔

کاروان حج مصطفوی (راولپنڈی)

فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "اَلْحَجُّ یَنْفِی الْفَقْرَ" (ترجمہ) حج تنگدستی کا خاتمہ کرتا ہے۔ پریشانیوں سے نجات اور خوشحالی کے لئے کاروان حج مصطفوی کے ساتھ حج کیجئے جتنی جلدی ممکن ہو اس سعادت کو حاصل کریں۔ کیا آپ کو خدا کا مہمان بننے کی آرزو اور حسرت نہیں ہے؟ حیرت ہے پھر یہ تاخیر کیوں؟

کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج مصطفوی

کاروان کا پتہ : دربار حضرت سید سخی شاہ چن چراغ کاظمی المشہدی راولپنڈی

فون نمبر : 5555871 موبائل نمبر : 0300-9552201

قافلہ سالار کا اسم گرامی : علامہ سید ثقلین علی بخاری صاحب

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام : جید علمائے کرام کی نگرانی میں

قافلے کے مستقل کارکنان : مخلص خادمین حج

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

بابُ المسائل

باب مسائل میں حج سے متعلق تمام مسائل سوالاً جواباً پیش کئے گئے ہیں جو تمام مراجع عظام کے فتوؤں کے عین مطابق ہیں اس ضمن میں اگر کسی مسئلے پر مراجع کرام کی آراء میں اختلاف ہے تو وہ اختلافات بھی پیش کر دیے گئے ہیں۔

باقی مسائل، عمرہ و حج کی ادائیگی کے باب میں بھی رقم کر دیے گئے ہیں۔

شریعت محمدی میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جس کا حل موجود نہ ہو اس سلسلے میں آپ اپنے کاروان کے معلم (عالم دین) سے رجوع کر سکتے ہیں کیونکہ:

پرُسیدن عیب نیست ندانستن عیب است

''پوچھنا عیب نہیں نہ جاننا عیب ہے''۔

خادم شریعت

سید محمد عون نقوی

احرام کے مسائل

سوال : کیا حالت احرام میں انجکشن لگوایا جاسکتا ہے؟

جواب : انجکشن لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس کی وجہ سے بدن سے خون نکلنے کا امکان ہو تو بنا بر احتیاط جائز نہیں ہے۔ آقائی آیت اللہ سیستانی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کے نزدیک مکروہ ہے اگر انتہائی ضروری ہو تو جائز ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں آئینہ دیکھنا حرام ہے؟ اور اگر ہے تو کیا یہ حکم عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے یکساں ہے؟ کیا اس کا اطلاق پانی، چمکدار اسٹیل اور لفٹ میں لگی ہوئی دھات پر بھی ہوتا ہے؟

جواب : حرام ہے اور اس مسئلے میں عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ آیت اللہ جنتی کے نزدیک ایسی چیزیں پانی اور اسٹیل وغیرہ حرام نہیں ہیں اگر شیشہ دیکھنا زینت و آرائش کے لئے نہ ہو تو جائز ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای کے نزدیک بے خیالی میں اگر نظر پڑ جائے تو کوئی بات نہیں آقائی سیستانی کے نزدیک آئینہ کا کفارہ تلبیہ پڑھنا ہے۔ آقائی خوئی علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ آقائی لنکرانی و آقائی گلپایگانی کے نزدیک اس کا کفارہ استغفار ہے۔

سوال : کیا احرام میں سر کو خشک کرنے کے لئے تولیہ وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب : سر کو تولیہ کے ایک گوشے سے خشک کیا جاسکتا ہے۔ آیت اللہ خوئی اور آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ فاضل لنکرانی فرماتے ہیں ہاتھ اور تولیہ سے اس طرح سے خشک کیا جائے کہ پورا سر نہ ڈھکنے پائے۔

سوال : حالت احرام میں نکاح پڑھنا یا نکاح کرنا جائز نہیں ہے تو کیا حالت احرام میں اپنا رشتہ دیا جاسکتا ہے یا کسی رشتے کی خواستگاری کی جاسکتی ہے؟

جواب : آیت اللہ خوئی علیہ الرحمہ، آیت اللہ صافی، آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، آیت اللہ اراکی اور آیت اللہ فاضل لنکرانی ان تمام مراجع کرام کے نزدیک بر بنائے احتیاط واجب محرم کے لئے خواستگاری کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں دردسر کی صورت میں ماتھے پر رومال باندھا جاسکتا ہے؟

جواب : حالت احرام میں رومال باندھ سکتا ہے لیکن پورا سر نہ ڈھکا جائے۔ آیت اللہ خمینی علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا کفارہ نہیں ہے۔ آیت اللہ اراکی نور اللہ مرقدہ، آیت اللہ نوری کے نزدیک بر بنائے احتیاط کفارہ ثابت ہے۔ آیت اللہ صافی، آیت اللہ گلپایگانی اور آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کے نزدیک کفارہ واجب ہے۔

سوال : کیا احرام میں گرہ لگائی جاسکتی ہے؟

جواب : آیت اللہ خامنہ ای کے نزدیک لگائی جاسکتی ہے۔ آیت اللہ خمینی رضوان اللہ کے نزدیک بھی جائز ہے۔ آیت اللہ اراکی کے نزدیک اشکال ہے جائز نہیں ہے۔

سوال : کیا احرام میں پن لگائی جاسکتی ہے؟

جواب : آیت اللہ خوئی علیہ الرحمہ، آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ بہجت اور آیت اللہ تبریزی فرماتے ہیں کہ اوپر کے احرام کو گرہ نہ لگائیں لیکن پن لگائی جاسکتی ہے۔

سوال : احرام میں کیا کیا چیزیں واجب ہیں؟

جواب : (1) نیت یعنی ارادہ کرے کہ تمام اعمال حج وعمرہ بطور واجب بجالاؤں گا قربۃً الی اللہ۔

(2) قصد قربت لازم ہے جیسے کہ احرام کے علاوہ باقی عبادات میں قصد قربت ضروری ہے اسی طرح قصدِ قربت ابتداء احرام کے مقارن ہو۔

(3) احرام کا متعین کرنا ضروری ہے کہ عمرہ کا احرام ہے یا حج کا اور حج تمتع کا ہے یا قران یا افراد کا پھر تعیین کرے کہ حج اپنا بجالانا چاہتا ہے یا کسی کی نیابت کر رہا ہے۔ حجۃ الاسلام ہے یا حج بطور نذر ہے یا حج واجب بالافساد ہے یا حج مستحبی ہے لہٰذا اگر بغیر تعیین کئے احرام کی نیت کرے تو احرام باطل ہوگا۔

سوال : احرام کس طرح باندھا جائے؟

جواب : ایک چادر اس طرح ڈالی جائے کہ دونوں کاندھے چھپ جائے اور دوسری چادر اس طرح ڈالی جائے کہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے کو چھپالے۔

سوال : عورت کا احرام کیسا ہونا چاہیے؟

جواب : عورت کا لباس ہی اس کا احرام ہے۔ بشرطیکہ اس کا جسم (علاوہ چہرہ) پوری طرح حجاب میں ہو۔ عورت کا اپنا چہرہ چھپانا جیسے وہ عادتاً پردہ کرتی ہے حرام ہے۔

سوال : اگر حالت احرام میں سردی یا گرمی کی وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ ہوں تو کیا اس کا کفارہ ہے؟

جواب : سردی یا گرمی کی وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ سردی کی وجہ سے سر اور پیر نہیں ڈھکے جاسکتے۔

سوال : کیا لباس احرام کو نیت کے بعد ہمیشہ پہننا واجب ہے؟

جواب : نہیں بلکہ ضرورت کے مطابق کندھوں سے اوپر کا احرام ہٹالیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ ضرورت کے تحت احرام بدل بھی سکتے ہیں۔

سوال : حالت جنابت یا حالت نفاس میں احرام باندھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : احرام باندھنے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لیکن حائض و نافسا کے لئے حکم ہے کہ

مستحب ہے کہ وہ غسل کر کے احرام باندھے لیکن حدود مسجد سے باہر رہے، مسجد شجرہ یا دوسرے میقات کے باہر سے نیت کرے لیکن عرفات، منٰی اور مزدلفہ میں جا سکتا ہے۔

سوال : کیا وہ ہوائی جہاز یا پانی کے جہاز میں احرام کی نیت کر سکتا ہے؟

جواب : عبور کرتے وقت میقات کے مقابل جگہ سے نیت کی جا سکتی ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں مسجد تنعیم یا کسی دوسرے حِل سے حرم تک سایہ دار سواری میں سفر کیا جا سکتا ہے؟ یا مسجد حرام سے مکہ میں موجودہ قیام گاہ تک سائے میں سفر کا کیا حکم ہے؟

جواب : آیت اللہ خمینی رضوان اللہ کے مطابق تنعیم جزو مکہ ہے اور مکہ منزل ہے لہٰذا سائے میں سفر کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ آیت اللہ بہجت کے نزدیک بر بنائے احتیاط جائز نہیں ہے۔ آیت اللہ تبریزی فرماتے ہیں کہ احتیاطاً سائے میں سفر کرنے سے گریز کرنا بہتر ہے۔ آیت اللہ سیستانی فرماتے ہیں مذکورہ حکم میں مشکل ہے کہ سفر کو جائز قرار دیا جائے سایہ کا سفر ترک کرنا بہتر ہے۔

آیت اللہ خوئی طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ بر بنائے احتیاط سابق اصل حد تک پہنچنے سے پہلے احتیاطاً سائے میں سفر نہ کریں۔

سوال : حالت احرام میں رات کو مردوں کیلئے زیر سایہ سفر کا کیا حکم ہے؟

جواب : آقائی خوئی اور آقائی سیستانی کے نزدیک احتیاطاً ترک کرنا بہتر ہے، البتہ مجبوراً مسجد شجرہ، جحفہ، عرفات، منٰی وغیرہ جانے میں اشکال نہیں ہے کیونکہ درمیان میں منزل بھی آتی ہے۔

مسائل طواف

سوال : کیا طواف النساء صرف عورتوں کے لئے واجب ہے؟

جواب : مرد، خصاء (ہیجڑہ) اور ممیز بچوں کے لئے بھی واجب ہے۔

سوال : کیا دوران طواف حجر اسود و مقام ابراہیم کا بوسہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب : طواف صحیح ہوگا، حجر اسود و مقام ابراہیم کو بوسہ دیا جاسکتا ہے لیکن اگر کاندھا ٹیڑھا ہوجائے تو جہاں سے شک ہوا ہو وہاں سے پیچھے آ کر دوبارہ طواف شروع کرے۔ کیونکہ خوشبو اور کاندھا ٹیڑھا ہونے کا خطرہ ہے لہٰذا احتیاط ضروری ہے۔

سوال : اگر طواف کے دوران ناک سے خون آجائے تو کیا رومال سے اسے صاف کر کے طواف کو مکمل کیا جاسکتا ہے؟

جواب : فوراً طواف سے باہر جا کر اپنی ناک پاک کرے اور واپس آ کر طواف کرے لیکن اگر بغیر ناک پاک کئے ہوئے طواف کو جاری رکھا ہے تو بر بنائے اس طواف کو مکمل کرنے کے بعد دوبارہ طواف کریں اور اگر نجس رومال طواف کے دوران ساتھ رہا ہو تو بھی دوبارہ طواف کریں۔

سوال : اگر دوران طواف بدن یا لباس پر نجاست ظاہر ہوجائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ طواف ترک کر کے بدن اور لباس کو پاک کرے اور جہاں

سے طواف ترک کیا تھا وہیں سے شروع کرکے مکمل کرے اگر یہ احساس چوتھے چکر کے بعد ہوا تھا۔

اس مسئلے میں آقائی خوئی علیہ الرحمہ اور آقائی سیستانی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ اگر یہ احساس چوتھے چکر میں ہوا ہو لیکن آقائی خمینی اعلی اللہ مقامہ اور آقائی ناصر مکارم شیرازی اور آیت اللہ خامنہ ای یہ فرماتے ہیں کہ اس میں چوتھے چکر کی کوئی شرط نہیں ہے۔

سوال : طواف مکمل ہونے کے بعد اگر شک ہو جائے کہ اس کا غسل یا وضو تھا یا نہیں تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : اس کا طواف صحیح ہے لیکن بعد والے اعمال کے لئے طہارت ضروری ہے اور اگر طواف کے دوران یہ شک ہو جائے اور چوتھے چکر کے بعد ہو تو طواف کرکے وضو یا طہارت کرنے کے بعد باقی طواف مکمل کرے۔ لیکن اگر یہ شک چوتھے چکر سے پہلے ہوا تھا تو طہارت حاصل کرنے کے بعد دوبارہ سے طواف انجام دے۔

سوال : اگر کوئی شخص مقام ابراہیم کے باہر سے طواف کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب : آقائی خمینی رضوان اللہ کے نزدیک وہ طواف باطل ہے آقائی تبریزی، آقائی ناصر مکارم شیرازی، آیت اللہ خامنہ ای اور آقائی صادق شیرازی کے نزدیک باطل نہیں ہے لیکن اس صورت میں جب اژدہام قابل برداشت نہ ہو۔

سوال : وہ نجاست جو نماز میں معاف ہے مثلاً پرانے پاکستانی اور ہندوستانی روپے کے برابر یا اس سے کم تر خون یا جراب اور انگوٹھی کا نجس و ناپاک ہونا کیا طواف کی حالت میں بھی معاف ہے؟

جواب : آیت اللہ خامنہ ای فرماتے ہیں جو خون نماز میں معاف ہے وہ طواف میں بھی معاف ہے۔ آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ خوئی علیہ الرحمہ، آیت اللہ بہجت، آیت

اللہ صادق شیرازی، آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی تقریباً سب کا ایک ہی جواب ہے کہ جو خون نماز میں معاف ہے وہ طواف میں بھی معاف اور بنیائیں، موزہ، رومال اور انگوٹھی وغیرہ کے لئے طہارت شرط نہیں ہے۔

سوال : کیا نمازِ طواف ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب : جو شخص جان بوجھ کر نمازِ طواف نہ پڑھے اس کا حج باطل ہوگا۔

سوال : کیا طواف کے فوراً بعد نمازِ طواف پڑھنا ضروری ہے؟

جواب : واجب ہے کہ طواف و نماز کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

سوال : اگر کوئی نمازِ طواف بھول جائے اور سعی کے بعد یاد آئے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : اگر سعی کے بعد یاد آئے تو نماز بجالائے دوبارہ سعی واجب نہیں ہے اگرچہ اعادۂ سعی بہتر ہے۔ اگر صفا و مروہ کی سعی کرتے ہوئے درمیان میں یاد آجائے تو سعی چھوڑ کر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز بجالائے پھر واپس آکر سعی تمام کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اور اگر مکہ سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو واپس آکر نماز بجالائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو جس جگہ یاد آئی ہو وہیں پر نماز بجالائے پھر واپس آکر سعی تمام کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اور اگر مکہ سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو واپس آکر نماز بجالائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو جس جگہ یاد آئی ہو وہیں پر نماز بجالائے۔ آیت اللہ صادق حسینی شیرازی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

سوال : کیا طواف کے دوران کاندھا خانہ کعبہ کی طرف ہونا ضروری ہے اگر مجمع کی وجہ سے یا کسی رکن کا بوسہ لینے کی وجہ سے ٹیڑھا ہو جائے تو کیا احکامات ہیں؟

جواب : پورے طواف کے دوران خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہونا چاہئے اگر ارکان وغیرہ کا بوسہ لینے کی وجہ سے رخ مڑ جائے تو اتنا حصہ صحیح طریقے سے دہرا لینا

چاہئے جبکہ واجب طواف میں از سر نو کرنا ضروری ہے۔

سوال : کیا طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان سے کرنا ضروری ہے اور اگر انسان کمزور یا ضعیف یا مریض ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب : جہاں تک ممکن ہو خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان رہیں اگر مجمع زیادہ ہو یا کوئی شرعی عذر ہو تو باہر سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

سوال : اگر کوئی شخص حرم میں بھیڑ کی وجہ سے ریلے میں آ کر بے اختیاری طور پر گھومتا چلا جائے تو کیا اس کا یہ طواف کافی ہوگا؟

جواب : نہیں...... ضروری ہے کہ طواف پورے سکون سے نیت کرے اور حجر اسود کے پاس سے اپنے ارادے اور اختیار سے طواف شروع کرے اور سات چکر پورے کر کے حجر اسود پر ہی ختم کرے۔

سوال : اگر طواف ختم ہونے کے بعد طواف کے چکر میں شک پڑ جائے تو؟

جواب : اس شک کی پرواہ نہ کریں۔ طواف کو صحیح سمجھیں لیکن اگر چکر پورے ہونے سے قبل شک ہو جائے کہ یہ ساتواں ہے یا آٹھواں اگر غور کے بعد بھی یاد نہ آئے تو طواف باطل ہے اور یہ پورا طواف دوبارہ بجا لائیں۔

سوال : کیا بغیر وضو یا نجاست کی حالت میں طواف کیا جا سکتا ہے؟

جواب : ہرگز نہیں۔

سوال : کیا مناسک کی کتابوں میں دی ہوئی ہر چکر کی دعا واجب ہے اور کیا دوران طواف آپس میں بات چیت کی جا سکتی ہے؟

جواب : طواف کے دوران دعا، ذکر یا تلاوت مستحب ہے واجب نہیں، اور بات چیت کرنا اور ہنسنا مکروہ ہے۔

سوال : عورت محرم ہے مرد محرم نہیں ہے (یعنی مرد کا احرام اتر چکا ہے) تو کیا وہ اپنی بیوی کا

بوسہ لے سکتا ہے یا لذت حاصل کر سکتا ہے؟

جواب : اگر شوہر احرام سے نکل چکا ہو تو وہ بوس و کنار کر سکتا ہے لیکن اگر اس طرح عورت بھی تلذذ کا شکار ہو جائے تو احتیاطاً ترک کرنا بہتر ہو گا۔ آقائی خمینی رضوان اللہ، آیت اللہ فاضل لنکرانی کہتے ہیں۔ اگر ایسی صورت میں عورت بھی لذت حاصل کر رہی ہے تب بھی عورت کی حرمت میں اشکال نہیں (حرام نہیں ہے)۔

آیت اللہ سیستانی فرماتے ہیں، ایسی صورت میں عورت کا اپنے آپ کو پیش کرنا حرام ہے یعنی آمادگی ظاہر کرنا حرام ہے۔ شوہر کے اصرار پر مجبور ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں چہرے کے ساتھ ٹھوڑی کھولنا جائز ہے؟

جواب : اگرچہ یہ حجاب اسلامی کا حصہ ہے۔ امام خمینی رضوان اللہ اور آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی فرماتے ہیں کوئی اشکال نہیں ہے چھپائی جا سکتی ہے۔

سوال : اگر سعی کرتے وقت چہرے اور ہتھیلی اور ہاتھ کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ ظاہر ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی فرماتے ہیں اگر عمداً ایسا کیا ہے تو گناہ ہے۔

سعی کے مسائل

سوال : کیا سعی میں نیت واجب ہوتی ہے؟

جواب : جی ہاں سعی میں نیت واجب ہوتی ہے، سعی کی ابتدا سے ملی ہو اور قصد قربت پر مشتمل ہو اس مسئلہ میں آیت اللہ صادق حسینی شیرازی اور بہت سے مراجع کے یہی احکامات ہیں۔

سوال : کیا صفا و مروہ کے دوران سعی کرتے ہوئے تھکن کی وجہ سے بیٹھ سکتے ہیں یا پانی وغیرہ پی سکتے ہیں؟

جواب : جائز ہے البتہ رخ اسی طرف رہے جس طرف جا رہے ہوں۔ موالات شرط نہیں ہے۔

سوال : کیا عمداً سعی کو ترک کیا جا سکتا ہے؟

جواب : عمداً سعی کو ترک کرنے سے حج باطل ہو جائے گا۔ آیت اللہ صادق حسینی شیرازی

سوال : اگر سعی مکمل کر لینے کے بعد شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : شک کی پرواہ نہ کرے۔

سوال : اگر سعی کے دوران شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر شک یہ ہے کہ چار چکر مکمل کئے ہیں یا چھ یا اگر وہ مروہ میں ہے اور اسے طاق اعداد کا یقین ہے کہ شک یہ ہے کہ اس نے تین بار سعی کی ہے یا پانچ بار، تو وہ کم ترین مشکوک عدد پر بنیاد رکھ کر اپنی سعی مکمل کرے اس طرح اس کی صحیح ہوگی۔

عرفات کے مسائل

سوال : کیا وقوف عرفات واجب ہے؟

جواب : جی ہاں وقوف عرفات واجب ہے۔

سوال : وقوف عرفات کب سے کب تک کرنا ہوگا؟

جواب : زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک پورا وقت عرفات میں رہے۔

سوال : اگر کسی وجہ سے وقوف عرفات رہ جائے یا بھول جائے یا مسئلہ کا علم نہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : اس پر واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اختیاری وقت میں اس کا تدارک کرلے لیکن اگر ممکن نہ ہو تو اضطراری وقت میں وقوف کا تدارک کرے پھر مشعر میں وقوف کرلے تو اس کا حج صحیح ہوگا ورنہ حج باطل ہوگا۔

سوال : اگر غروب سے پہلے بھول کر عرفات سے نکل جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : اگر غروب سے پہلے بھول کر عرفات سے کوچ کرے اور وقت کے اندر اسے یاد نہ آئے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں، اگر بھول جانے والے کو وقت نکلنے (غروب) سے پہلے یاد آجائے تو اس پر واجب ہے کہ عرفات میں پلٹ آئے اور غروب تک وہاں رکا رہے اور اگر ایسا نہ کرے تو عامد کے حکم میں ہوگا۔ اس مسئلہ میں جاہل بھی ناسی کے ساتھ ملحق ہوگا اگرچہ وہ جاہل مقصر ہی کیوں نہ ہو۔

سوال : عرفات کے حدود کا تعین کیسے کیا جائے؟

جواب : (1) سعودی حکومت نے ہر حدود کے لئے بڑے بڑے سائن بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں۔(2) معلم کی بس حجاج کو خود لے جاتی ہے اور عرفات کے خیموں تک پہنچاتی ہے۔ (3) پھر ہر کارواں کے ساتھ معلم ہوتا ہے جو حجاج کرام کی رہبری کرتا ہے۔ویسے میدان عرفات کی حدود (1) ثوبہ (2) نمرہ (3) ذی الحجاز (4) مازمین

مشعر الحرام کے مسائل

سوال : کیا مزدلفہ اور مشعر الحرام ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں؟

جواب : جی مشعر الحرام کو مزدلفہ اور جمع بھی کہتے ہیں۔

سوال : مزدلفہ کہاں پر واقع ہے؟

جواب : یہ عرفات اور منیٰ کے درمیان واقع ہے اس کی حدود پر حکومت کی طرف سے علامت نصب ہے اور سائن بورڈ لکھے ہوئے ہیں تا کہ اسے پہچاننے میں مشکل پیش نہ آئے۔

سوال : کیا مشعر الحرام کا وقوف واجب ہے اور اس کا وقت کیا ہے؟

جواب : عرفات سے مغرب کے بعد نکل کر مشعر الحرام میں وقوف واجب ہے اور رات سے طلوع فجر تک وہاں وقوف کرے اگر وہ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے کوچ کر کے وادی محسر چلا جائے گا تو گنہ گار ہوگا اور آیت اللہ صادق شیرازی کے فتوے کے مطابق ایک دنبہ کفارہ ہوگا۔

سوال : کیا رمی جمرات کے لئے مشعر الحرام سے کنکریاں جمع کرنا واجب ہے؟

جواب : مشعر الحرام سے رمی جمرات کے لئے کنکریاں جمع کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔

منیٰ اور رمی جمرات کے مسائل

سوال : منیٰ کے واجبات کیا ہیں؟

جواب : منیٰ کے تین واجبات ہیں۔ (1) قصد قربت (2) شیطانوں کو پتھر مارنا (رمی جمرات) رمی سات سنگریزے سے کم نہ ہوں، بھر بھری مٹی یا کسی اور چیز سے رمی کرنا کافی نہیں (3) سات سنگریزے ایک ایک کر کے مارنا ضروری ہیں۔ سنگریزے یکے بعد دیگرے مارنے ہیں صرف مارنا ہی کافی نہیں اسے لگتا ہوا بھی دیکھے اگر نہ لگے تو دوسرا سنگریزہ مارے۔

سوال : رمی جمرات کے اوقات کیا ہیں اور ترتیب کیا ہے؟

جواب : 10 ذی الحجہ کو بعد زوال صرف بڑے شیطان کو پتھر مارنے ہیں۔ 11 اور 12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو پتھر مارنے ہیں۔ 11 اور 12 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد اور غروب آفتاب سے پہلے کی جائے۔

سوال : اگر رمی کرتے ہوئے شک ہو جائے کہ سنگریزہ نہیں لگا ہے تو اس مسئلہ میں کیا حکم ہے؟

جواب : تو یہ باور کرے کہ نہیں لگا ہے لیکن اگر رمی کرنے کے بعد منیٰ کے خیمے میں پہنچ کر یہ شک ہو جائے تو اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

سوال : کیا سنگریزے کہیں اور سے بھی اٹھائے جا سکتے ہیں؟

جواب : سنگریزے حدودِ حرم سے اٹھائے ہوں اور افضل ہے کہ مزدلفہ (مشعر الحرام) سے اٹھائے جائیں اور یہ یقین کرلیا جائے کہ کسی کے استعمال شدہ نہیں ہیں۔ عموماً لوگ سنگریزے کم ہونے کی صورت میں جمرات کے پاس سے ہی پتھر اٹھا کر مار دیتے ہیں یہ غلط ہے البتہ اپنے ساتھی سے پتھر مانگ سکتے ہیں جو استعمال شدہ نہ ہو۔

سوال : منیٰ کے باقی اعمال کیا ہیں؟

جواب : قربانی کرنا، مسجد خیف میں نماز پڑھنا، اپنے خیموں میں عبادات بجا لانا اور عزاداری کرنا کیونکہ یہ ہمارے اور آپ کے پانچویں امام کی سنت بھی ہے اور فرمان بھی اور حلق یا تقصیر کرانی یعنی قربانی کے بعد سر منڈوانا اور عورتوں کا اپنے سر کے کچھ بال کاٹنے ان سب چیزوں میں قصد قربت ضروری ہے۔

سوال : اگر کوئی حلق یا تقصیر کرانا بھول جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : واپس منیٰ آئے اور حلق یا تقصیر کرے اور اگر ایسا کرنا یعنی منیٰ واپس جانا ممکن نہ ہو تو جہاں یاد آجائے وہیں تقصیر یا حلق کرالے۔

قربانی کے مسائل

سوال : کیا ہم 10 ذی الحجہ کو اپنے وطن میں قربانی کرا کے تقصیر کر کے احرام کھول سکتے ہیں؟

جواب : اس مسئلے میں اپنے مرجع یا اپنے کاروان کے عالم کی طرف رجوع کریں کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہوگا کہ آپ کس کی تقلید میں ہیں مسئلہ کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔ ایک مرجع کے علاوہ باقی تمام مراجع کرام کا فتویٰ منیٰ میں ہی قربانی کرنے کا ہے یا منیٰ سے قریب ترین قربانی کرنے کا ہے۔

سوال : کیا ایک حاجی پر ایک قربانی واجب ہے یا وہ حصہ لے سکتا ہے؟

جواب : ہر حاجی کی طرف سے ایک جانور کی قربانی واجب ہے خواہ اونٹ کی قربانی کریں یا گائے کی یا بھیڑ بکری وغیرہ کی۔ اس میں کسی کی شرکت جائز نہیں۔

سوال : قربانی کے جانور کی عمر کیا ہونی چاہیے؟

جواب : اونٹ 5 سال سے اوپر کا ہو اور چھٹا سال شروع ہو چکا ہو۔ گائے کی 3 سال سے زیادہ ہونی چاہیے۔ بھیڑ کم از کم سات ماہ کی ہو لیکن احتیاط یہ ہے کہ ایک سال کی ہو۔

سوال : قربانی کے جانور کے متعلق کیا احکامات ہیں؟

جواب : قربانی والا جانور کمزور، بوڑھا، ناقص، بیمار، عیب دار اور خصی نہیں ہونا چاہیے اسی طرح جانور کی دم یا سینگ نہ ہو یا اندھا لنگڑا ہو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔ مستحب ہے کہ موٹا، تازہ صحت مند جانور ہو۔

سوال : کیا حاجی کو اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا ضروری ہے؟

جواب : ضروری نہیں ہے۔ کسی کو نائب بھی بنا سکتا ہے جو ذبح کرتے وقت اس کی طرف سے کرے کہ "قربانی دیتا ہوں" حج تمتع کیلئے برائے حجۃ اسلام واجب قربتاً الی اللہ

سوال : کیا 10 ذی الحجہ کو قربانی کرنا ضروری ہے اگر جانور کا بندوبست اس دن نہ ہو سکے؟

جواب : احتیاط یہ ہے کہ 10 ذی الحجہ کے دن ہی قربانی کرے۔ مجبوری کی صورت میں 13 ذی الحجہ تک کسی دن کر دے۔ جن لوگوں کے پاس قربانی کے لئے پیسے نہ ہوں وہ 9,8,7 ذی الحجہ کو 3 روزے رکھیں اور وطن واپس پہنچ کر مزید سات روزے رکھیں اگر بعد میں قربانی کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو قربانی بھی کرنا بہتر ہے۔

سوال : اگر کوئی قربانی والا جانور صحیح وصحت مند سمجھ کر خریدے اور قیمت دینے کے بعد عیب دار ثابت ہو جائے تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : بعد میں عیب دار ثابت ہو جائے تو ظاہراً کافی ہوگا۔

سوال : اگر قربانی کا جانور 12 ذی الحجہ تک نہ دستیاب ہو سکے اور روانگی کا وقت آ جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب : کسی دیندار اور موثق آدمی کے پاس قربانی کی رقم بطور امانت رکھے تا کہ وہ قربانی کا جانور خرید کر اس کی طرف سے آخری ذی الحجہ تک ذبح کرے۔

سوال : اگر کسی آدمی کے پاس قربانی کے لئے پیسے نہ ہوں تو وہ کیا کرے؟

جواب : وہ 9,8,7 ذی الحجہ کو تین روزے رکھے اور وطن واپس آ کر متواتر سات دن روزے رکھے۔ 13,11,10 ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھے۔

سوال : اگر کوئی اکیلا قربانی کرنے پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب : وہ دوسروں کے ساتھ شرکت کر سکتا ہے لیکن بر بنائے احتیاط اوپر والی ترتیب کے مطابق تین روزے بھی رکھے۔

سوال : کیا قربانی کا خود ذبح کرنا ضروری ہے؟ یا وہ نیابت دے سکتا ہے؟

جواب : آیت اللہ خوئی فرماتے ہیں۔ حیوان قربانی و کفارہ کا ذبح کرنا واجب ہے لیکن انسان کا خود ذبح کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ جائز ہے کہ کوئی دوسرا شخص کسی کی قربانی کو ذبح کر دے۔ نیابت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ مالک کی نیت سے ذبح کرے خود ذبح کی نیت شرط نہیں ہے۔ یعنی اس مسئلے میں نیابت در نیابت بھی جائز ہے (کسی کی نیابت کا حج کرے والا شخص واجب امور میں کسی اور کو نیابت نہیں دے سکتا ماسوائے قربانی کے۔) نیابت کرنے والا اثنا عشری ہو۔

خواتین کے مسائل

نوٹ: (1) شریعت محمدی میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ خواتین اپنے شرعی مسائل و معاملات کے سلسلے میں پریشان نہ ہوں بلکہ اپنے کاروان کے عالم سے رابطہ قائم کریں۔

(2) یہاں خواتین کے مسائل کے بہت سے سوالات کے جوابات موجود ہیں جو عموماً دوران حج پیش آتے ہیں۔

سوال : کیا عورت اپنے مخصوص ایام کو روکنے یا مدت کو بڑھانے کے لئے دوا کا استعمال کرسکتی ہے؟

جواب : جی ہاں کرسکتی ہے بشرطیکہ اس دوا سے صحت خراب ہونے کا اندیشہ یا دائمی بیمار ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

سوال : اگر حالت احرام میں عورت کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو وہ کیا کرے؟

جواب : اگر وہ حرم میں ہے تو فوراً باہر نکل جائے کیونکہ ایسی حالت میں حرم کے اندر جانا یا رہنا حرام ہے وہ اپنے پاک ہو جانے کے بعد سارے اعمال بجالائے۔

سوال : اگر عورت کے مخصوص ایام کے دوران ہی عرفات جانے کا وقت آجائے تو وہ کیا کرے؟

جواب : اگر احرام باندھنے سے قبل یا احرام باندھتے وقت مجبوری کے ایام شروع ہو جائیں تو ان کا یہ حج "حج افراد" میں بدل جائے گا اب وہ اسی احرام سے عرفات چلی جائیں اور حج کے تمام اعمال بجالائیں اور حج کے بعد ایک عمرہ مفردہ کریں۔ اور

اگر احرام باندھنے کے بعد ایام شروع ہوئے ہوں تو اختیار ہے کہ چاہیں تو حج افراد بجالائیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے اور چاہیں تو عمرہ تمتع کی سعی و تقصیر کرلیں۔ طواف اور اس کی نماز بجانہ لائیں اور حج کا احرام باندھ کر عرفات چلی جائیں پھر جب اعمال حج سے فارغ ہو جائیں تو مکہ معظمہ پہنچ کر پاک ہونے کے بعد پہلے تو عمرہ کا طواف کریں اس کی نماز پڑھیں اسکے بعد حج کا طواف کریں اور اس کی نماز پڑھیں۔

سوال : کیا عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب ہے؟

جواب : عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ تقصیر کے بعد احتیاطاً طواف النساء کر کے دو رکعت نماز طواف پڑھ لیں۔

سوال : اگر عورت کو درمیان طواف حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

جواب : وہ باقی طواف کو ترک کر کے فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے اور وہ عمرہ کر رہی ہے تو (سعی و تقصیر وغیرہ) باقی مناسک بجالائے گی اور پھر پاک ہونے کا انتظار کرے گی تاکہ طواف اور نماز طواف وغیرہ بجالائے لیکن اس سعی کو دوبارہ انجام دینا واجب نہ ہوگا۔

سوال : اگر عورت کو طواف مکمل کرنے کے بعد اور نماز طواف پڑھنے سے پہلے حیض آجائے؟

جواب : اس پر لازم ہے کہ پاک ہونے کے بعد نماز طواف پڑھے اور احتیاطاً نماز کے لئے اپنا نائب بھی کسی کو مقرر کرے۔

سوال : کیا احرام کی حالت میں عورت زیور پہن سکتی ہے؟

جواب : بر بنائے زینت پہننا حرام ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں عورت کا سر ڈھانپنا واجب ہے؟

جواب : جی ہاں، حالت احرام میں عورت کا سر ڈھانپنا واجب ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں عورت چہرے کو ڈھانپ سکتی ہے؟

جواب : جی نہیں حرام ہے یہاں تک کہ وہ نیند کے عالم میں بھی اس طرح چہرہ نہیں ڈھانپ سکتی کہ کپڑا اس کے چہرے سے چپک رہا ہو۔

سوال : عورت کا احرام کیا ہے؟

جواب : اس کا لباس ہی اس کا احرام ہے۔ بشرطیکہ اس کا پورا جسم ڈھکا ہوا ہو بشمول سر کے بالوں کے۔

سوال : کیا حالت احرام میں عورت تولیے سے اپنا چہرہ خشک کر سکتی ہے؟

جواب : بر بنائے احتیاط ایسا نہ کیا جائے۔ آیت اللہ خمینی اور آیت اللہ خامنہ ای فرماتے ہیں اگر اس طرح پورا چہرہ نہ ڈھک جائے تو کوئی حرج نہیں۔ آیت اللہ خوئی اور آیت اللہ فاضل لنکرانی کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں۔ آیت اللہ ناصر مکارم اور آیت اللہ گلپایگانی کے نزدیک جائز ہے۔

سوال : اگر طواف کے دوران مطاف کے حدود میں نامحرم مرد یا نامحرم عورت سے بدن چپک جائے تو کیا حکم ہے؟ کیا ایسی صورت میں مطاف سے باہر نکل کر طواف کرنا جائز ہو جائے گا؟

جواب : یہ عذر مطاف سے باہر نکلنے کے لئے کافی نہیں۔

سوال : وہ خواتین جو دوا کے استعمال کی وجہ سے اپنے مخصوص ایام کو تبدیل کر لیتی ہیں جس کے بعد کافی خون کے دھبے آتے رہتے ہیں حج کے موقع پر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر یہ دھبے اور خون مسلسل تین دن تک خواہ وہ شرم گاہ کے اندر ہوں تو بھی حکم حیض میں آئے گا۔ ایسی خواتین کو حکم مستحضہ پر عمل کرنا ہوگا۔

سوال : ایسی خواتین جو طہارت کے بعد اس قسم کے خون کا دھبہ دیکھیں تو اس کے بارے

میں کیا حکم ہے؟

جواب : اگر یہ دھبہ دس دن کے دوران دیکھ رہی ہے تو اس پر حیض کا حکم لاگو ہوگا۔ لہٰذا طواف و نماز طواف کو دوبارہ انجام دے اور اگر دامن وقت میں گنجائش نہ ہو اور اسے دوبارہ انجام دینا مشکل ہو تو احتیاطاً اعمال ترک کر کے کسی کو نیابت دیدی جائے۔

سوال : وہ خواتین جو عمرہ تمتع کے چوتھے چکر کے بعد حائض ہو جاتی ہیں اور وقوف عرفات تک پاک ہونے کا یقین ہو تو ایسی خواتین کے بارے میں شریعت کے کیا احکامات ہیں؟

جواب : سعی اور تقصیر انجام دینا ہوگی اور حج کے لئے احرام باندھ کر طواف حج سے پہلے عمرہ تمتع کا بقیہ طواف اور نماز انجام دینا ہوگی اور عمرہ تمتع اور حج تمتع دونوں کا طواف کرے۔ آقائی سیستانی فرماتے ہیں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اعمال حج کے بعد طواف کا اعادہ بھی کرے۔ آیت اللہ فاضل لنکرانی، سعی اور تقصیر کو احتیاطاً دوبارہ انجام دے۔

سوال : وہ خواتین جو عمرہ تمتع انجام دینے کے بعد احساس کرلے کہ اعمال صحیح انجام نہیں دیئے اور وہ حالت نفاس کا اندیشہ ظاہر ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : جونہی پاک ہو اعمال انجام دے اگر وقوف سے پہلے پاک نہ ہو تو حج کا احرام باندھ کر اعمال کرے اور مکہ واپس آ کر نماز طواف کا اعادہ کرے۔

سوال : سعی کرتے وقت حائض عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : صفا و مروہ مسجد کا حصہ نہیں ہے لہٰذا مخصوص ایام میں بھی سعی انجام دی جاسکتی ہے لیکن طواف اور سعی کی ترتیب کا خیال رکھا جائے۔

سوال : کیا عورت کے لئے نماز کا حجاب اور طواف کے حجاب کا ایک ہی حکم ہے؟

جواب : امام خمینی رضوان اللہ کے نزدیک فرق ہے۔ طواف میں چہرہ اور کلائی بنا بر احتیاط

واجب مستثنیٰ ہے۔ آیت اللہ خوئی کوئی فرق نہیں ہے۔ بنابر احتیاط واجب نامحرم سے عورت کا چہرہ چھپانا واجب ہے لیکن وہ حجاب چہرہ سے مس نہ ہو رہا ہو۔ آقای سیستانی۔ جو چیزیں نماز میں چھپانا واجب ہے طواف میں بھی واجب ہے لیکن اگر کچھ سر کے بال یا بازو یا پنڈلی وغیرہ طواف میں باہر ہو جائیں تو طواف صحیح ہے مگر نماز باطل ہے اور اس طرح احتیاط واجب کی بنیاد پر اپنے چہرے کو نقاب سے نہ چھپائے اگر چہ حالت احرام میں نہ ہو۔

سوال : اگر مخصوص ایام عمرہ یا حج سے قبل شروع ہو جائیں تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : اگر احرام باندھنے سے قبل ایام شروع ہو جائیں تو وہ اس وقت تک انتظار کرے جب تک ایام ختم نہ ہو جائیں اگر ایام ختم ہونے کا انتظار ممکن نہ ہو تو پھر ایسی خاتون پر واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے سے قبل میقات سے احرام باندھ کر حدود حرم میں داخل ہو کیونکہ بغیر احرام باندھے مکہ کی حدود میں داخل ہونا حرام ہے۔ میقات سے احرام باندھنے کے بعد جب مکہ میں داخل ہو جائے تو اس وقت تک اپنی رہائشگاہ پر انتظار کرے جب تک ایام ختم نہ ہو جائیں۔ ایام ختم ہوتے ہی واجب غسل کو انجام دے اور عمرہ مکمل کرے۔ اس دوران جب تک فارغ نہیں ہو جاتی حالت احرام میں رہے گی اور جو چیزیں حالت احرام میں ایک محرم پر حرام ہو جاتی ہیں وہ اس پر بھی حرام ہوں گی۔ اس دوران وہ حرم کی باہر سے زیارت کر سکتی ہے خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہو سکتی۔ البتہ صفا و مروہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال : کیا مسجد شجرہ سے بھی احرام اسی طرح باندھا جا سکتا ہے؟

جواب : اگر احرام حدود مسجد میں سے باندھنا واجب ہے۔ مسجد کے باہر یا مسجد کی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر احرام باندھنا کافی نہیں۔ لیکن مسجد میں رک نہیں سکتی ایک طرف سے داخل ہو گی اور دوسری طرف سے باہر نکل جائے گی۔ البتہ جحفہ کی

حدود میں کسی بھی مقام سے باندھا جاسکتا ہے۔

سوال : حائضہ عورت کے احرام باندھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : وہ اپنی قیام گاہ سے احرام کے کپڑے پہن کر میقات تک جائے اور وہاں پہنچ کر نیت کرے اور تلبیہ پڑھے اور نیت کرے کہ "میں احرام باندھتی ہوں۔ عمرہ فردہ کا قربۃً الی اللہ اور اس کے فوراً بعد تلبیہ زبان سے جاری کرے۔ تلبیہ پڑھتے ہی وہ حالت احرام میں آجائے گی۔

سوال : کیا مہر کی رقم سے عورت پر مستطیع کا اطلاق ہوگا اور واجب حج کرسکتی ہے؟

جواب : اگر حج کیلئے مہر کی رقم وصول کرنے میں فساد واقع نہ ہورہا ہو تو ایسی خاتون مستطیع کہلائی جاسکتی ہے اور اپنا واجب حج کرسکتی ہے۔ آیت اللہ سیستانی فرماتے ہیں کہ اگر مہر کی رقم وصول کرنے پر بعد میں کوئی دشواری پیش آئے تو وہ مستطیع نہیں ہے۔

سوال: کیا طواف اور طواف النساء کی نیابت (ایام مخصوص خواتین کی وجہ سے) دی جاسکتی ہے جبکہ قیام مکہ میں دس دن سے زیادہ ہو؟

جواب: اگر دس دن سے زیادہ قیام ہے تو پاک ہونے کے بعد خود طواف سعی اور طواف النساء بجالائیں۔

سوال: خانہ کعبہ کی پہلی منزل اور آخری منزل پر نماز اور طواف رش کی وجہ سے جائز ہے؟

جواب: مجبوری کی حالت میں پہلی منزل پر نماز اور طواف جائز ہے۔ خانہ کعبہ سے اوپر طواف نماز جائز نہیں۔ اس ہی طرح ویل چیئر پر پہلی منزل پر طواف جائز ہے۔

سوال: بیمار اور ضعیف افراد بعد از منیٰ والے مناسک (اعمال) قبل از منیٰ بجالا سکتے ہیں مثلاً طواف سعی وغیرہ؟

جواب: انتہائی بیمار مجبور اور ضعیف افراد 8 ذوالحجہ کو شام کے وقت یہ اعمال بجالا سکتے ہیں۔ اگر خدا صحت دے اور بعد میں انجام دینے کی صلاحیت ہو تو بعد از منیٰ تجدید کرلیں۔

حج کے متفرق مسائل

سوال : اگر کسی شخص کے پاس نقد پیسہ نہیں ہے یا حج کی پوری رقم نہیں ہے لیکن اس کے پاس جائیداد، پرائز بونڈ اور دیگر ملکیت موجود ہے تو کیا وہ شخص مستطیع کہلائے گا؟

جواب : جی ہاں وہ مستطیع ہے۔

سوال : اگر مرنے والا مستطیع ہونے کے باوجود حج کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گیا تو اس کے متعلق کیا احکام ہیں؟

جواب : ترکہ متعلقین وورثین میں تقسیم کرنے سے قبل اس کا حج کرایا جائے پھر تقسیم کیا جائے۔

سوال : اگر کسی پر حج واجب ہو جائے اور وہ مستطیع بھی ہو لیکن بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے خود انجام دینے پر قادر نہ ہو یا اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو تو کیا زندہ افراد کی نیابت ہو سکتی ہے اور وہ کسی کو نائب بنا کر حج کے لئے بھیج سکتا ہے؟

جواب : جی ہاں وہ ایسا کر سکتا ہے۔

سوال : نائب کے لئے کن کن شرائط کا ہونا ضروری ہے؟

جواب : اس کا عاقل، بالغ، مومن ہونا، فارغ الذمہ (یعنی اس سال اس کے ذمہ کسی اور کا حج نہ ہو) حج کے مسائل سے پوری طرح واقف ہو، دیندار و پابند شریعت ہو۔

سوال : کیا کسی عورت کی نیابت مرد اور مرد کی نیابت عورت کر سکتی ہے؟

جواب : جی ہاں نائب اور منسوب عنہ کا ہم جنس ہونا ضروری نہیں۔

سوال : اگر نائب احرام پہننے سے پہلے مر جائے تو کیا منسوب عنہ بری الذمہ ہو گا؟

جواب : نہیں لیکن اگر وہ احرام پہننے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مرا ہو تو منسوب عنہ

بری الذمہ ہوگا۔

سوال : کیا عمرہ مفردہ سال کے کسی بھی مہینے میں کیا جاسکتا ہے اور دو عمروں کے درمیان تین دن کا وقفہ ہونا ضروری ہے؟

جواب : عمرہ مفردہ سال کے کسی مہینہ میں بھی کیا جاسکتا ہے، تین دن کا وقفہ ضروری نہیں لہٰذا ایک ماہ کے آخر میں اور دوسرے ماہ کے شروع میں عمرہ کرنا جائز ہے۔

سوال : کیا عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب ہے؟

جواب : صرف عمرہ مفردہ میں واجب ہے عمرہ تمتع میں نہیں کیونکہ حج کا پہلا حصہ ہے۔ حج تمتع میں طواف النساء کیا جاتا ہے۔

سوال : اگر ماں باپ نے حج نہ کیا ہو تو اولاد پر پہلے اپنا حج واجب ہے یا وہ ماں باپ کا حج کریں؟

جواب پہلے اپنا حج کرے اگر خود صاحب استطاعت ہے۔

سوال : اگر کسی شخص کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ حج کرسکتا ہے اور اس کے ذمہ خمس و زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ حج کرتا ہے تو خمس و زکوٰۃ نہیں دے سکتا وہ پہلے حج کرے یا اپنے واجبات ادا کرے؟

جواب : پہلے اپنا خمس اور زکوٰۃ ادا کرے، اگر مکمل ادا نہ کرسکے تو مجتہد یا وکیل سے رابطہ کرے۔

سوال : کیا عورت کے لئے اپنے شوہر سے حج کی اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب : ضروری نہیں۔ البتہ مستحب حج میں شوہر کی اجازت شرط ہے۔

سوال : اگر میقات تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو کیا اپنے گھر سے یا ایئرپورٹ سے احرام باندھا جاسکتا ہے؟

جواب : باندھا جاسکتا ہے۔ البتہ آقائی خمینی رضوان اللہ اور آیت اللہ خامنہ ای کے مقلدین جدہ سے احرام کی تجدید کریں۔ آیت اللہ صادق حسینی شیرازی کہ ایسا شخص جو

میقات سے احرام نہ باندھ سکے وہ جدہ سے ہی نذر کر کے احرام باندھے۔

سوال : کیا ہر بار چھت والی سواری کے نیچے سفر کرنے پر کفارہ ہوگا؟

جواب : جی نہیں خواہ کتنی ہی بار سفر کرے کفارہ صرف ایک بار دینا ہوگا۔

سوال : مکہ میں مقیم ہندوستان و پاکستان سے تعلق رکھنے والے مومنین کے عمرہ مفردہ اور حج تمتع کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب : جو مکہ میں مستقل رہائش رکھتے ہوں اور دو سال کے بعد مستطیع ہوئے ہوں وہ اہل مکہ کے حکم میں آئیں گے یعنی حجۃ الاسلام کے لئے کسی بھی ایک میقات تک جا کر احرام باندھ کر واپس آئے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو حل سے (چھوٹے میقات) مثلاً جعرانہ، تنعیم وغیرہ سے احرام باندھ کر آئے۔

سوال : کیا قرض لے کر واجب حج ادا کیا جا سکتا ہے؟

جواب : قرض لے کر واجب حج ادا کیا جا سکتا ہے۔ آقائی سیستانی فرماتے ہیں کہ قرض ادا کرنے کی مدت اتنی دور ہو کہ عقلی طور پر اس قرض پر توجہ نہ کی جارہی ہو ایسی صورت میں حج واجب ہو جائے گا مثلاً دس سال میں جب چاہیں ادا کر دیں۔

آیت اللہ خوئی، آیت اللہ صافی، آیت اللہ فاضل لنکرانی، آیت اللہ گلپایگانی فرماتے ہیں اگر مخارج حج میں کچھ حصہ قرض لے کر کیا جائے اور اسے ادا کرنے میں مشقت بھی نہ ہو تو حج اس پر واجب ہو جائے گا۔ آیت اللہ خمینی رضوان اللہ "ایسا شخص مستطیع نہیں ہے اگرچہ بعد میں بھی آسانی سے قرض اتار سکتا ہو۔ اس کا یہ حج حجۃ الاسلام میں شمار نہیں کیا جائے گا۔" آقائی بہجت فرماتے ہیں۔ "قرض لینے پر حج استطاعت کا حکم جاری ہوگا لیکن ایسا کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔"

ذاتی روحانی مشاہدات

عمل کرنے سے انشاء اللہ دعائیں مستجاب ہوں گی

بندہ حقیر مندرجہ ذیل اعمال دعائیں اور مناجات ذاتی مشاہدے کی بنیاد پر وہ مجرب وظائف تحریر کر رہا ہے جو کتب میں کم ملیں گے البتہ اخلاص کی بنیاد پر کیے گئے اعمال کا نتیجہ سامنے آنے پر عازمین حج کو روحانی جسمانی مالی اور سیر وسلوک کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

☆ بے اولاد افراد کے لئے مجرب عمل

1- وہ افراد جو کہ جسمانی طور پر مکمل ٹھیک ہوں اور اولاد سے محروم ہوں وہ حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے دو رکعت نماز حاجت پڑھیں اور دعائے قنوت میں 11 مرتبہ درود شریف اول آخر 313 مرتبہ فتبارک اللہ احسن الخالقین پڑھیں۔

2- ایک طواف (سات چکر) حاجت کی نیت سے کریں جس میں دوران طواف حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر 100 مرتبہ پڑھیں۔

3- رکن یمانی اور نشان ولادت مولائے کائناتؑ (شق الجدار) کے درمیان کی طرف رخ کر کے صحن میں دو رکعت نماز جناب فاطمہؑ بنت اسد کو ہدیہ کریں اور 313 مرتبہ یا علیؑ ادرکنی بحق فاطمۃؑ بنت اسد پڑھ کر دعا کریں۔

یہ اعمال وہ افراد خود کریں جو متاثر ہیں۔ (مرد عورت دونوں یا کوئی ایک عمل کر سکتے ہیں)

☆ بے روزگار افراد کے لئے بہترین عمل (روزگار میں اضافہ کیلئے بھی)

یہ اعمال متاثر خود یا کوئی بھی کسی کی طرف سے کر سکتا ہے۔

1- جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کے اندر یا باہر بیٹھ کر 11 مرتبہ درود شریف اول و آخر 5555 مرتبہ یا وہاب پڑھ کر دعا کریں۔
2- حطیم میں، مقام معراج، کوہ صفا اور رکن یمانی تا حجر اسود سامنے دو رکعت نماز پڑھ کر جناب عبدالمطلبؑ کو وسیلہ بنا کر دعا کریں۔

☆ بیمار افراد کے لئے مجرب عمل

یہ عمل کسی بھی مومن کیلئے کوئی بھی زائر / حاجی کر سکتا ہے، مرد و عورت کی قید نہیں۔

1- مقام ابراہیمؑ کے پیچھے زمزم کے نزدیک دو رکعت نماز حاجت بعد نماز 11 تسبیح یعنی 11 سو مرتبہ درود اور 110 مرتبہ سورۃ الحمد تلاوت کر کے دعا کریں۔
2- کوہ مروہ پر بیٹھ کر قبلہ رخ ہو کر 110 مرتبہ نادِ علی صغیر پڑھنے سے بیماروں کو شفا ملتی ہے۔
3- محلہ بنی ہاشم میں کوہ ابو قبیس کے پاس بیٹھ کر دو نماز خاندانِ بنی ہاشم کو ہدیہ کر کے دعا کریں۔
4- محلہ بنی ہاشم مدینہ میں باب جبرئیلؑ کے سامنے بیٹھ کر دو نماز اہلبیتؑ کو ہدیہ اور 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں تو بیماروں کو شفا ملتی ہے۔

☆ ہر قسم کی دعا کی قبولیت کے لئے

1- جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کے باہر دو رکعت نماز اہلبیت / خاندان بنی ہاشم کو ہدیہ کر کے 5550 مرتبہ درود شریف ایک ہی نشست میں پڑھ کر ہدیہ کریں اور دعا کریں تو ہر جائز مسئلہ حل ہوگا خاص طور پر بچیوں کی شادی کا مسئلہ حل ہوگا۔
2- صفا اور مروہ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا حرم امام حسینؑ اور حرم حضرت عباسؑ علمدار کا کربلا میں لہٰذا کسی بھی جائز حاجت کے لئے ایک عمرہ امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کو ہدیہ کریں اور طواف اور سعی کے دوران یا حسینؑ یا عباسؑ کی تسبیح پڑھتے رہیں اللہ حاجت پوری کرے گا۔ انشاءاللہ

کتابیات

توضیح المسائل	آیت اللہ العظمیٰ آقائی خمینی رضوان اللہ
مناسک حج	آیت اللہ العظمیٰ آقائی خوئی علیہ الرحمہ
مناسک حج	آیت اللہ العظمیٰ آقائی سید سیستانی مدظلہ
مناسک حج (استفتاءات)	آیت اللہ العظمیٰ آقائی سید علی خامنہ ای مدظلہ
مناسک حج	آیت اللہ العظمیٰ آقائی ناصر مکارم شیرازی مدظلہ
مناسک حج	آیت اللہ العظمیٰ سید محمد صادق حسینی شیرازی مدظلہ
مناسک حج	آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپایگانی مدظلہ
مناسک حج	آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ
مناسک حج	سید محمد حسینی روحانی مدظلہ
تاریخ اسلام	آیت اللہ العظمیٰ ابراہیم امینی
مناسک حج	آیت اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی
اسرار حج	آیت اللہ العظمیٰ عبداللہ جوادی آملی
حج	حضرت علامہ سید رضی جعفر نقوی
سفرنامہ حج	حضرت سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی مرحوم
تاریخ کعبہ	حضرت علامہ سید حسن ظفر نقوی
شب جائے کہ من بودم	شورش کاشمیری
سر وادی طیبہ	آل محمد رزمی
سرزمین آرزو	آل محمد رزمی
حج	ڈاکٹر علی شریعتی
مفاتیح الجنان	علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
وظائف الابرار	مولانا مقبول حسین
سفر حجاز	مولانا عبدالماجد دریابادی
آنحضورؐ کے نقش قدم پر	پروفیسر عبدالرحمن عبد
سفر حج	الحاج سید صفدر حسین زیدی مرحوم
مناسک حج	ترتیب مولانا سید زوار الحسین ہمدانی
اسلامی انسائیکلوپیڈیا	سید قاسم محمود
مناسک حج	علامہ محمد حسین اکبر

نقشۂ جنت المعلیٰ

نقشہ جنت المعلیٰ
مین روڈ
گیٹ
غسل خانہ
قبریں
راستہ
عمارتیں
مسجد جن
دوکانیں
چھوٹی مسجد
بنی ہاشم
اصل جنت المعلیٰ
قبریں
ہرا گیٹ
پیچھے سے راستہ
گورکن کا کمرہ
قبریں
بیری کا
درخت
بڑا پل
پل کے پیچھے سے راستہ
راستہ
راستہ
عام قبریں
عام قبریں
عام قبریں
عام قبریں
مین گیٹ جنت المعلیٰ
پل
قبر مطہر جناب خدیجہ
قبر مطہر جناب ابو طالبؑ
قبر مطہر جناب عبد المطلبؑ
قبر مطہر جناب قاسم قبر مطہر جناب عبد مناف

تیسری بار کتاب کی اشاعت پر

کاروانِ آل عبا لاہور کے شیخ علی جاوید اور سید سعید عالم زیدی سے اظہارِ تشکر

کاروانِ آل عباء لاہور گزشتہ 11 سال سے عازمینِ حج کی خدمات کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ اس کے آرگنائزر علی جاوید شیخ اور سید سعید عالم زیدی کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ان کے معاونین میں شیخ عقیل عباس، شیخ ظہیر علی سرفہرست ہیں۔کاروان میں روحانی غذا مجالس، محافل، دعائیں اور مناجات کی صورت میں اس طرح حجاج کو فراہم کرتے ہیں کہ اللہ کے مہمانوں کی میزبانی کا شرف نصیب ہوتا ہے۔ ہر سال حج کی عملی ٹریننگ کا بہترین انتظام سعید عالم صاحب کے کالج میں کرتے ہیں۔مثالی کاروانوں میں کاروانِ آل عباء کا شمار ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں حاجی شیخ علی محمد صاحب کے ممنون ہیں جن کے بھائی حاجی ولی محمد کی صحت وسلامتی کے لیے دعا گو ہیں۔سیٹھ بشارت حسین کی محبت کے بھی مقروض ہیں۔اس موقع پر مولانا غلام علی عارفی اور مرحوم آلِ محمد رزمیؔ صاحب کا ممنون ہوں جنھوں نے تیسری مرتبہ اشاعت، کتابت، پروف ریڈنگ میں اور مشاورت میں اہم کردار ادا کیا۔سر سید احمد اور سید غلام اکبر کی محبت اور معاونت پر شکر گزار ہوں۔ (سید محمد عون نقوی)

☆☆☆

محقق وشاعر ہمارے مربی آلِ محمد رزمیؔ انتقال فرما گئے

ہمارے مربی حج کے ساتھی قوم کے رہنما متعدد سفرنامہ حج اور بے شمار کتب کے مصنف الحاج سید آلِ محمد رزمی ابن مولانا صوفی ابن حسن رضوی رمضان کی آخری شب اللہ کے حقیقی مہمان بن گئے۔آپ کی نمازِ جنازہ رضویہ سوسائٹی میں جبکہ تدفین ماں اور باپ کے درمیان ہنگورجہ ضلع خیرپور میں ہوئی۔ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی، تنظیم المکاتب، انجمن وظیفہ سادات ومومنین، کاروانِ آل عبا لاہور، حج عمرہ اور زیارات کمیٹی، کاروانِ الحرمین، کاروانِ بلال، حج وزیارات فاؤنڈیشن اور دیگر ملک گیر جماعتوں تنظیموں اور اداروں کے علاوہ علماء کرام، ذاکرین عظام، شعراء کرام اور قومیات کے افراد نے آپ کی موت پر سخت رنج وغم کا اظہار اور دعائے مغفرت کی ہے۔

(اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت سے چند روز قبل انتقال ہوا۔)

مولانا سید محمد عون نقوی سلمہ نے اپنی کتاب عرفان حج میں نہ صرف حج کو پوری معلومات وآگہی کے ساتھ پیش کیا ہے بلکہ اس میں مولانا کے عقائید، جذبات، احساسات، مشاہدات، قلبی کیفیات اور روحانی تاثرات موجود ہیں

(خطیب اکبر مولانا مرزا محمد اطہر مدظلہ) (لکھنو)

مولانا سید محمد عون نقوی نے عرفان حج کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب فرما کر ایک عظیم خدمت انجام دی ہے جو عازمین حج کو پیش آنے والی مشکلات میں مسلسل رہنمائی کرتی رہے گی۔

(حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ)

دانشمند گرامی سید محمد عون نقوی دام توفیقہ، کی کتاب عرفان حج، حج کی تاریخ پر مشتمل ہے یا اعمال ومناسک کی تفصیل پر، فضائل وآداب کے بیان پرمبنی ہے یا اخلاقی ضابطوں کی تشریح پر علامہ موصوف نے ہر حوالہ کا امین بنادیا ہے۔

(علامہ حسن رضا غدیری مدظلہ (لندن)

مولانا سید محمد عون نقوی نے عرفان حج میں جزئیات نگاری کے ساتھ ساتھ فکر کو حج کی ابدی وسرمدی پیغام پر مرکوز رکھا۔ مزید برآں تمام ادعیہ مسنونہ اور زیارات مکہ ومدینہ کو پورے ترجمے کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

(علامہ سید احتشام عباس زیدی) مدظلہ قم ایران

ہمارے برادر عزیز ومحترم مولانا سید محمد عون نقوی جو گذشتہ کئی برسوں سے حجاج کرام کی خدمت میں مشغول ہیں۔ اس کام کا بیڑا اٹھایا اور ایک ایسی کتاب ترتیب دے ڈالی ہے جو بہت حد تک جامع المسائل ہے((حج کے معاملے میں

(علامہ سید حسن ظفر نقوی دام مجدہ)

حج انسانی سیرت کی تعمیر اور زندگی کے نشیب و فراز کی درستگی کے لئے بہترین عمل ہے۔ مولانا سید محمد عون نقوی نے حج کے موضوع پر ایک معیاری کتاب تحریر کر کے عازمین حج کے لئے عظیم تحفہ دیا ہے۔ جس میں حج سے متعلق تمام امور بڑے سلیقے سے پیش کئے ہیں۔

(مولانا سید اکرام حسین ترمذی) دام مجدہ